ترکِ موالات عن الرّوافض

جلد پنجم

پندرہویں صدی ہجری.....حصہ سوم

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے، ان کے ساتھ لین دین کرنے، خرید وفروخت کرنے، تجارت کرنے، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، شادی بیاہ، غمی وخوشی میں شرکت کرنے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے، ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنے، ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے، اختلاط اور میل جول رکھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان کو ووٹ دینے، ان کو قربانی میں شریک کرنے، ان کو جج اور قاضی بنانے، ان کو عہدہ دینے، اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج....!

تالیف

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

ترکِ موالات

عن الرّوافض

(جلد پنجم)

پندرہویں صدی ہجری.....حصہ سوم

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے،جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کوزکوۃ اورصدقاتِ واجبہ دینے،ان کے ساتھ لین دین کرنے،خرید وفروخت کرنے،تجارت کرنے،ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے،کھانے پینے،شادی بیاہ،غمی وخوشی میں شرکت کرنے،ان کے پیچھے نماز پڑھنے،ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے،ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنے،ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے،اختلاط اور میل جول رکھنے،اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے،ان کو ووٹ دینے،ان کو قربانی میں شریک کرنے،ان کو جج اور قاضی بنانے،ان کو عہدہ دینے،اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج.....!

(.....تالیف.....)

مولانا محبّ اللّٰہ قریشی صاحب

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب..... **ترکِ موالات عن الرّوافض**

جلد پنجم..... پندرہویں صدی ہجری.....حصہ سوم

تالیف..... حضرت مولانا محب اللہ قریشی صاحب

صفحات..... 392

اشاعت.....مارچ 2024ء

ناشر..... تحفظ ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ اکیڈمی کوئٹہ

﴿فہرست مضامین: جلد پنجم﴾

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ ودیگر مفتیانِ دارالعلوم حقانیہ کا فتوی..... 37

(1) شیعہ کے کفر اور اسلام کی تحقیق اور اُن سے نکاح کرنے، اُن کے جنازہ میں شرکت کرنے اور اُن کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم..... 37

(2) حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف زنا کی نسبت کرنے والا کافر اور انسانیت سے بھی خارج ہے..... 38

(3) شیعہ زندیق ہے اور فرقہ اثنا عشریہ کی ختم نبوت کے متعلق تاویل فاسدہ..... 38

(4) شیعہ مذہب اختیار کرنے سے نکاح پر اثرات..... 39

(5) شیعہ کے بعض کفریہ عقائد اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم..... 39

(6) مساجد میں تعزیہ لانا اور اس کے بنانے والے کا حکم..... 40

(7) تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنا حرام ہے..... 40

(8) موجودہ دَور کے شیعہ سے روایت کرنے کا حکم..... 40

(9) شیعہ امام کی اقتداء کا حکم..... 41

(10) شیعہ کی نماز جنازہ کا حکم..... 41

(11) شیعہ عورت سے سنی مرد کے نکاح کا حکم..... 42

(12) کیا سنی العقیدہ شخص کسی شیعہ کو زکوۃ دے سکتا ہے..... 42

(13) شیعہ کے ہاتھ کا ذبیحہ اور اُن کے ساتھ تعلقات رکھنا اور اُن کو سلام کرنا..... 42

(14) شیعہ پر نماز جنازہ پڑھنا..... 43

(15)موجودہ دَور کے اہل تشیع کے ذبیحہ کا حکم 43
(16)شیعہ سنی کے درمیان میراث کا حکم 43
(17)صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کے ساتھ دوستی رکھنے والوں پر افسوس ہے 43
(18)مرتد کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا 44
(19)مرتد کی بیوی کا حکم 44
(20)مرتد کے ساتھ نکاح کرنا اور تعلقات قائم کرنا 44
(21)مرتد کی میراث کا حکم 45
(22)مرتد کسی کی میراث کا حقدار نہیں 45
(23)ضروریاتِ دین سے استہزاء کرنا کفر ہے، اور اس کے ساتھ تعلقات 45
(24)مرتد کے مال کی تقسیم کا حکم 46
(25)ارتداد سے نکاح فوراً ختم ہوجاتا ہے 46
(26)غیر مسلم کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نمازوں کا حکم 46
(27)کافر حکمران کا مسلمانوں سے ٹیکس یا عشر وصول کرنا 47
(28)کسی غیر مسلم کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے کا حکم 47
(29)مسلمان عورت کا غیر مسلم سے نکاح 47
(30)اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کی عبادت کا طریقۂ کار 47
(31)مسجد کے ہوتے ہوئے مندر میں نماز پڑھنا 48
(32)اسلامی ممالک میں غیر مسلموں کے لئے نئی عبادت گاہیں بنانے کا حکم 48
(33)غیر مسلم کے سلام کا جواب دینا 49
(34)غیر مسلم کو عبادت خانے کی طرف رہبری کرنا 49
(35)اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے مذہبی حقوق کا حکم 49
(36)غیر مسلموں کے ذبیحہ کا حکم 50
(37)اسلامی ممالک میں غیر مسلموں کا نئی عبادت گاہ بنانا 50

(38)غیر مسلموں کی عبادت گاہ کی جگہ مسجد بنانا 50
(39)مسلمانوں کا غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں داخل ہونا 50
(40)مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا 51
(41)مسلمان کو کافر کی میراث نہیں مل سکتی 51
(42)مسلمان کا کفار کے ساتھ نوکری کا حکم 51
(43)اختلافِ دین مانع ارث ہے 52
(44)کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف 52
(45)غیر مسلم کو اسلامی ملک میں کہاں تک اپنی عبادات کرنے کا حق ہے 52
(46)غیر مسلم کو سلام کرنا 52
(47)بدعتی پیر کی بیعت کرنا 53
(48)بدعتی پیر کی بیعت توڑنے کا حکم 53

حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحبؒ، استاذ الحدیث و مفتی مدرسہ دار العلوم زکریا جنوبی افریقہ کا فتوی..... 54

(1)سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح کا حکم 54
(2)شیعہ کی امامت اور اُن کے اسکول میں بچوں کو داخل کرانا 55
(3)مساجد کے باہر خمینی کی تصویر آویزاں کرنے کا حکم 55
(4)شیعوں کی مساجد یا امام باڑے کا حکم 55
(5)شیعہ سے برتاؤ کرنے اور بچوں کو ان کے پاس پڑھنے کیلئے بھیجنے کا حکم 56
(6)اسماعیلی فرقے کے عقائد کی تحقیق اور اُن کے جنازہ میں شرکت کرنے، اُن سے نکاح کرنے اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم 56
(7)شیعہ یا قادیانی سے عدمِ جوازِ نکاح پر اشکال اور جواب، اور شیعہ کے ساتھ تعلقات رکھنا 58
(8)شیعہ فقیر کو زکوۃ دینے کا حکم 59
(9)شیعہ شوہر کے چھوڑ کر چلے جانے پر فسخ نکاح کا حکم 59

(10)شیعہ اور بریلوی کے ذبیحہ کا حکم 60
(11)عاشورا کے جلوس میں شرکت کرنے اور شیرینی کھانے کا حکم 61
(12)محرم الحرام میں شادی کرنے کو ناپسند کرنے کا حکم 62
(13)شیعہ کی امامت 62
(14)شیعہ کا ذبیحہ 62
(15)شیعہ سے تعلقات رکھنا 62
(16)شیعوں کے ساتھ کھانا وغیرہ کھانا 63
(17)مرتد کے ساتھ تجارت کا حکم 63
(18)مرتد سے تعلقات اور دوستی رکھنا 63
(19)شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح ختم ہوجاتا ہے اور وجوب عدت کا حکم 64
(20)مطلقہ ثلاثہ کے مرتد ہونے سے سقوطِ حلالہ کا حکم 65
(21)مرتد اور زندیق کا ذبیحہ اور اُن سے مناکحت 65
(22)مرتد کے ساتھ کھانا پینا 65
(23) کافر کے جنازہ اور تدفین میں شرکت کرنے کا حکم 66
(24)مطلق کافر کے ساتھ عقد نکاح کی ممانعت 66
(25)مسلمان میت کو غیر مسلم کا غسل دینا 67
(26)نصرانی عورت کے شرف باسلام ہونے سے نکاح کا حکم 67
(27)غیر مسلمہ پر عدتِ وفات کا حکم 68
(28)ہندو عورت سے نکاح کرنے پر بچے کے نسب کا حکم 68
(29)غیر مسلم کا مسجد میں عبادت کرنے کا حکم 68
(30)سودی رقم غیر مسلم فقیر کو دینے کا حکم 69
(31)غیر مسلم کو: وکیل بالبیع : بنانے کا حکم 70
(32)مسلمان عورت کا غیر مسلم مرد سے نکاح 70

(33)غیر مسلم کی شہادت اور قضاء مسلمان پر نافذ نہیں..... 70
(34)غیر مسلم کی گواہی سے نکاح کا حکم..... 71
(35)غیر مسلم کو قاضی بنانا..... 71
(36)غیر مسلموں کے مذہبی رسوم میں شرکت کرنا..... 71
(37)مسلمان اور غیر مسلم ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے..... 71
(38)کفار سے دلی دوستی کرنا..... 72
(39)کفریہ عقائد رکھنے والے کی امامت..... 72
(40)مسلمان کے نکاح میں کافر کی ولایت..... 72
(41)مسلمان پر کافر کی ولایت..... 72
(42)مسلمان پر غیر مسلم جج کا فیصلہ غیر معتبر ہے..... 72
(43)کفار کے ساتھ تعاون کرنا..... 72
(44)غیر مسلم کے گھر سے آئے ہوئے گوشت کے کھانے کا حکم..... 73
(45)ظالموں کی مدد کرنا..... 73
(46)بدعتی کی امامت..... 73
(47)فاسق کو مؤذن بنانا..... 73
(48)فاسق کے اذان واقامت کا حکم..... 74

محدث کبیر،فقیہ العصر،حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ کا فتوی..... 75

(1)صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینے والے کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم..... 75
(2)موجودہ دَور کے شیعہ کافر ہیں،اُن کے ساتھ نکاح کرنا..... 75
(3)اہل تشیع کافر ہیں یا مسلمان؟اور شیعی عورت سے نکاح..... 76
(4)شیعہ زندیق ہیں،فرقہ اثنا عشریہ اور انکارِ ختم نبوت..... 76
(5)کتاب:استخلافِ یزید:کا مصنف شیعہ پرور ہے،ایسا مصنف امامت کے لائق نہیں ہے..... 76

(6)فرقہ آغا خانیہ بلاشک کافراور خارج از اسلام ہیں،اُن کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے اور اُن کی بنائی ہوئی تنظیموں کا رُکن بننے کا حکم 77
(7) آغا خان فاؤنڈیشن سے مالی تعاون لینا حرام ہے 78
(8)شیعہ سنی مشترکہ ترجمہ کی مخالفت ہر سنی پر ضروری ہے 78
(9)شیعہ سنی مشترکہ ترجمۂ قرآن چھاپنا اور اس کمیٹی کا رُکن بننا 79
(10)شیعوں سے نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 80
(11)شیعہ جعفری وغیر جعفری کی اقتداء کا حکم 80
(12)شیعہ اور مرزائی وبدعتی کی امامت کا حکم 80
(13)شیعہ پر جنازہ کا حکم 80
(14)شیعہ کو زکوۃ کا عامل بنانے یا زکوۃ دینے کا حکم 80
(15)زکوۃ سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو شیعہ اور جعفری کہنا اور لکھنا 81
(16)شیعہ سے نکاح کا حکم 81
(17)شیعہ کو زکوۃ کی رقم دینے سے فریضہ ادا نہیں ہوگا 82
(18)شیعہ عورت یا مرد سے سنی کا نکاح جائز نہیں 82
(19)رافضی اور شیعی سے نکاح باطل اور کالعدم ہے 82
(20)سنی شیعہ نکاح کرنے والوں اور اس مجلس میں شرکت کرنے والوں کا حکم 83
(21)شیعہ سنی میں کفاءت کا مسئلہ 83
(22)تفضیلی شیعہ کے ساتھ سنی العقیدہ لڑکی کی کفاءت اور نکاح کا حکم 83
(23)شہادت سے انکار کرنے کا حکم،حاکم شیعہ یا مرزائی نہ ہو 84
(24)پاکستانی شیعوں کے ذبیحہ کا حکم 84
(25)شیعوں کا ذبیحہ،خوراک اور اُن کے ماتم میں حصہ لینے کا حکم 84
(26)شرکی عقیدہ رکھنے والے شیعوں کے ساتھ نکاح اور اُن کے ذبیحوں کا حکم 85
(27) کفریہ اور غیر کفریہ عقیدہ رکھنے والے شیعوں کے ذبیحوں کا حکم 85

(28)شیعہ آغاخانی کے ساتھ برتاؤ 86
(29)گستاخِ صحابہؓ کی امامت کا حکم 86
(30)شیعہ کی امامت 86
(31)شیعہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 86
(32)فسخِ نکاح کے لئے ارتداد موجبِ فسخ اور مجوز نکاحِ ثانی نہیں 86
(33)احادیث کو جعلی داستانیں کہنے والا ملحد وزندیق ہے،اس کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم 87
(34)کفریہ عقائد رکھنے والوں اور اس کے معاونین اور ایسے گستاخانہ کتب کو ضبط نہ کرنے والوں کا حکم 87
(35)ارتداد سے نکاح ختم ہوجاتا ہے 88
(36)مسلمانوں کے لئے غیر اسلامی ممالک میں گوشت کھانے کا مسئلہ 88
(37)غیر مسلموں کے ساتھ کھانا پینا 88
(38)یہود اور عیسائیوں کو سلام کرنا اور اُن کے سلام کے جواب کا حکم 89
(39)سوشلسٹ آدمی سے ترکِ موالات ضروری ہے 89
(40)رُوسی ایجنٹ اور دہری قسم کے لوگوں کا حکم 89
(41)کافر سے نکاح کی صورت میں ارتداد اور ثبوتِ نسب کا مسئلہ 89
(42)عیسائیت قبول کرنے والی مرتدہ عورت کا حکم 90
(43)مشرک کے پیچھے اقتدا باطل ہے 90
(44)عیسائی اور تمام غیر مسلموں کو زکوۃ دینے سے ذمہ فارغ نہیں ہوتا 90
(45)مسلمان عورت کا غیر مسلم سے نکاح کالعدم ہے 90
(46)لاہوری پارٹی کے ساتھ نکاح کرنا اور اس پر نماز جنازہ پڑھنا 91
(47)مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا 91
(48)مسجد کے لئے مرتد کا چندہ لینا 91
(49)کفار کو رازدان بنانے کی ممانعت 91
(50)خلافِ شریعت پیر سے بیعت توڑنا اور متبع سنت پیر سے بیعت ضروری ہے 91

حضرت مولانا مفتی احمد بن ابراہیم بیات صاحبؒ، سابق شیخ الحدیث وصدر مفتی، دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر گجرات، صدر جمعیۃ علماء ہند، گجرات شاخ، وبانی دارالعلوم مدنی دارالتربیت کرمالی کا فتوی.....93

(1)تعزیہ نکالنا اور اس میں شرکت وتعاون کرنا.....93

(2)اسماعیلی فرقہ کے تدفین وغیرہ میں حصہ لینا.....94

(3)شیعہ مذہب اختیار کرنے والے سے تعلقات وغیرہ کا حکم.....95

(4)بوہروں کا ذبیحہ کھانے، اُن کے ساتھ نکاح کرنے، اُن کی دعوت قبول کرنے، اُن کا جنازہ پڑھنے اور اُن کو سلام کرنے کا حکم.....96

(5)تعزیہ بنانا، اس کو دیکھنا، اس کے لئے چندہ دینا.....97

(6)عاشورہ کے دن حضرت حسینؓ کے نام کا کھانا لوگوں کو کھلانا.....98

(7)محرم میں لوگوں کو شربت پلانا.....98

(8)شیعہ کے موت پر: انّاللّٰہ وانّاالیہ راجعون :پڑھنا.....100

(9)تعزیہ بنانا.....100

(10)تعزیہ کے لئے چندہ کرنا اور اس میں شرکت کرنا.....100

(11)غیر مسلم کے جنازے کو دیکھ کر: انّاللّٰہ وانّاالیہ راجعون: پڑھنا.....100

(12)غیر مسلموں کے مذہبی میلوں میں شرکت اور خرید وفروخت کرنا.....101

(13)غیر مسلم کی نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین.....101

(14)غیر مسلم کو زکوۃ دینا.....102

(15)شعائرِ کفر کی تشہیر جائز نہیں.....102

(16)ہندو مسلم اتحاد کیلئے مسلمانوں کا راکھی بندھوانا اور ماتھے پر ٹیکا لگوانا.....102

(17) کفار کے مذہبی رسومات میں شرکت کرنا.....103

(18)غیر مسلموں کے مذہبی اُمور اور جنازہ میں شریک ہونا.....104

(19)بدعات پھیلانے والے اور اکابر دیوبند کو کافر کہنے والے کی امامت کا حکم 104
(20)بدعتی رشتہ داروں کی خوشی وغم میں شریک ہونا 107

مفتی محمد جعفر ملی رحمانی صاحب صدر دارالافتاء جامعہ اکل کوا کا فتوی..... 109

(1)دسویں محرم کو شربت پلانا 109
(2)مسلمانوں کے ناموں میں شیعہ کا اثر 109
(3)بائیس رجب کے کونڈوں کی رسم سے بچنا لازم ہے 110
(4)ماہِ محرم میں سوگ و ماتم کرنے، مرثیہ خوانی وتعزیہ وغیرہ کا حکم 110
(5)دس محرم کو انجام دی جانے والی خرافات کا حکم 111
(6)محرم الحرام میں شہادتِ حضرت حسینؓ کے قصے سنانا 111
(7)دس محرم کو تعطیل کرنے اور مدارس وغیرہ میں چھٹی کرنے کی قباحتیں 111
(8)محرم میں تعزیہ نکالنا اور اس میں شریک ہونا اور سبیل لگانا 112
(9)غالی شیعہ مذہب اختیار کرنے سے نکاح کا حکم 113
(10)سنی کے نکاح میں شیعہ گواہ 113
(11)سنی اور شیعہ کا نکاح 113
(12)دس محرم کو کھچڑا پکانا 114
(13)غیر مسلموں کے تہواروں میں منڈپ یا گاڑی کرایہ پر دینا 114
(14)غیر مسلم باورچی کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا 114
(15)غیر مسلموں کے تہوار میں کرتب بازی 115
(16)غیر مسلموں کے علاقوں میں رہائش اختیار کرنا 115
(17)غیر مسلم پارٹیوں سے معاہدہ کرنا 116
(18)غیر مسلموں کو رازدار بنانا 116
(19)غیر مسلموں کو تہوار کے موقع پر مبارکباد دینا 116
(20)غیر مسلموں کی مذہبی تقریبات میں شرکت کرنا 117

(21)غیر مسلم کو شادی کی دعوت میں مسجد بلانا 117
(22)غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی تعمیر میں پیسہ دینا 117
(23)غیر مسلم کی مذہبی تقریبات اور عبادت گاہوں میں تعاون 117
(24)کافر امام کی اقتدا میں پڑھی گئیں نمازوں کا اعادہ 117
(25)غیر مسلم کے لئے دعائے مغفرت کرنا 117
(26)غیر مسلم فقراء کو زکوۃ دینا 118
(27)غیر مسلم ممالک میں ملازمت اختیار کرنا 118
(28)غیر مسلم نرس کا میت بچہ کو غسل اور کفن دینا 118
(29)غیر مسلموں کا دیا گیا پرساد استعمال کرنا 119
(30)غیر مسلموں کا کھانا 119
(31)دسہرہ کے موقع پر غیر مسلم کا مسلمان سے بکرا ذبح کرانا 119
(32)عیسائی مشنری اسکولوں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا 119
(33)غیر مسلموں کے مذہبی رسوم میں شرکت کرنا 120
(34)اسلام دشمن پارٹی میں شامل ہونا 120
(35)بچہ کو کافرہ غیر مسلمہ کا دودھ پلانا 120
(36)غیر مسلموں کی شادیوں میں شرکت کرنا 120
(37)غیر مسلموں کو اشاعت اسلام کے لئے زکوۃ دینا 121
(38)غیر مسلموں کے ساتھ موالات 121
(39)کرسمس ڈے کے موقع پر ہیپی کرسمس: کہنا 121

حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب

شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ حسینیہ راندیر کا فتوی.... 122

(1)رافضی لڑکی سے نکاح کرنا 122
(2)شیعوں کو سلام کرنا 122

(3)محرم کے مہینہ میں نیازِ حسینؓ کی شربت پلانا 123
(4)بائیس رجب کے کونڈے شیعہ کا ایجاد ہے،اس کا کھانا حرام ہے 123
(5)تعزیہ بنانے،اس میں تعاون کرنے،اُس جلوس میں شرکت کرنے کا حکم 124
(6)تعزیہ بنانا اور اس میں مدد کرنا 124
(7)تعزیہ بنانا اور اس میں شرکت کرنا 125
(8)بدعتی اور تعزیہ میں شرکت کرنے والے امام کی امامت کا حکم 125
(9)مسجد کا رقم تعزیہ میں خرچ کرنا 126
(10)شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا 126
(11)آغاخانی خوجہ لڑکے سے سنی لڑکی کا نکاح 126
(12)شیعوں کے وعظ اور عذابِ حسینؓ کے فیڈریشن میں شرکت کا حکم 127
(13)کفار کے جنازے میں شرکت کرنا 127
(14)غیر مسلم ماں کی تجہیز و تکفین کرنا 128
(15)غیر مسلم میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 128
(16)فطرہ کی رقم مسلمان کو دینا ضروری ہے 128
(17)نکاح میں غیر مسلم کا گواہ بننا 129
(18)غیر مسلم کو سلام کرنا 129
(19)غیر مسلم کو نمسکار کرنا 129
(20)مندر کا چڑھاوا کھانا 129
(21)مسلمان کا غیر مسلم کو اپنے یہاں دعوت میں شراب پلانا 130
(22)کرسمس ڈے اور کرسمس پارٹی میں شرکت کا حکم 130
(23)غیر مسلم کے مذہبی رسوم میں شرکت کرنا 132
(23)کفار کے ساتھ دوستی کرنا 132

حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب، مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند کا فتوی..... 133

(1) شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 133
(2) تعزیہ بنانے کا عقیدہ رکھنا 133
(3) ماہِ محرم میں شادی کو بُرا سمجھنا 134
(4) دسویں محرم کو چندہ کر کے نیاز کرنا 134
(5) تعزیہ نکالنا اور اس میں تعاون کرنا 134
(6) محرم میں تعزیہ بنانا، ڈھول بجانا، لوگوں کا مالی تعاون کرنا 134
(7) محرم میں کھچڑا اور مالیدہ بنانا 135
(8) محرم کا جلوس نکالنا اور اس میں چندہ دینا اور کربلا جانا 135
(9) شیعہ نوجوان کو قرآن کی تعلیم دینا 136
(10) جو سنی، شیعہ ہو جائے اُن کے ساتھ نکاح کرنے، اُن کو قربانی میں شریک کرنے اور اُن کے ساتھ تعلقات وغیرہ رکھنے کا حکم 136
(11) شیعوں کا کلمہ طیبہ 137
(12) غالی شیعہ اثنا عشریہ سے نکاح کرنا 137
(13) شیعہ سے نکاح کرنا 137
(14) شیعوں کے رسموں میں شرکت کرنا 138
(15) پوجا کرنے والے کا حکم اور ایسے شخص کو مسجد یا وقف کا ممبر و متولی بنانا 138
(16) دیوالی و دسہرا وغیرہ منانے والے کی نماز جنازہ پڑھنا 139
(17) غیر مسلم کی بنائی ہوئی چٹائی کا حکم 139

علامہ کبیر استاد جلیل شیخ حسن بن مشاط مالکی صاحب کا فتوی..... 140

(1) مؤمن کے سوا کسی دوسرے کی صحبت سے بچنے کا حکم 140
(2) کفار کی دوستی سے بچنے کا حکم 140
(3) کفار کی صحبت سے بچنے کا حکم 140

(4)بُرے لوگوں کی صحبت سے بچنے کی تاکید..... 140
(5)اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں سے دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات رکھنے اور اُن پر اعتماد کرنے کا شرعی حکم..... 141
(6)ازروئے حدیث عیسائیوں، یہودیوں وغیرہ سے اختلاط اور میل جول کی ممانعت اور اس کے خطرناک نتائج..... 145

حضرت مولانا مفتی محمد سہول عثمانی بھاگلپوری صاحب

سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند ہندوستان کا فتوی..... 148

(1)شیعوں کے ساتھ رہنے کی بناء پر خلفاء راشدینؓ کا تذکرہ چھوڑنے کا حکم..... 148
(2)چار یارؓ کا تذکرہ کہیں شعار اور کہیں واجب ہے..... 149
(3)سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کی امامت وبیعت اور اس کے ساتھ مناکحت ومجالست ومواکلت کا حکم..... 149
(4)مسجد کے قریب تعزیہ رکھنا مسجد کی توہین ہے..... 152
(5)تابوت کو سجدہ کرنا، منت ماننا اور محرم کے دیگر رسوم کا حکم..... 153
(6)مصائب حسنینؓ کا ذکر بغیر ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے جائز نہیں..... 153
(7)تعزیہ داری کا حکم، اور ایک شبہ کا جواب..... 154
(8)مشرک کا ذبیحہ حرام ہے..... 154
(9)کافر کے ذبیحہ کا حکم..... 155

شیخ القرآن والحدیث امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ کا فتوی..... 156

(1)شیعہ کو قسم کا کفارہ دینا..... 156
(2)قادیانی اور رافضی کا ذبیحہ..... 156
(3)شیعہ کافر ہیں، وراثت سے محروم ہوں گے، اور اُن کے ساتھ نکاح صحیح نہیں..... 156
(4)شیعہ اور قادیانی پکے کافر ہیں، اِن سے نکاح جائز نہیں..... 157
(5)رافضیوں کو اپنے مساجد اور محلے میں جگہ نہ دو..... 157

(6)حضرت فاطمہؓ کے نام پر عورتوں کو جمع کرنے کی مجالس میں شرکت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے..... 158
(7)شیعوں کو رشتہ دینا اور لینا..... 158
(8)رافضی، قادیانی، بہائی کو بوجہ مسلمان نہ ہونے کے زکوۃ وصدقات واجبہ دینے سے ادا نہ ہوں گے..... 158
(9)شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے، ان کا ذبیحہ کھانے، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم..... 159
(10)شیعہ وراثت سے محروم ہوگا، نکاح کے بعد مرد شیعہ بن گیا تو نکاح کا حکم..... 159
(11)شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا..... 160
(12)شیعہ کو رشتہ دینا..... 160
(13)رافضی اور قادیانی جیسے کفار کا ذبیحہ..... 161
(14)حضرت جعفر صادقؒ کے کونڈے حرام ہے..... 161
(15)ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، مرتد میراث سے محروم ہوجاتا ہے، مرتد کا نماز جنازہ پڑھنا اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں..... 161

حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب قاسمی، شیخ الحدیث وصدر مفتی، بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مہذب پور، سنجر پور، اعظم گڑھ، یوپی کا فتوی..... 162

(1)تعزیہ داری کے لئے چندہ دینا..... 162
(2)شیعوں کی مجلس میں شرکت کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا..... 163
(3)مسجد وامام باڑہ کو دوسرے کے نام وقف کرنے کا حکم..... 164
(4)تعزیہ داری کے پیسے کا حکم..... 165
(5)کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس کے ساتھ تعاون کرنے والے کا حکم..... 165
(6)مرتد ہوکر فسخ نکاح کا حکم..... 166
(7)غیر مسلموں کے تیوہاروں میں چندہ دینا..... 166
(8)غیر مسلم کے سلام کے جواب میں کیا کہا جائے..... 167
(9)انٹرسٹ کی رقم غیر مسلم کو دینے کا حکم..... 167
(10)غیر مسلم کو سلام کرنے کا حکم..... 167

(11)غیر مسلم سے دوستی کرنا..... 168
(12)فاسق کوامام بنانا اوراس کے پیچھے نماز پڑھنا..... 168
حضرت مولانا محمود حسن ہزاروی اجمیریؒ، سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ راندیر کا فتوی..... 169
(1) آغاخانیوں کا سنیوں کی مسجد میں نماز پڑھنا..... 169
(2)سنی عورت کا نکاح رافضی سے کرنے اوراس میں قاضی اور گواہوں کا حکم..... 170
(3) آغاخانی شیعوں کوسنیوں کی مسجد میں آنے دینا..... 171
(4)ارتداد سے وقف کا باطل ہونا..... 171
(5) کافر کے جنازے کے ساتھ کفار کے قبرستان جانا..... 172
(6)اسلامی قبرستان ووقف میں غیر مسلم کا دخل دینا..... 172
(7)کفار کے تہواروں میں شرکت کرنا..... 173
(8)مسلمانوں سے دشمنی اور کافروں سے دوستی رکھنا..... 174
حضرت مولانا مفتی عبید اللہ صاحب اور حضرت مولانا عبد الرحمٰن اشرف صاحب کا فتوی..... 175
(1)شیعہ کے ساتھ دوستی رکھنا..... 175
(2)بائیس رجب کے کونڈوں کی حقیقت..... 175
(3)شیعہ سنی کے نکاح کا حکم..... 176
(4)اسلامی قوانین وحدود پر ذمی کو اعتراض کا حق نہیں ہے..... 176
(5)مسلمان کو غیر مسلم کے قبرستان میں دفن کرنا..... 178
(6)غیر مسلم کو زکوۃ دینا..... 178
(7)غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کا حکم..... 179
(8)غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ ذبیحہ کا حکم..... 179
(9)بدعتی یا اعلانیہ فاسق کو سلام کرنا اور ان کی تعظیم کرنا..... 179

صاحبزادہ مولانا قاری عبدالباسط صاحب کا فتوی.....180

(1)شیعہ مرد سے نکاح.....180
(2)ماہِ محرم کی بدعات سے بچنے کی تاکید.....181
(3)تعزیہ داری سنگین بدعت ہے،اس سے بچنا ضروری ہے.....181
(4)تعمیر مسجد میں غیر مسلم کی اعانت.....182
(5)غیر مسلم کو سلام کرنا.....182
(6)غیر مسلم کو سلام.....183
(7)غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کرنا.....183
(8)غیر مسلموں سے دوستی کرنا.....183
(9)کافر و مشرک سے نکاح جائز نہیں.....184
(10)غیر مسلم سے نکاح.....184
(11)غیر مسلمہ عورت سے نکاح کرنا.....185
(12)بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم.....185

حضرت مولانا مفتی عبدالغنی صاحبؒ کا فتوی.....186

(1)شیعہ اور سنی کا نکاح.....186
(2)رافضی اور اہل سنت والجماعت کا نکاح.....186
(3)شیعہ لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا.....187
(4)ماہِ محرم میں نکاح کرنا.....188
(5)ماہِ محرم میں نکاح کرنا.....188
(6)امام جعفر کی خیر پوری کھانے والے کی امامت.....188
(7)مرتد عورت کے ساتھ نکاح.....188
(8)غیر مسلم عورت کے ساتھ نکاح کرنے اور اس میں شرکت کرنے کا حکم.....189
(9)غیر مسلم کے یہاں گوشت کھانا.....189

(10)غیر مسلموں کے تہواروں میں حصہ لینا..... 189
(11)غیر مسلم کو صدقاتِ واجبہ دینا..... 190
(12)بدعتی کی امامت..... 190

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتوی..... 191

(1)شیعہ کو شہید کہنا جائز نہیں..... 191
(2)کفار سے دوستی رکھنے کا حکم، اور ان کے ساتھ معاملات رکھنے کی حدود..... 192
(3)کفار کو منشی اور مشیر وغیرہ رکھنے کا حکم..... 195

شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی کا فتوی..... 197

(1)گستاخِ صحابہؓ کی گواہی کا حکم..... 197
(2)مرتد کا ذبیحہ..... 197
(3)مسلمانوں کے ملک میں غیر مسلموں کو آزادی کی حدود..... 197
(4)اہل ذمہ کی خوشیوں میں شرکت کرنے کی ممانعت..... 198
(5)غیر مسلم کو زکوۃ دینا..... 199
(6)بت پرست اور مجوسی عورت سے نکاح..... 199
(7)زوجین میں سے کسی کا قبول اسلام..... 199
(8)بت پرست اور غیر اللہ کے پوجنے والوں کا ذبیحہ..... 200
(9)مجوسی کا ذبیحہ..... 200

حضرت مولانا محمد عبدالمعبود، جامع مسجد پھولوں والی رحمٰن پورہ راولپنڈی کا فتوی..... 201

(1)شیعوں کے ہاں محرم کی مجلسوں میں شرکت کرنا..... 201
(2)سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے کرنا..... 201
(3)مرتدہ سے نکاح کرنا..... 202
(4)مسلمان عورت کا غیر مسلم سے نکاح حرام ہے..... 202

مولوی محمد رمضان مفتی دارالعلوم حزب الاحناف ☆مفتی غلام سرور قادری،
ممبر مرکزی زکوۃ کونسل اسلام آباد☆مولانا عبداللطیف،مدرس جامعہ نظامیہ
رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور کا فتوی.....204
شیعہ مرتدین ہیں،ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ضروری ہے.....205
حضرت مولانا مفتی محمد کوثر علی سبحانی مظاہری،شیخ الحدیث جامعہ اشرف العلوم اٹو رکا فتوی.....208
(1)غالی شیعہ سے رشتۂ نکاح کرنا.....208
(2)ارتداد اختیار کرنے سے نفقہ سے محروم ہونا.....208
(3)زوجین میں سے کوئی ایک مرتد ہو جائے تو نکاح کا حکم.....209
(4)غیر مسلم کو شرکت نکاح کیلئے مسجد میں لانا.....209
(5)غیر مسلم سے نکاح کرنا.....209
حضرت مولانا محمد سلمان الخیر نعیمی قاسمی صاحب،استاذ حدیث دارالعلوم
وقف شاہ بہلول سہارنپور،یوپی،انڈیا کا فتوی.....211
(1)محرم میں شہدائے کربلا کے ایصال ثواب میں کھانا پکانا.....211
(2)ماتم کی مجلس اور تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنے کا حکم.....212
(3)دسویں محرم کی چھٹی کرنا.....212
(4)دسویں محرم کو کھچڑا یا حلیم پکانا.....213
(5)محرم میں پانی یا شربت کی سبیل لگانا.....213
(6)محرم میں کالے کپڑے پہننا.....213
(7)محرم میں شہدائے کربلا کیلئے قرآن خوانی اور مرثیہ گوئی.....213

حضرت مولانا مفتی اسامہ پالن پوری ڈینڈرولوی صاحب، استاد جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، خادم الافتاء والحدیث دارالعلوم مرکز اسلام انکلیشور کا فتوی..... 214

(1) شیعہ اور قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنا..... 214

(2) شیعہ غالی کے جنازہ کو کاندھا دینا اور کفن دفن اور ان کے رسومات میں شریک ہونا..... 214

(3) غالی شیعوں کے گھر کھانا..... 215

(4) کافر کی گواہی..... 215

(5) کافر کو قاضی بنانا..... 215

(6) کافر کو سلام کرنا..... 215

(7) بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا..... 215

حضرت مولانا ساجد خان اتکوی صاحب، فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی کا فتوی..... 216

گستاخِ صحابہؓ کی عیادت، جنازہ اور نکاح وغیرہ کی ممانعت..... 216

حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب، صدر تنظیم اہل سنت پاکستان کا فتوی..... 218

شیعہ کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ اور مسجد میں ان کا چندہ لینا..... 218

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور، ٹوبہ ٹیک سنگ کا فتوی..... 220

گستاخانِ صحابہؓ سے بائیکاٹ کرنا..... 220

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتوی..... 222

(1) شیعہ کے ساتھ تعلقات اور اسلامی مراسم رکھنا..... 222

(2) شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا اور ان کو دینی اتحاد میں شامل کرنا..... 223

حضرت مولانا مجیب اللہ ندوی کا فتوی..... 224

(1) شیعہ لڑکے اور لڑکی کا نکاح سنی کے ساتھ..... 224

(2) تعزیہ پرست وغیرہ کی امامت..... 224

(3) غیر مسلم کے برتن استعمال کرنا..... 224

(4)غیر مسلم کوزکوۃ دینا..... 224
(5)عشر اور زکوۃ غیر مسلم کو دینا..... 224
(6)غیر مسلم کوزکوۃ دینا..... 225
(7)مشرک کے ساتھ نکاح کرنا..... 225
(8)مسلمان اور غیر مسلم ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوسکتے..... 225

جامعہ قاسم العلوم ملتان کا فتوی..... 226

شیعہ کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ، اُن سے مراسم رکھنا اور اُن سے مسجد کے لئے چندہ وصول کرنا..... 226

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب، استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی..... 228

(1)اہل تشیع کے ذبیحہ کا حکم..... 228
(2)کفار سے دوستی کرنا..... 228
(3)کافر کے جنازے کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جانا..... 229
(4)مسجد میں غیر مسلم کا چندہ لینا..... 229
(5)گمراہ کن کتابوں کے کاروبار کا حکم..... 229

مفتی میاں محمد عمر فاروق صاحب کا فتوی..... 230

(1)شیعوں کے ساتھ مناکحت اور تعلقات اور دوستی رکھنا..... 230
(2)آغاخانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان پر نماز جنازہ پڑھنے، ان سے تعلق رکھنے، ان سے دوستی رکھنے اور ان سے رشتہ ناطہ جوڑنے کا حکم..... 230
(3)بوہری فرقہ سے رشتہ ناتا، دوستی، اُٹھنا بیٹھنا..... 231

حضرت مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی صاحب، رئیس
مرکز احیاء الفکر الاسلام، مظفر آباد، سہارنپور کا فتوی..... 232

(1)غالی رافضی کی امامت..... 232
(2)سیدنا صدیق اکبرؓ کی مصاحبت یا صحابیت کے منکر کی امامت..... 232

(3)بدعتی اور ہوئی پرست کی امامت..... 233

حضرت مولانا مفتی نظام الدین اعظمی صاحبؒ، سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند کا فتوی..... 234

(1)کونڈا کی شرعی حیثیت..... 234

(2)غیر مسلم کی شادی میں شرکت کا حکم..... 234

(3)غیر مسلم کی میت میں جانا..... 235

(4)کرسمس ڈے میں شرکت کرنا..... 235

(5)غیر مسلم کو آداب کہنا..... 235

(6)کافر کے یہاں کھانا..... 236

ڈاکٹر مفتی ثناءاللہ صاحب، دارالافتاء دارالعلوم الرحمانیہ مردان کا فتوی..... 237

(1)روافض تحکمِ زندیق ہیں..... 237

(2)ضروریاتِ دین اور اقوالِ متواترہ کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کی گواہی..... 237

(3)سلف صالحین کی گستاخی کرنے والوں کی گواہی..... 237

حضرت مولانا مفتی سراج الحق سعادتی میواتی صاحب کا فتوی..... 238

(1)تعزیہ بنانا اور اس میں شرکت کرنا..... 238

(2)ذکر شہادت حضرت حسینؓ کرنا اور اس میں شرکت کرنا..... 238

(3)محرم الحرام کے مہینہ میں شادی بیاہ نہ کرنا..... 239

(4)دسویں محرم کو شربت کی سبیل لگانا..... 239

شیعہ فاؤنڈیشن JDC سے متعلق دارالعلوم کراچی کا فتوی..... 240

شیعہ فاؤنڈیشن سے راشن لینا یا ان کے ساتھ تعاون کرنا..... 240

حضرت مولانا انوار اللہ بن شجاع الدین بن قاضی سراج الدین عمر حنفیؒ کا فتوی..... 242

شیعہ سے نکاح کرنا..... 242

بحرالعلوم حضرت مولانا فتح محمد صاحب لکھنویؒ کا فتوی..... 243

(1) شیعہ کو مسجد کا متولی بنانا 243

(2) مذاہبِ باطلہ کی کتب فروشی سے اجتناب کرنا 243

(3) مذاہبِ باطلہ کی کتابیں لکھنا، چھاپنا اور فروخت کرنا حرام ہے 243

(4) غیر مسلم کو زکوۃ دینا 244

(5) غیر مسلم کو مسجد کا متولی بنانا 244

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کا فتوی..... 245

شیعہ سے مناکحت کرنے، ان کا ذبیحہ کھانے، ان کے جنازہ میں شریک ہونے، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور ان کو مسلمانوں کا حاکم اور سربراہ بنانے کا حکم 245

دائمی فتوی کمیٹی کی طرف سے ایک فتویٰ کا اجراء..... 246

شیعہ جعفریہ کے ذبیحہ کھانے اور ان کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم 246

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ کا فتوی..... 248

شریعت کے منکر سے صالحہ کا نکاح 248

جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہؓ حاصل پور روڈ بہاولپور کا فتوی..... 249

شیعوں کو دینی اسلامی اتحاد میں شامل کرنا 249

حضرت مولانا مفتی محمد حنیف قریشی، سربراہ: شباب اسلامی پاکستان،
مہتمم جامعہ مہریہ ضیاء العلوم ایبٹ کا فتوی..... 251

شیعہ کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ اور اُن سے میل جول کا حکم 251

حضرت مولانا عبداللہ امرتسری صاحب کا فتوی..... 252

شیعہ کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ، اُن کے ساتھ میل جول رکھنا 252

مولانا مفتی ریاض الدین صاحب، مفتی دارالعلوم دیوبند کا فتوی..... 254

شیعہ سے مناکحت اور ان کے جنازہ میں شرکت..... 254

الحاج حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی صاحبؒ کا فتوی..... 255

شیعہ کا غسل، کفن و دفن اور نماز جنازہ پڑھنا..... 255

مولانا اشرف صفدر، مدرس جامعہ ضیاء العلوم بیگم پور لاہور کا فتوی..... 256

شیعوں کے ساتھ روابط و ہمدردی..... 256

مولانا محمد مرتضی حسن صاحب ناظم شعبہ تعلیمات دارالعلوم دیوبند..... 257

شیعہ سے مناکحت اور اسلامی مراسم رکھنا..... 257

حضرت عبدالعزیز کا فتوی..... 258

شیعہ سے نکاح کرنا..... 258

مدرسہ عربیہ دارالسلام قائم پور کا فتوی..... 259

شیعہ سے دوستی اور اتحاد کرنا..... 259

جامعہ عربیہ صدیقیہ دوڑ شہر نواب شاہ کا فتوی..... 260

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے اور تعلقات رکھنے کا حکم..... 260

عبدالقابر بغدادیؒ کا فتوی..... 261

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا..... 261

دارالافتاء جامعہ رحمانیہ جہانیاں کا فتوی..... 262

شیعہ کے ساتھ تعلقات رکھنا..... 262

احمد حسن، سجادہ نشین خانقاہ شاہ پور چاکر، سانگھڑ کا فتوی..... 263

شیعوں کے ساتھ میل جول اور دیگر اسلامی مراسم رکھنا..... 263

دارالعلوم عربیہ فاروقیہ محلہ فاروق آباد دریا خان ضلع بھکر کا فتوی..... 264

شیعوں سے دنیاوی معاملات کرنا..... 264

حضرت مولانا مسعود احمد صاحب، مفتی دارالعلوم دیوبند کا فتوی..... 265

شیعہ سے مناکحت کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا، ان کا جنازہ پڑھنا اور ان سے مسجد کے لئے چندہ لینا..... 265

مدرسہ فاروقیہ شمس العلوم میر وخان شہداد کوٹ کا فتوی..... 266

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا..... 266

حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحبؒ، مدرس ادب وفقہ دارالعلوم دیوبند کا فتوی..... 267

شیعہ سے نکاح کرنا اور اسلامی مراسم رکھنا..... 267

دارالعلوم حق چار یارؓ، زند ہبانڈہ ڈاکخانہ سرائے سالپور ضلع نوشہرہ کا فتوی..... 268

شیعہ سے دوستی رکھنا..... 268

امام محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آل الشیخ مفتی اعظم سعودیہ عربیہؒ کا فتوی..... 269

صحابہ کرامؓ کے دشمنوں سے تعلقات..... 269

حضرت مولانا یحیی عباسی، نائب مدیر جامعہ فاروق اعظمؓ مدنیہ جتوئی مظفر گڑھ کا فتوی..... 270

شیعہ سے اتحاد کرنا..... 270

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال کا فتوی..... 271

شیعہ کا جنازہ پڑھنے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم..... 271

محمد بن عبداللطیف صاحب کا فتوی..... 272

شیعوں کے ساتھ میل جول رکھنا..... 272

امام حرم مسجد نبوی شیخ عبدالرحمٰن الحذیفی کا فتوی..... 273

شیعہ دین اسلام کے دشمن ہیں، لہذا شیعہ پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ مسلمان ہر وقت ان سے چوکنا رہیں اور ان کی گھات میں بیٹھے رہیں..... 273

مدرسہ امدادیہ مرادآباد کا فتوی.....274

شیعہ سے مناکحت، ان کا ذبیحہ، ان کے جنازہ میں شرکت کا حکم..... 274

مولانا نصر اللہ خان صاحب، فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کا فتوی.....275

شیعوں سے تعلقات رکھنا اور نکاح کرنا..... 275

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور کا فتوی..... 276

شیعوں سے تعلقات رکھنے اور ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کرنے کا حکم..... 276

حضرت مولانا عبدالحکیم سکھروی صاحب کا فتوی..... 277

(1) تعزیہ داری میں شرکت کرنا..... 277

(2) کونڈے کا رسم واجب الترک ہے..... 277

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا فتوی.....278

شیعہ کے ساتھ مسلمانوں جیسا تعلق رکھنے کا حکم..... 278

مولانا محمد سلیم رحمانی صاحب، فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتوی.....279

شیعہ سے تعلق رکھنا..... 279

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کا فتوی.....280

روافض سے مشابہت والے کاموں سے احتراز کرنا..... 280

دارالافتاء جامعہ علوم شریعہ جھنگ کا فتوی..... 281

شیعہ کا ذبیحہ کھانا، اُن سے مناکحت اور اتحاد کرنا..... 281

مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب، فاضل جامعہ اشرفیہ سکھر صاحب کا فتوی.....282

شیعوں کے ساتھ اسلامی مراسم رکھنا..... 282

دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ بھکر کا فتوی.....283

شیعہ سے مناکحت اور تعلقات رکھنا..... 283

مولانا الشیخ عبدالجبار فاروقی صاحب، ناظم اعلیٰ جامعہ حیدریہ خیر پور سندھ کا فتوی..... 284

شیعہ، مرتد و زندیق ہیں..... 284

مدرسہ دینیہ وصیۃ العلوم پرنام ہٹ مدراس کا فتوی..... 285

شیعوں سے تعلقات منقطع کرنا واجب ہے..... 285

حضرت مولانا شیخ عبدالحق حقانی صاحبؒ کا فتوی..... 286

شیعوں سے اجتناب کیا جائے..... 286

حضرت مولانا ثناءاللہ شیخ کا فتوی..... 287

شیعہ سے نکاح کرنا..... 287

حضرت مولانا ابومحمد ثناءاللہ سعد شجاع آبادی صاحب، فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتوی..... 288

شیعوں کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم..... 288

مولانا محمد ارشد مدنی، فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان کا فتوی..... 289

شیعہ سے نکاح کرنے اور تعلقات رکھنے کا حکم..... 289

خواجۂ خواجگان، غوث زمان، حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگ صاحبؒ کا فتوی..... 290

شیعوں سے بائیکاٹ..... 290

جامعہ دارالفیوض کندھ کوٹ کا فتوی..... 291

شیعوں سے تعلقات رکھنا..... 291

مولانا عنصر رحمانی، رحمٰن آباد تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال، فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتوی..... 292

گستاخانِ صحابہؓ سے بائیکاٹ کرنا..... 292

دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ کا فتوی..... 293

شیعوں سے میل جول اور دوستی رکھنا..... 293

حضرت مولانا قطب الدین خان دہلوی صاحبؒ کا فتوی..... 294

(1) گستاخ صحابہؓ کے ساتھ تعلقات 294

(2) روافض کے پیچھے نماز کا حکم 294

(3) روافض کے پیچھے نماز کا حکم 294

دار الافتاء دار العلوم فیصل آباد کا فتوی..... 295

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا 295

مولانا رضوان الحق صاحب کا فتوی..... 296

شیعہ سے تعلقات رکھنا 296

مولانا عبداللہ فاروقی صاحب، فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتوی..... 297

شیعوں کے ساتھ اتحاد کرنا 297

مجمع البحوث الاسلامیۃ العلمیہ بنگلہ دیش کا فتوی..... 298

شیعہ سے تعلقات رکھنے، مناکحت کرنے، ان کے جنازہ میں شرکت کرنے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم 298

حضرت مولانا عمر فاروق شاہ پور سرگودھا کا فتوی..... 299

شیعہ، سنی کا وارث نہیں بن سکتا 299

فرمودات اسلافؒ واکابرینؒ.....300

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کا فرمان.....301

(1) شیعوں کو اسلامی اتحاد میں شامل کرنا.....301
(2) کفار کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے اور اُن کے ساتھ ہر قسم کے معاملات کرنے اور اُن کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے کا حکم.....303
(3) ترکِ موالات.....306
(4) تبرّی.....307
(5) ترکِ معاملات.....309
(6) ترکِ مجالست.....311
(7) اعلانِ بُغض وعداوت.....311

حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر کے فرمودات.....313

(1) شیعوں کو مسلمانوں کی مساجد میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے.....313
(2) شیعہ سنی اتحاد پر اشکال کا جواب.....314
(3) شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا اور اُن کے ساتھ بیٹھنا منافقت ہے.....314
(4) اکابرینؒ کا شیعوں کے ساتھ اتحاد کی وضاحت.....315
(5) شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا.....316
(6) اب شیعہ کو اسلامی تحریکوں میں شامل نہیں کیا جا سکتا.....317
(7) شیعوں کو بھائی کہنے والے علمائے کرام کے لئے لمحۂ فکریہ.....317
(8) قرآن کریم نے منافقین کے ساتھ بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے.....318

(9)حضور اکرم ﷺ نے منافقین کے ساتھ بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے 318
(10)حضور اکرم ﷺ نے منافقین کے ساتھ کھانے پینے کی ممانعت فرمائی ہے 319
(11)شیعہ کے ساتھ اتحاد کی کوئی صورت نہیں بنتی 319

امیر عزیمت حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے فرمودات..... 320

(1)شیعہ کے ساتھ اتحاد نہیں ہوسکتا 320
(2)ممکن ہے کہ کسی کو مغالطہ ہو جائے کہ جی! اتحاد تو ہوا ہے، سن 53ء میں ہوا، مسئلہ ختم نبوت کیلئے ہوا 321

جرنیل اہل سنت حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے فرمودات..... 323

(1)مفتی محمودؒ کے دشمن سے اتحاد نہیں تو صحابہؓ کے دشمن سے اتحاد کیوں 323
(2)صلح حدیبیہ اور شیعوں کے ساتھ اتحاد کی حقیقت 323
(3)متحدہ مجلس عمل کا حصہ نہ بننے کی وجہ 325
(4)میں متحدہ مجلس عمل میں شامل کیوں نہیں ہوا 325

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور شیعہ سنی اتحاد.....ایک حقیقت..... 327

(1)آج کل یہ بات بڑی زور وشور سے کہی جارہی ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے بھی تو شیعوں کے ساتھ ختم نبوت کے معاملے پر اتحاد کیا تھا 327
(2)حضرت امیر شریعتؒ کا شیعوں کے ساتھ اتحاد کے نظریہ سے رجوع 328
(3)امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی حق گوئی اور حق پسندی 329
(4)خنزیر اور کتے کی مثال.....تحقیق کے آئینہ میں 330
(5)شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کا فعل شرعی حجت نہیں ہے 331

وقاص حسن خان صاحب، فاضل مدینہ یونیورسٹی کا فرمان..... 333

شیعوں کو اسلامی اتحادوں میں شامل کرنا افسوسناک المیہ ہے 333

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ، امیر خدام اہل سنت پاکستان کا فرمان..... 336

(1)عربی دینی مدارس کے سنی شیعہ طلبہ کا اتحادی فتنہ 336

(2)ہم اس اتحاد کے خلاف ہیں جس میں شیعہ مدارس کے طلباء بھی شامل ہوں،نقل جوابی مکتوب بخدمت ناظم صاحب، ناظم اتحادِ طلبۂ مدارس دینہ عربیہ لاہور کے خط کے جواب میں جو خط یہاں سے ارسال کیا گیا تھا وہ یہ ہے..... 338

(3)شیعہ کے کفریہ عقائد کی وجہ سے ان سے اتحاد نہیں ہوسکتا..... 340

(4)سنی شیعہ بھائی بھائی کیوں..... 341

علامہ محب الدین مصری کا فرمان..... 344

(1)شیعہ وسنی اتحاد ناممکن ہے..... 344

(2)شیعہ نے اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے مکمل طور پر علیحدہ کرلیا ہے،اب اہل سنت کا ان کے ساتھ کس طرح اتفاق واتحاد پیدا ہوسکتا ہے..... 344

(3)شیعوں کی ملت اسلامیہ سے عملاً علیحدگی..... 345

فضیلۃ الشیخ ممدوح الحربی،پروفیسر اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کے فرمودات..... 348

(1)شیعہ کے نزدیک سنیوں کی اَموال پر قبضہ کرنا جائز ہے..... 348

(2)شیعوں کے نزدیک تمام اسلامی فرقے کافر اور مرتد ہیں..... 348

(3)شیعوں کے نزدیک مسلمانوں کا ذبیحہ مردار ہے..... 350

(4)شیعوں کے نزدیک مسلمانوں کے ساتھ نکاح حرام ہے..... 350

(5)شیعوں کے نزدیک اہل سنت کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں..... 351

(6)شیعوں کے نزدیک سنیوں کو قتل کرنا اور ان کے مال ومتاع کو چھین لینا اور قبضہ کرلینا جائز ہے..... 352

(7)مسلمانوں کی اُخروی زندگی کے متعلق شیعوں کا موقف..... 352

(8)سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کے دشمنوں سے اعلانِ بیزاری کرنا ضروری ہے..... 353

حضرت مولانا مہر محمد صاحبؒ کا فرمان..... 354

(1)شیعہ کے نزدیک تمام مسلمان کافر اور واجب القتل ہیں،شیعہ آپ کے خیر خواہ کبھی نہیں بن سکتے..... 354

(2)شیعہ کے نزدیک تمام سنی واجب القتل ہیں،اور شیعہ تمام سنیوں کو حضرت علیؓ کے دشمن اور زنا کی اولاد مانتے ہیں..... 355

(3)شیعہ سے ہوشیار اور دُور رہنا..... 355
(4)شیعہ کے نزدیک مسلمان نجس ہے،ان کا ذبیحہ حرام ہے،ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے،ان کا مال قبضہ کرنا جائز ہے..... 356

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحبؒ کا فرمان..... 357

کفار کے ساتھ دوستی اور تعلقات رکھنے کی ممانعت..... 357

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کا فرمان..... 359

(1)روافض کی مجالس میں جانے کی ممانعت..... 359
(2)صحابہ کرامؓ کو بُرا کہنے والوں پر لعنت کا حکم..... 360
(3)شیعوں کے ماتمی مجلسوں اور جلوسوں کے قریب بھی نہ جانا..... 360
(4)محرم کے مجلسوں اور جلوسوں میں جانا..... 360
(5)محرم کے مجلسوں اور جلوسوں میں شرکت کرنا..... 360

عزیز احمد صدیقی صاحب کا فرمان..... 361

شیعہ سُنی سے کیا سلوک کرتے ہیں،اور سنی لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور ان کے ساتھ اتحاد کرتے ہیں،یہ افسوسناک المیہ ہے..... 361

حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب،استاد جامعہ فاروقیہ کراچی کا فرمان..... 363

حضرت مولانا صوفی محمد اقبال قریشی صاحب کا فرمان..... 365

(1)بُرے لوگوں سے دوستی کرنے کی ممانعت..... 365
(2)بُری صحبت کا اثر..... 366

حضرت مولانا عبیداللہ انور حقانی صاحب کا فرمان..... 368

(1)شیعہ سے نکاح کرنا،ان کا ذبیحہ کھانا،ان کا جنازہ پڑھنا اور مسجد کے لئے ان سے چندہ لینا..... 368
(2)حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمان غنیؓ کے گستاخ کا جنازہ پڑھانے سے انکار فرمایا..... 368

قاضی محمد اسرائیل گرنگی کا فرمان..... 369

(1) گستاخِ صحابہؓ کے ساتھ دوستی رکھنے والے کی عبرت ناک سزا..... 369

(2) گستاخِ صحابہؓ پر نماز جنازہ پڑھنے اور ان سے مناکحت کرنے کا حکم..... 369

(3) حضور اکرم ﷺ کا گستاخِ صحابہؓ کا جنازہ پڑھانے سے انکار کرنا..... 369

جناب محمد حنیف صاحب کا فرمان..... 370

نیک صحبت کی اہمیت اور بُری صحبت کا اثر..... 370

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی صاحبؒ کا فرمان..... 371

(1) بُرے دوستی کے اثرات منتقل ہوتی ہے..... 371

(2) اہل باطل کی مجالس سے بچنے کا حکم..... 372

عبید بن عمیر اللیثیؒ کا فرمان..... 373

شیعہ سے اتحاد کرنے والوں کی مثال..... 373

حکیم عبدالرحمٰن الکاتبؒ کا فرمان..... 374

کفار کے ساتھ کھانا پینا..... 374

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور قاسمی صاحبؒ کا فرمان..... 375

(1) کفار سے دوستی رکھنا..... 375

(2) غیر مسلم سے دوستی کا حکم..... 375

(3) مرتد سے میل جول کا حکم..... 375

(4) مرتد اور زندیق سے نکاح کا حکم..... 375

سہل بن قشتریؒ کا فرمان..... 377

بدعتی کے ساتھ تعلقات رکھنا..... 377

مفتی اعظم ابوالسعودؒ کا فرمان.....378

کفار کے ساتھ موالات.....378

پیر نصیر الدین گیلانیؒ کا فرمان.....379

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا اور ان کی مجالس میں شرکت کرنا.....379

ابوبکر بن عبدالعزیز کا فرمان.....381

روافض سے نکاح کرنا.....381

جناب علی الصادق کا فرمان.....382

شیعہ آپ کے دوست نہیں ہوسکتے.....382

صاحبِ معیار الحقائق شرح کنز الدقائق کا فرمان.....384

بدعتی کی امامت.....384

علامہ فریابی صاحبؒ کا فرمان.....385

(1) گستاخِ صحابہؓ کا جنازہ پڑھنا.....385

(2) شیعہ کا نمازِ جنازہ پڑھنا.....385

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کا فرمان.....386

کفار سے دوستی رکھنا.....386

مولانا محمد عاصم عمر صاحب کا فرمان.....387

(1) اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت.....387

(2) اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے دشمنوں کے مجالس میں شرکت کی ممانعت.....387

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا فرمان.....388

گستاخانِ صحابہؓ سے بائیکاٹ کرنا.....388

حضرت مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب کا فرمان..... 389

غیر مسلم کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا..... 389

علامہ بابرتی صاحبؒ کا فرمان..... 390

گستاخِ صحابہؓ کی گواہی قبول نہیں..... 390

حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب کا فرمان..... 391

(1) کفار سے دوستی رکھنا..... 391

(2) کفار کے ساتھ دوستی کی ممانعت..... 391

محترمہ حافظہ مصباح ضیاء کا فرمان..... 392

شیعہ سے اتحاد کی نحوست نے شہید کے جنازہ سے علماء کو محروم کردیا..... 392

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ ودیگر مفتیانِ دارالعلوم حقانیہ کا فتوی

شیعہ کے کفر اور اسلام کی تحقیق اور اُن سے نکاح کرنے، اُن کے جنازہ میں شرکت کرنے اور اُن کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: کیا شیعہ عقائد ونظریات رکھنے والے لوگ مسلمان ہیں یا کافر؟ نیز ان کے ساتھ میل جول اور تعلقات قائم رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے مختلف فرقے ہیں اور ہر فرقہ کے عقائد ونظریات ایک دوسرے سے جُدا ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی تکفیر میں سلفاً خلفاً اختلاف چلا آرہا ہے۔ البتہ ان میں سے جو فرقہ ضروریاتِ دین کا منکر ہو اُس کی تکفیر میں کسی کا اختلاف نہیں۔ مثلاً جو گروہ عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت کا قائل ہے یا صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور خلافت کا منکر ہے یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا عقیدہ رکھتا ہے اور ان کو نبی آخرالزمان تسلیم کر کے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے متعلق وحی لانے میں غلطی کا معتقد ہے یا قرآن کریم میں تغیر وتبدل کا قائل ہے تو اس فرقے کے کفر میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔ اس سے تعلقات رکھنا، اٹھنا بیٹھنا، رشتہ ناطہ قائم کرنا ان کے جنازہ وغیرہ میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ عقیدہ رکھنے والے گروہ مبتدع ہیں۔ (فتاوی حقانیہ: ج 1: ص 377)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف زنا کی نسبت کرنے والا کافر اور انسانیت سے بھی خارج ہے:

سوال: جولوگ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف زنا کی نسبت کرتے ہیں تو کیا وہ کافر ہیں یا نہیں؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہؓ جو کہ تمام مسلمانوں کی ماں ہیں اور حضور اقدس ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں، جن کی برأت پر قرآن پاک ناطق ہے، جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ذاتِ مبارکہ کے عظیم ہونے کی واضح دلیل ہے، اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت قطعی ہے۔

لہذا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف زنا کی نسبت کرنا نہ صرف یہ کہ قرآن کریم سے واضح انکار ہے بلکہ انسانی غیرت کے بھی خلاف ہے۔اس لئے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف زنا کی نسبت کرنے والا نہ صرف کافر بلکہ انسانیت کے دائرہ سے بھی خارج ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج 1:ص 270)

شیعہ زندیق ہے اور فرقہ اثنا عشریہ کی ختم نبوت کے متعلق تاویل فاسدہ:

سوال: شیعہ فرقہ اثنا عشریہ جو کہ بارہ اماموں کو مانتا ہے اور اُن کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہے کہ وہ مامور من اللہ، مفترض الطاعۃ اور معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں، اور یہ ان کے نزدیک بنیادی عقیدہ اور اُصولِ دین میں سے ہے۔کیا یہ عقیدہ حضور اقدس ﷺ کے ختم نبوت کے منافی تو نہیں؟

جواب: شیعوں کے مختلف فرقے ہیں۔ان میں سے بعض صراحتاً ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں، وہ کافر و مرتد ہیں۔اور بعض کفر و ضلالت کو چھپانے کیلئے کسی امر اجماعی (ماثبت فی الدین بالضرورۃ) کی تاویل بعید کرتے ہیں جو کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور اجماع اُمت کے خلاف ہوتی ہے، تو ایسے لوگ زندیق کہلاتے ہیں اور ان کا کفر زیادہ قریب :الی الشر: ہوتا ہے۔مثلا: حضور اقدس ﷺ کی ختم نبوت کی تاویل بعید کر کے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین تو ہیں لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی کا نام نہیں دیا جائے گا۔اور نبوت بایں معنی کہ کسی انسان کا مخلوق کی طرف مبعوث ہونا جس کی اطاعت مخلوق پر فرض ہو، معصوم من الذنوب ہو، یہ صفات تمام کی تمام ائمہ اثنا عشریہ میں موجود اور باقی ہیں۔

لہذا اس قسم کی تاویلات کرنے والا جو قرآن وحدیث اور اجماع اُمت کے مخالف ہو، زندیق ہیں اور اس کا

خون ھدر ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج 1:ص 378)

شیعہ مذہب اختیار کرنے سے نکاح پر اثرات:

سوال: ایک لڑکے نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے ایک سنی المسلک خاندان کی لڑکی سے شادی کر لی جبکہ حقیقت میں وہ شیعہ مذہب اور شیعیت کا ہم خیال ہے اور اب بیوی کو بھی شیعہ مذہب اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے لیکن لڑکی شیعہ مذہب اختیار کرنے پر رضامند نہیں اور نہ وہ اس کے پاس آباد رہنے کیلئے تیار ہے۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ شریعتِ محمدی ﷺ کی روشنی میں شیعہ مذہب اختیار کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟اور ایک سنی المسلک خاتون کا کسی شیعہ مرد کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صورتِ مسؤلہ میں اگر لڑکے نے شیعہ مذہب کے وہ عقائد اپنا رکھے ہیں جو ضروریات دین کے مخالف اور متضاد ہیں جیسے کہ عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت کا قائل ہے یا صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور خلافت کا منکر ہے یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا عقیدہ رکھتا ہے اور ان کو نبی آخر الزمان تسلیم کر کے جبرائیل علیہ السلام کے متعلق وحی لانے میں غلطی کا معتقد ہے یا قرآن کریم میں تغیر وتبدل کا قائل ہے وغیرہ وغیرہ، یہ تمام صورتیں موجبِ کفر وارتداد ہیں۔

لہذا اگر مذکورہ شوہر اس قسم کے نظریات رکھتا ہیں تو بلا شبہ وہ مرتد اور کافر ہیں اور شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں شوہر کے مرتد ہو جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔اور عورت اگر: مدخول بھا: ہے تو وہ عدت گزارنے کے بعد دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے اور پورے حقِ مہر کی حقدار ہے اور اگر: غیر مدخول بھا: ہے تو عدت بھی واجب نہیں اور آدھا مہر ملے گا۔(فتاوی حقانیہ:ج 1:ص 391)

شیعہ کے بعض کفریہ عقائد اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص حضرت علیؓ کی اُلوہیت، حضرت جبرئیل علیہ السلام کا غلطی کرنا اور دیگر تمام امور کو امام مہدی کے ظہور تک معطل سمجھنے کا عقیدہ رکھے، تو اس شخص پر کیا حکم لگایا جا سکتا ہے؟

جواب: مندرجہ بالا عقائد مکمل طور پر صریح شرک اور کفر پر مبنی ہیں۔جو شخص یا گروہ ان عقائد کا حامل ہو تو اجماع امت سے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک نہیں کرنا چاہئے۔

(فتاوی حقانیہ:ج 1:ص 379)

مساجد میں تعزیہ لانا اور اس کے بنانے والے کا حکم:

سوال: ہمارے محلے میں بریلوی کی ایک مسجد ہے،محرم الحرام میں یہ لوگ تعزیہ بنا کر مسجد میں لاتے ہیں اور وہاں حضرت حسینؓ کی یاد میں مرثیہ خوانی کرتے ہیں اور وعظ ونصیحت کی مجالس منعقد کرتے ہیں۔اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ مسجد میں تعزیہ لانا اور مرثیہ خوانی وغیرہ کی مجالس قائم کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اوّلاً تو اسلام میں کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام اور ناجائز ہے،احادیث میں اس پر کافی وعیدیں آئی ہیں،البتہ عورت اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرسکتی ہے۔ثانیاً اسلام میں تعزیہ سازی کا کوئی وجود نہیں چہ جائیکہ اسے مسجد میں لایا جائے،بلکہ ایسا کرنا خلافِ شرع اور بدعت ہے۔

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ فرماتے ہیں کہ تعزیہ داری اور مجالس مرثیہ خوانی وغیرہ ہر جگہ اور ہر وقت حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور بالخصوص مساجد میں یہ کام سخت ظلم اور معصیت اور موجبِ عتاب الٰہی ہے۔اور مسلمانوں کو ایسی حرکات سے توبہ کرنا چاہئے۔یہ اُمور حرام اور گناہ کبیرہ ہے،اور ان اُمور پر اصرار کرنے والا فاسق اور تعزیر کا مستحق ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج2:ص 77)

تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنا حرام ہے:

سوال: ہر سال دس محرم الحرام کو اہل تشیع تعزیہ بناتے اور جلوس نکالتے ہیں،جس میں بعض اہل سنت بھی بڑے جوش وجذبے کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے شریک ہوتے ہیں۔تو کیا اس قسم کے جلوسوں میں شرکت کرنا ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دس محرم کو تعزیہ بنانا اور اس کا جلوس نکالنا،سب مخترعات اور بے اصل اُمور ہیں۔اس قسم کے اعمال خلافِ شرع اور بدعت کے حکم میں ہیں۔اس لئے اس قسم کے جلوسوں میں شرکت کرنا ناجائز وحرام ہے۔

(فتاوی حقانیہ:ج2:ص88)

موجودہ دَور کے شیعہ سے روایت کرنے کا حکم:

سوال: صحاحِ ستہ میں شیعوں سے روایت کیوں لی گئی ہے جبکہ ان پر دینی امور میں کوئی اعتبار نہیں؟ دوسرے الفاظ میں.....بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر شیعہ کافر ہے تو ان سے روایات کیوں لیا گیا ہے؟

جواب: جوشخص متواترات اورضروریاتِ دینیہ سے انکارنہ کرے اورنہ اپنی طرف سے دین میں ایسی باتیں داخل کرے جن کوضروریاتِ دین کے برابراہمیت حاصل ہو،اوراس کے ساتھ ساتھ صاحبِ ضبط وتقوی بھی ہوتو اس کی روایت کوقبول کیا جاسکتا ہے۔چونکہ شیعوں میں کئی فرقے ہیں اوران کے عقائد میں بھی فرق ہے،اس لئے اگر کوئی شخص اہل تشیع میں سے ہولیکن اس کے اندر مذکورہ باتیں نہ پائی جائیں تو اس سے روایت لینا جائز ہے،بشرطیکہ وہ روایت اس کے مخصوص عقائدونظریات وغیرہ کی تائید میں نہ۔

چونکہ سلف صالحین کے زمانہ میں شیعہ کے مختلف فرقے تھے جن میں بعض اگرچہ غالی قسم کے بھی تھے لیکن بعض معتدل بھی تھے جوصحابہ کرامؓ پرطعن وتشنیع سے گریز کرتے تھے بلکہ وہ صرف حضرت علیؓ کی فضیلت کے قائل تھے جس کی وجہ سے وہ ثقاہت سے خارج نہیں تھے۔اسی بناءپرمحدثین نے ان کی روایات نقل کیا ہے۔

(فتاوی حقانیہ:ج2:ص192)

شیعہ امام کی اقتداء کا حکم:

سوال: شیعہ عقائد رکھنے والے امام کی اقتداء کا کیا حکم ہے؟اگر دائمی امام موجود نہ ہوتو کیا بوقتِ ضرورت اُس کی اقتداء جائز ہے؟

جواب: ہمارے ملک کے اکثر شیعہ وہ عقائد رکھتے ہیں جو غالی شیعوں کے عقائد ہیں،جن میں حضرت علیؓ کی اُلوہیت،سبِّ شیخینؓ، تحریف قرآن اورسبِّ عائشہ صدیقہؓ جیسے عقائد شامل ہیں۔لہذا ایسے عقائد رکھنے والے کی اقتداء بوجہ مسلمان نہ ہونے کے کسی صورت میں جائز نہیں۔تاہم جوشیعہ غالی نہ ہووہ مبتدع کے حکم میں ہوکراس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج3:ص136)

شیعہ کی نماز جنازہ کا حکم:

سوال: جوشخص ضروریاتِ دین اسلام کا منکر ہو،عائشہ صدیقہؓ پرزنا کی تہمت کا قائل ہو،یاصدیق اکبرؓ کی صحابیت اورخلافت کا منکر ہو،یاحضرت علیؓ کی اُلوہیت یانبوت کا عقیدہ رکھتا ہوتوایسے شیعہ کے جنازہ کا کیا حکم ہے؟اس کا جنازہ ادا کیا جائے گا یانہیں؟

جواب:ایسے عقائد رکھنے والا شیعہ کافر،مرتداورخارج ازاسلام ہے،اس کا جنازہ نہیں پڑھایا جائے گا۔

(فتاوی حقانیہ:ج3:ص440)

شیعہ عورت سے سنی مرد کے نکاح کا حکم:

سوال: جو شیعہ عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور خلافت کا منکر ہو یا حضرت علیؓ کی الوہیت کا عقیدہ رکھتا ہو یا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے متعلق وحی لانے میں غلطی کا معتقد ہو یا قرآن کریم کو محرف سمجھتا ہو، تو ایسے شیعہ مرد کے ساتھ سنی عورت یا سنی مرد کے ساتھ شیعہ عورت کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو روافض قطعیاتِ اسلام کے خلاف ایسے عقائد رکھتے ہوں وہ کافر ہیں، مثلاً حضرت علیؓ کی اُلوہیت اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر قذف کا قائل ہونا، جو قرآن کریم کی نص قطعی کے خلاف ہے، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے غلطی ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوں اور صحبتِ سیدنا صدیق اکبرؓ کے منکر ہوں تو اس قسم کے گمراہ فرقہ کے لوگوں سے رشتۂ مناکحت سے احتراز و اجتناب لازم ہے، اور ایسے لوگوں کا حکم مرتد کی طرح ہے اور مرتد کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ (فتاوی حقانیہ: ج 4: ص 345)

کیا سنی العقیدہ شخص کسی شیعہ کو زکوۃ دے سکتا ہے:

سوال: اگر قُرب و جوار میں شیعہ آبادی کی اکثریت ہو اور سنی العقیدہ شخص اگر اپنی زکوۃ شیعہ مسلک سے تعلق رکھنے والوں میں تقسیم کرے تو کیا اس سے اس کی زکوۃ ادا ہو گی یا نہیں؟

جواب: زکوۃ کے مصرف کیلئے مسلمان ہونا شرط ہے جبکہ غالی قسم کے شیعہ اپنے عقائدِ باطلہ کی وجہ سے اسلام سے خارج ہے۔ اس لئے وہ لوگ سنی العقیدہ شخص کی زکوۃ کا مصرف نہیں ہے۔ اس سے زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔

(فتاوی حقانیہ: ج 4: ص 81)

شیعہ کے ہاتھ کا ذبیحہ اور اُن کے ساتھ تعلقات رکھنا اور اُن کو سلام کرنا:

سوال: جو شخص حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا عقیدہ رکھتا ہو، جبریل امین علیہ السلام کا غلطی کی طرف نسبت کرتا ہو، اور اُلوہیت میں تناسخ کا قائل ہونے کے علاوہ امام مہدی کے ظہور تک تمام اسلامی احکام کو معطل سمجھتا ہو، ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟ کیا ایسے شخص کو سلام کرنا اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا اور اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص الوہیتِ حضرت علیؓ کا عقیدہ رکھتا ہو اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو غلطی کی طرف نسبت کرتا ہو اور اُلوہیت میں تناسخ کا معتقد ہو اور تمام اسلامی احکام کو خروج امام تک معطل سمجھتا ہو وہ بلا شبہ کافر ہیں اور ایسے

شخص کا حکم مرتد کی طرح ہے۔اور مرتد کو سلام کرنا اور اس کے ہاتھ کا مذبوحہ کھانا اور اس کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات رکھنا ہرگز جائز نہیں۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص328)

شیعہ پر نماز جنازہ پڑھنا:

سوال: جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو، اُس پر نماز جنازہ پڑھنا اہل سنت والجماعت کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعوں میں سے جو شخص ضروریاتِ دین کا منکر ہو اُس پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں، البتہ جس کے عقائد کفریہ نہ ہو اُس پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص329)

موجودہ دَور کے اہل تشیع کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیا اہل تشیع کے ذبیحہ کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: علمائے محققین کے نزدیک موجودہ دور کے اہل تشیع تعصب اور بغض وعناد کی وجہ سے ایسے عقائد کے معتقد ہیں جو موجبِ کفر ہیں۔ایسے کفریہ عقائد رکھنے کی وجہ سے ان کے ذبیحہ کا حکم مرتدین کا ہو کر.....کھانے کے قابل نہیں۔(فتاوی حقانیہ:ج6:ص433)

شیعہ سنی کے درمیان میراث کا حکم:

سوال: کیا کوئی شیعہ کسی سنی کے مال میں شرعاً میراث کا حقدار بن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے مختلف گروہ ہیں، جو شیعہ کفریہ عقائد مثلاً الوہیتِ حضرت علیؓ اور قذفِ عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہوں تو اختلافِ دین کی وجہ سے شیعہ، سنی کا وارث نہیں ہو سکتا، البتہ جو شیعہ غالی نہ ہو تو صرف بدعت مانعِ ارث نہیں۔(فتاوی حقانیہ:ج6:ص512)

صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کے ساتھ دوستی رکھنے والوں پر افسوس ہے:

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب فرماتے ہیں کہ 31 اگست 1987ء کو حسب معمول عصر کے وقت حضرت مولانا عبدالحق حقانی صاحبؒ کے مجلس میں حاضر تھا کہ اچانک لاہور سے مولانا فضل الرحیم صاحب اپنے رفقاء کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے۔مصافحہ اور رفقاء کے تعارف کے بعد مولانا فضل الرحیم صاحب نے جب

مکہ مکرمہ کے حالیہ افسوس ناک سانحہ پر شیعوں کے ناپاک عزائم کا تذکرہ کیا تو حضرت مولانا عبدالحق حقانی صاحبؒ نے فرمایا: جی ہاں! تفصیلات احباب نے سنائی ہے۔اب شیعہ کی خباثتیں عالمی سطح پر ظاہر ہورہی ہیں،اب تو اہل اسلام کو حضور اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی کہ:

: صحابہ کی شان میں تنقیص کرنے والوں سے اجتناب کیا جائے :

پر عمل کرنا چاہئے،مگر اس پر مجھے تعجب ہے کہ شیعہ لوگ تو بیت اللہ شریف کو منہدم کرنے اور حجر اسود کو چرانے اور شعائر اللہ کی توہین کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔مگر ہمارے بعض نادان دوست انہیں گلے لگا رہے ہیں۔

(دفاع صحابہؓ اور علماء دیوبند:ص191)

مرتد کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا:

سوال: اگر کوئی شخص علماء کرام کو محض اس وجہ سے گالی دے کہ یہ لوگ دین اسلام کے پاسبان ہیں۔اس کے علاوہ علماء کی تشبیہ بدترین حیوانات سے دیتا ہو،حدیث کا منکر ہو اور اس کو عجمی سازش کہہ کر قرآنی آیات کی من مانی تاویل کر کے لوگوں کو گمراہ کرتا ہو۔ایسے شخص کی موت کے بعد اس کے جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے عقائد رکھنے والا شخص کافر اور مرتد ہو کر خارج از اسلام ہے اور مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے جنازے کا بھی اہل نہیں۔جنازہ کیلئے میت کا مسلمان ہونا ضروری ہے،جیسا کہ کتابوں میں:ومن شرائطه اسلام المیّت:ذکر ہوا ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج3:ص440)

مرتد کی بیوی کا حکم:

سوال: اگر ایک مسلمان شخص دشمنانِ اسلام کے جال میں پھنس کر مرتد ہو جائے (العیاذباللّٰہ) تو ایسی حالت میں اس کی بیوی کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے؟

جواب: خاوند کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔لہذا عورت عدت گزارنے کے بعد آزاد ہو کر باقاعدہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج4:ص507)

مرتد کے ساتھ نکاح کرنا اور تعلقات قائم کرنا:

سوال: جو شخص اسلام چھوڑ کر ہندو مذہب اختیار کر لے تو اس سے دوستی اور محبت رکھنا اور خندہ پیشانی سے ملنا

اور اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہ شخص جو دین اسلام کو چھوڑ کر ہندو مذہب اختیار کرے وہ مرتد ہے، اس سے تعلقات اور میل جول رکھنا صحیح نہیں۔ اسی طرح اس سے خندہ پیشانی سے پیش آنا، مصافحہ کرنا، ملنا جلنا اور اس کے ساتھ کھانا پینا، رشتہ عقد ومناکحت قائم کرنا ممنوع اور ناجائز ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص 324)

مرتد کی میراث کا حکم:

سوال: اگر مرتد دارالاسلام میں مرجائے تو اس کا ترکہ مسلمان ورثاء کو ملے گا یا مرتد ورثاء کو؟ اور اگر دارالحرب میں مرجائے تو پھر ترکہ کس کو ملے گا؟

جواب: اگر مرتد دارالاسلام میں مرجائے یا قتل ہو جائے تو حالتِ اسلام کا کمایا ہوا مال اس کے مسلم ورثاء کو ملے گا اور حالتِ ارتداد میں کمایا ہوا مال :مـال فـئـی: میں شمار ہو کر بیت المال میں داخل کیا جائے گا۔ اور اگر دارالحرب میں مرجائے تو حالتِ اسلام میں کمایا ہوا مال اس کے مسلم ورثاء کو ملے گا اور حالتِ ارتداد کا کمایا ہوا مال مرتد ورثاء کے مابین تقسیم ہوگا۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص327)

مرتد کسی کی میراث کا حقدار نہیں:

سوال: میرا بھائی امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیا، وہاں وہ عیسائی بن گیا۔ تو کیا والد صاحب کی وفات کے بعد اس کو میراث میں حصہ دیا جائے گا یا نہیں؟ جبکہ وہ اپنے حصہ میراث کا مطالبہ کرتا ہے۔

جواب: ارتداد، مانع ارث ہے۔ اسی بناء پر مرتد ہونے کی وجہ سے آپ کا بھائی بھی باپ کے مال وراثت کا حقدار نہیں رہا۔(فتاوی حقانیہ:ج6:ص513)

ضروریاتِ دین سے استہزاء کرنا کفر ہے، اور اس کے ساتھ تعلقات:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اُس شخص کے بارے میں جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ توحید باری تعالیٰ (نعوذباللہ) ایک مذاق ہے، اور شریعت، سرمایہ دارانہ نظام کی حامی ہے، نماز، روزہ کوئی چیز نہیں ہے، میرا ایک مستقل دین ہے، جس کے قبول کرنے میں لوگوں کی کامیابی ہے۔ شرعاً ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مرتد اور کافر ہے۔ کیونکہ یہ ضروریاتِ دین کا منکر اور گستاخ ہے۔ بااثر

اہل اسلام (حاکم وقت) کیلئے ضروری ہے کہ تائب نہ ہونے کی صورت میں اس کو مرتد کی سزا دیں اور تمام اہل اسلام اس سے قطع تعلق اختیار کرلیں۔(فتاوی حقانیہ:ج1:ص205)

مرتد کے مال کی تقسیم کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص (نعوذباللہ) دین اسلام سے مرتد ہوکر کفر اختیار کرلے تو اس کے مال کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کے ورثاء پر تقسیم کیا جائے گا یا نہیں؟

جواب: جب کوئی شخص دین اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کرلے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مرتد ہو جانے سے اس کی مِلک اپنے اموال سے زائل (ختم) ہوجاتی ہے، لیکن جب وہ دوبارہ اسلام قبول کرلے تو اس کی دوبارہ مِلک برقرار ہوجاتی ہے، اور صاحبینؒ کے نزدیک ارتداد اختیار کرنے کے بعد بھی اس کی مِلکیت برقرار رہتی ہے، اس لئے اس کا مال ورثاء آپس میں تقسیم نہیں کرسکتے۔

لہذا اگر وہ ارتداد کی حالت میں ہی مرگیا یا قتل کیا گیا تو امام صاحبؒ کے نزدیک حالت اسلام میں کسب شدہ مال اس کے ورثاء مسلمین کو ملے گا اور حالتِ ردّت میں مال فئے کے حکم میں ہوگا، اور صاحبینؒ کے نزدیک دونوں حالتوں میں کسب شدہ سرمایہ ورثاء مسلمین کو ملے گا۔(فتاوی حقانیہ:ج1:ص266)

ارتداد سے نکاح فوراً ختم ہوجاتا ہے:

سوال: اگر کوئی شخص مرتد ہوجائے تو اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی یا قضاءِ قاضی کی ضرورت ہوگی؟

جواب: ارتداد ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے فوراً بلا قضاءِ قاضی کے نکاح ختم ہوجاتا ہے۔ مرتد کی بیوی پر لازم ہے کہ وہ بلا تاخیر شوہر سے جدا ہوجائے، تاہم اگر مرد، دوبارہ مسلمان ہوجائے تو تجدیدِ نکاح کرنا ضروری ہوگا۔ (فتاوی حقانیہ:ج1:ص272)

غیر مسلم کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نمازوں کا حکم:

سوال: ایک شخص عرصہ دراز تک کسی مسجد کا امام رہا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ شخص اپنے عقائد کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا لوٹانا واجب ہے؟

جواب: کسی شخص کی اقتداء کرتے وقت اس کے عقائد کے بارے میں معلومات نہ ہوں اور بعد میں اس کے کفر کے بارے میں یقین ہو جائے تو پڑھی ہوئی نمازوں کے بارے میں احتیاط یہی ہے کہ وہ نمازیں دوبارہ پڑھی جائیں۔(فتاوی حقانیہ:ج3:ص156)

کافر حکمران کا مسلمانوں سے ٹیکس یا عشر وصول کرنا:

سوال: اگر ایک مسلمان کاشتکار سے کافر ٹیکس یا عشر وصول کرے، تو کیا اس کا عشر ادا ہو جائے گا یا دوبارہ دینا ضروری ہے؟

جواب: کافر حکومت کو مسلمانوں سے خراج وغیرہ لینے کا کوئی حق نہیں۔اس لئے کافر حکومت جب کسی مسلمان زمیندار سے عشر یا ٹیکس وصول کرے تو اس سے عشر ادا نہ ہوگا، مسلمان پر دوبارہ عشر دینا لازمی ہے۔
(فتاوی حقانیہ:ج3:ص589)

کسی غیر مسلم کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے کا حکم:

سوال: کسی غیر مسلم کو اس کی غربت کی وجہ سے زکوۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: زکوۃ کی صحتِ ادائیگی کیلئے مصرف کا مسلمان ہونا شرط ہے۔اس لئے زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ کسی غیر مسلم کو نہیں دیئے جا سکتے۔(فتاوی حقانیہ:ج4:ص64)

مسلمان عورت کا غیر مسلم سے نکاح:

سوال: ایک مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمان عورت کا نکاح غیر مسلم مرد کے ساتھ جائز نہیں۔خواہ یہ نکاح: طوعاً: ہو یا: کرھاً۔خواہ غیر مسلم.....اہل کتاب سے ہو یا غیر اہل کتاب سے ہو۔(فتاوی حقانیہ:ج4:ص343)

اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کی عبادت کا طریقۂ کار:

سوال: کیا اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کی اعلانیہ تبلیغ کریں؟ یا کوئی نئی عبادت گاہ تعمیر کریں؟ یا اپنے مذہب کے مطابق جملہ رسومات ادا کرتے رہیں؟

جواب: ایک اسلامی مملکت میں مسلمان حاکم پر لازم ہے کہ غیر مسلم اقلیت کی جان و مال کا تحفظ کرے، لیکن

شریعت نے غیر مسلموں کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ بازاروں اور حجروں اور دیگر پبلک مقامات میں اپنے مذہب کا پرچار کریں۔غیر مسلموں کی عبادت اپنے گھروں اور اپنی قدیم عبادت گاہوں تک محدود رہے گی۔اسی طرح غیر مسلم اپنے لئے کوئی نئی عبادت گاہ تعمیر نہیں کر سکتے اور نہ ہی کوئی نیا قبرستان یا اپنے مُردوں کو جلانے کیلئے کوئی نئی جگہ تعمیر کر سکتے ہیں۔

تاہم جہاں کہیں غیر مسلموں کی کوئی عبادت گاہ یا قبرستان وغیرہ اُن کی کثرت آبادی اور مردم شماری کی زیادت کی وجہ سے ناکافی ہو جائے تو اس ضرورت کے تحت وہ نئی عبادت گاہ اور قبرستان وغیرہ صرف ایسے دیہاتوں میں تعمیر کر سکتے ہیں جہاں پر جمعہ وعیدین کی نمازیں نہیں پڑھی جاتی ہیں۔(فتاوی حقانیہ:ج2:ص 336)

مسجد کے ہوتے ہوئے مندر میں نماز پڑھنا:

سوال: ہمارے علاقے میں اکثر مہاجرین رہتے ہیں، جب ہم ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے تو اس علاقے میں کسی جگہ پر بھی کوئی مسجد نہیں تھی، البتہ ہندوؤں کا ایک مندر تھا جس کو ہم لوگوں نے نماز کیلئے متعین کر دیا، اور کچھ عرصہ باقاعدہ اس میں نماز پڑھتے رہے، بعد میں گورنمنٹ سے منظوری لے کر ایک جگہ مسجد کیلئے متعین کر کے اس پر مسجد تعمیر کر دی، لیکن بعض لوگ اب بھی اس مسجد کے ہوتے ہوئے مندر ہی میں نماز پڑھتے ہیں۔تو کیا مسجد کے ہوتے ہوئے اس مندر میں نماز پڑھنی جائز ہے؟

جواب: مذکورہ سوال میں مندر کی دو صورتیں سامنے آتی ہیں۔اگر اس کو مستقل طور پر مسجد کی ہیئت میں بنا دیا گیا ہو، اور اس کی پہلی شکل میں تبدیلی کر دی گئی ہو تو اس کا حکم مسجد جیسا ہے۔لہذا یہ مندر بھی مسجد میں شمار ہوگا۔البتہ اگر مندر کی صورت تبدیل نہیں کی گئی ہو، اور اس کو اپنی اصلی حالت میں رکھا گیا ہو، اور نہ ہی اس کو مستقل مسجد بنانے کی نیت کی گئی ہو تو یہ مسجد کے حکم میں نہیں ہے، اور اس میں نماز پڑھنا: تشبّہ بالکفار: کی وجہ سے مکروہ تحریمی ہے۔:تشبّہ بالکفار: کی حرمت پر بے شمار دلائل ہیں۔:قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار:قال النبی ﷺ:من تشبّہ بقوم فھو منھم:(فتاوی حقانیہ:ج5:ص 116)

اسلامی ممالک میں غیر مسلموں کے لئے نئی عبادت گاہیں بنانے کا حکم:

سوال: اسلامی مملکت میں جب غیر مسلم رہائش پذیر ہوں تو کیا اُن کو اپنے لئے نئی عبادت گاہیں بنانے کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: کسی بھی اسلامی مملکت میں رہائش پذیر غیر مسلموں کو اپنے لئے نئی عبادت گاہیں بنانے کی شرعاً

اجازت نہیں دی جاسکتی، البتہ ان کی سابقہ عبادت گاہوں کا حفاظت کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

(فتاوی حقانیہ:ج5:ص311)

غیر مسلم کے سلام کا جواب دینا:

سوال: غیر مسلم کے سلام کا جواب دینے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟ کیا اس کو سلام کا جواب دیا جائے گا یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کے سلام کے جواب میں صرف:و علیک: کہنا کافی ہے، تاہم اگر کسی غیر مسلم کے سلام کے جواب میں اللہ تعالیٰ جل شانہ سے اس کی ہدایت کا طالب ہو کر یوں جواب دیا جائے:والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ:تو بہتر ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص313)

غیر مسلم کو عبادت خانے کی طرف رہبری کرنا:

سوال: اگر کوئی غیر مسلم کسی مسلمان سے اپنی عبادت گاہ کی جگہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہے تو کیا مسلمان کے لئے جائز ہے کہ اس بارے میں غیر مسلم کی رہبری کرے؟

جواب: چونکہ ایسے اُمور میں کسی غیر مسلم کی رہبری کرنے سے اس کی اصلاح کی جگہ بے دینی اور کفر کو تقویت ملنے کا امکان ہے، اس لئے کسی غیر مسلم کے ساتھ ایسے معاملات میں تعاون علی المعصیت کے مترادف ہے۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:وقال العلامۃ قاضی خانؒ:ذمی سأل مسلماً عن طریق البیعۃ لاینبغی للمسلم ان یدلہ علیٰ ذٰلک،لانہ اعانۃ علی المعصیۃ:(فتاوی حقانیہ:ج5:ص314)

اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے مذہبی حقوق کا حکم:

سوال: ایک اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کو کہاں تک مذہبی حقوق حاصل ہے؟ کیا وہ دارالاسلام میں اپنے مذہبی عبادات و رسومات ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کسی بھی اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کو جان اور مال و مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے۔لیکن اگر وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے تقریر و تحریر کا طریقہ اختیار کریں تو انہیں اس سے منع کیا جائے گا۔

(فتاوی حقانیہ:ج5:ص318)

غیر مسلموں کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کسی ایسے ملک میں جہاں شرعی طریقہ سے جانور ذبح نہ ہوتے ہوں، مسلمانوں کے لئے وہاں کے غیر مسلموں کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا کیسا ہے؟

جواب: اہل کتاب کے علاوہ دوسرے کفار کا ذبیحہ مطلقاً حرام ہے، چاہے ذبح کرنے والا ہندو ہو یا سکھ، مجوسی ہو یا فارسی، کسی حال میں بھی ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص318)

اسلامی ممالک میں غیر مسلموں کا نئی عبادت گاہ بنانا:

سوال: دارالاسلام میں غیر مسلم اپنے لئے نئی عبادت گاہ تعمیر کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: دارالاسلام میں غیر مسلموں کو نئی عبادت گاہ تعمیر کرنے کی اجازت نہیں، تاہم پرانی عمارت گاہیں باقی رکھ سکتے ہیں، اور ان کی مرمت وغیرہ بھی کر سکتے ہیں، لیکن کسی بھی قدیم عبادت گاہ میں اضافہ نہیں کر سکتے۔اسی طرح اگر کسی شہر میں غیر مسلموں کی کوئی عبادت گاہ ویران ہو جائے تو اسے از سر نو آباد کرنے کی بھی اجازت نہیں۔

(فتاوی حقانیہ:ج5:ص320)

غیر مسلموں کی عبادت گاہ کی جگہ مسجد بنانا:

سوال: ہمارے علاقے میں ہندوؤں کی متروکہ جائیداد میں ایک مندر بھی ہے، بعض مسلمانوں کا ارادہ ہے کہ اس جگہ مسجد بنا دی جائے۔تو کیا ہندوؤں کی متروکہ عبادت گاہ کی جگہ مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگرچہ مسلمانوں کی عبادت کیلئے کوئی جگہ خاص نہیں، کرۂ ارض پر کسی جگہ بھی نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن ہندوؤں کے عبادت خانے کو جوں کا توں رکھ کر اس کو بطور مسجد کے استعمال کرنے سے چونکہ ان کے عبادت خانے کی عظمت و برتری قائم رہنے کا شبہ ہے۔لہذا اسے بطور مسجد استعمال کرنا جائز نہیں، تاہم اس کو گرا کر اس کی جگہ مسجد بنائی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص321)

مسلمانوں کا غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں داخل ہونا:

سوال: کیا مسلمانوں کے لئے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں جانا جائز ہے؟

جواب: مسلمان کیلئے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں داخل ہونا مکروہ ہے، لیکن یہ مکروہ اس لئے نہیں کہ

مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں، بلکہ اس لئے اجازت نہیں کہ یہ عبادت گاہیں.....شیاطین کے جمع ہونے کی جگہ ہوتی ہیں۔
(فتاوی حقانیہ:ج5:ص323)

مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ ایک اسلامی ملک کسی دوسرے اسلامی ملک کے خلاف کسی کافر ملک کی امداد و تعاون کر سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ ملک خالص اسلامی ہے، اس میں کلی طور پر اسلامی قوانین رائج ہیں۔اور کافر ملک صرف اسلامی قوانین جاری کرنے کی وجہ سے اس کا مخالف بن گیا ہے اور اس پر ظلم و زیادتی کرنے کیلئے بے بنیاد اور من گھڑت الزامات لگا رہے ہے، جس کا اس کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔مہربانی فرما کر اس بارے میں شرعی نقطہ نظر سے مطلع فرمائیں؟

جواب: کسی مسلمان ملک کے خلاف کسی بھی کافر ملک سے محض دنیاوی مفادات کی خاطر تعاون کرنا یا اس کا آلۂ کار بننا شرعی نقطہ نظر سے حرام و ناجائز ہے۔کسی بھی مسلمان ملک کا سربراہ اگر ایسا کرتا ہے تو اس کے خلاف بغاوت کرنا اور ایسی لادین قیادت کو ختم کر کے صالح اور دیندار شخص کو حاکم مقرر کرنا مسلمان رعایا پر لازم اور ضروری ہے۔اس لئے کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو خود اس پر ظلم کرے گا اور نہ بے بنیاد الزامات کی بنا پر اسے کسی کافر کے حوالے کرنے کا شرعاً مجاز ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص332)

مسلمان کو کافر کی میراث نہیں مل سکتی:

سوال: مسلمان کافر سے اور کافر مسلمان سے میراث لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: چونکہ اختلافِ دین و عقیدہ.....مانع ارث ہے۔اس لئے کافر مسلمان کی میراث نہیں لے سکتا اور نہ ہی مسلمان کو کافر کی میراث دی جا سکتی ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص330)

مسلمان کا کفار کے ساتھ نوکری کا حکم:

سوال: آج کل اکثر مسلمان امریکہ، برطانیہ اور جاپان وغیرہ ممالک میں نوکری کی غرض سے جاتے ہیں اور وہاں کافروں کے ساتھ نوکری کرتے ہیں۔کیا کسی مسلمان کو کفار کے ساتھ نوکری کرنا جائز ہے؟

جواب: اسلام نے ایک مسلمان کی عزت و عظمت کا بہت خیال رکھا ہے، اس لئے مسلمانوں کو بھی اپنی

عزتِ نفس کا خیال رکھنا چاہئے۔اس بناء پر جس نوکری میں ایک مسلمان کی تذلیل وتنقیص ہوتی ہوتو اس کو نہیں کرنی چاہئے،لیکن اگر ایک مسلمان کو کسی کافر کے ہاں کوئی ایسی نوکری ملتی ہو جس میں اس کی اہانت اور ذلت نہ ہوتی ہوتو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں،اگر چہ خلافِ اولیٰ ضرور ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج6:ص256)

اختلافِ دِین مانع ارث ہے:

سوال: اگر کوئی مسلمان،عیسائی عورت سے نکاح کرے تو موت کی صورت میں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: عیسائی عورت سے اگر چہ نکاح جائز ہے لیکن میاں بیوی عقائد میں اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کی میراث سے محروم رہیں گے۔کیونکہ اختلافِ دِین،مانع ارث ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج6:ص502)

کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف:

غیر مسلم کی غیر مسلم پر گواہی درست ہے،لیکن غیر مسلم کی مسلمان پر گواہی درست نہیں ہے۔کیونکہ قرآن کریم میں ہے کہ:اللہ تعالیٰ ہرگز کافروں کو مسلمانوں پر غلبہ کی راہ نہیں دے گا۔

اور نیز کفار چونکہ فطرتاً اسلام سے بغض وعناد رکھتے ہیں اور وہ اپنے اسی بغض وعناد کی وجہ سے اسلام کے ماننے والوں پر نہ جانے کیا کیا جھوٹی گواہی دیں گے جو حقیقت میں اصلاحِ معاشرہ کیلئے ایک تباہ کن چیز بن جائے گی۔

(فتاوی حقانیہ:ج5:ص237)

غیر مسلم کو اسلامی ملک میں کہاں تک اپنی عبادات کرنے کا حق ہے:

اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ کوئی غیر مسلم آزادی سے مسلمانوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرے بلکہ مسلمان حاکمِ وقت پر یہ لازم ہے کہ وہ انہیں اس عمل سے باز رکھے۔اور جہاں تک دارالاسلام میں غیر مسلموں کی مذہبی آزادی کا تعلق ہے تو وہ صرف ان کے ہم مذہبوں تک محدود ہے،یہاں تک کہ وہ بلند آواز سے اپنی مذہبی کتاب کی تلاوت بھی نہیں کر سکتے۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص312)

غیر مسلم کو سلام کرنا:

کسی بھی غیر مسلم پر سلام کی ابتداء ممنوع ہے۔کیونکہ کسی کو سلام میں پہل کرنے سے درحقیقت اس شخص کی

عظمت پیشِ نظر ہوتی ہے، جبکہ مسلمان کیلئے مناسب نہیں کہ کسی غیر مسلم کی عزت وعظمت اس پر غالب رہے، تاہم بوقتِ ضرورت اسے مناسب الفاظ سے سلام کرنا مرخص ہے۔(فتاوی حقانیہ:ج5:ص313)

بدعتی پیر کی بیعت کرنا:

سوال: کیا کسی بدعتی اور ناقص پیر سے بیعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پیر اور شیخ چونکہ وصول الی اللہ کا ذریعہ ہوتا ہے، اس لئے اس کے انتخاب میں احتیاط کرنی چاہئے۔ بدعتی اور ناقص پیر کی بیعت کرنا اپنے آپ کو تباہی کے دہانے تک لے جانے کے مترادف ہے۔اس لئے ایسے کسی بھی پیر سے بیعت نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ شرائطِ ارشاد میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ شیخ کا عقیدہ وعمل بھی ٹھیک ہو۔اگر عمل وعقیدہ حضور اقدس ﷺ کے طریقہ وسنت کے مطابق نہ ہو تو وہ شخص شیخ یا پیر نہیں ہوسکتا۔(فتاوی حقانیہ: ج2:ص246)

بدعتی پیر کی بیعت توڑنے کا حکم:

سوال: میں نے ایک پیر سے بیعت کی تھی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مشرکانہ ومبتدعانہ عقائد رکھتا ہے۔اب اس کی بیعت توڑنا میرے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایک مسلمان کیلئے عقیدہ، بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جو شیخ مشرکانہ ومبتدعانہ عقائد رکھتا ہو، وہ شیخ ناقص ہے، اور ناقص شیخ سے بیعت حرام ہے۔

لہذا اس قسم کے عقائد رکھنے والے شخص کی بیعت توڑنے میں کوئی قباحت نہیں، بلکہ بیعت توڑنا ضروری ہے۔ (فتاوی حقانیہ:ج2:ص247)

حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحبؒ کا فتوی

استاذ الحدیث ومفتی، مدرسہ دار العلوم زکریا جنوبی افریقہ

سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح کا حکم:

سوال: کیا سنی لڑکے کا نکاح شیعہ لڑکی کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کے برعکس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شیعہ قطعیاتِ اسلام کے خلاف عقیدہ رکھتے ہوں وہ کافر ہیں، ان کے ساتھ رشتۂ مناکحت جائز اور درست نہیں ہے۔ اور عام طور پر شیعہ درج ذیل کفریہ عقائد رکھتے ہیں:

1.....حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا عقیدہ۔

2.....حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا۔

3.....حضرت جبرئیل علیہ السلام سے غلطی ہونے کا عقیدہ۔

4.....تحریفِ قرآن کا عقیدہ۔

5.....حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت کا منکر ہونا، وغیرہ وغیرہ۔

لہذا کفریہ عقائد رکھنے والے گمراہ فرقہ کے لوگوں کے ساتھ نکاح وغیرہ سے اجتناب لازم ہے، اور ایسے لوگوں کا حکم مرتد کی طرح ہے اور مرتد کے ساتھ بھی نکاح جائز نہیں ہے۔

نیز فقہاء کرام نے کفریہ عقیدہ رکھنے والوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

نیز شیعوں کی کتابوں میں بھی مذکور ہے کہ ان کا نکاح سنیوں کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج3:ص607)

شیعہ کی امامت اور اُن کے اسکول میں بچوں کو داخل کرانا:

سوال: مساجد میں شیعہ آئمہ یا باطل عقائد والے آئمہ ہیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا، نیز بچوں کو ان کے مدرسہ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ عقائد رکھنے والے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، اس لئے اس سے گریز کریں۔ نیز اگر ان کے مدرسہ اور اسکول میں بھی انہی کے عقائد کے لوگ ہیں تو ایسے اسکول اور مکتب میں بھی بچوں کو ہرگز داخل نہ کرائیں۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج1:ص170)

مساجد کے باہر خمینی کی تصویر آویزاں کرنے کا حکم:

سوال: کیا خمینی (ملعون) کی تصویر جمعہ کے دن مسجد کے باہر لگانا درست ہے؟

جواب: اوّل یہ کہ کسی بھی جاندار کی تصویر بغیر ضرورت کے رکھنا جائز نہیں ہے، نہ ہی اس میں کسی کا استثناء ہے، خواہ کسی بزرگ کی تصویر ہو یا کسی اور کی، قطعاً اجازت نہیں ہے۔ دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھر میں یعنی مساجد میں عبادت کیلئے جایا جاتا ہے تاکہ ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ مضبوط ہو جائے، اور تصویر کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہاں آؤ اور تصاویر دیکھو۔ لہٰذا تصویر کا لگانا شرعاً و عقلاً دونوں طرح درست نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج1:ص170)

شیعوں کی مساجد یا امام باڑے کا حکم:

سوال: جس مسجد کا مذکورہ بالا سوال میں تذکرہ ہوا، کیا اس کو امام باڑہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اس لئے کہ اس میں شیعی عقائد وغیرہ کے پروگرام ہوتے ہیں یا پھر اس کا موجودہ نام: مسجد سیدنا ابو بکر صدیق ؓ: باقی رکھا جائے؟

جواب: اگر مسجد شیعوں نے بنائی ہو، اور عوام کو دھوکہ دینے کیلئے نام: مسجد ابو بکر صدیق ؓ: رکھا ہو، تو عوام کو اس پر مطلع کرنا ضروری ہے۔ اور اگر مسجد ہمارے لوگوں نے بنائی، پھر اس پر غلط لوگ مسلط ہو گئے تو ان کا تسلط ختم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی جانی چاہئے۔ بہر حال وہ شیعوں کی مسجد: امام باڑے: ہی کی طرح ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج1:ص170)

شیعہ سے برتاؤ کرنے اور بچوں کو ان کے پاس پڑھنے کیلئے بھیجنے کا حکم:

سوال: ہم نے بہت کوشش کی کہ مسجد ان حرکتوں سے باز آجائیں لیکن اس کے باوجود انہیں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔تو اس صورت میں ہم ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کریں؟

جواب: ان کی اصلاح کی کوشش ضروری ہے۔لہذا اصلاح کی کوشش میں لگے رہیں اور جب تک ان کی اصلاح نہ ہو ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے اور نہ ہی اپنے بچوں کو ان کے پاس پڑھنے کیلئے بھیجنا چاہئے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج1:ص171)

اسماعیلی فرقے کے عقائد کی تحقیق اور اُن کے جنازہ میں شرکت کرنے، اُن سے نکاح کرنے اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم:

سوال: الف..... کیا اسماعیلی فرقے کے عقائد صحیح ہیں یا نہیں؟ اگر وہ کفریہ عقائد رکھتے ہیں تو دلائل پیش فرمادیں۔اس لئے کہ میں نے سنا ہے کہ وہ ہمارا کلمہ پڑھتے ہیں؟

ب..... کیا ہم ان کے جنازہ میں شرکت کرسکتے ہیں؟ اور کیا ہمارے علماء اُن کی نماز جنازہ پڑھا سکتے ہیں؟ نیز اُن کو ہمارے (مسلمانوں کے) قبرستان میں دفن کرسکتے ہیں؟

ج..... کیا ہم میں سے کوئی اسماعیلی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے؟ اور کیا ہمارے علماء نکاح پڑھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: الف.....اسماعیلی فرقہ کے عقائد مندرجہ ذیل ہیں:

1.....اللہ تعالیٰ جل شانہ کو صفات سے خالی مانتے ہیں۔

2.....یہ لوگ عقل اوّل کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ایک مخلوق پیدا کی پھر اس سے تمام مخلوق پیدا ہوئی، نیز یہ عقل اوّل اللہ تعالیٰ جل شانہ کی صفات کے حامل ہیں۔

3.....معجزات کو باطل سمجھتے ہیں۔

4.....ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور محمد بن اسماعیل کو آخری نبی مانتے ہیں۔

5.....اولیاء کی اطاعت ان کے نزدیک فرض ہے۔

6.....ان کے آئمہ، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک نور ہے ہیں اور ان کے اجسام عام انسانوں کے اجسام کی طرح نہیں ہے۔

7.....صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتے ہیں، خصوصاً سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ سے۔

8.....جنت کی لذتیں اور جہنم کا عذاب ان کے نزدیک معنوی ہے حسی نہیں۔

9.....یہ لوگ تاویلات بہت کرتے ہیں حتیٰ کہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی ہر آیت کا ایک باطنی معنی ہے اگر چہ آیت صریح کیوں نہ ہو۔

10.....قیامت کا انکار کرتے ہیں اور تناسخ کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

لہذا جس فرقہ میں مذکورہ بالا عقائد ہوں اس فرقہ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔اس لئے کہ یہ عقائد دائرۂ اسلام سے خارج کرنے والے ہیں۔

ب..... ان کے جنازہ میں شرکت ممنوع ہے اور نماز جنازہ پڑھانا بھی جائز نہیں ہے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دینا بھی جائز نہیں ہے۔کیونکہ یہ احکام مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں اور یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، البتہ غیر مسلم ممالک میں جو قبرستان مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں ہم حکومت کے قانون کے مطابق کسی ظاہری کلمہ کو کو رُوکنے کا حق نہیں رکھتے، لہذا اس سلسلہ میں ہم مجبور ہیں۔

احسن الفتاوی میں ہے:ولاتصلّ علی احد منهم مّات ابدا وّلاتقم علی قبره (توبه:84):ماکان للنّبیّ والّذیْن اٰمنُوْااَنْ یّسْتَغْفِرُوْاللْمُشْرِکِیْن.(توبه:113)

شیعہ کا کفر بھی ظاہر ہے اور مذکورہ آیات میں صراحتاً کفار کی نماز جنازہ پڑھنے، ان کی قبر پر جانے اور ان کے لئے مغفرت طلب کرنے سے منع کیا گیا۔

ج..... عقائد سے واضح ہوگیا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔لہذا نہ اُن کے ساتھ رشتہ نکاح قائم کرنا صحیح ہے اور نہ ہی اُن کا نکاح پڑھانا صحیح ہے:قال اللّٰه تعالیٰ:ولاتنکحوالمشرکت حتّی یؤمن:

فتاویٰ هندیه میں ہے:لایجوزنکاح المجوسات....ویدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس والنجوم والصور التی استحسنواهاوالمعطلة والزنادقة والباطنیة والاباحیة وکل مذهب یکفربه معتقده:کذافی فتح القدیر:(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج1:ص171)

شیعہ یا قادیانی سے عدمِ جوازِ نکاح پر اشکال اور جواب، اور شیعہ کے ساتھ تعلقات رکھنا:

سوال: اگر کوئی قادیانی یا شیعہ کی لڑکی سے نکاح کرے تو کیوں ناجائز ہے؟ حالانکہ یہ مرتد نہیں ہوئے باپ مرتد ہوا، تو یہ اہل کتاب کے حکم میں کیوں نہیں؟ جبکہ بظاہر قرآن وحدیث کو بھی مانتے ہیں اور کتابی بالکل نہیں مانتے؟

جواب: اہل کتاب وہ ہیں جو دین اسلام کو نہیں مانتے ہوں اور عیسائی یا یہودی ہو، لیکن جو لوگ اپنے آپ کو اسلام کا ایک فرقہ سمجھ کر اسلام کی مخالفت اور جڑیں کاٹتے ہوں ایسے لوگ زندیق کہلاتے ہیں ان کے ساتھ رشتۂ مناکحت قائم کرنے کی گنجائش نہیں، زندیق اور ملحد اہل کتاب کے علاوہ ہیں۔ نیز علماء نے شیعہ اور قادیانیوں کے عقائد کی تحقیق فرما کر ان کو مرتد قرار دیا ہے اور مرتد کے ساتھ بھی نکاح کا رشتہ جوڑنا جائز نہیں ہے۔

جدید فقہی مسائل میں ہے کہ: جو لوگ اسلام سے قادیانیت کی طرف گئے ہیں وہ تو مرتد ہیں اور ان سے نکاح کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، لیکن جو لوگ نسلی طور پر قادیانی ہیں وہ بھی زندیق اور بددین ہیں اور ان سے بھی نکاح جائز نہیں۔ اسی بنا پر فقہاء کرامؒ نے اہل قبلہ سے ہونے کے باوجود معتزلہ سے نکاح کی اجازت نہیں دی ہے۔

اس لئے قادیانی اہل کتاب کے حکم میں نہیں ہے بلکہ زندیق ہیں اور ان سے کسی قسم کا شادی بیاہ کا تعلق جائز نہیں۔

احسن الفتاویٰ میں ہے کہ: شیعہ عورت مسلمان مرد کیلئے حلال نہیں، اس لئے کہ شیعہ کافر ہیں، بعض کے خیال میں شیعہ اہل کتاب ہیں۔ مع ہذا بوجوہِ ذیل شیعہ عورت سے نکاح جائز نہیں۔

1.....اکثر علماء.....شیعہ کو اہل کتاب شمار نہیں کرتے، لہٰذا احتیاط واجب ہے۔

2.....ان کے نزدیک صرف وہ شیعہ، اہل کتاب ہے جس کا باپ دادا بھی شیعہ ہو، اگر کوئی مسلمان شیعہ ہو گیا تو وہ اور اس کی صلبی اولاد بحکمِ اہل کتاب نہیں، بلکہ مرتد ہے، اور ایسی عورت کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ اگر شیعہ عورت سے نکاح کی اجازت ہو گئی تو بدوں اس تحقیق کے کہ یہ شیعہ عورت، اہل کتاب سے ہے یا مرتد ہے نکاح ہونے لگیں گے، اس طرح حرام کاری کا دروازہ کھل جائے گا۔

3.....عوام کی اکثریت پہلے ہی سے شیعہ کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھ رہی ہے، شیعہ عورت سے نکاح کی اجازت سے عوام کے اس غلط عقیدہ کی تائید ہوتی ہے، اس کے نتیجہ میں بعید نہیں کہ جاہل لوگ مسلمان عورت کا نکاح شیعہ مرد سے

کردیں، جو قطعاً حرام ہے۔شیعہ کو مسلمان سمجھنے کے اور بھی خطرناک مفاسد ہیں، ان کے ساتھ میل جول سے ایمان پر سخت خطرہ ہے۔ان وجوہات کی بناپر شیعہ عورت سے نکاح کا ہرگز جواز نہیں۔(فتاوی دار العلوم زکریا: ج:3 ص 608)

شیعہ فقیر کو زکوۃ دینے کا حکم:

سوال: ہمارے یہاں آسٹریلیاں میں خیموں میں مسلمانوں کے ساتھ شیعہ بھی مقیم ہیں لیکن مقامی لوگ ان کے عقائد سے ناواقف ہیں، معلوم نہیں کہ ان کے عقائد کفریہ ہیں یا نہیں، جبکہ وہ تنگدست محتاج ہیں۔تو کیا ایسے شیعہ لوگوں کو جن کے عقائد معلوم نہیں زکوۃ کی رقوم دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بعض مفتی حضرات کے نزدیک شیعہ، عقائدِ کفریہ کی وجہ سے کافر ہیں، لہذا ان کو زکوۃ نہیں دینی چاہئے، اگر کسی نے زکوۃ دے دی تو ادا نہیں ہوگی۔البتہ مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ کے نزدیک ان کے علماء کافر ہیں اور عوام اور جُہال.....عقائد سے ناواقفیت کی بناپر فاسق ہیں، ان کو زکوۃ دینا جائز ہوگا، بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے خلاف استعمال نہ کرتے ہو۔

حضرت مولا مفتی رشید احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ: شیعہ اور قادیانی کافر ہے، بلکہ دوسرے کفار سے بھی بدتر ہیں، اور کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔شیعہ اور قادیانی کو زکوۃ دینا سخت گناہ ہے اور زکوۃ ادا نہ ہوگی، بلکہ ان کو کسی قسم کا بھی صدقہ دینا جائز نہیں۔

فتاوی شیخ الاسلام میں ہے کہ: شیعی مسلمان ہے یا کافر، مسئلہ قابل غور اور: مختلف فیہ: ہے۔حضرت مولانا عبدالشکور صاحبؒ اور بہت سے علماء ان کے کافر ہونے کے قائل ہیں، اور بعض متوقف ہیں، بعضوں کا قول فیصل ہے کہ ان کے علماء کافر ہیں اور جہلاء فاسق ہیں۔یقیناً قرآن کریم میں تحریف کے ماننے والے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علم جزئیات کا انکار کرنے والے، بداء کے قائل ہونے والے کافر ہیں، :علیٰ ھذا القیاس: سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنے والے وغیرہ وغیرہ۔(فتاوی دار العلوم زکریا: ج3: ص 681)

شیعہ شوہر کے چھوڑ کر چلے جانے پر فسخ نکاح کا حکم:

سوال: ایک سنی عورت نے ایک شیعہ مرد سے شادی کی، ایک رات گزارنے کے بعد اس شیعہ مرد نے کہا: بس میں تو گیا واپس نہیں آؤنگا۔اب کیا کرنا چاہئے؟

جواب: علمائے کرام کا فتوی یہ ہے کہ شیعہ اپنے عقائد کی روشنی میں مسلمان نہیں کیونکہ وہ تحریفِ قرآن،

سبِ صحابہؓ عقیدۂ امامت وغیرہ، کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔لہذا بصورتِ مسئولہ نکاح ہی منعقد نہیں ہوا،لیکن چونکہ صورتِ نکاح پائی گئی،اس وجہ سے جمعیت العلماء کے ذریعہ نکاح فسخ کرانا چاہئے،پھر عدت کے بعد لڑکی دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج4:ص 261)

شیعہ اور بریلوی کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: اگر کسی شیعہ یا بریلوی وغیرہ کے عقائد کفر کی حد تک پہنچ گئے ہو تو ان کا ذبیحہ اہل کتاب پر قیاس کرتے ہوئے حلال ہوگا یا نہیں؟ وہ مشرک کے حکم میں ہیں یا اہل کتاب کے حکم میں ہیں؟

جواب: کسی شخص کے عقائد کفر کی حد تک پہنچ گئے ہوں اگر چہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کی فہرست میں شمار کرتا ہو لیکن اس کا شمار اہل سنت والجماعت میں نہیں ہوگا،فقہاء کرامؒ نے ایسے لوگوں کو زندیق وملحد میں شمار کیا ہے،اور بعض فقہاء کرامؒ نے ایسے لوگوں کو باغیوں کی جماعت میں شامل کیا ہے۔

اور آج کل کے شیعہ اور بریلوی وغیرہ جن میں سے بعض کے عقائد کفر کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔لہذا ان کے ذبیحہ کو حلال کہنا جائز اور درست نہیں۔

نیز ایسے لوگوں کو اہل کتاب میں شمار کرنا بھی مشکل ہے۔کیونکہ اہل کتاب وہ ہیں جو اسلام کے علاوہ کسی اور دینِ سماوی کے اصول وقوانین پر باقی ہوں اور کسی وحی مُنزل کو مانتے ہوں۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بنا پر میں شیعہ کو اہل کتاب کہتا تھا،بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں،اس لئے انہیں اہل کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں۔زندیق کی دو قسمیں ہیں۔

1.....بمعنی منافق:یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفریہ عقائد چھپاتا ہو۔

2.....جو شخص عقائدِ اسلام میں تاویلاتِ باطلہ کرتا ہو،ایسا شخص اگر چہ اپنے عقائدِ کفریہ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے اس کے باوجود اسے زندیق کہا جاتا ہے۔

زندیق کے احکام:

1.....زندیق واجب القتل ہیں۔(لیکن یہ کام اسلامی حکومت کا ہے،عام لوگ قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں)۔

2.....گرفتار ہونے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں، گرفتاری سے پہلے قبول ہے۔

3.....ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

4.....ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ: شیعہ قادیانی، آغاخانی، ذکری، پرویزی، انجمن دیندار ان اور اس قسم کے دوسرے فرقے جو کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلم کہلاتے ہیں، اسلام میں تحریف کر کے اپنے عقائدِ کفریہ کو اسلام ظاہر کرتے ہیں اور اس کی اشاعت کرتے ہیں، یہ سب زندیق ہیں، ان کا ذبیحہ حرام ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جن لوگوں کے عقائد کفر تک پہنچ چکے ہوں اُن کو اہل کتاب میں شمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ وہ مشرک کے حکم میں ہیں اور ان کا ذبیحہ حرام ہیں۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج6:ص153)

عاشورا کے جلوس میں شرکت کرنے اور شیرینی کھانے کا حکم:

سوال: محرم کے مہینہ میں ہندوستان میں حضرت حسینؓ کے نام پر جلوس نکالتے ہیں، اس میں عام طور پر شیعہ لوگ ہوتے ہیں، لیکن آج کل ہمارے لوگ بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ جلوس کے ساتھ ایک وافر مقدار میں کھانے کی چیزیں لے کر چلتے ہیں، یہ اشیائے خوردنی فقیر، امیر ہر ایک کو دیتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں، اور ان کا کہنا ہے کہ اس تقسیم میں ہم صرف حضرت حسینؓ کے ایصالِ ثواب کی نیت کرتے ہیں۔ تو کیا ان اشیاء کا کھانا جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر یہ اشیاء خوردنی، حضرت حسینؓ کے نام پر ہوں تو اُن کا کھانا جائز نہیں ہے، اور اگر فقط ایصالِ ثواب کیلئے ہوں تو ایصالِ ثواب بذاتِ خود ایک مستحب کام ہے، ایصالِ ثواب جس کو چاہے جس وقت چاہے بلا کسی التزام تاریخ و مہینہ وغیرہ کے کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ بہتر ہے۔ ہاں عاشورا کے دن خاص کر دینا بلا دلیل ہے۔

اہل سنت والجماعت کے نزدیک مرحومین کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے، اور فقراء کو کھلانے میں زیادہ ثواب ہے، مالدار بھی کھا سکتے، لیکن ثواب کم ملے گا، اس میں ہدیہ کا پہلو ہے۔

البتہ عبادات میں اپنی طرف سے اوقات اور کیفیات کا تعین کرنا بدعت ہے۔ آج کل اکثر لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ لہٰذا ان دنوں میں خصوصیت کے ساتھ شیرینی کی تقسیم وغیرہ سے اجتناب اولیٰ ہے۔

مزید براں.....اکثر شیعہ کے عقائد حدِ کفر تک پہنچ چکے ہیں، لہٰذا ان کی طرف سے ایصالِ ثواب کا اعتبار نہیں، اور ان کی چیزوں کے کھانے سے بچنا چاہئے۔ نیز اس قسم کے جلوس میں شرکت بھی ناجائز ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج6:ص684)

محرم الحرام میں شادی کرنے کو ناپسند کرنے کا حکم:

سوال: عام طور پر ہندوستان اور پاکستان میں لوگ محرم میں خصوصاً پہلے دس دنوں میں شادی نہیں کرتے، اور اس کو عیب یا منحوس سمجھتے ہیں، شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: شریعتِ مطہرہ میں کوئی ایسا مہینہ نہیں جو منحوس ہو اور اُس میں شادی سے منع کیا گیا ہو، بلکہ بد فالی لینا شریعت میں جائز نہیں ہے، یہ غیروں کا طریقہ ہے، اسلامی تہذیب نہیں ہے۔(فتاوی دارالعلوم زکریا: ج9:ص626)

شیعہ کی امامت:

جس شخص کا عقیدہ کفریہ ہو، اس کو امام بنانا جائز نہیں، اور اس کی اقتداء کرنا ہرگز جائز نہیں، اس کے پیچھے نماز ہرگز درست نہیں۔(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج2:ص294)

شیعہ کا ذبیحہ:

شیعہ قادیانی، آغاخانی، ذکری، پرویزی، انجمن دیداران اور اس قسم کے دوسرے فرقے جو کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلم کہلاتے ہیں، اسلام میں تحریف کر کے اپنے عقائدِ کفریہ کو اسلام ظاہر کرتے ہیں اور اس کی اشاعت کرتے ہیں، یہ سب زندیق ہیں، ان کا ذبیحہ حرام ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ان گمراہ فرقوں کا ذبیحہ حلال نہیں ہے، ان میں اور اہل کتاب میں فرق یہ ہے کہ اہل کتاب، دین سماوی کو تسلیم کرتے ہیں، جبکہ یہ گمراہ فرقے زنادقہ کے حکم میں ہیں، کہ اسلام کی پشت پناہی میں اپنے عقائدِ خبیثہ اور تاویلاتِ فاسدہ کے ذریعہ کفر کو در پردہ رکھتے ہیں، اور اسلام کو ظاہر کرتے ہیں، جن کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج6:ص158)

شیعہ سے تعلقات رکھنا:

شیعہ زندیق ہیں، لہذا ان سے کسی قسم کا تعلق جائز نہیں، ان کے گھر سے کوئی چیز کھانا غیرتِ ایمانیہ کے خلاف اور ناجائز ہے۔البتہ بوقتِ ضرورتِ شدیدہ گنجائش ہے۔(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج6:ص686)

شیعوں کے ساتھ کھانا وغیرہ کھانا:

ان روافض سے پوری احتیاط برتی جائے، یہ سنی لوگوں کو نجس کھلانا ثواب اور ضروری سمجھتے ہیں۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج6:ص686)

مرتد کے ساتھ تجارت کا حکم:

سوال: کیا مرتد کے ساتھ خرید وفروخت کا معاملہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص کفریہ کلمات کہتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان بھی ظاہر کرتا ہو اس کے ساتھ بیع کا کیا حکم ہے؟

جواب: بصورتِ مسئولہ صاحبینؒ کے نزدیک بیع نافذ ہو جائے گی، اور اسی پر فتوی ہے، اور جو شخص کفریہ کلمات کہتا ہو وہ بھی مرتد کے حکم میں ہے اگر چہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے۔

امداد الاحکام میں ہے کہ: شراء و بیع ان کے ساتھ جائز ہے، البتہ ان کی دعوت وضیافت نہ کی جائے، نہ ان کے ساتھ مدارات و ملاطفت کی جائے، مگر یہ کہ تالیفِ قلب سے یہ اُمید ہو کہ اسلام کی طرف عود کر آئے گا۔

احسن الفتاویٰ میں ہے کہ: البتہ صاحبینؒ کے ہاں عدمِ جواز کے باوجود عقد نافذ ہو جائے گا، بوقتِ ابتلاءِ عام وضرورتِ شدیدہ اس قول پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج5:ص122)

مرتد سے تعلقات اور دوستی رکھنا:

سوال: اگر کوئی شخص مرتد ہو گیا تو اس کے ساتھ تعلقات رکھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے اور دوبارہ اسلام نہ لانا چاہتا ہو تو اس کا حکم کفر کا ہے اور اس کے ساتھ تعلقات رکھنا کافر کے ساتھ تعلقات رکھنے کی طرح ہے۔ اور قرآن مجید میں کافر کے ساتھ دوستی رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ مرتد کے بارے میں ارشاد ربانی ہے: ومن یرتدد منکم عن دینه فیمت و هو کافر (بقره) لا یتخذ المؤمنین الکافرین اولیاء من دون المؤمنین: (آل عمران)

تفسیر مظہری میں ہے: یعنی نہ بنائیں مومن، کافروں کو دوست، اہل ایمان کو چھوڑ کر۔ مؤمنوں کو کافروں سے موالات کی ممانعت فرمادی، خواہ رشتہ دار کی صورت میں ہو یا دوستی کی شکل یا جہاد اور دینی امور میں طلبِ امداد کے طور پر سب کی ممانعت فرمادی۔

معارف القرآن میں ہے: یہ کافروں سے موالات یعنی محبت کی تین صورتیں ہیں۔ایک یہ کہ ان کو دینی حیثیت سے محبوب رکھا جائے، یہ تو قطعاً کفر ہے۔دوسری صورت یہ ہے کہ دل سے ان کے مذہب اور دین کو بُرا سمجھے مگر معاملاتِ دنیوی میں ان سے خوش اسلوبی سے پیش آئے، یہ بالاجماع جائز بلکہ ایک درجہ مستحسن ہے۔تیسری صورت ان دونوں صورتوں کے بین بین ہے وہ یہ کہ دل سے تو ان کے مذہب کو بُرا سمجھے مگر قرابت یا دوستی یا دنیوی غرض سے ان سے دوستانہ تعلقات رکھے اور ان کی اعانت اور امداد کرے یا کسی وقت مسلمانوں کی جاسوسی کرے یہ صورت کفر تو نہیں ہے مگر شدید گناہ ہے۔

مرتد کے کفر کی وجہ سے اس سے دلی تعلق رکھنا اور اس کے ارتداد کو پسند کرنا تو قطعاً کفر ہے اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ہاں اس بناء پر اس کے ساتھ تعلق رکھنا تاکہ دوبارہ دین کی طرف آئے تو یہ باعث ثواب اور مستحسن ہے۔

احسن الفتاوی میں ہے کہ: شیعہ کی جملہ اقسام، قادیانی، ذکری، منکرینِ حدیث اور انجمن دیندار ان سب زندیق ہیں۔جن کے احکام دوسرے کفار بلکہ مرتدین سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ان کے ساتھ خرید وفروخت کرنا وغیرہ ہر قسم کا لین دین ناجائز ہے۔اور ان سے دوستانہ تعلق رکھنا اور محبت سے پیش آنا غیرتِ ایمانیہ کے خلاف ہے۔حتی الامکان ان کے ساتھ ہر قسم کے معاملات سے بچنا فرض ہے۔اگر کسی نے ان کے ساتھ کوئی معاملہ بیع واجارہ وغیرہ کرلیا تو منعقد نہیں ہوگا البتہ صاحبینؒ کے نزدیک عدمِ جواز کے باوجود نافذ ہوجائے گا بوقتِ ابتلاءِ عام وضرورتِ شدیدہ اس قول پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

معلوم ہوا کہ عدمِ جواز کے باوجود صاحبینؒ کے نزدیک عقد نافذ ہوجائے گا بوقتِ ضرورتِ شدیدہ صاحبینؒ کے قول پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔اور چونکہ یہاں: جنوبی افریقہ: میں دارالاسلام نہیں ہے اور نہ ہی مرتد کے لئے شرعی قانون موجود ہے لہذا صاحبینؒ کے قول کے مطابق اس کے ساتھ کیا ہوا معاملہ منعقد ہوگا لیکن غیرتِ ایمانی کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس سے معاملہ نہ کیا جائے۔البتہ مرتد کے خاندان والے فرد ہو تو ان کے ساتھ معاملات کرسکتے ہیں۔(فتاوی دارالعلوم زکریا: ج1: ص 161)

شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح ختم ہوجاتا ہے اور وجوبِ عدت کا حکم:

سوال: شوہر کے مرتد ہوجانے کی وجہ سے عورت خود بخود اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے، لیکن دوسری جگہ شادی کرسکتی ہے یا عدت لازم ہے؟

جواب: شوہر کے مرتد ہوجانے کی وجہ سے اس کی بیوی خود بخود اس شخص کے نکاح سے نکل گئی، مگر دوسرے مسلمان کے ساتھ شادی کرنے کیلئے اس پر بھی عدت لازم اور ضروری ہے، بغیر عدت گزارے دوسری جگہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اور زمانہ عدت شوہر کے مرتد ہوتے ہی شروع ہوجائے گا۔

مجموعہ قوانین اسلامی میں ہے: اگر شوہر مرتد ہوجائے تو نکاح خود بخود ختم ہوجائے گا۔

فتاوی دارالعلوم دیوبند میں ہے: صورتِ مسئولہ (شوہر کے مرتد ہونے) میں ہندہ، زید کے نکاح سے خارج ہوگئی اور عدت ہندہ پر لازم ہے، بعد عدت وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے، اور زمانہ عدت، وقتِ ارتدادِ شوہر سے شمار ہوگا۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا: ج4: ص294)

مطلقہ ثلاثہ کے مرتد ہونے سے سقوطِ حلالہ کا حکم:

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی، اس کے بعد اس کی بیوی مرتد ہوگئی (نعوذباللہ) کچھ مدت کے بعد اپنی مرضی سے مسلمان ہوگئی۔ اب وہ اپنے سابقہ شوہر سے بغیر حلالہ کے نکاح کرسکتی ہے؟

جواب: بصورتِ مسئولہ تین طلاق کے بعد سابقہ شوہر کیلئے بغیر حلالہ کے حلال نہیں ہے، اور ارتداد سے بھی حلالہ کا حکم ساقط نہیں ہوتا۔

فتاوی رحیمیہ میں ہے: اگر ثابت ہوجائے کہ شوہر نے تین طلاق دی تھی، جس سے وہ بائنہ مغلظہ ہوگئی تھی تو بدوں حلالہ کے نکاح نہیں ہوسکتا، مرتد ہوجانے سے طلاقِ ثلاثہ مغلظہ کا اثر باطل نہیں ہوتا ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا: ج4: ص119)

مرتد اور زندیق کا ذبیحہ اور اُن سے مناکحت:

مرتد اور زندیق دونوں واجب القتل ہیں، دونوں سے مناکحت باطل اور دونوں کا ذبیحہ حرام اور مردار ہے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا: ج6: ص158)

مرتد کے ساتھ کھانا پینا:

مرتد کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں ہے۔ (فتاوی دارالعلوم زکریا: ج4: ص387)

کافر کے جنازہ اور تدفین میں شرکت کرنے کا حکم:

سوال: کافر کے جنازہ اور تدفین میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کافر کے جنازہ اور تدفین میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس کے وارثوں کی تعزیت کرنا جائز ہے۔ارشاد ربانی ہیں:ولا تصلّ علی احد منھم،الخ(توبہ: 84):مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ.(توبہ:113)

:تفسیر مظہری: میں ہے:ولا تصلّ:المراد بالصلوۃ الدعاء والاستغفار للمیت فیشتمل صلاۃ الجنازۃ ایضاً لانھا مشتملۃ علی الدعاء والاستغفار.....مات ابداً ولا تقم علی قبرہ للدفن او للزیارۃ:

:معارف القرآن: میں ہے:اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کسی کافر کے اعزاز واکرام کیلئے اس کی قبر پر کھڑا ہونا یا اس کی زیارت کیلئے جانا حرام ہے۔عبرت حاصل کرنے کیلئے ہو یا کسی مجبوری کی وجہ سے ہو تو اس کے منافی نہیں جیسا:ھدایہ:میں ہے کہ:

اگر کسی مسلمان کا، کافر رشتہ دار مر جائے اور اس کا کوئی ولی وارث نہیں تو مسلمان رشتہ دار اس کو اسی طرح بغیر رعایتِ طریقِ مسنون گھڑے میں دبا سکتا ہے۔

:امداد المفتیین: میں ہے کہ: کافر کی عیادت جائز ہے اور جب مر جائے تو اس کے وارثوں کی تعزیت بھی جائز ہے مگر تعزیت اس مضمون سے کی جائے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمہیں اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔لیکن کافر کے جنازہ کے ساتھ مرگھٹ تک جانا یہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں جیسے کافر کی تعظیم وتکریم ہے اور وہ مستحقِ اہانت ہے نہ کہ مستحقِ تعظیم۔نیز جنازہ کے ساتھ جانے کا ایک مقصد شفاعت کرنا بھی ہے اور ظاہر ہے کہ کافر.....شفاعت کا اہل نہیں ہے۔

:احسن الفتاوی: میں ہے کہ: مسلم کی غیر مسلم کے جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں تعزیت کرسکتا ہے۔ الغرض مصلحت کی وجہ سے جاسکتا ہے،دعائے مغفرت کے لئے نہیں جاسکتا۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج2:ص822)

مطلق کافر کے ساتھ عقد نکاح کی ممانعت:

سوال: مسلمان عورت کا نکاح نصرانی یا یہودی سے نہیں ہوسکتا بعض لوگ اس کی دلیل قرآن وحدیث

سے مانگتے ہیں تو قرآن کریم میں:ولا تنکحوا المشرکت حتّٰی یؤمن: وارد ہے،لیکن کوئی ایسی آیت ہے جس میں کافر،یہودی،نصرانی کے ساتھ نکاح کی بھی ممانعت ہو؟

جواب: اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:فان علمتموھنّ مؤمنات فلاترجعوھنّ الی الکفّار،لاھنّ حلّ لّھم و لاھم یحلّون لھنّ:

اس آیتِ کریمہ میں کفار مردوں کے لئے مسلمان عورتوں کے حلال نہ ہونے کا صاف ذکر ہے۔کافر عام ہے چاہے مشرک ہو یا یہودی،نصرانی ہو یا ہندو،سب کو شامل ہے۔

:تفسیرقرطبی: میں ہے:ای لم یحل اللّٰہ مؤمنۃ لکافر:

:احکا القرآن: میں ہے:وروی الشیبانی عن السفاح بن مطرعن داؤد بن کردوس قال: کان رجل من بنی تغلب نصرانی عندہ امرأۃ من بنی تمیم نصرانیۃفاسلمت المرأۃ وابی الزوج ان یسلم ففرق عمرؓ بینھما:

:فتاوی محمودیہ: میں ہے کہ:مسلمان لڑکی کی شادی غیر مذہب والے سے قطعاً حرام ہے،یہ نکاح نہیں بلکہ حرام کاری اور زنا ہے۔جو باپ اپنی لڑکی کی شادی اس طرح کردے وہ بے غیرت اور دیوث ہے،اس نے قرآن کریم کے حکم کو توڑا ہے،صاف صاف قرآن کریم میں ہے:لاھنّ حلّ لّھم و لاھم یحلّون لھنّ:

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج3:ص616)

مسلمان میت کو غیر مسلم کا غسل دینا:

سوال: میت،مسلمان عورت ہے تو غیر مسلم عورت غسل دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسلمان شخص کی موجودگی میں کسی کافر نے غسل دیا تو مکروہ ہے،لیکن اگر کوئی مسلمان موجود نہیں ہے اور کافر غسل دے تو درست ہے،البتہ خلافِ سنت ہوگا۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج2:ص799)

نصرانی عورت کے مشرف با سلام ہونے سے نکاح کا حکم:

سوال: اگر نصرانی آدمی کی بیوی مسلمان ہوگئی تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟اور اگر نصرانی مرد مسلمان ہوا اور بیوی اب تک نصرانیہ ہے،تو نکاح باقی رہے گا یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم زوجین میں سے صرف بیوی اسلام لے آئے تو اگر ممکن ہو تو شوہر پر تین بار اسلام پیش کیا

جائے گا،اگر شوہر نے بھی اسلام قبول کرلیا تو وہ نکاح قائم رہے گا،اور اگر اس کے بعد بھی شوہر اسلام قبول کرنے سے انکار کردے یا خاموش رہے اور اگر ممکن ہوتو قاضی ان دونوں کے درمیان تفریق کردے،لہذا عدت گزار کر عورت کسی مسلمان سے نکاح کرسکتی ہے،اور اگر اسلام پیش کرنا یا قاضی کے ذریعہ تفریق کرانا ممکن نہ ہوتو ایسی صورت میں عورت کا تین حیض،یا اگر اسے حیض نہ آتا ہوتو تین ماہ گزر جانے پر،یا حاملہ ہوتو وضعِ حمل کے بعد نکاح ختم ہو جائے گا،اور پھر عدت کے بعد اس کے لئے نکاح کرنا جائز ہو جائے گا۔

اور اگر صرف شوہر اسلام لے آئے اور بیوی کتابیہ ہوتو نکاح باقی رہے گا۔اور اگر بیوی غیر کتابیہ ہو اور اسلام پیش کرنا ممکن ہوتو اس پر تین بار اسلام پیش کیا جائے گا،اگر وہ اسلام قبول کرلے یا دین کتابی میں داخل ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا،ورنہ دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی،اور اگر اسلام پیش کرنا یا تفریق کرنا ممکن نہ ہوتو تین حیض یا تین ماہ یا حاملہ ہوتو ولادت کے بعد نکاح خود بخود ختم ہو جائے گا۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج3:ص655)

غیر مسلمہ پر عدتِ وفات کا حکم:

سوال: کافرہ نصرانی عورت کی شادی کسی کافر کے ساتھ ہوئی تھی پھر کافر مرد کا انتقال ہوگیا،اب وہ عورت بغیر عدت گزارے کسی مسلمان مرد کے ساتھ شادی کرسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بصورتِ مسئولہ غیر مسلمہ پر کافر شوہر کے مرنے کی وجہ سے عدت لازم نہیں ہے،اس کا نکاح کسی مسلمان مرد کے ساتھ فی الفور ہوسکتا ہے،ہاں نکاح کے بعد مسلمان شخص فوراً صحبت نہیں کرے گا بلکہ ایک حیض آنے کے بعد صحبت کرسکتا ہے،لیکن اگر حاملہ ہے تو وضع حمل کی عدت گزارنا لازم ہے۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج4:ص300)

ہندو عورت سے نکاح کرنے پر بچے کے نسب کا حکم:

سوال:اگر کسی نے ہندو عورت سے نکاح کیا تو بچے ثابت النسب ہیں یا نہیں؟

جواب:بصورتِ مسئولہ ہندو عورت سے نکاح صحیح نہ ہونے کی بنا پر اولاد ثابت النسب نہ ہوگی۔

:امداد الفتاوی: میں ہے کہ:نکاحِ باطل میں نسب ثابت نہیں ہوتا۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج4:ص332)

غیر مسلم کا مسجد میں عبادت کرنے کا حکم:

سوال:اگر کسی مسجد میں عیسائیوں کا پادری آکر عبادت کرلے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟اور اس کی اجازت دی

جائے گی یا نہیں؟ جن روایات میں وفد نجران کا مسجد میں آنا اور وہاں عبادت کرنا مذکور ہے، ان کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: کفار کے مساجد میں داخل ہونے کے بارے میں مجتہدینؒ کا اختلاف ہے، لیکن مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت کسی کے ہاں مروی نہیں ہے، بلکہ ان کی عبادت، عبادت ہی نہیں حقیقت میں شرک وخرافات ہیں، عبادت کے لئے نیت ضروری ہے جبکہ کفار میں نیت کی صلاحیت ہی نہیں۔

اور جو روایت اس سلسلہ میں مروی ہے وہ متکلّم فیہ: ہے۔ ایک تو محمد بن اسحاق پر کلام ہے، دوسرے ان کے استاذ محمد بن جعفر کی روایت معضل ہے، کیونکہ اس میں تابعیؒ اور صحابیؓ کا ذکر نہیں ہے۔ احناف کے ہاں اگرچہ خیر القرون: میں انقطاع مضر نہیں، لیکن یہ روایت تو اصول (قرآن کریم کی آیات) کے خلاف ہے۔ ملا علی قاریؒ نے فرمایا: ومنها: مخالفة الحديث لصريح القرآن كحديث مقدار الدنيا:

یعنی جو حدیث قرآن کریم کے مخالف ہو اور سند میں بھی کلام ہو، وہ حدیث قبول نہیں ہوگی، بلکہ اس کے موضوع ہونے کی علامت ہے۔ اس حدیث میں یہ حصہ کہ نصاریٰ نے مسجد میں عبادت کی قابلِ قبول نہیں، نیز یہ حدیث اصول کے بھی خلاف ہے۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: و منها: ان يكون الحديث مما تقوم الشواهد الصحيحة على بطلانه كحديث عوج بن عنق:

اس حدیث کے صحیح نہ ہونے پر بھی صحیح شواہد دلالت کرتے ہیں۔ لہٰذا اس روایت کا اتنا حصہ کہ انہوں نے مشرق کی طرف مسجد میں نماز پڑھی واجب الرّد ہے یا اس میں تاویل کی جائے گی کہ مسجد سے مسجد کا وہ ملحقہ حصہ مراد ہے جو حقیقت میں مسجد نہیں بلکہ وہ حصہ ہے جس میں حبشی کھیلتے تھے، اور بعض لوگ کبھی کبھی اس میں اونٹ بھی باندھتے تھے، اور مسجد سے ملحقہ میدان پر بکثرت مسجد کا اطلاق ہوتا ہے۔ (فتاوی دار العلوم زکریا: ج4: ص724)

سودی رقم غیر مسلم فقیر کو دینے کا حکم:

سوال: اگر کسی کے پاس سودی رقم ہو تو مسلمان فقیر کو دینا ضروری ہے یا غیر مسلم فقیر کو بھی دے سکتا ہے؟

جواب: سودی رقم غیر مسلم فقیر کو بھی دی جا سکتی ہے، البتہ مسلمان فقیر کو دینا اولیٰ ہے۔

فتاوی رحیمیہ میں ہے کہ: سودی رقم غریب محتاج، مسکین کو دی جا سکتی ہے اور وہ اپنے کام میں لے سکتا ہے، غریب مسلمان کو فائدہ پہنچانا چاہئے بنسبت غیر مسلم کے زیادہ حقدار ہے۔ (فتاوی دار العلوم زکریا: ج5: ص402)

غیر مسلم کو: وکیل بالبیع :بنانے کا حکم:

سوال: اگر کسی نے اپنے عیسائی ملازم کو شراب یا خنزیر کے گوشت کو فروخت کرنے کیلئے وکیل بنایا تو کیا یہ بیع ہو جائے گی یا نہیں؟ اور بیع ہوگئی تو اس سے حاصل شدہ قیمت کا کیا حکم ہے؟ اور اس طرح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بصورتِ مسئولہ امام صاحبؒ کے نزدیک بیع صحیح ہے مگر مکروہ تحریمی ہے اور ثمن :واجب التصدق: ہے، لیکن صاحبینؒ کے نزدیک بیع صحیح نہیں ہے، البتہ اس طرح گناہ کا کام ہے اس سے بچنا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج5:ص708)

مسلمان عورت کا غیر مسلم مرد سے نکاح:

سوال: ایک مسلمان عورت نے غیر مسلم مرد سے نکاح کیا، ایسے نکاح کو شریعت معتبر قرار دیتی ہے یا نہیں؟

جواب: شریعتِ مطہرہ میں مسلمان عورت کا نکاح غیر مسلم مرد سے نہیں ہوسکتا، لہذا یہ نکاح غیر معتبر ہے۔

:بدائع الصنائع: میں ہے:ومنھا:اسلام الرجل اذا کانت المرأۃ مسلمۃ فلا یجوز انکاح المؤمنۃ الکافر لقولہ تعالیٰ:ولا تنکحوا المشرکین حتّٰی یؤمنوا:ولان فی انکاح المؤمنۃ الکافر خوف وقوع المؤمنۃ فی الکفر،لان الزوج یدعوھا الی دینہ والنسآء فی العبادات یتبعن الرجال فیمایؤثروامن الافعال ویقلدونھم فی الدین الیہ وقعت الاشارۃ فی آخرالآیۃ بقولہ عزّوجل:اولٰئک یدعون الی النّار:(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج3:ص606)

غیر مسلم کی شہادت اور قضاء مسلمان پر نافذ نہیں:

سوال: کیا غیر مسلم کی گواہی یا قضا مسلمان پر نافذ ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: بصورتِ مسئولہ غیر مسلم کی شہادت اور قضا مسلمان کے معاملات خصوصاً دینی اُمور میں نافذ نہیں ہوگی، یعنی کفار اہل شہادت نہیں اور جو اہل شہادت نہیں وہ قضا کے بھی اہل نہیں۔

واضح رہے کہ غیر مسلم ججوں کے فیصلے مسلمانوں کیلئے لازم نہ ہونے کا مسئلہ جمہور کا اجماعی اور اتفاقی ہے اور اس بارے میں مسلمانوں میں سے کسی کا اختلاف نہیں۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج8:ص161)

غیر مسلم کی گواہی سے نکاح کا حکم:

سوال: ایک نومسلم لڑکی کا نکاح ایک مسلمان مرد سے ہوا، اور نکاح کے گواہوں میں اس کا بھائی اور والد تھا اور دونوں غیر مسلم تھے، اور دونوں کا اصرار تھا کہ گواہ بن جائیں، اور نکاح پڑھانے والا مسلمان تھا۔ تو اس حالت میں نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر رجسٹر میں گواہوں کے خانے میں غیر مسلم بھائی اور والد کے نام درج تھے، لیکن مجلسِ نکاح میں دوسرے مسلمان موجود تھے تو اُن سب کی گواہی سے نکاح ہوگیا، البتہ اگر مجلسِ نکاح میں صرف دولہا، دلہن تھے اور غیر مسلم بھائی اور والد تھے، ان کے علاوہ کوئی نہیں تھا تو نکاح نہیں ہوا، دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ نکاح کیا جائے۔

:کفایت المفتی: میں مرقوم ہے کہ: مسلمہ عورت کے نکاح کے انعقاد و جواز کیلئے مسلمان شاہدوں کی موجودگی اور ایجاب و قبول کو سننا شرط ہے، اگر ایک گواہ مسلمان اور ایک غیر مسلم ہو تو نکاح جائز نہ ہوگا۔

(فتاوی دار العلوم زکریا: ج9: ص621)

غیر مسلم کو قاضی بنانا:

غیر مسلم کو قاضی نہیں بنایا جا سکتا۔ اگر قاضی غیر مسلم ہو اور فیصلہ کرے تو نافذ نہیں ہوگا۔

(فتاوی دار العلوم زکریا: ج8: ص168)

غیر مسلموں کے مذہبی رسوم میں شرکت کرنا:

غیر مسلموں کے مذہبی رسوم میں شرکت کرنا ناجائز ہے۔ عام طور پر مسلمان ان کے مذہبی رسوم میں شرکت کرتے ہیں اور اس کو بھی مدارات کہتے ہیں، یہ بہت بڑی نادانی ہے۔ (فتاوی دار العلوم زکریا: ج8: ص225)

مسلمان اور غیر مسلم ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے:

اصل قاعدہ یہ ہے کہ اختلافِ دین مانع ارث ہے، یعنی کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ (فتاوی دار العلوم زکریا: ج8: ص794)

کفار سے دلی دوستی کرنا:

کفار سے قلبی دوستی کرنا جائز نہیں، وہ نص قطعی سے ممنوع ومحظور ہے۔(فتاوی دارالعلوم زکریا: ج8:ص159)

کفریہ عقائد رکھنے والے کی امامت:

جبکہ امام مذکور کے عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں تو اس کی امامت جائز نہیں اور اس کے پیچھے نماز صحیح نہ ہوگی، اور ایسے بدعقیدہ امام کی اقتداء میں جو جماعت ہوگی اس کا شرعاً کوئی اعتبار نہ ہوگا۔لہذا اس کے بعد اہل حق کا جماعت سے نماز پڑھنا جماعتِ ثانیہ کے حکم میں نہ ہوگا۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج2:ص294)

مسلمان کے نکاح میں کافر کی ولایت:

مسلمان کے نکاح میں کافر، ولی نہیں بن سکتا۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج3:ص619)

مسلمان پر کافر کی ولایت:

ولی کے لئے شرط ہے کہ وہ مسلمان، عاقل اور بالغ ہو، خواہ مرد ہو یا عورت۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج3:ص620)

مسلمان پر غیر مسلم جج کا فیصلہ غیر معتبر ہے:

غیر مسلم جج اگر طلاق وغیرہ کے متعلق فیصلہ دیتا ہے تو شرعی طور پر اس کا فیصلہ صحیح اور معتبر نہ ہوگا، اس فیصلہ کی وجہ سے مسئلۂ طلاق میں بیوی کو آزادی حاصل نہ ہوگی۔اس مسئلہ کو علامہ شامیؒ نے ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے:لم ینفذ حکم الکافر علی المسلم،وینفذ للمسلم علی الذمی:(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج4:ص242)

کفار کے ساتھ تعاون کرنا:

وہ کفار جو مسلمانوں کے جانی دشمن بنے ہوئے ہوں اور برسرِ پیکار ہوں، مسلمانوں پر ظلم وستم میں کوئی دقیقہ و سانحہ نہیں چھوڑتے ہوں، شب و روز مسلمانوں کا خون بہانا ان کی طبیعتِ ثانیہ بن چکا ہو، جیسا کہ اس زمانہ میں اسرائیلی فوج کا کردار ہے۔ایسے ظالموں کے ساتھ یا ان ظالموں کے معاون فوجی اداروں کے ساتھ تعاون کے معاملات کرنا

قرآن وحدیث اور فقہاء کی عبارات کی روشنی میں جائز اور درست نہیں ہے۔ کیونکہ مؤمن کے خلاف ظلم کرنے والے کے ساتھ کسی قسم کی معاونت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج5:ص225)

غیر مسلم کے گھر سے آئے ہوئے گوشت کے کھانے کا حکم:

اگر کسی غیر مسلم کے ہاں سے گوشت آجائے تو اس کا کھانا درست نہیں، اِلّا یہ کہ اس نے کسی قابلِ اعتماد مسلمان کی دوکان سے گوشت خریدا ہو، تو اس کا کھانا حلال ہوگا۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج6:ص680)

ظالموں کی مدد کرنا:

ابن کثیرؒ نے بروایتِ طبری نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کرنے کیلئے چلا، وہ اسلام سے چلا گیا۔ اسی پر سلف صالحینؒ نے ظالم بادشاہوں کی ملازمت اور کوئی عہدہ قبول کرنے سے سخت احتراز کیا ہے، کہ ان میں ان کے ظلم کی امداد واعانت ہے۔

:تفسیرروح المعانی: میں آیتِ کریمہ:فلن اکون ظھیرا للمجرمین: کے تحت میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن آواز دی جائے گی کہ کہاں ہیں ظالم لوگ اور ان کے مددگار؟ یہاں تک کہ وہ لوگ جنہوں نے ظالموں کے دوات، قلم کو درست کیا ہے، وہ بھی سب ایک لوہے کے تابوت میں جمع کر کے جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔(فتاوی دار العلوم زکریا:ج5:ص226)

بدعتی کی امامت:

ایسے بدعتی کے پیچھے جس کی بدعت کفر تک پہنچ جائے، کسی شخص کی نماز درست نہیں ہے۔

(فتاوی دار العلوم زکریا:ج2:ص293)

فاسق کو مؤذن بنانا:

فاسق کی اذان واقامت دیندار آدمی کی موجودگی میں مکروہ ہے، اور اس کو اذان واقامت کا عہدہ دینا جائز نہیں ہے، مکروہ تحریمی ہے۔ جوھرہ نیرہ میں ہے کہ: فاسق کو مؤذن بنانا مکروہ ہے (فتاوی دار العلوم زکریا: ج2:ص100)

فاسق کے اذان واقامت کا حکم:

فاسق کی اذان واقامت مکروہ تحریمی ہے،اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے،اقامت نہ لوٹائی جائے۔

(فتاوی دارالعلوم زکریا:ج2:ص101)

محدث کبیر، فقیہ العصر، حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ کا فتوی

صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینے والے کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس شخص کے بارے میں جو حضرت علیؓ کو ننگی گالی دے، (معاذ اللہ) وہ مسلمان رہ سکتا ہے یا نہ؟ اگر توبہ نہ کرے تو اس کے ساتھ مسلمانوں کا کیا رویہ ہونا چاہئے؟

جواب: چونکہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دینا حرام ہے، لہذا یہ شخص باغی اور فاسق ہے، مردود الشھادۃ ہے۔ اس کو باغی جیسے توبہ پر مجبور کیا جائے گا، اگر توبہ نہ کرے تو کم از کم اس کے ساتھ معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے گا۔

(فتاوی فریدیہ: ج 1: ص 99)

موجودہ دور کے شیعہ کافر ہیں، اُن کے ساتھ نکاح کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس بارے میں کہ وہ کون سے عقائد ہیں جن کی وجہ سے شیعہ کی تکفیر کی جاتی ہے؟ اور کیا جملہ شیعہ کافر ہے؟ یا جن کے عقائد کفریہ ہوں؟ اور جو شیعہ تقیہ کے بنا پر عقائدِ کفریہ سے منکر ہوں۔ ان کے ساتھ مجالست ومناکحت وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ موجودہ دور کے شیعہ..... حضرت صدیق اکبرؓ کی صحبت اور عائشہ صدیقہؓ کی برأت سے منکر ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بداء اور قرآن پاک میں کمی بیشی اور امامت کی نبوت پر فضیلت کُلّاً یا بعضاً کے قائل ہیں۔ لہذا ان کے کافر ہونے میں شک نہیں ہے۔ اور جو لوگ ضروریاتِ دین سے منکر نہ ہوں تو کافر نہیں ہوتے۔ ایسے شیعوں کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ (فتاوی فریدیہ: ج 1: ص 133)

اہل تشیع کافر ہیں یا مسلمان؟اور شیعی عورت سے نکاح:

سوال: شیعہ قوم کافر ہیں یا مسلمان؟اور کیا سنی مسلمان کا شیعی عورت یا شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جـــواب: پاکستانی شیعہ اکثری طور سے کافر ہیں۔کیونکہ یہ ضروریاتِ دین مثلاً نبوت محمد ﷺ، صحبتِ حضرت صدیق اکبرؓ، براءۃ عائشہ صدیقہؓ سے انکاری ہیں اور چونکہ یہ لوگ باوجود دعویٰ اسلام کے ان ضروریات سے منکر ہیں،لہذا اس کفر کی وجہ سے ان سے مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے۔البتہ چونکہ یہ لوگ اہل کتاب سے اہون ہے۔لہذا شیعہ عورت سے مسلمان کا نکاح ظاہراً جائز ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج1:ص133)

شیعہ زندیق ہیں،فرقہ اثناعشریہ اور انکارِ ختم نبوت:

ســـوال: شیعہ کا مشہور فرقہ جو آئمہ اثناعشریہ کو آنحضرت ﷺ کی طرح مأمور من اللہ،مفترض الطاعۃ اور معصوم مانتے ہیں اور اسے اپنا بنیادی عقیدہ سمجھتے ہیں اور اُصولِ دین کہتے ہیں۔تو کیا اس عقیدہ کی وجہ سے جعفری اثنا عشریہ،ختم نبوت کے منکر ہیں یا نہیں؟

جواب:یہ فرقہ اپنے کفر اور انکارِ ختم نبوت کو تاویلاتِ بعیدہ سے چھپاتے ہیں،یہ زنادقہ ہیں۔

(فتاوی فریدیہ:ج1:ص134)

کتاب:استـــخـــلافِ یـــزیـــد: کا مصنف شیعہ پرور ہے،ایسا مصنف امامت کے لائق نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی کتاب:استخلاف یزید: میں یہ باتیں لکھی ہوں۔

1.....رحمت خداوندی نے دستگیری کی،امت صدیق اکبرؓ کی بیعت پر متفق ہوگئی۔اگر بالفرض ان پر امت متفق نہ ہوتی،اور بیعت خلافت کے لئے وہ تلوار اٹھاتے تو وہ بھی یقیناً ملوکیت ہوتی۔(ص:534)

2.....حضرت علیؓ کے متعلق لکھتے ہیں:اگر بالفرض ایسا ہوتا،یعنی:شیعانِ علیؓ:ان کی نافرمانیاں کرتے،تو حضرت علیؓ کے شان میں کوئی کمی نہ ہوتی،اور قوم کی شقاوت اور بدنصیبی ہوتی،کہ اس نے امام برحق خلیفہ راشد کی اطاعت

سے سرتابی کی ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اگر قوم کی بدعنوانیوں سے تنگ آ کر پکار سراٹھتے ہیں کہ: رَبِّ اِنِّـــــیْ لَا اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ:تو بتائیے کہ ان کے نبوت میں کونسا فرق آیا۔(ص:529)

3.....حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق لکھتے ہیں:دوسری چیز جس نے حضرت امیر معاویہؓ کے عہدِ خلافت کو بانج سے ہٹا دیا ہے وہ بیت المال ہے.....حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں یعنی عہدِ حکومت میں بیت المال خلفاء راشدین کے طریقہ پر نہ تھا۔ (ص:234)

4.....حضرت امیر معاویہؓ کے حکام میں:اکل اموال: اور :قتل نفس:کی ایسی ناگوار صورتیں بھی ہیں جنہیں عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ باطل اور ناحق قرار دیتے ہیں۔ (ص:237)

5.....محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کی فضیلت میں پورے ذخیرۂ حدیث میں ایک روایت بھی صحیح نہیں ہے۔(ص:118)

کیا اس طرح کا شخص اہل سنت ہوسکتا ہے؟اور اہل سنت کے امامت کا حقدار ہے؟

جـــواب: یہ مؤلف،شیعہ پرور معلوم ہوتا ہے،اس نے غیر مستند تاریخی روایات کی وجہ سے مسلّمہ اصول عدالتِ صحابہ کرامؓ کو نظر انداز کیا ہے۔اور مستند روایاتِ حدیثیہ کو اتباع ہوئی کی وجہ سے خود ساختہ قرار دیا ہے۔پس ایسا نیم شیعہ یا شیعہ پرور شخص اہل سنت والجماعت کی امامت اور خطابت کا اہل نہیں ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج 1:ص 135)

فرقہ آغاخانیہ بلاشک کافر اور خارج از اسلام ہیں،اُن کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے اور اُن کی بنائی ہوئی تنظیموں کا رُکن بننے کا حکم:

ســـوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آغاخانی فرقہ آغاخان فاؤنڈیشن تنظیم کے نام سے تعمیر کے نام پر مختلف مقامات میں بہت زیادہ رقم خرچ کررہی ہے،جس کی وجہ سے ضعیف مسلمانوں کے عقائد خراب اور آغاخانیت سے متاثر ہورہے ہیں۔تو کیا مسلمانوں کیلئے اس میں شمولیت،ملازمت اور مالی فوائد حاصل کرنا جائز ہیں؟اس تنظیم کا مقصد مسلمانوں کے خلاف سیاسی ومذہبی برتری حاصل کرنا اور آغاخانیت کی پرچار کرنا ہے۔

جـــواب: فرقہ آغاخانیہ،ضروریاتِ دین سے انکار کی وجہ سے بلاشک وشبہ کافر اور خارج از اسلام ہیں۔ان سے موالات(دوستانہ تعلقات)حرام منصوص ہے۔:لقولہ تعالیٰ:لایتّخذالمؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین،ومن یفعل ذٰلک فلیس من اللّٰہ فی شیء الّاان تتّقوامنھم تقاۃ:

یہ فرقے اقلیت ہونے کی وجہ سے اور مذہبی دلائل سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ سیاسی تحریک کی ہمت رکھتے تھے اور نہ ہی اپنی کفریات کی دعوت دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔موجودہ دَور میں یہ فرقے اپنی کثرتِ زُور کو دیکھ کر تنظیموں کے داموں میں بے علم اور کم علم لوگوں کو پھنسانا چاہتے ہیں،اور اسی مکروفریب سے سیاسی عروج اور دعوت میں کامیابی کا ارادہ رکھتے ہیں۔پس اِسی بناء پر ان تنظیموں میں کوئی حصہ لینا ،اسلام دشمنی اور مداہنت ہے۔

(فتاوی فریدیہ:ج 1:ص 138)

آغا خان فاؤنڈیشن سے مالی تعاون لینا حرام ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ ہمارے علاقہ چترال میں اسماعیلیہ لوگ رہتے ہیں، جو نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کے منکر ہیں۔آغا خان کو پیش نما سمجھتے ہیں۔آج کل انہوں نے ایک فاؤنڈیشن قائم کر رکھا ہے، جو پلوں، سڑکوں، راستوں اور پانی کے ٹیوب ویل وغیرہ کی تعمیر کرتے ہیں۔کیا ان سے یہ رقم لینا جائز ہے؟

جواب: واضح رہے کہ آغا خانیوں وغیرہ سے یہ تعاون حاصل کرنا حرام ہے۔یہ عوام کے تأثر ،مداہنت اور طرف داری کا کامیاب حربہ ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج 1:ص 140)

شیعہ سنی مشترکہ ترجمہ کی مخالفت ہر سنی پر ضروری ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم کی طرف سے مشترکہ ترجمہ قرآن مجید (شیعہ،سنی) برائے اتحاد امت لکھا جا رہا ہے۔چونکہ شیعہ،قرآن کو محرف گردانتے ہیں۔کیا ان کے ساتھ :ترجمة القرآن: جائز ہوسکتا ہے؟

جواب: تحریف قرآن کا عقیدہ اہل تشیع کے ہاں مسلمات اور متواترات سے ہے۔ان کی مشہور کتاب تفسیر صافی میں لکھا ہے:المستفاد من مجموع هذه الاخبار وغيره من الروايات من طريق اهل البيت عليهم السلام ان القرآن الذى بين اظهرنا ليس بتمامه كماانزل على محمدﷺ بل منه ماهو خلاف ماانزل الله ومنه ماهو مغير ومحرف وانه قدحذف منه اشياء كثيرة منهااسم على فى كثير من المواضع ومنها غيرذلک ۔بلکہ یہاں تک اصول کافی:صفحہ 671۔پر لکھتے ہیں کہ:قرآن پاک میں سترہ ہزار آیات ہیں۔

اگر کہیں شیعوں نے قرآن کا انکار کیا ہے تو وہ بھی تقیہ پر مبنی ہے۔اور تقیہ ان کے ہاں اس قدر مؤکد ہے کہ اس

کے بغیر کسی کو مسلمان نہیں کہتے ہیں۔

پس یہ مشترکہ ترجمہ شیعہ کی کفریات اور تحریفات کے قابل اعتناء ہونے کا کامیاب ذریعہ بنے گا۔ ہر سنی پر اس کی مخالفت ضروری ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج 1:ص 237)

شیعہ سنی مشترکہ ترجمۂ قرآن چھاپنا اور اس کمیٹی کا رُکن بننا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم کی طرف سے مشترکہ ترجمہ قرآن مجید (شیعہ، سنی) برائے اتحاد امت لکھا جا رہا ہے۔ اور غالباً کچھ حصہ ہو بھی چکا ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ شیعہ قرآن کے تحریف کے قائل ہیں، اور موجودہ قرآن کو ماننے کا اقرار صرف تقیہ (جھوٹ) ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر مشترکہ ترجمہ جو کیا جائے گا، تو کیا اس سے شیعوں کی تائید منجانب اہل سنت نہ ہوگی؟ کیا شیعہ بھی قرآن کے قائل اور مفسر و مترجم ہیں؟ اسی طرح اہل سنت علماء (اراکین کمیٹی) کی طرف سے شیعوں کی تائید نہ ہوگی؟ سوال یہ ہے کہ کیا اس کمیٹی کا رکن بننا اور ایسا ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اہل اسلام کا اہل تشیع کے ساتھ مشترکہ ترجمہ اور تفسیر کرنا شرعاً، عرفاً اور سیاسۃً قبیح اور ممنوع ہے۔

شرعاً اس وجہ سے کہ..... یہ اقدام ان کی کفریات پر پردہ ڈالنا اور ان کی تکفیر سے زبان بندی ہے۔ حالانکہ پاکستانی اور ایرانی شیعوں میں مسلمان مفقود ہیں۔ قال الملا علی قاری وذلک لانه رضی بالکفر والرضی بالکفر سواء کان بکفر نفسه او بکفر غیره:

عرفاً اس وجہ سے کہ..... عوام سے بُغض فی اللہ ختم ہو جائے گا۔ اور اہل تشیع کے ایجنٹوں سے اُور متاثر ہوں گے۔ عن ابی امامة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من احبّ للّٰه وابغض للّٰه واعطی للّٰه ومنع للّٰه فقداستکمل الایمان:

سیاسۃً اس وجہ سے کہ..... اب کلیدی اور بڑے بڑے عہدے تناسب سے زائد ان کے پاس ہیں۔ اور اس اقدام سے اکثر بلکہ تمام عہدوں پر یہ لوگ قابض ہو جائیں گے۔ قال ابن عابدین۔ حاصله انهم لما کانوا مخالطین اهل الاسلام فلابدّ من تمیزهم عنا کی لایعامل معاملة المسلم من التوقیر والاجلال وذلک لایجوز: حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار کر کے کونسا تناسب قائم کیا۔ (فتاوی فریدیہ:ج 1:ص 238)

شیعوں سے نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: شیعوں کا ذبیحہ حرام ہے یا حلال؟ شیعوں سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ جو شیعہ، حضرت علیؓ کے الٰہ یا رسول ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور سبِ شیخینؓ (گالی) کرنے والے ہیں اور عائشہ صدیقہؓ کے قاذف ہے تو وہ کافر ہیں۔ نہ ان کے ساتھ نکاح درست ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ اور جو شیعہ صرف حضرت علیؓ کی فضیلت کا قائل ہے تو ان کا ذبیحہ حلال ہے، اور نکاح میں کفاءت کا حکم جاری کیا جائے گا۔ (فتاوی فریدیہ: ج 1: ص 492)

شیعہ جعفری وغیر جعفری کی اقتداء کا حکم:

سوال: کیا جعفری شیعوں کے پیچھے نماز جائز ہے؟

جواب: شیعہ جعفری یا غیر جعفری کے پیچھے اقتدا باطل اور کالعدم ہے۔ (فتاوی فریدیہ: ج 2: ص 355)

شیعہ اور مرزائی و بدعتی کی امامت کا حکم:

سوال: کیا بدعتی کی امامت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بدعتی کافر ہو جیسے مرزائی اور اکثر شیعہ تو ان کے پیچھے اقتدا باطل اور کالعدم ہے، اور اگر کافر نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاوی فریدیہ: ج 2: ص 418)

شیعہ پر جنازہ کا حکم:

سوال: شیعہ جب فوت ہو جائے، تو اہل سنت کے لئے اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شیعہ ضروریات دین سے انکاری ہو، مثلاً، حضرت علیؓ کو پیغمبر مانتا ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے سے منکر ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر بہتان باندھنے والا ہو یا امامت کو نبوت پر فوقیت دینے والا ہو یا کسی غیر اللہ کو علم کلی ثابت کرتا ہو وغیرہ تو ایسے شیعہ پر نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے، ایسے شیعہ کافر ہیں۔ (فتاوی فریدیہ: ج 3: ص 222)

شیعہ کو زکوۃ کا عامل بنانے یا زکوۃ دینے کا حکم:

سوال: ہمارے علاقے میں چند گھرانے اہل سنت کے ہیں اور عموماً یہاں شیعہ آباد ہیں۔ اس علاقے میں

برائے: وصولیٔ زکوۃ: شیعہ چیئرمین مقرر کئے گئے ہیں وہ ہم سے زکوۃ وصول کر کے حکومت کو دیتے ہیں اور پھر اس میں سے اہل تشیع کو بھی دیا جاتا ہے۔ اگر ہم دینے سے انکار کریں تو وہ زبردستی لے جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں ہماری زکوۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب: چونکہ شیعہ عموماً خارج از اسلام ہیں۔ ان کو زکوۃ کا چیئرمین مقرر کرنا اضاعت زکوۃ ہے۔ وفی الھندیہ: ویشترط فی العامل ان یکون حراً مسلماً غیر ھاشمی، کذا فی البحر ناقلا عن المغایۃ: کیونکہ عامل کو بھی زکوۃ ہی سے حصہ دیا جاتا ہے۔ وفی الھندیہ: واما اھل الذمہ فلا یجوز صرف الزکوۃ الیھم بالاتفاق: (فتاوی فریدیہ: ج 3: ص 388)

زکوۃ سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو شیعہ اور جعفری کہنا اور لکھنا:

سوال: ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان بغیر کسی جبر و اکراہ مع بقائے ہوش و حواس محض حکومتی سطح پر زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے بینک میں اپنے آپ کو شیعہ اور جعفری لکھ دے اور فارم پر شیعہ مجتہد کا دستخط بھی ہوتا ہے اور گواہوں کے دستخط بھی ہوں۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص باوجود دعویٰ اسلام کے ضروریاتِ دین سے منکر ہو تو اس کو مرتد کہا جاتا ہے، اور اسی بناء پر شیعہ کافر ہیں۔ اور جو شخص شیعہ ہونے کا دعویٰ کرے خواہ اعتقاداً ہو یا ہزلاً، وہ بھی کافر ہے۔

(فتاوی فریدیہ: ج 3: ص 388)

شیعہ سے نکاح کا حکم:

سوال: ایک سنی عورت کا شیعہ آدمی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ لڑکی کی مرضی نہیں ہے اور اس کے والدین نے پیسوں کی خاطر نکاح کر کے دے دیا ہو، پھر یہ لڑکی اس سے بھاگ کے آ گئی اور دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ کیا یہ دوسرا نکاح بھی جائز ہے؟

جواب: اگر والدین نے اس لڑکی کو بغیر اس کے مرضی کے نکاح سے دیا ہو تو یہ نکاح نامنظور اور کالعدم ہے بشرطیکہ لڑکی بالغہ ہو اور اطلاعِ نکاح پاتے ہی رَد کر دیا ہو۔ اور اگر نکاح حالتِ عدمِ بلوغ میں ہوا ہو اور یہ شیعہ کافر ہو، یعنی حضرت علیؓ کی نبوت کا قائل ہو یا عائشہ صدیقہؓ کا قاذف ہو وھکذا۔ تو یہ نکاح کالعدم اور نامنظور ہے اور دوسرا نکاح (سنی مسلمان) کے ساتھ درست ہے۔ اس لئے کہ وہ کافر ہے۔ اور باجماع... مسلمہ عورت کا نکاح کافر کے ساتھ درست

نہیں ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج4:ص473)

شیعہ کوزکوۃ کی رقم دینے سے فریضہ ادانہیں ہوگا:

سوال: میں پاکستانی ڈاکٹر ہوں اور ایران میں اس جگہ کام کر رہا ہوں جہاں تمام تر شیعہ لوگ ہیں۔کیا شیعہ مسلمانوں پر ہماری زکوۃ ہوسکتی ہے یا نہیں؟اگر میں مستحق شیعوں پر بانٹ لوں یا ان کے امام:امامِ خمینی: کو دوں،پھر میرا فریضہ ادا ہوگا یا نہیں؟اور ان کو یہ بتادوں کہ میں سنی ہوں؟

جواب: زکوۃ اور عُشر کا مصرف مسلمان ہیں۔کافر پر صرف کرنا کافی نہیں ہے البتہ صدقہ فطر،نذر،خیرات وغیرہ کفار پر بھی صرف ہو سکتے ہیں۔ایرانی شیعہ اکثری طور سے ضروریاتِ دین سے منکر ہیں۔اس بناء پر وہ اسلام سے خارج ہیں۔پس ان قواعد کی بنا پر آپ مالِ زکوۃ شیعہ اور ان کے امام کو نہیں دے سکتے۔(فتاوی فریدیہ:ج3:ص561)

شیعہ عورت یا مرد سے سنی کا نکاح جائز نہیں:

سوال: شیعہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟کیا عدمِ جواز اس صورت میں ہے کہ عورت شیعہ ہو اور مرد سنی ہو یا عورت سنی اور مرد شیعہ...؟تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

جواب: پاکستانی اور ایرانی شیعہ اسلام سے خارج ہیں۔کیونکہ یہ لوگ ضروریات دین سے منکر ہیں۔لہذا شیعہ عورت یا مرد سے نکاح ان کی کفر کی وجہ سے جائز نہیں۔(فتاوی فریدیہ:ج4:ص475)

رافضی اور شیعی سے نکاح باطل اور کالعدم ہے:

سوال: میرے چچا اہل سنت والجماعت قریشی ہاشمی فرقہ حنفیہ سے تعلق رکھتا ہے،بدقسمتی سے میرے بڑے چچا نے دس سال گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ایران میں بسر کر کے جب واپس پاکستان آئے تو کٹر قسم کے رافضی اور شیعہ بن کر آئے اور آج تک اس مسلک پر قائم ہے۔بدقسمتی سے میرے چھوٹے چچا نے اپنے بھتیجے کو اپنی لڑکی دینے کا ابھی تک صرف وعدہ ہی کر رکھا ہے جبکہ وہ داماد بھی اپنے والد کے مسلک پر مضبوطی سے قائم ہے۔ہم سب خاندان نے ان سے قطع تعلق کر لیا ہے۔اب اس رشتہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: واضح رہے کہ ایران اور پاکستان کے روافض اسلام سے خارج ہیں۔ان کے ساتھ مسلمانوں کا نکاح باطل اور کالعدم ہے۔

اگر یہ ثابت ہوجائے کہ یہ رافضی (ناکح) اسلام سے خارج نہیں ہے، ضروریات دین کو تسلیم کرتا ہے تو اس میں عدمِ کفاءت کے احکام جاری ہوں گے۔ پس بہر حال اس نکاح سے اجتناب ضروری ہے۔

(فتاوی فریدیہ: ج4: ص476)

سنی شیعہ نکاح کرنے والوں اور اس مجلس میں شرکت کرنے والوں کا حکم:

سوال: زید سنی المذہب ہے اور صالح شیعہ غالی ہے اب زید نے اپنی سنی لڑکی کا نکاح صالح کے لڑکے کے ساتھ کردیا ہے جو کہ باپ جیسا غالی شیعہ ہے۔ اس مجلسِ نکاح میں عام مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان شرکاءِ عقد کو تجدیدِ نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟ ان مذکورہ شرکاء کو نماز عید، جمعہ، جنازہ وغیرہ میں شریک ہونے دیا جائے یا نہیں؟ اور لڑکی کا نکاح بغیر طلاق کے کسی اور جگہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نکاح باطل اور کالعدم ہے۔ یہ لڑکی بغیر طلاق حاصل کئے دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ اور یہ ناکح اور گواہ اور نکاح خوان اگر مستحل ہوں تو ان پر توبہ اور تجدیدِ نکاح ضروری ہے۔ (اس لئے کہ کسی قطعی حرام چیز کو حلال جاننا کفر ہے) ورنہ ضروری نہیں ہے۔ اور نماز و عبادت سے ان کا روکنا حرام ہے۔ (فتاوی فریدیہ: ج4: ص478)

شیعہ سنی میں کفاءت کا مسئلہ:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کہ شیعہ اور سنی مذہب والے ایک دوسرے کے کفو ہیں یا نہیں؟ اور ان کا آپس میں نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ پاکستانی شیعہ اکثری طور سے کفریہ عقیدہ رکھتے ہیں مثلاً یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ پیغمبر تھے یا الٰہ تھے، نیز حضرت صدیق اکبرؓ کی صحبت سے انکار کرتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قذف کرتے ہیں۔ لہذا اُن سے نکاح درست نہ ہوگا۔ اور جو شیعہ صرف تفضیل کے قائل ہیں تو ان کے ساتھ نکاح میں عدمِ کفایت کا حکم جاری کیا جائے گا۔ (فتاوی فریدیہ: ج5: ص124)

تفضیلی شیعہ کے ساتھ سنی العقیدہ لڑکی کی کفاءت اور نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کہ زاہد شیعہ ہے لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید تمیں پارے ہیں اور بغیر کسی تحریف کے اسے صحیح مانتا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ختم نبوت کا قائل ہے، امہات المؤمنینؓ

میں فرق نہیں کرتے، تمام صحابہ کرامؓ اس کو پیارے ہیں البتہ حضرت علیؓ، حضرات حسنینؓ اور حضرت فاطمہؓ کے ساتھ انتہائی محبت رکھتا ہے۔ کیا اس زاہد کے ساتھ کسی سنی دیوبندی یا بریلوی لڑکی کی شادی جائز ہے یا نہیں؟ یا مکروہ یا مباح؟

جواب: اگر یہ زاہد تفضیلی شیعہ ہو تو سنیہ لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کالعدم اور نامنظور ہوگا، جبکہ اولیاء کے اجازت کے بغیر ہو: لعدم الکفاءۃ: ہاں باذنِ اولیاء درست ہوگا۔ (فتاوی فریدیہ: ج5: ص125)

شہادت سے انکار کرنے کا حکم، حاکم شیعہ یا مرزائی نہ ہو:

سوال: حق کی شہادت دینے سے زید کا انکار کرنا قرآن پاک کے صریح احکام کے منافی ہے یا نہیں؟ اگر حق کی شہادت دینے سے جناب والا انکار کرنا قرآن پاک کے صریح احکام کے منافی ہے تو اس کا اثر ان کے منصب امامت پر مرتب ہوگا یا نہیں؟

جواب: نظامِ شرعی رائج ہونے سے پہلے کسی شاہد کا شہادت دینے سے انکاری ہونا جرم شرعی نہیں ہے۔ اگر حاکم مسلمان ہو، مرزائی، شیعہ وغیرہ نہ ہو، اور شہادت پر مبنی ہونے والا فیصلہ شرع سے متصادم نہ ہو، اور اس مدعی کے دیگر گواہ بھی نہ ہوں تو شاہد کا انکار جرم ہے۔ (فتاوی فریدیہ: ج7: ص433)

پاکستانی شیعوں کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کہ شیعوں کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پاکستانی شیعوں کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان پر مرتد کے احکام جاری ہوں گے نہ کہ اہل کتاب کے۔ (فتاوی فریدیہ: ج8: ص319)

شیعوں کا ذبیحہ، خوراک اور اُن کے ماتم میں حصہ لینے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کہ ایک اہل تشیع فرقہ اثنا عشری نوحہ خوانی کرنے والا، صحابہ کرامؓ کی ذات بابرکات کی شان میں گستاخی کرنے والا، اور تبرّا بازی کرنے والا، غرض یہ کہ اپنے فرقہ کی تمام رسومات کا پابند ہے۔ اس کے گھر کا پکا ہوا کھانا کھانا جبکہ کھانا بھی محرم الحرام کی دسویں تاریخ کا پکا ہوا ہو، لاہور یا دیگر کسی شہر کے اہل سنت والجماعت کے ایک متقی شخص یا کوئی شخص بھی ہو جو کہ عقیدہ اہل سنت والجماعت رکھتا ہو، اس کے لئے ایسا کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جوشیعہ کفر کے درجہ کو پہنچے ہوں مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قذف کرتے ہوں یا حضرت علیؓ کو پیغمبر سمجھتے ہوں تو ان کا ذبیحہ حرام ہے اور دیگر خوراک حلال ہے، البتہ ان کے ساتھ اسی ماتم وغیرہ میں حصہ لینا حرام ہے۔

(فتاوی فریدیہ: ج8: ص320)

شرکی عقیدہ رکھنے والے شیعوں کے ساتھ نکاح اور اُن کے ذبیحوں کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کہ یہاں کے لوگ سو فیصد شیعہ ہیں اور ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ کو تصرّف فی الکائنات جزوی حیثیت سے حاصل ہے۔ لہٰذا ان شیعہ لوگوں کا ذبیحہ.....سنی عقیدہ مسلمان کیلئے جائز ہے یا نہیں؟ اور ان لوگوں کے ساتھ ملنا مصافحہ یا سلام وغیرہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پاکستانی شیعہ اکثری طور سے کفری عقیدہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کے نکاح اور ذبیحہ سے اجتناب ضروری ہے۔ اور آپ کے ہاں شیعہ لوگ اگر کفری عقیدہ نہ رکھتے ہوں تو جزوی جزوی تصرف سے اگر مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اِذن کے بغیر تصرف کرتا ہے یعنی اذنِ اول کافی ہے، ہر جزوی جزوی امر میں اذن کا محتاج نہیں ہے تو یہی شرکی عقیدہ ہے: کما فی الفوز الکبیر :و کتاب الوسیلہ اور اگر ہر جزوی جزوی امر میں اس کو محتاج مانتا ہو تو شرک نہ ہوگا، البتہ افترا اور جھوٹ ہوگا۔ (فتاوی فریدیہ: ج8: ص321)

کفریہ اور غیر کفریہ عقیدہ رکھنے والے شیعوں کے ذبیحوں کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع اس بارے میں کہ میں ہمیشہ علاقۂ غیر میں کاروبار کرتا ہوں، وہاں پر اہل شیعہ جانور وغیرہ کو ذبح کرتے ہیں، بعض اوقات وہ لوگ ہم کو کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ کیا اُن کا یہ ذبح حلال ہے؟

جواب: اگر یہ ذبیحہ اہل شیعہ کا ہو جو کہ کافر ہیں مثلاً حضرت علیؓ کو الٰہ یا پیغمبر ماننے کا اعتقاد رکھتے ہیں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کے واقعۂ افک کو صحیح اور درست سمجھتے ہیں تو کفر کی وجہ سے اُن کا ذبیحہ مردار ہے۔ اور اگر یہ لوگ سبّ صحابہؓ اور سبّ ازواج مطہراتؓ میں مبتلا ہوں تو اکثر محققین کے نزدیک یہ لوگ کافر نہیں ہیں: صرّح به فی تمهید السلمی وسائره ابن الهمام وفتح القدیر: وشرح الفقه الاکبر لعلی القاری: وبحر العلوم شرح المسلم وغیره: لہٰذا اُن کا ذبیحہ کھانا جائز ہوگا، بشرطیکہ کوئی نجاست اس میں مخلوط نہ ہو۔

(فتاوی فریدیہ: ج8: ص367)

شیعہ آغا خانی کے ساتھ برتاؤ:

فرقہ آغا خانیہ میں بہت سے کفریات موجود ہیں، مثلا: آغا خان کی تصویر کی پرستش کرنا اور آغا خان میں خدائی کا حلول ماننا وغیرہ۔لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک نہیں کیا جائے گا۔(فتاوی فریدیہ:ج1:ص139)

گستاخِ صحابہؓ کی امامت کا حکم:

صحابہ کرامؓ کی توہین حرام ہے۔ایسے شخص (جو صحابہ کرامؓ کی توہین کرتا ہو) کی اقتداء کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاوی فریدیہ:ج1:ص498)

شیعہ کی امامت:

ضروریاتِ دین کے منکر کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔قال العلامة الحصكفي:وان انكر بعض ماعلم من الدين ضرورة كفر بها كقوله انّ اللّٰه تعالى جسم كالاجسام وانكاره صحبة الصديق فلايصح الاقتداء به اصلاً:(فتاوی فریدیہ:ج2:ص405)

شیعہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

مرزائی اور روافض ضروریات دین سے انکار کی وجہ سے کافر ہیں ان کو اہل اسلام کے قبرستان میں نہیں دفنایا جائے گا۔(فتاوی فریدیہ:ج3:ص297)

فسخِ نکاح کے لئے ارتداد، موجبِ فسخ اور مجوز نکاحِ ثانی نہیں:

سوال: ایک عورت جو کسی آدمی کا منکوحہ ہو اور صرف اسی ارادے پر کہ میرا نکاح ختم ہو جائے، ارتداد اختیار کرے اور دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح کرے۔تو کیا یہ پہلا نکاح ختم ہو جاتا ہے؟ اور جب اسلام قبول کرے تو یہ دوسرا نکاح دوسرے آدمی کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کی ارتداد جب خاوند سے جدائی کیلئے ہو تو موجبِ فسخِ نکاح نہیں ہے، اور دوسرے خاوند کے لئے مجوزِ نکاح نہیں ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج4:ص487)

احادیث کو جعلی داستانیں کہنے والا ملحد وزندیق ہے، اس کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اُس شخص کے بارے میں جو احادیث پر تنقید کرتا ہے اور صحاحِ ستہ کو فرضی اور جعلی داستانیں کہتا ہے، ترمذی شریف کو گیند بلا کہتا ہے، مشکوٰۃ شریف کے بارے میں کہتا ہے کہ یہ احادیث کی کتاب نہیں ہے، اور کہتا ہے کہ اسلام اپنی اصلی شکل میں بنواُمیہ کے دَور تک رہا، اب اس میں تحریف ہوچکی ہے، سوائے قرآن کے کوئی چیز اصلی شکل پر نہیں، حضرات حسنینؓ کے صحابیت کا قائل نہیں، کہتا ہے کہ اسلام میں اختلاف حضرت علیؓ نے ڈالا ہے (معاذاللّٰہ)۔ مذکورہ شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: بشرطِ صدق وثبوت تحریر بالا یہ شخص ملحد اور زندیق ہے، یہ منکرِ حدیث ہے۔ اس کا ہر قسم اعزاز اور تکریم کرنا، توہینِ دین اور کفر پروری ہے۔ اور اس زنادقہ کے دَور میں کون سزا دے گا؟ صرف بائیکاٹ کو معمول کرنا کافی ہے۔ (فتاوی فریدیہ: ج 1: ص 100)

کفریہ عقائد رکھنے والوں اور اس کے معاونین اور ایسے گستاخانہ کتب کو ضبط نہ کرنے والوں کا حکم:

سوال: ایک شخص اعلانیہ وتحریری طور پر مندرجہ ذیل عقائد رکھتا ہے:

1.... حضور اکرم ﷺ کا جسمانی معراج ایک تاریخی افسانہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے کے نمومنہ پر تراشا گیا ہے، حضرت جبریل علیہ السلام کا کوئی وجود نہیں، قرآن مجید اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی ملی جلی زبان میں ہے، جس کے اصول اور ضوابط دائمی وابدی نہیں، وحی کا انداز شاعرانہ تخیل ہے، حضور اکرم ﷺ اگر گھوم پھر کر تاریخی واقعات معلوم نہ کرتے تو قرآنی واقعات کو قطعاً نہ سمجھ سکتے، حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک لکھتے وقت احترام ضروری نہیں، انگریزی میں سینکڑوں مرتبہ اسمِ گرامی ذکر کرے مگر ایک بار بھی (the holy) یا بعد از نام پاک (peace be upon him) لکھنے کی تکلیف نہ اٹھائیے، منکرینِ ختم نبوت کے مسلمان ہونے کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائے۔

2.... ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے۔ جو ایسے افراد کو قومی خزانہ سے مالی امداد دے کر ناپاک عقائد کی

فروغ واشاعت کیلئے باقاعدہ ایک منظم ادارہ بنادے جس سے عملی معاونت ثابت ہو اور اس کی خرافات مطبوعات کی ضبطگی سے گریز کرے، منکرینِ ختم نبوت کی پشت پناہی کرے اور عقائدِ مرزائیت کی تشہیر کیلئے قومی بجٹ سے لاکھوں روپیہ زرمبادلہ عطاء کرے، عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ فحاشی وبداخلاقی کے فروغ کا سامان مہیا کرے۔

3.....عقائدِ مذکورہ کی تشہیر وفروغ کیلئے اگر کوئی کتاب شائع کی گئی تو اس کے بارے میں دین پاک کا فیصلہ کیا ہے؟

جواب: 1.....چونکہ یہ شخص ضروریات دین سے منکر ہے۔لہذا یہ شخص بلا شک وشبہ کافر ہے۔

2.....ایسا فرد اور افراد امداہن یا منافق یا زندیق ہیں۔

3.....ایسی کتاب کو ضبط نہ کرنا کفر پروری ہے۔(فتاوی فریدیہ: ج1: ص114)

ارتداد سے نکاح ختم ہوجاتا ہے:

مسلمان عورت کا مسلمان خاوند جب مرتد ہوجاتا ہے تو خاوند کے اصرار یا تین حیض گزرنے کے بعد سابق نکاح ختم اور کالعدم ہوجاتا ہے، طلاق یا خلع کی ضرورت نہیں پڑتی۔اور جب خاوند ابتداءالامر سے یعنی عقدِ نکاح کے وقت سے کافر اور مرتد ہو، تو یہ نکاح ابتداءالامر سے کالعدم ہوتا ہے، خواہ خاوند اصرار اور اباء کرتا ہو یا نہ۔

(فتاوی فریدیہ: ج5: ص264)

مسلمانوں کے لئے غیر اسلامی ممالک میں گوشت کھانے کا مسئلہ:

سوال: زید ایسے ملک چلا گیا کہ وہاں کے لوگ غیر مسلم ہیں، کوئی بھی طریقہ اسلام کا موجود نہیں ہے۔کیا زید اُس ملک کے مذبوحہ کو کھا سکتا ہے؟ درآنحالیکہ وہاں کسی قسم کی خوراک کا انتظام نہ ہو سوائے گوشت کے؟

جواب: چونکہ یہ شخص مضطر نہیں ہے۔لہذا اس کیلئے یہ گوشت کھانا حرام ہے۔مرغا، روٹی، دال، سبزی پانے والے کیسے مضطر ہوں گے۔(فتاوی فریدیہ: ج8: ص362)

غیر مسلموں کے ساتھ کھانا پینا:

سوال: عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا اور اُٹھنا بیٹھنا کیسا ہے؟ جبکہ قرآن کریم میں ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز قرار دیا گیا ہے، اور اُن کا ذبیحہ حلال ٹھہرایا گیا ہے۔تو ان کے ساتھ باہم کھانا پینا کیسے حرام ہوگا؟ بہرحال

شرعی حکم سے ممنون فرمائیں۔

جواب: کبھی کبھی اگر کھایا جائے تو خیر ہے،لیکن عادۃً پرہیز کیا جائے گا۔دوام میں اس کی کفریات کے لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج8:ص522)

یہود اور عیسائیوں کو سلام کرنا اور اُن کے سلام کے جواب کا حکم:

سوال: یہود اور عیسائیوں کو سلام کرنا یا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: بلاضرورتِ شرعیہ اُن پر ابتداءً سلام کرنا منع ہے،اور اُن کے سلام کے جواب میں :وعلیکم: کہنا مسنون ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج9:ص165)

سوشلسٹ آدمی سے ترکِ موالات ضروری ہے:

سوال: جو شخص سوشلزم معیشت کا حامی ہو تو اس کے ساتھ ترکِ موالات جائز ہے یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ سوشلزم،معیشتِ اسلامی سے متصادم ہے،ان میں عملی طور سے توافق ناممکن ہے۔پس جو شخص سوشلزم پر یقین رکھتا ہو تو وہ درحقیقت اسلامی نظام کے موجبِ ترقی ہونے پر یقین نہیں رکھتا۔ایسے شخص کے ساتھ ترکِ موالات جائز بلکہ :عندالقدرت: ضروری ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج1:ص123)

رُوسی ایجنٹ اور دہری قسم کے لوگوں کا حکم:

سوال: ہمارے علاقے میں بعض دہری قسم کے لوگ رُوس کے ایجنٹ اور تنخواہ دار ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ان کے ساتھ بائیکاٹ جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ ہم نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

جواب: بشرطِ صدق وثبوت ان لوگوں سے رُوسیوں جیسا سلوک،مقاتلہ اور ترکِ موالات ضروری ہیں۔ :قال اللّٰہ تعالیٰ:ومن یّتولّھم مّنکم فانّہ منھم:(فتاوی فریدیہ:ج1:ص124)

کافر سے نکاح کی صورت میں ارتداد اور ثبوتِ نسب کا مسئلہ:

سوال: اگر ایک مسلمان عورت کافر سے نکاح کرے تو اس سے وہ مرتدہ ہوگئی یا نہیں؟اور اس نکاح سے بچے کس سے ثابت النسب شمار ہوں گے؟اور بچے مسلمان شمار کئے جائیں گے یا نہیں؟

جواب: اگر یہ مسلمہ عورت،اس اقدام کو جائز سمجھتی ہو تو اسلام سے خارج ہوجاتی ہے۔اور دیگر صورتوں میں

خارج از اسلام نہیں ہے۔اور یہ بچے والد سے ثابت النسب نہیں ہیں،صرف والدہ سے ثابت النسب ہیں۔اور قبل از بلوغت مسلمان شمار ہوں گے۔(فتاوی فریدیہ:ج6:ص632)

عیسائیت قبول کرنے والی مرتدہ عورت کا حکم:

سوال: ایک لڑکی کے والدین آباءواجداد سے مسلمان چلے آرہے ہیں اور یہ خود بھی مسلمان والدین کی پرورش میں رہی اور بعد از بلوغ عیسائیہ بن گئی۔اب اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے؟ جبکہ والدین مسلمان اپنی خاندان کی بے عزتی کے ساتھ مذہب چھوڑنے کو لعنت، بے حد بُرا، اور شرم کا مقام سمجھتے ہیں۔یہ اقدام چند اوباش قسم کے افراد کے اشارہ پر کیا۔

جواب: بشرطِ صدق وثبوت، یہ لڑکی مرتد ہو کر موت تک جیل میں رکھی جائے گی۔نیز اُن اشارہ دہندگان کو سخت سزا دی جائے گی۔(فتاوی فریدیہ:ج6:ص634)

مشرک کے پیچھے اقتداء باطل ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مشرک کے پیچھے اقتداء کا کیا حکم ہے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مشرک کے پیچھے اقتداء باطل ہے خواہ کسی بھی مکتب فکر سے متعلق ہو۔

(فتاوی فریدیہ:ج2:ص426)

عیسائی اور تمام غیر مسلموں کو زکوۃ دینے سے ذمہ فارغ نہیں ہوتا:

سوال: عیسائی عورت کو زکوۃ کی رقم ادا کرنے سے ذمہ فارغ ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: عیسائی اور غیر عیسائی تمام کافروں کو زکوۃ دینے سے ذمہ فارغ نہیں ہوتا۔

(فتاوی فریدیہ:ج3:ص561)

مسلمان عورت کا غیر مسلم سے نکاح کالعدم ہے:

سوال: ایک عورت مسلمان ہوگئی اور دادا نے جبراً ایک غیر مسلم کو نکاح پر دی۔کیا یہ نکاح صحیح ہے؟

جواب: مسلمان عورت اور غیر مسلم مرد کے درمیان عقدِ نکاح نامنظور اور کالعدم ہے۔خواہ یہ نکاح طوعاً

ہو یا کر ھاً ،او رخواہ یہ غیر مسلم.....اہل کتاب ہو یا غیر اہل کتاب ۔(فتاو ی فریدیہ:ج 4:ص 469)

لاہوری پارٹی کے ساتھ نکاح کرنا اور اس پر نماز جنازہ پڑھنا:

کافر کو مجدّد ماننا اور اس کے کفریات کو تجدیدِ دین ماننا بلا شک وشبہ کفر ہے۔لہذا لاہوری پارٹی کے کافر ہونے میں کسی مسلمان کو تر ددنہ کرنا چاہئے ۔لاہوری پارٹی حیاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منکر ہیں،اور تمام معجزات میں تحریفات کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا مانتے ہیں ۔تو باوجود اس کے جو شخص یا جماعت ان کو کافر نہ مانیں تو وہ اسلام سے خارج ہیں ۔اس کے پیچھے اقتداء کرنا،اس کے ساتھ نکاح کرنا،اس پر جنازہ پڑھنا غیر مشروع ہیں ۔(فتاو ی فریدیہ:ج 1:ص 141)

مشرک کے پیچھے نماز پڑھنا:

مشرک کے پیچھے اقتداء کرنا باطل اور کالعدم ہے۔(فتاو ی فریدیہ:ج 2:ص 393)

مسجد کے لئے مرتد کا چندہ لینا:

مسجد میں مرتد چندہ دینے کا اہل نہیں،یعنی اس کی بخشش نافذ نہیں ہے بلکہ موقوف ہوتی ہے۔

(فتاو ی فریدیہ:ج 6:ص 365)

کفار کو رازدان بنانے کی ممانعت:

کفار کے ساتھ موالات (رازدان بنانا) حرام ہے۔:لقولہ تعالیٰ:لایتّخذالمؤ منون الکٰفرین اولیآء من دون المؤ منین:(فتاو ی فریدیہ:ج 6:ص 494)

خلافِ شریعت پیر سے بیعت توڑنا اور متبع سنت پیر سے بیعت ضروری ہے:

سوال: ایسا پیر جس سے خلافِ شریعت اُمور ثابت ہوتے ہیں۔تو ایسے پیر کا اتباع ضروری ہے یا اس سے ایک طرف ہونا؟

جواب: خلافِ شریعت پیر سے بیعت کرنا امرِ مہلک ہے۔پس اس سے اقالہ اور دوسرے مرشد سے (جو پابندِ شریعت اور متبعِ سنت ہو) بیعت کرنا ضروری ہے ۔خواہ یہ پیر راضی ہو یا ناراض۔اہل اسلام کے لئے مشرک اور

مبتدع پیر سے بیعت کرنا حرام اور عظیم ترین گناہ ہے۔(فتاوی فریدیہ:ج 1:ص 390:395)

حضرت مولانا مفتی احمد بن ابراہیم بیمات صاحبؒ کا فتوی

سابق شیخ الحدیث وصدر مفتی، دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر گجرات،

صدر جمعیۃ علماء ہند، گجرات شاخ، وبانی دارالعلوم مدنی دارالتربیت کرمالی

تعزیہ نکالنا اور اس میں شرکت وتعاون کرنا:

سوال: ہمارے یہاں محرم کے مہینہ میں تعزیہ کا جلوس نکالا جاتا ہے، جس میں اکثر بھیڑیا، بھالو اور بندر کے ناچ کے ساتھ ڈھول وباجا بھی بجایا جاتا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ایسا کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت حسینؓ کے زمانہ میں بھی یہ کھیل کھیلا جاتا تھا، لہذا اس میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے، نیز اس میں مدد کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضرت حسنؓ وحضرت حسینؓ کے زمانہ میں تعزیہ نہیں تھا، یہ تو بعد کے لوگوں نے رسم ورواج کے طور

پر دین میں داخل کر دیا ہے۔ یہ لوگ درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں، جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ لہذا ایسی کسی بھی رسم و بدعت میں شامل ہونا درست نہیں، نیز اس میں جانی و مالی کسی بھی طرح مدد کرنا حرام ہے۔

(فتاوی فلاحیہ: ج 1: ص 243)

اسماعیلی فرقہ کے تدفین وغیرہ میں حصہ لینا:

سوال: ہمارے یہاں اسماعیلی فرقہ کے ایک شخص کا انتقال ہوا، اُس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی، ہندو مذہب کے لوگ حاضر ہوئے، رام اور لکشمن کے نام کے بھجن گائے گئے، پھر اسے قبر کے پاس لے جایا گیا، قبر کے پاس دو بڑے ٹب لائے گئے، ایک خالی تھا اور دوسرے میں مٹی بھری ہوئی تھی، وہاں پر موجود تمام لوگوں نے مٹی پر دم کیا اور اسے خالی ٹب میں ڈال دیا، پھر اس مٹی کو لوگوں نے قبر میں ڈالا، وہاں پر موجود ہر ہندو نے ایک برتن میں پانی لے کر قبر پر سر کی جانب سے پیر تک ڈالا، میں بھی وہاں موجود تھا، لیکن میں نے اُن سارے کاموں میں حصہ نہیں لیا، میرے اُن کے اِس کام میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے وہ لوگ مجھ سے ناراض بھی ہو گئے، کیا یہ فرقہ مسلمان کہلائے گا؟

جواب: اسماعیلی فرقہ اپنے آپ کو مسلمان گردانتا ہے، لیکن ان کے عقائد اسلامی عقائد سے بالکل الگ ہیں۔ اگر وہ لوگ رام اور لکشمن کے نام لیتے ہوں، ان کو خدا کے اوتار مانتے ہوں، تو وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر وہ لوگ اپنے امام کو بھی خدا کا مرتبہ دیتے ہوں کہ اگر ہمارا امام کسی کیلئے اللہ تعالیٰ کے نام ایک خط لکھ دے گا اور سرٹیفکیٹ دے دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیں گے، اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس سے کسی قسم کا کوئی سوال نہیں کریں گے۔ اگر یہ لوگ اس طرح کا عقیدہ رکھتے ہیں تو مسلمان نہیں ہیں۔

اسماعیلی اور آغا خانی فرقے بھی جناب نبی کریم ﷺ کو نبی نہیں مانتے ہیں، اس لئے یہ لوگ بھی مسلمان نہیں ہیں۔ اسماعیلی فرقہ اسماعیل بن جعفر کو اپنا امام مانتے ہیں اور ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کا انتقال نہیں ہوا ہے، ان کو آسمان پر اُٹھالیا گیا ہے۔ یہ فرقہ: فرقۂ باطنہ: کی شاخ ہے۔ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ یہ فرقہ یہود و نصاریٰ اور مجوس کے مقابلہ میں بھی مسلمانوں کے لئے زیادہ مضرت رسا اور نقصان دِہ ثابت ہوا ہے۔

اس لئے آپ نے جو بھی کیا، یعنی وہاں سے الگ رہے اور تدفین کے کام میں اور مٹی پر دم کرنے میں آپ نے شرکت نہیں کی، یہ اچھا کام کیا اور آئندہ بھی ایسے کاموں میں بالکل شرکت نہ کریں، عزت و ذلت کا مالک اللہ رب العزت کی ذات ہے، اس کے سوا کوئی دوسرا کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔ (فتاوی فلاحیہ: ج 1: ص 248)

شیعہ مذہب اختیار کرنے والے سے تعلقات وغیرہ کا حکم:

سوال: ہمارے بڑے بھائی پہلے اہل سنت والجماعت یعنی دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے، لیکن فی الحال انہوں نے مجھے ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ اب انہوں نے شیعیت اختیار کرلی ہے، اور ایران میں آیت اللہ خمینی ملعون والے اثنا عشری جعفری فرقے میں شامل ہو گئے ہیں اور اُسی فرقے کے داعی بن چکے ہیں۔ اُن کی اِس حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں:

1.....ایسے شخص کا معاشرتی بائیکاٹ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

2.....اگر ایسا شخص بیمار ہو جائے تو عیادت کے لئے، یا مر جائے تو غم خواری کے طور پر اُس کے گھر جا سکتے ہیں یا نہیں؟

3.....ایسے شخص کے ساتھ مکمل قطع تعلق ضروری ہے؟

4.....ایسا شخص مر جائے اور اُس نے وصیت کی ہو کہ مجھے اہل سنت والجماعت کے قبرستان میں دفنایا جائے، تو کیا اُسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا؟ اگر اُس نے تدفین کے بارے میں کوئی وصیت نہ کی ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: 1.....جو شخص اہل سنت والجماعت کا مذہب چھوڑ کر اثنا عشری بن چکا ہو، وہ سخت گنہگار ہے، اور اُس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ اگر یہ شخص صحابہ کرامؓ کو بُرا بھلا کہتا ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہو، اُن کی عفت و پاک دامنی کا قائل نہ ہو تو وہ خارج از اسلام ہے، ایسے شخص سے قطع تعلق کرنا اور اُس کا معاشرتی بائیکاٹ کرنا جائز ہے۔

2.....اگر ایسا شخص بیمار ہو تو اُس کی عیادت کیلئے جانا جائز ہے، اسلام عمدہ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے، حُسنِ معاشرت کی ترغیب دیتا ہے، لیکن..... کسی دینی مقتدیٰ کو اُس کی عیادت کیلئے نہیں جانا چاہئے، کیونکہ اُس میں فاسق کی تعظیم ہے، اور اندیشہ ہے کہ عوام کا عقیدہ خراب نہ ہو جائے، عوام اس گمان میں رہیں گے کہ اُس آدمی کے عقائد درست ہیں، تب ہی تو اتنے بڑے عالم اُس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، لہٰذا اس سے پرہیز اولیٰ ہے۔

3.....ایسے شخص کا مکمل معاشرتی بائیکاٹ جائز ہے۔

4.....ایسے شخص نے اگر مرنے کے بعد شیعہ کے قبرستان میں دفن ہونے کی وصیت کی ہو تو اُن ہی کے سپرد

کردیا جائے ،اوراگرکوئی وصیت نہ کی ہوتو پھراُس کے احوال دیکھے جائیں کہ اگرآخیری دم تک وہ اپنے غالی تشیع پر قائم رہا تھااورتوبہ نہیں کی تھی تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔(فتاوی فلاحیہ:ج1:ص 257)

بوہروں کاذبیحہ کھانے،اُن کے ساتھ نکاح کرنے،اُن کی دعوت قبول کرنے،اُن کاجنازہ پڑھنےاوراُن کوسلام کرنے کاحکم:

سوال:بوہرےلوگوں کے ہاتھ کاذبح کیاہواجانورکھاناد رست ہے یانہیں؟ جبکہ انہوں نے:بسم اللّٰہ، اللّٰہ اکبر: کہہ کرذبح کیا ہے۔ہم نے ایک مرتبہ اُن سے پوچھا تھا کہ تم کیاپڑھ کرذبح کرتے ہو؟انہوں نے بتایا کہ ہم ذبح کےوقت:بسم اللّٰہ،اللّٰہ اکبر:پڑھتے ہیں۔عقائد میں یہ لوگ شیعہ سے بھی زیادہ خراب اورگندے ہیں۔ نیز اُن کی دعوت قبول کرنا اورانہیں سلام کرنے میں پہل کرنا چاہئے یانہیں؟

جواب: اگرکسی شخص یافرد کےمتعلق یقینی طورپرمعلوم ہوجائے کہ وہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کامنکر ہےتو وہ شخص یافرقہ اسلام سے خارج شمارکیاجائے گا،اس کے ساتھ وہی معاملہ کیاجائے گا جوکفار کے ساتھ کیاجاتا ہے۔ چندضروریاتِ دین یہ ہیں:

(1)قرآن کریم کامکمل صحیح سالم غیرمحرف ہونا۔**(2)**حضوراکرم ﷺ کاخاتم النبیین ہونا۔**(3)**حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عفت وپاک دامنی کااعتقادرکھنا۔**(4)**اس بات کامانناکہ کوئی انسان اُلوہیت کے درجہ کونہیں پہنچ سکتا۔

اب اگراس کے خلاف کوئی اعتقادرکھے،تو اُسے ضروریات دین کامنکرکہاجائے گااورایساشخص ایمان سے نکل جائے گا،مثلاً:تحریف قرآن کاعقیدہ رکھنا،حضرات شیخینؓ کی خلافت کاانکارکرنا،عائشہ صدیقہؓ پر(نعوذباللہ)بدکاری کی تہمت لگانایاحضرت علیؓ کے متعلق اُلوہیت کااعتقادرکھنایایہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نےوحی لانے میں غلطی کی۔

شیعہ کے 22فرقے ہیں،ان میں سےایک یادوفقط مسلمان ہیں،بقیہ فرقے مذکورہ باتوں کی بناپرایمان سے خارج ہیں،ان کے ساتھ وہی معاملہ کیاجائے گا جومرتدین اورکفار کے ساتھ کیاجاتا ہے۔

:فتاویٰ عالمگیری:میں ہے:وھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام،واحکامھم احکام المرتدین:

لہذاان سےملاقات کےوقت سلام میں پہل نہ کرنا چاہئے:عن ابی ھریرۃؓ،انّ رسول اللّٰہ ﷺ قال:لاتبدء الیھود والنصاریٰ بالسلام،واذالقیتم احدھم فی الطریق فاضطروھم الی

اضیفه:

اور جواب میں بھی قدرِ ضرورت پر اکتفاء کرنا چاہئے:انّ رسول اللّٰه ﷺ قال:اذاسلم علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم:

سلام کے علاوہ کوئی تعظیم کا فعل وہ خود کریں تو اُس کی مکافات بہ قدر مشروع کرنا چاہئے۔نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اگرچہ:بسم اللّٰه،اللّٰه اکبر: پڑھ کر ذبح کریں،نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ ان سے نکاح کیا جائے گا:وفی الدرالمختار مع ردالمحتار (لا)تحل(ذبیحة)غیرکتابی من(وثنی و مجوسی ومرتد):

:وقال اللّٰه تبارك وتعالیٰ:ولاتصلّ علیٰ احدمّنهم مّات ابداوّلاتقم علیٰ قبره، انّهم کفروا باللّٰه ورسوله وماتواوهم فٰسقون:

:وقال اللّٰه تعالیٰ:ولاتنکحوالمشرکٰت حتّی یومن،ولامة مؤمنة خیرمّن مّشرکة وّلواعجبتکم،ولاتنکحوالمشرکین حتّٰی یؤمنوا:

ایسے ہی عیادت،تعزیت،تہنیت ومبارکبادی اور دعوت قبول کرنے میں صرف اسی قدر مکافات اور برابری کا لحاظ رکھنا چاہئے،جس کی شریعت نے اجازت دی ہے۔شامی میں ہے:

:لاشک فی تکفیرمن قذف السیدة عائشةؓ اوانکرصحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی اونحوذٰلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن:

:فتاویٰ عالمگیری: میں ہے:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنهما والعیاذ باللّٰه فهو کافر،وان کان یفضل علیاًؓ علیٰ ابی بکرؓ لایکون کافراالانه مبتدع.....ولوقذف عائشةؓ بالزنا کفرباللّٰه....من انکرابی بکرالصدیقؓ فهو کافر،وعلیٰ قول بعضهم هومبتدع ولیس بکافروالصحیح انه کافر،وکذلک من انکرخلافة عمرؓ فی اصح الاقوال:

(فتاوی فلاحیه:ج1:ص259)

تعزیہ بنانا،اس کو دیکھنا،اس کے لئے چندہ دینا:

سوال:تعزیہ وغیرہ بنانا کیسا ہے؟اس کو دیکھنا اس کی منت ماننا وغیرہ وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ بنانا، اس کے لئے چندہ وصول کرنا اور اس کا دیکھنا، سب ناجائز اور حرام ہیں۔ حضرت حسینؓ کی منت ماننے، تعزیہ وغیرہ کے نیچے سے نکلنے اور اس کو مؤثر بالذات سمجھنے سے ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

تعزیہ کے ساتھ جو معاملے کئے جاتے ہیں، ان کا معصیت و بدعت، بلکہ بعض کا قریب بہ کفر و شرک ہونا ظاہر ہے، اس لئے تعزیہ بنانا بلا شک ناجائز ہوگا اور چونکہ معصیت کی اعانت معصیت ہے، اس لئے اس میں چندہ دینا، اس میں شرکت کرنا، سب ناجائز ہوگا، بنانے والا اور اعانت کرنے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔

(فتاوی فلاحیہ: ج 1: ص 293)

عاشورہ کے دن حضرت حسینؓ کے نام کا کھانا لوگوں کو کھلانا:

سوال: یوم عاشورہ یعنی دس محرم الحرام کو حضرت حسینؓ کے نام پر نیاز کھانا، مثلاً: کھچڑا اور شربت وغیرہ اپنے محلے والوں اور پڑوسیوں کو اور دوست و احباب کو دینا کیسا ہے؟ اور جن کو دیا گیا ہے، ان کیلئے یہ کھانا کھانا کیسا ہے؟ نیز اس طرح کے نیاز کے کھانوں کے لئے لوگوں سے چندہ حاصل کرنا کیسا ہے؟

جواب: عاشورہ کے روز حضرت حسینؓ کی شہادت کے عنوان سے جتنے کام بھی کئے جاتے ہیں، وہ سب حرام اور ناجائز ہیں۔ کیونکہ ان میں غلط عقائد اور متعدد رسومات و بدعات شامل ہیں، مثلاً:

1.....ان کاموں کیلئے پہلے ہی سے ایک وقت متعین کیا جاتا ہے، یہ التزام مالایلزم ہے، جو صحیح نہیں ہے۔

2.....امیر و غیر یب سب کو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

3.....نذر و نیاز کا کھانا مال داروں کے لئے کھانا جائز نہیں ہے۔

4.....اس میں چندہ نہ دینے والے کو لعن طعن کیا جاتا ہے۔

5.....اس سے زیادہ اہم کام یہ ہے کہ کسی یتیم، مسکین، غریب اور بیوہ عورت کی مدد کی جائے، ان کی بہت سی ضروریات ہیں، اس کے باوجود اُن کے کاموں کیلئے چندہ دینے سے دُور بھاگتے ہیں۔ لہٰذا ضروری کاموں کو چھوڑ کر غیر ضروری کاموں میں مال خرچ کرنا فضول خرچی ہے، جو شرعاً حرام ہے۔ (فتاوی فلاحیہ: ج 1: ص 399)

محرم میں لوگوں کو شربت پلانا:

سوال: ہمارے یہاں پندرہ بیس دن پہلے جمعہ کی نماز میں مولانا صاحب کتاب دیکھ کر تعلیم کر رہے تھے، ماہ محرم کا پہلا خطبہ تھا، تعلیم کے دوران مولانا صاحب نے محرم کی بدعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دسویں محرم کو شربت پلانا

جائز نہیں، اس دن بہت سے لوگ کثرت کے ساتھ شربت تقسیم کرتے ہیں، اس کی اجازت نہیں ہے۔ یہ سن کر مجمع میں سے ایک پکا بدعتی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مولانا صاحب! کس کتاب میں ناجائز لکھا ہے؟ اس پر دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور ایک ہنگامہ اور فتنہ شروع ہو گیا۔

پھر چند دن کے بعد میری ملاقات ایک دوسرے بدعتی سے ہوئی، تو اُس نے کہا کہ عاشورہ کے دن جو شربت پلایا جاتا ہے، وہ حضرت حسینؓ کے ایصال ثواب کیلئے ہوتا ہے اور یہ شربت تو بہت سے لوگ پلاتے ہیں، اس میں کیا حرج ہے؟ تو میں نے کہا: میں اپنے بڑے علماء سے پوچھ کر اس کا تحقیقی جواب دوں گا۔ لہٰذا آپ اس کا مسکت اور تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں۔

جواب: لوگوں کو شربت، کھچڑا، زردا، یا بریانی کھلانا۔ دن اور مہینے کی تعیین و تخصیص کئے بغیر ثواب کا کام ہے، میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے جو بھی صدقہ کیا جائے میت کو اس کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت حسینؓ کو ثواب پہنچانا بھی جائز ہے۔ البتہ سوال میں مذکور کام (شربت پلانے) کو صرف یوم عاشورہ کے ساتھ خاص کر لینا اور اس دن اس عمل کی انجام دہی کو ضروری سمجھنا جائز نہیں ہے۔ یہ سمجھنا کہ حضرت حسینؓ بھوکے پیاسے شہید کئے گئے تھے، اس لئے اس دن شربت پلا کر اُن کو ثواب پہنچایا جائے، یہ غلط ہے۔

شربت پینے پلانے والے، نماز روزے سے غافل ہو کر ثواب کا عنوان دے کر ایک قسم کا ڈھونگ کرتے ہیں، اس لئے حدیث کی روشنی میں ان کاموں سے لوگوں کو منع کیا جاتا ہے۔ مباح امر کو ضروری سمجھ کر اُس میں اس قدر دلچسپی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ فرائض تک سے انسان غافل ہو جاتا ہے، اگر کوئی اس پر نکیر کرے تو لوگ اس سے جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

سوال کی تحریر کے موافق کہ عالم صاحب کے نکیر کرنے پر: مسجد میں شور شرابہ ہوا اور فتنہ شروع ہو گیا: سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کام کو بہت ضروری سمجھا جاتا ہے، اس لئے اس کے بدعت ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور اس کا کرنا جائز نہیں۔

ان دنوں میں حضور اکرم ﷺ سے جو عمل منقول ہے، وہ 9 اور 10، یا 10 اور 11 کا روزہ رکھنا ہے، شربت پینے پلانے والے لوگ اس سے غافل رہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت حسینؓ کی شہادت کے واقعہ سے جو عبرت حاصل کرنی چاہئے تھی، اس سے بے خبر رہتے ہیں اور لغویات میں مشغول ہو جاتے ہیں، اس لئے ایسے کام جائز نہیں۔

بدعتی لوگوں کا کہنا کہ: شربت تو بہت سے لوگ پلاتے ہیں: یہ کوئی شرعی دلیل نہیں ہے، حضرت آدم علیہ السلام

سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک حق کے حامی کم اور مخالف زیادہ رہے ہیں، لہذا شربت پلانے والوں کی اکثریت یہ کوئی حجت نہیں ہے۔ دلیل قرآن اور حدیث سے دکھائی جائے کہ دسویں محرم کو شربت پلانا ثواب کا کام ہے، ایک بھی دلیل وہ پیش نہیں کر سکتے، کیونکہ اس پر کوئی دلیل موجود ہی نہیں ہے۔ (فتاوی فلاحیہ: ج1: ص426)

شیعہ کے موت پر: انّاللّٰہ وانّاالیہ راجعون: پڑھنا:

سوال: کسی غیر مسلم یا شیعہ کے انتقال کی خبر سن کر: اناللّٰہ وانا الیہ راجعون: پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: غیر مسلم کے انتقال پر، نیز شیعہ کے انتقال پر، جبکہ اُس کے عقائد کفریہ ہوں: انا للّٰہ وانا الیہ راجعون: پڑھنا درست نہیں ہے۔

کافر و شیعہ کی موت کی خبر سننے پر: الحمدللّٰہ: پڑھنا چاہئے، کہ اس کے شرک و کفر کی اور عقائد باطلہ سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے زمین کو پاک کر دیا: قال اللّٰہ تعالیٰ: فاذا استویت انت ومن معک علی الفلک فقل الحمدللّٰہ الذی نجّنا من القوم الظّٰلمین: (فتاوی فلاحیہ: ج3: ص41)

تعزیہ بنانا:

تعزیہ اپنے ہاتھ سے بانس تراش کر بناتا ہے، پھر اس سے منت مانگی جاتی ہے، اس سے مرادیں مانگی جاتی ہیں، اس کے سامنے اولاد کی صحت کی دعائیں کی جاتی ہیں، سجدہ کیا جاتا ہے اور اس کی زیارت کو حضرت حسینؓ کی زیارت تصور کیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب اسلامی تعلیمات کے خلاف اور کفر و شرک والے اعمال ہیں۔

تعزیہ داری کی رسم سرتاسر ناجائز ہے، اس میں بعض چیزیں حرام اور بعض شرک اور بعض بدعت محدثہ ہیں، یہ رسم واجب الترک ہے۔ (فتاوی فلاحیہ: ج1: ص252)

تعزیہ کے لئے چندہ کرنا اور اس میں شرکت کرنا:

تعزیہ بنانا، اس میں ساتھ دینا، اس کیلئے چندہ کرنا اور اس میں شرکت کرنا بالکل حرام ہے، نیز تعزیہ سازی کا دل سے عقیدہ رکھنے والا ایمان سے بھی نکل جاتا ہے، لہذا اس سے بچنا ضروری ہے۔ (فتاوی فلاحیہ: ج1: ص257)

غیر مسلم کے جنازے کو دیکھ کر: انّاللّٰہ وانّاالیہ راجعون: پڑھنا:

سوال: کسی غیر مسلم کے جنازے کو دیکھ کر: اناللّٰہ وانا الیہ راجعون: پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کافر کے جنازے کو دیکھ کر:اناللّٰہ وانا الیہ راجعون:پڑھنا درست نہیں ہے۔

(فتاوی فلاحیہ:ج3:ص 41)

غیر مسلموں کے مذہبی میلوں میں شرکت اور خرید وفروخت کرنا:

سوال:ہنود کے مذہبی تیوہار: کوکول اشٹمی: کے میلے میں جانا اور وہاں لگی ہوئی دوکانوں سے کوئی چیز خریدنا کیسا ہے؟

جواب: ایسے میلوں میں جانا جائز نہیں ہے، گناہ کبیرہ ہے۔ان میلوں میں جا کر کوئی چیز خریدنا یا بیچنا بھی جائز نہیں ہے۔

حضرت مولانا عبدالحی لکھنویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ اس طرح کی کھیل کود کی جگہوں میں جانا بھی حرام ہے، کوئی مسلمان ایسی چیزوں سے راضی رہے اور اُسے اچھی سمجھے تو یہ اُس کے کفر کا سبب ہوگا۔

اس لئے: کوکول اٹھم: کے میلے میں جانا، اس میں کسی چیز کو خریدنا جائز نہیں ہے، یہ اُن کے تیوہار کو پسند کرنا اور اس کو فروغ دینے اور کفار کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔(فتاوی فلاحیہ:ج 1:ص 307)

غیر مسلم کی نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین:

سوال: ایک مسلمان عورت بھیلواڈا گاؤں میں رہتی ہے، جس کے یہاں ایک غیر مسلم بیوہ بھی رہتی ہے، اس کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی ہے، پہلی شادی سے اس کی ایک لڑکی تھی، جس کا انتقال ہوگیا ہے، ایسا ارادہ ہورہا ہے کہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جاسکتا ہے؟اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

جواب: جنازے کی نماز کی صحت کیلئے شرط یہ ہے کہ میت مسلمان ہو۔جب اُس عورت کے ایمان لانے کی خبر گاؤں والوں میں سے بھی کسی کو نہیں ہے اور نہ خود اُس عورت نے بھی آج تک اپنے ایمان کا اظہار کیا ہے، تو جب (اُسی حالت میں) انتقال کرے گی، تو اُس کو نہ تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہوگا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

جو لوگ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے اور اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے، وہ گنہگار ہوں گے۔ اور یہی حکم اس کی لڑکی کا بھی ہے۔(فتاوی فلاحیہ:ج3:ص 131)

غیر مسلم کو زکوۃ دینا:

سوال: کیا زکوۃ کی رقم غیر مسلم کو دی جاسکتی ہے؟

جواب: نہیں، جائز نہیں ہے۔اس سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔(فتاوی فلاحیہ:ج3:ص542)

شعائرِ کفر کی تشہیر جائز نہیں:

سوال: میرے ایک دوست ہیں جن کی دوکان ہے،وہ ہر سال کیلنڈر چھپوا کر اپنے گاہکوں کو مفت میں تقسیم کرتے ہیں،گاہکوں میں مسلم اور ہندو، دونوں ہوتے ہیں،مسلمانوں کو اسلامی شعائر،کعبہ،مساجد وغیرہ کی تصویر والا کیلنڈر دیتے ہیں،جبکہ ہندوؤں کو ہندوانہ شعائر مثلاً:مندر،گن پتی،سائیں بابا اور دوسری مورتیوں کی تصویر والا کیلنڈر دیتے ہیں۔تو ان کا یہ فعل شرعاً کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟

جواب:ناجائز ہے،کفر اور شعائر کفر کا اشتہار بھی حرام ہے۔(فتاوی فلاحیہ:ج1:ص271)

ہندو مسلم اتحاد کیلئے مسلمانوں کا راکھی بندھوانا اور ماتھے پر ٹیکا لگوانا:

سوال: ہندوستان میں ہندو قوم میں راکھی باندھنے کا تہوار منایا جاتا ہے،جس میں بعض ہندو عورتیں مسلمانوں کو بھی راکھی باندھتی ہیں اور بھائی بناتی ہیں۔راکھی باندھنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تھالی ہوتی ہے،اس تھالی میں ایک ناریل،راکھی،جلتا ہوا چراغ اور ٹیکا لگانے کیلئے لال رنگ کا کنکو ہوتا ہے،وہ عورت پہلے راکھی باندھتی ہے،پھر سر پر ٹیکا لگاتی ہے،پھر ناریل ہاتھ میں دیتی ہے،اس کے بعد مسلمان (راکھی بندھوانے والا) اس تھالی میں روپیہ ڈالتا ہے،اس طرح سے وہ ہندو عورت اور مسلمان جس کو راکھی باندھی گئی ہے،بھائی بہن بن جاتے ہیں۔ہندو مسلم اتفاق قائم رکھنے کے لئے ایسا کیا جاتا ہے،دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مومن کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے،جان،مال، عزت و آبرو اور نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ جل شانہ کو جانے،اس کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔الغرض مسلمان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ جل شانہ پر اعتماد کرنا چاہئے۔

مسلمان،کفر یا شعارِ کفر (شعارِ کفر کا معنی ہے وہ چیز جس سے کافر کی پہچان ہو،جیسے زنار باندھنا،راکھی بندھوانا، پیشانی یا سر پر ٹیکا لگانا اور سر پر چوٹی رکھنا وغیرہ) کا ارتکاب بہ خوشی کرے،تو ایمان سے خارج ہوجائے گا۔

شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ جو شخص مجوس کی ٹوپی یا زنار (جو مذہبی پہچان ہے) پہنے گا، تو ایمان سے خارج ہو جائے گا، ہاں اگر مجبوری ہو یا جان کا خوف ہو، پھر ان اُمور کا ارتکاب کر لے تو ایمان سے خارج نہیں ہوگا۔

لہذا جن مسلمانوں نے یہ کام کیا ہے، ایمان سے نکل جائیں گے، ان کیلئے لازم ہے کہ ایمان کی تجدید کر کے نکاح کی تجدید کریں، کیونکہ ایمان سے نکل جانے کی وجہ سے نکاح ٹوٹ گیا۔ لہذا تجدید نکاح ضروری ہے۔

(فتاوی فلاحیہ: ج 1: ص 266)

کفار کے مذہبی رسومات میں شرکت کرنا:

بلاضرورت کسی کافر کے جنازہ یا تجہیز و تکفین کی رسومات میں از ابتدا تا اختتام شرکت جائز نہیں ہے۔ کیونکہ: من تشبّہ بقوم فھو منھم: اور: من کثر سوادقوم فھو منھم: کا مصداق ہے، اگر چہ خود کوئی فعل انجام نہ دیتا ہو۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: و لا تصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّ لا تقم علیٰ قبرہ:

علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اگر چہ عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے، لیکن سب ہی کفار کو عام ہے، جیسا کہ بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

اور اگر چہ یہ آیت صلوۃ جنازہ اور قبر پر دعا کی ممانعت کیلئے ہے، لیکن رسوماتِ کفار اور شرکیہ اعمال کی مجلس میں شرکت ایک مستقل گناہ ہے۔ ارشاد ربانی ہیں:

:وَاِذَارَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَافَاَعْرِضْ عَنْھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْافِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ،وَاِمَّایُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَاتَقْعُدْبَعْدَالذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ:وَمَا عَلَی الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰکِنْ ذِکْرٰی لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ:وَذَرِالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْادِیْنَھُمْ لَعِبًاوَّلَھْوًاوَّغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَذَکِّرْبِہٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا کَسَبَتْ،لَیْسَ لَھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ:(الانعام:آیت 68:69:70)

اور (اے مخاطب) جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات (اور احکام) میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں (کے پاس بیٹھنے) سے کنارہ کش ہو جا، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جاویں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے (یعنی ایسی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت یاد نہ رہے) تو (جب یاد آوے) یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالموں کے پاس مت بیٹھ (بلکہ فوراً اُٹھ کھڑا ہو) اور (اگر کوئی واقعی دنیوی یا دینی ضرورت ایسی مجلس میں جانے کی ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ) جو لوگ (ممنوعاتِ شرعیہ سے جن میں بلاضرورت ایسی مجالس میں جانا بھی داخل ہے) احتیاط رکھتے ہیں، اور ان پر ان

(طعانین و مکذبین) کی بازپرس (اور گناہِ طعن) کا کوئی اثر نہ پہنچے گا (یعنی ضرورت وہاں جانے والے گنہگار نہ ہوں گے) ولیکن اُن کے ذمہ (بشرطِ قدرت) نصیحت کر دینا ہے شاید وہ (طعنے دینے والے) بھی (ان خرافات سے) احتیاط کرنے لگیں (خواہ قبول اسلام کر کے خواہ ان کے لحاظ سے) اور (کچھ مجلسِ تکذیب کی تخصیص نہیں، بلکہ) ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ جنہوں نے اپنے (اس) دین کو (جس کا ماننا ان کے ذمہ فرض تھا یعنی اسلام کو) لہو ولعب بنا رکھا ہے (کہ اس کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں) اور دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے (کہ اس کی لذات میں مشغول ہیں، اور آخرت کے منکر ہیں، اس لئے اس تمسخر کا انجام نظر نہیں آتا) اور (کنارہ کشی وترکِ تعلقات کے ساتھ ایسے لوگوں کو) اس قرآن کے ذریعہ سے (جس سے یہ تمسخر کر رہے ہیں) نصیحت بھی کرتا رہ، تا کہ کوئی شخص اپنے کردارِ (بد) کے سبب (عذاب میں) اس طرح نہ پھنس جاوے کہ کوئی غیر اللہ نہ اس کا مددگار ہو اور نہ سفارشی ہو۔

الغرض تفریح طبع کیلئے یا صرف خوشامد کیلئے یا کسی دنیوی غرض کیلئے ایسی مذکورہ شرکت جائز نہیں ہے۔

(فتاوی فلاحیہ: ج3: ص154)

غیر مسلموں کے مذہبی اُمور اور جنازہ میں شریک ہونا:

غیر مسلموں کے جنازے میں حاضری (جبکہ کسی تعلق یا مصلحت کی بنا پر ہو تو) گنجائش ہے، مگر شرط یہ ہے کہ اُن کے مذہبی کاموں سے دُور رہے، ان کے مذہبی اُمور میں شریک رہنا جائز نہیں۔ بلکہ ان کے مذہبی اُمور او رریت ورواج کو کوئی اچھا سمجھے گا تو اس کے ایمان سے نکل جانے کا اندیشہ ہے۔

کفایت المفتی میں ہے کہ نماز جنازہ اصل میں دعا واستغفار ہی ہے، اور مسلمانوں کا کفار کی عبادت گاہوں میں جا کر اِن کے مذہبی اعمال میں شریک ہونا سخت خطرناک ہے، کیونکہ اس سے ان کے اعمال دینیہ کی تعظیم اور ان کے مذہبی اُمور کی پسندیدگی ورضا معلوم ہوتی ہے، اور یہ باتیں شریعت مطہرہ اور غیرت اسلامی کے خلاف ہیں۔

(فتاوی فلاحیہ: ج3: ص128)

بدعات پھیلانے والے اور اکابر دیوبند کو کافر کہنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: ہمارے یہاں بڑودہ کی جامع مسجد میں ایک عالم دین، جمعہ اور عیدین کے خطیب وامام ہے، نیز وہ اپنے محلّہ کی مسجد میں پنج وقتہ نماز کے بھی امام ہیں، لیکن ان کے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد سے مختلف ہیں۔

1971ء میں بڑودہ میں جب پہلی مرتبہ جماعت اسلامی کا جلسہ ہوا تو ان امام صاحب نے اس میں کافی بڑھ

چڑھ کر حصہ لیا اور مدعوئین میں ان کا نام سرفہرست تھا اور وہ اس میں شریک بھی ہوئے ۔اور نومبر 1983ء میں جماعت اسلامی نے ایک کانفرنس کی تھی ،اُس میں بھی اِن کو دعوت دی گئی ،ان کے محلّہ میں جماعت اسلامی کا یہ پروگرام تھا، اُس میں تقریر کرنے والوں کی فہرست میں ان کا نام تھا،لیکن کسی عذر کی وجہ سے وہ شریک نہیں ہو سکے اور اپنی جگہ اپنے لڑکے کو بھیجا، چنانچہ ان کے لڑکے نے اپنے والد کے بدلہ میں تقریر کی۔

گجرات کے علماء نے جماعت اسلامی کے دینی انحراف اور اعتقادی کجروی کے بارے میں جو متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے،مذکورہ امام اس کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں،علاوہ ازیں جن چیزوں کو علمائے حق، دلائل کی روشنی میں بدعت کہتے ہیں، اُن کو یہ شخص جائز سمجھتے ہیں اور اپنی تقریر میں بھی بہت سی بدعات کو بیان کر کے ان کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔حضرت گنگوہیؒ،حضرت تھانویؒ اور مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ وغیرہ بزرگانِ دین کو کھلے عام کافر کہتے ہیں اور ان کے کفر کے متعلق متعدد مرتبہ فتوی بھی دے چکے ہیں،جس پر ہمارے پاس گواہ بھی موجود ہیں۔اِن سب احوال کے پیشِ نظر مندرجہ ذیل سوالا کا حل مطلوب ہیں:

1.....مذکورہ اوصاف کا حامل شخص پنج وقتہ نماز اور جمعہ وعیدین کی امامت کراتا ہو،تو اس کی امامت کے متعلق کیا حکم ہے؟

2.....اگر کوئی شخص ان سب حالات کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے اور دوسری مسجد میں کسی صحیح العقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھ لے تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

3.....مسئلہ جاننے کے بعد بھی اگر کوئی شخص اس کے پیچھے نماز پڑھے تو گنہگار ہوگا یا نہیں؟ اور اس کیلئے نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟

4.....مقامی علماء اور دیندار طبقہ شخص مذکور کی امامت سے خوش نہیں ہیں،ایسی صورت میں ان کا امام بننا شرعاً کیسا ہے؟

5.....متقی، پرہیزگار اور متبع سنت علماء کو کافر کہنا کیسا ہے؟ اس سلسلہ میں شریعت کی حدود کیا ہیں۔

جواب: **1**.....جس شخص کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے خلاف ہو اور ایسی جماعت کا متبع اور حامی ہو،جس کے اصول:ماانا علیه واصحابی: کے خلاف ہوں،اُس جماعت کے اجلاس میں شریک ہو کر تقریر کرتا ہو اور غیر اسلامی احکام کو صحیح جانتا ہو،تو وہ فقہ کی اصطلاح میں بدعتی ہے۔

جو بات قرآن کریم،احادیث نبویہ ﷺ اور:قرون مشهود لها بالخير: سے ثابت نہ ہو،اس کی ترویج

واشاعت کرنے والا بدعتی ہی ہوسکتا ہے اور بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،لہذا دوسری مسجد میں جا کر جمعہ اور عیدین ادا کرنا چاہئے ۔ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کی اقتدا کرنا درحقیقت اس کی عزت کرنا ہے، جبکہ بدعتی کی تعظیم وتکریم ممنوع ہے۔

2.....متبع سنت امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب حاصل ہوگا،اس لئے اسی مسجد میں نماز پڑھنی چاہئے جس کا امام صحیح العقیدہ اور متبع سنت ہو۔

3.....جو نماز کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا ہوئی ہو،اُسے دوبارہ پڑھنا چاہئے ۔فاسق کے پیچھے ادا کی گئی نماز کا اعادہ واجب ہے،ہاں اگر وقت نکل گیا تو اعادہ کرنا واجب نہیں ہے،اور بدعتی تو فاسق سے بھی زیادہ گنہگار ہے،لہذا اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا اگر وقت باقی ہو،تو لوٹانا ضروری ہے ۔اگر دوسری مسجد ہے تو وہاں نماز پڑھیں،اگر دوسری کوئی مسجد نہ ہو تو اسی کے پیچھے پڑھ لیں،مقتدیوں کو جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

مسجد کے متولیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ متبع سنت اور صحیح العقیدہ امام کا تقرر کریں اور ایسے امام کو مسجد کی امامت سے علیحدہ کردیں ۔البتہ اگر اس میں فتنہ کا اندیشہ ہو تو ذمہ داران ومتولیان گنہگار نہ ہوں گے،تاہم گھر میں نماز ادا کرنے کے بجائے مسجد میں اس امام کی اقتدا میں نماز ادا کی جائے،تاکہ جماعت کے ثواب سے محرومی نہ ہو۔

4.....جس امام میں دینی اعتبار سے کوئی خرابی ہو،اور لوگ اس سے ناراض ہوں تو اس کی ذمہ داری ہے کہ منصب امامت سے سبکدوش ہوجائے ۔حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے،ایک وہ شخص ہے جو امامت کراتا ہو اور لوگ اس کے کسی دینی امر پر ناراض ہوں ۔دوسری حدیث میں ہے کہ: تین شخصوں کی نماز ان کے سر سے اوپر نہیں جاتی ہے،ایک وہ شخص ہے جو امامت کرائے اور لوگ اس کی کسی دینی بات پر ناراض ہو۔

پس ایسے امام کیلئے ضروری ہے کہ امامت سے الگ ہوجائے،اگر وہ خود استعفیٰ نہیں دیتا ہے تو متولی اس کو علیحدہ کردے،البتہ اس کا خیال رکھے کہ فتنہ وفساد پیدا نہ ہو۔

5.....کسی مسلمان کو کافر کہنا جائز نہیں،حرام ہے،جب تک وہ کسی دینی عقیدے یا ضروریات دین میں سے کسی کا انکار نہ کرے،اور متقی وپرہیزگار اور متبع سنت علماء پر،جنہوں نے اپنی زندگی دین کی خدمت کیلئے وقف کردی ہو،ان کی عبارتوں میں تحریف وترمیم کرکے کفر کا فتوی لگانا تو سخت حرام ہے،بلکہ ایسے فتوی لگانے والے کے ایمان کا خطرہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے،تو یہ کفر کا لفظ دونوں میں سے کسی کی طرف لوٹے گا،یا تو جس کو کہا گیا اس کی طرف (جبکہ وہ واقعی کافر ہو) اور اگر وہ کافر نہ ہو،تو کہنے والے کی طرف (کہ اس نے ایک مسلمان کو کافر

کہا)۔اس لئے کسی بھی مسلمان پر کفر کا فتوی لگانا حرام ہے اور اس میں خود فتوی دینے والے کے کفر کا اندیشہ ہے۔

علمائے دیوبند، جن کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے، رات دن اللہ تعالیٰ جل شانہ کی یاد میں رہتے تھے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احکام کے پابند اور رسول اکرم ﷺ کی سنتوں کے متبع اور نوافل و مستحبات کے خوگر تھے، حضور اکرم ﷺ سے والہانہ تعلق اور آپ ﷺ کے ایک ایک قول و فعل پر اپنی ساری کائنات فدا کر دینے والے تھے، جیسا اِس پر اُن حضراتؒ کی لکھی ہوئی قرآن کریم کی تفاسیر، احادیث کی شروحات اور مختلف فنون کی قیمتی تصنیفات شاہدِ عدل ہیں، ان حضراتؒ کے متعلق کفر کا فتوی صادر کرنے والے کے کفر کا اندیشہ ہے۔

لہٰذا مذکورہ بزرگانِ دین کی کتابوں کی عبارتوں کو توڑ مروڑ کر غلط اعتراض کرنا اور ان پر کفر کا فتوی لگانا حرام ہے، جو امام ایسا کرے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(فتاوی فلاحیہ: ج1: ص282)

بدعتی رشتہ داروں کی خوشی وغم میں شریک ہونا:

سوال: یہاں لوگ ہمیں وہابی سمجھتے ہیں، ہمارے رشتہ دار شادی یا انتقال وغیرہ کا موقع ہو تو دعوت دیتے ہیں، لیکن جب ہم اُن کو مدعو کرتے ہیں، تو وہ لوگ آتے نہیں ہیں۔ہم سے بہت نفرت کرتے ہیں اور ہمارے یہاں جنازہ میں بھی شریک نہیں ہوتے۔تو ہمیں اُن کی دعوت یا جنازے میں حاضر ہونا چاہئے یا نہیں؟ نیز دوسرے اعتبار سے بھی ہم پر بہت ظلم کرتے ہیں اور ہماری پانچ ہزار کی بستی ہے، اس میں ہم پچاس فیصد ہیں، وہ لوگ ہم کو بعض مساجد سے بھی نکالتے ہیں اور ہماری بے عزتی کرتے ہیں، اسی طرح ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کے ساتھ اپنی لڑکیاں و لڑکوں کا رشتہ بھی قبول نہیں کرتے۔آپ جناب ہمارے مذکور مسائل کا حل مرحمت فرمائیں۔

جواب: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت میں ایک جماعت ایسی ہوگی جو قیامت تک حق پر رہے گی، اس جماعت کو نہ تو کوئی برباد کر سکے گا اور نہ ہی ذلیل کر سکے گا، یعنی ان کو کوئی بھی دلائل کے ذریعہ پسپا نہیں کر سکے گا۔

یاد رہے آپ حق پر ہیں اور اسی جماعت کے پیرو کار انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں، چھوٹی بڑی تکلیف برداشت کیجئے، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اوپر کتنی بڑی بڑی مصیبتیں آئیں، لیکن ان کے اخلاق، عفو و درگذر کیسے تھے، لہٰذا آپ بھی عفو و درگذر سے کام لیں اور ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتے رہیں۔

ان کی دعوتوں میں شرکت سے اگر ایمان و اعتقاد کے عدمِ تحفظ کا اندیشہ ہو تو بالکل ہی نہ جائے، ہاں اگر جانے کے باوجود ایمان و اعتقاد پر کسی قسم کا اندیشہ نہ ہو، تو جانا جائز ہے، لیکن اس نیت سے جانا چاہئے کہ وہاں جا کر اگر موقع ملا تو

حق بات کہوں گا۔

مذکور رشتے دار یہاں کام نہیں آتے ہیں تو آپ کو فکر کی کوئی ضرورت نہیں، انہیں فکر کرنا چاہئے کہ آخرت کی منزل تو اس سے زیادہ سخت ہے، جہاں حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں بدعتی حوض کوثر سے محروم رہیں گے اور فرشتے دھکا دے کر اُن کو ہٹا دیں گے۔

:فتاوی محمودیہ: میں ہے کہ اگر بدعتی کے ساتھ میل جول رکھنے اور اس کے یہاں کھانا کھانے سے اس کی اصلاح کی توقع ہو تو میل رکھنا بہتر ہے، اگر اس سے خود بدعات میں مبتلا ہونے یا بدعات کی تائید کا اندیشہ ہو تو میل جول نہیں رکھنا چاہئے۔(فتاوی فلاحیہ:ج 1:ص 474)

مفتی محمد جعفر ملی رحمانی صاحب کا فتوی

(صدر دار الافتاء جامعہ اکل کوا)

دسویں محرم کو شربت پلانا:

بعض لوگ دس محرم کو لوگوں کو شربت پلاتے ہیں، یہ عمل اپنی ذات میں مباح تھا، کیونکہ جب پانی پلانے میں ثواب ہے تو شربت پلانے میں کیوں نہیں، مگر آج کل لوگ اس عمل کو بطور رسم کرتے ہیں، نیز اس میں اہل رفض کے ساتھ شبہ بھی ہے۔اسی طرح اس عمل میں ایک خرابی یہ بھی پوشیدہ ہے کہ شربت اس لئے پلایا جاتا ہے کہ حضراتِ شہدائے کربلا پیاسے شہید ہوئے تھے، اور شربت پیاس بجھانے والا ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس رسم کی پابندی کرنے والوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ شربت اُن شہداء کو پہنچتا ہے، جبکہ یہ شربت وہاں نہیں پہنچتا، اور نہ ہی اُن کو اس شربت کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کیلئے جنت میں اعلیٰ نعمتیں عطا کر رکھی ہیں، جن کے مقابلے میں یہاں کا شربت کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔اس لئے شربت پلانے کی اس رسم سے احتیاط لازم ہے، تاکہ اس عقیدہ کی اصلاح ہو جائے۔

(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج3:ص26)

مسلمانوں کے ناموں میں شیعہ کا اثر:

جہاں مسلمانوں میں اہل باطل کی بدعات وخرافات کا اثر پایا جاتا ہے وہیں اُن کے ناموں پر بھی اہل تشیع (شیعہ) کا اثر پایا جاتا ہے، مثلا: اصل نام کے ساتھ جس طرح تبرّک کے لئے محمد: اور: احمد: ملانے کا دستور ہے، اسی طرح .....علیؓ، حسنؓ، حسینؓ: ملایا جاتا ہے۔لیکن صدیق، فاروق، عثمان: یا اور کسی صحابی کا نام یا لقب بطور تبرّک، اصل نام کے ساتھ ملانے کا دستور نہیں۔نیز نسبت غلامی بھی: علیؓ، حسنؓ، حسینؓ: کی طرف تو کی جاتی ہے مگر اور کسی صحابی کی غلامی کو گوارا نہیں کیا جاتا۔عورتوں میں بھی: کنیز فاطمہ: کا نام تو پایا جاتا ہے، مگر: خدیجہ، عائشہ اور دیگر ازواج مطہراتؓ اور

صاحبزادیوںؓ کی کنیز، کہیں سنائی نہیں دیتی۔اس سے بھی بڑھ کر مسلمانوں میں: الطاف حسین، فضل حسین، اور فیض الحسن: جیسے شرکیہ نام بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔لہذا ہم مسلمانوں کو اس طرح کے مشتبہ نام رکھنے سے احتراز واحتیاط کرنا چاہئے۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج9:ص60)

بائیس رجب کے کونڈوں کی رسم سے بچنا لازم ہے:

بائیس رجب کو بعض جگہ کونڈہ کرنے کا رواج ہے، جبکہ کونڈوں کی مروجہ رسم اہل سنت والجماعت کے مذہب میں محض بے اصل، خلافِ شرع اور بدعتِ ممنوعہ ہے۔کیونکہ 22 رجب نہ حضرت جعفر صادقؒ کی تاریخ پیدائش ہے اور نہ تاریخ وفات۔حضرت جعفر صادقؒ کی ولادت 8 رمضان 80 ہجری یا 83 ہجری میں ہوئی اور وفات ماہِ شوال 148 ہجری میں ہوئی ہے، البتہ 22 رجب سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی تاریخ وفات ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محض پردہ پوشی کیلئے اس رسم کو حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، ورنہ درحقیقت یہ تقریب حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی، اُس وقت اہل سنت والجماعت کا غلبہ تھا، اس لئے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرینی علانیہ تقسیم نہ کی جائے تاکہ راز فاش نہ ہو، بلکہ دشمنانِ حضرت امیر معاویہؓ خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے یہاں جاکر اُسی جگہ یہ شیرینی کھالیں جہاں اس کو رکھا گیا ہے، اور اس طرح اپنی خوشی ومسرت ایک دوسرے پر ظاہر کردیں، جب اس کا چرچا ہوا تو اس کو حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کرکے یہ تہمت اُن پر لگائی کہ انہوں نے خود اِس تاریخ میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے، حالانکہ یہ سب من گھڑت ہے۔

لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہرگز ایسی رسم نہ کریں، بلکہ دوسروں کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کرکے اس سے بچانے کی کوشش کریں۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج6:ص27)

ماہِ محرم میں سوگ وماتم کرنے، مرثیہ خوانی وتعزیہ وغیرہ کا حکم:

ماہِ محرم الحرام میں سوگ وماتم کرنا، مرثیہ خوانی کی مجلس کرنا اور اس میں شرکت کرنا، اور علم یعنی جھنڈا وتعزیہ یعنی حضرت حسینؓ اور اہل بیتؓ کی تُربتوں کی نقل، کاغذ وبانس وغیرہ سے بطورِ یادگار بنانا، اُس پر بَدھی یعنی ہار اور پھول چڑھانا، تعزیوں پر نذر ونیاز دلوانا، تعزیہ کو حاجت روا، یعنی ذریعۂ حاجت روائی سمجھنا، پَیر اگ یعنی فقیر بننا، پَیک یعنی قاصد وپَیر کارہ بننا، نیز تعزیوں سے منتیں اور مُرادیں مانگنا وغیرہ، یہ سب خرافات جو روافض کرتے ہیں، قطعاً بدعت، جہالت پر

جہالت، حماقت اور ناجائز وحرام ہیں، اور اِن سب بدعات وخرافات کے نہ کرنے کو باعثِ نقصان خیال کرنا زنا نہ وہم ہے، مسلمانوں کو ایسی غلط حرکات سے باز آنا چاہئے۔

(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج8:ص27)

دس محرم کو انجام دی جانے والی خرافات کا حکم:

دس محرم کے دن کو خاص کر کے سرمہ لگانا، خضاب لگانا، غسل کرنا، رشتہ داروں سے ملاقات کرنا، خاص قسم کا کھانا پکانے کا اہتمام کرنا، دودھ اور شربت یا کھچڑا وغیرہ تقسیم کرنا، اور اِن اُمور کو لازم وضروری سمجھنا، یہ سب بدعت ہیں، دین اسلام میں اِن کی کوئی اصل نہیں ہے، نیز اِس میں روافض کے ساتھ تشبہ بھی لازم آتا ہے، جو ممنوع ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس طرح کی خرافات کو ترک کر دیں۔

(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج11:ص26)

محرم الحرام میں شہادتِ حضرت حسینؓ کے قصے سنانا:

محرم الحرام میں ایسے جلسے جلوس کرنا جن میں شہادتِ حضرت حسینؓ کے قصے سنے سنائے جاتے ہیں، شرعاً منع ہے۔ کیونکہ اس میں اہل باطل کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔ اور اُن قصوں کو سن کر صدمہ اور بزدلی پیدا ہوتی ہے جو اسلامی تقاضوں کے خلاف ہے، کیونکہ اسلام..... مسلمانوں میں بلند ہمتی اور بہادری کا خواہاں ہے۔

نیز شہادت کے موضوع پر جتنے بھی رُونے رُلانے کے واقعات سنائے جاتے ہیں اُن میں سے اکثر وبیشتر غلط ہیں، جن کا سننا سنانا درست نہیں، کیونکہ تاریخ پر اہل تشیع (شیعہ) کا تسلط، تقیہ باز منافق شیعوں کا مسلمانوں میں گھس کر من گھڑت روایات کی اشاعت کرنا اور مسلمانوں کا آلِ رسول ﷺ سے غیر معمولی محبت وعقیدت کی وجہ سے ہر واقعۂ شہادت کو صحیح باور کر لینا، یہ وہ اُمور ہیں کہ ان کی وجہ سے واقعۂ شہادت کی صحیح حقیقت کا انکشاف ناممکن ہے۔ لہذا ہمیں مذکورہ بالا خرافات سے بچنے کا پورا اہتمام کرنا چاہئے۔

(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج9:ص53)

دس محرم کو تعطیل کرنے اور مدارس وغیرہ میں چھٹی کرنے کی قباحتیں:

دسویں محرم کو کاروبار بند کرنے اور مدارس وغیرہ میں چھٹی کرنے میں کئی قباحتیں ہیں، مثلاً: اہل تشیع (شیعہ)

کے ساتھ تشبہ ہے:مافی سنن ابی داود:عن ابن عمرؓ قال:قال رسول اللّٰہﷺ:من تشبّہ بقوم فھو منھم:مافی بذل المجھود:قال القاریؒ:من شبہ نفسہ بالکفار مثلاً فی اللباس وغیرہ اوبالفساق اوالفجار اوباھل التصوف والصلحاءوالابرارفھومنھم ای فی الاثم اوالخیر عنداللّٰہ تعالیٰ:

:مافی شرح الطیبی:قولہ:من تشبّہ بقوم:ھذاعام فی الخَلق والخُلق والشعار، واذاکان الشعار اظھر فی التشبّہ: بلکہ اس سے بڑھ کراُن کی تائید وتقویت ہے۔

نیز اُس دن شیعہ اپنے مذہب کیلئے بے پناہ مشقت اور سخت محنت کا مظاہرہ کرتے ہیں،اس کے برعکس مسلمان تمام دینی اور دنیوی کاموں کی چھٹی کر کے اپنے بے کاری اور بے ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اسی طرح چھٹی کی وجہ سے اکثرمسلمان تعزیہ کے جلوس اور ماتم کی مجلسوں میں چلے جاتے ہیں،جس پر کئی گناہ مرتب ہوتے ہیں،مثلاً:اس سے دشمنانِ اسلام کی رونق بڑھتی ہے،جبکہ دشمنوں کی رونق بڑھانا گناہ ہے۔

:مافی القرآن:ولاترکنواالی الّذین ظلموافتمسّکم النّار:مافی التفسیرالمنیر:ولاتمیلوا الی الظّالمین بمودۃ اومداھنۃ اورضیً باعمالھم اواستعانۃ بھم اواعتماد علیھم فتصیبکم النّار برکونکم الیھم:مافی کنزالعمال:عن عبداللّٰہ بن مسعودؓ،عن النبیﷺ قال:من کثّرسوادقوم فھو منھم:ومن رضی عمل قوم کان شریکاً فی عملہ: اوراس میں گناہ کودیکھنا پایا جاتا ہے،جبکہ گناہ کودیکھنا بھی گناہ ہے۔

اس لئے دسویں محرم کونہ کاروبار بند کرنا چاہئے اورنہ مدارس وغیرہ کوچھٹی دینا چاہئے،کیونکہ ممنوع کاموں کا ذریعہ بھی ممنوع ہوتا ہے۔:مافی موسوعۃ قواعد الفقھیۃ:ماافضی الی الحرام کان حراما:مافی بدائع الصنائع:ماادی الی الحرام فھوحرام:

(المسائل المھمہ فیماابتلت بہ العامۃ:ج9:ص65)

محرم میں تعزیہ نکالنا اوراس میں شریک ہونا اورسبیل لگانا:

ماہِ محرم میں تعزیہ مع علم کے نکالنا اوراس کے ساتھ مرثیہ پڑھنا،نیز جلوس کے ساتھ شریک ہونا اورنذرِ حسینؓ کی سبیل نکالنا،اس کا پینا اور پلانا اورکوکارِثواب سمجھنا یہ تمام اُمور.....بدعت اورروافض کا شعار ہیں۔

(محقق ومدلل جدیدمسائل:ج1:ص83)

غالی شیعہ مذہب اختیار کرنے سے نکاح کا حکم:

اگر کوئی شادی شدہ مسلمان مرد یا عورت ایسے مذہب کو اختیار کر لے جس کو علماء کرام نے کفر قرار دیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور نکاح بھی ٹوٹ جائے گا، جیسے قادیانی، پرویزی، اسماعیلی، غالی شیعہ، کوہر شاہی، آغا خانی وغیرہ۔

:مافی ردالمحتار علی الدرالمختار:و بهذاظهران الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی اوکان ینکرصحبة الصدیق اویقذف السیدة عائشةؓ فهو کافرلمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة:(محقق و مدلل جدیدمسائل:ج 1:ص 301)

سنی کے نکاح میں شیعہ گواہ:

سنی کے نکاح میں شیعہ گواہ نہیں بن سکتا۔:وفی الفتاوی الهندیة:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنهماوالعیاذباللّٰه فهو کافر.....ویجب اکفارالروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاو بتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامر والنهی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی الیٰ محمدﷺدون علیؓ،وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین،کذافی الظهیریة:(محقق ومدلل جدید مسائل:ج2:ص174)

سنی اور شیعہ کا نکاح:

وہ شیعہ مرد یا عورت جن کا عقیدہ یہ ہو کہ:حضرت علیؓ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا:حُلُوْل:ہوا تھا یا وہ حضرت علیؓ کو نبی آخر الزماں مان کر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی پہنچانے میں غلطی کا اعتقاد رکھتے ہوں یا قرآن شریف کو :مُحَرّف: مانتے ہوں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہوں یا شیخین (سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ) کو کافر گردانتے ہوں یا صحابہ کرامؓ کی سب وشتم (گالی:بدزبانی) کو حلال سمجھتے ہوں تو وہ کافر ہیں۔اُن سے سنی مرد وعورت کا نکاح درست نہیں ہے۔

:وفی الهندیة:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنهماوالعیاذباللّٰه فهو کافر، وان کان یفضل علیاًؓ علیٰ ابی بکرؓ لایکون کافرااّلانه مبتدع،ولوقذف عائشة الصدیقةؓ

بالزنا کفر باللّٰہ.....من انکر امامة ابی ابکر الصدیقؓ فھو کافر:

:وفی بدائع المصنائع:ومنھا:ان لاتکون المرأة مشرکة اذاکان الرجل مسلماً، فلایجوزللمسلم ان ینکح المشرکة لقولہ تعالٰی:ولاتنکحوالمشرکٰت حتّٰی یؤمن:

:ومنھااسلام الرجل اذاکانت المرأة مسلمة،فلایجوزانکاح المؤمنة الکافر، لقولہ تعالیٰ:ولاتنکحوالمشرکٰت حتّٰی یؤمن:ولان فی النکاح المؤمنة الکافر خوف وقوع المؤمنة فی الکفر،لان الزوج یدعوھاالی دینہ،والنسآء فی العادات یتبعن الرجال فیمایؤثروامن الافعال،ویقلّدونھم فی الدین:(محقق ومدلل جدیدمسائل:ج2:ص195)

دس محرم کو کھچڑا پکانا:

دسویں محرم کو کھچڑا پکانا اوراس کی پابندی کرنا،شرعاًاس کی کوئی اصل اوربنیاد نہیں ہے۔

(المسائل المھمہ فیماابتلت بہ العامة:ج9:ص63)

غیر مسلموں کے تہواروں میں منڈپ یا گاڑی کرایہ پر دینا:

کسی بھی مسلمان شخص کا غیر مسلموں کے تہواروں میں منڈپ یا اپنی گاڑی وغیرہ کا کرایہ پر دینا یہ جانتے ہوئے کہ اپنا منڈپ وغیرہ کرایہ پر دینے میں اُن کے تہواروں کو پختگی دینا ہے:اعانت علی المعصیت:اور:رضا بالکفروالشرک: میں داخل ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔نیز کرایہ داری کا یہ معاملہ اجارۂ فاسدہ ہے اوراس سے حاصل ہونے والی آمدنی شرعاً ناجائز ہے،لہٰذا اِس آمدنی کو فقراء وغرباء پر صدقہ کردے،اوراگر کرایہ داری کا یہ معاملہ عدمِ واقفیت کی وجہ سے کیا ہے،تو توبہ واستغفار کرلے۔(محقق ومدلل جدید مسائل:ج2:ص527)

غیر مسلم باورچی کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا:

اگر کسی غیر مسلم بورڈنگ یا ہاسٹل میں کھانا پکانے والا کوئی غیر مسلم باورچی ہے،وہ حلال وحرام دونوں طرح کا گوشت پکاتا ہے،تو اب اس میں احتیاط دشوار ہے،ہوسکتا ہے ایک گوشت میں چمچ چلاکر دوسرے میں بھی وہی چمچ چلا دیا، اور ایک کی بوٹی یا مسالہ دوسرے میں آجانا بعید از قیاس نہیں ہے،اگر چہ وہ غیر مسلم باورچی یہ کہے کہ میں دونوں گوشت کو الگ الگ پکاتا ہوں،تب بھی اس کا یہ قول شرعاً قابلِ قبول نہیں ہے۔ایسی جگہوں پر رہنے والے حضرات کو غیر مسلم باورچی کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا نہیں کھانا چاہئے۔(محقق ومدلل جدیدمسائل:ج2:ص680)

غیر مسلموں کے تہوار میں کرتب بازی:

مسلمانوں کا غیر مسلموں کے تہوار میں کرتب یا کمال بتلا کر انعام حاصل کرنا درست نہیں۔اس لئے کہ اپنی شرکت کے ذریعے اُن کے اجتماع کو رونق دینا شرعاً جائز و درست نہیں ہے۔(محقق و مدلل جدید مسائل:ج 2:ص 760)

غیر مسلموں کے علاقوں میں رہائش اختیار کرنا:

مسلمانوں کی مخلوط آبادی میں رہائش پذیر ہونا مناسب نہیں، بلکہ مسلمانوں کی اپنی الگ آبادی ہونی چاہئے، یا مسلم اکثریتی علاقوں میں رہنا بہتر ہے، تاکہ مسجد کی وجہ سے نماز کا اہتمام اور مکتب کی وجہ سے اپنی اولاد کی بنیادی تعلیم کا نظم ہو سکے مخلوط علاقے میں رہنے سے پڑوس کی وجہ سے تہذیب کا اثر پڑتا ہے، جیسا کہ ماضی میں اس کا تجربہ ہو چکا ہے، ان کے درمیان رہنے سے نفع کم اور مضرت وخطرات زیادہ ہیں۔

اور مزید یہ کہ غیر مسلموں میں رہنے کی وجہ سے ان کی تہذیب کے اثرات سے نئی نسل کا متاثر ہو جانا بھی یقینی ہے، جس سے عقائد، عادات وعبادات پر زد پڑ سکتی ہے، اور ملک کے حالات کے پیش نظر، اور آئے دن ہونے والے فسادات کی وجہ سے جانی و مالی نقصان سے بچنے کی تدبیر بھی یہ ہے کہ ان علاقوں میں نہ رہا جائے۔

حضرت مولانا ابوبکر قاسمی صاحب نے شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے حوالے سے غیر مسلموں کے ساتھ رہائش اختیار کرنے کی پانچ صورتیں لکھی ہیں، جن میں سے تین صورتوں میں رہائش اختیار کرنا جائز اور دو صورتوں میں ناجائز لکھا ہے۔

جواز کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ مسلمانوں کی آبادی میں جان و مال کو تحفظ حاصل نہ ہو، یا یہ کہ ہمہ وقت بلا کسی جرم کے گرفتار ہو جانے یا قتل کر دیئے جانے کا شدید خطرہ لاحق ہو، اور غیر مسلموں کی مخلوط آبادی میں رہائش اختیار کرنے کے علاوہ بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مسلمانوں کی آبادی میں معاشی وسائل حاصل نہ ہوں، اس کے برعکس غیر مسلموں کی آبادی میں رہنے سے جائز ملازمت مل جائے یا کسی مسلمان کو حلال روزی کے حصول کے خاطر غیر مسلموں کی آبادی میں رہنا پڑ جائے۔

تیسری صورت یہ کہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینے اور اُن کو مسلمان بنانے کی نیت، یا جو مسلمان پہلے سے غیر مسلموں کے ساتھ مقیم ہیں، اُن کو دین اسلام پر جمے رہنے کی تلقین کرنے کی غرض سے رہائش اختیار کی جائے، لیکن یہ

تینوں صورتیں اُس وقت جائز ہیں جبکہ ان میں دو شرطیں پائی جائیں۔

ایک یہ کہ احکامِ اسلام پر مکمل طور پر کاربند رہیں اور دوسرے یہ کہ مروجہ منکرات ومحظورات سے بالکل محفوظ رہیں۔

عدمِ جواز کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ بقدرِ کفاف معاشی وسائل حاصل ہونے کے باوجود، خوش حالی وخوش عیشی کی نیت سے غیر مسلموں کے ساتھ رہائش اختیار کی جائے۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ سماج وسوسائٹی میں معزز بننے یا دوسرے مسلمانوں پر اپنی بڑائی کے اظہار، یا اپنی عملی زندگی میں غیر مسلموں کا طرز اختیار کر کے اُن جیسا بننے کی نیت سے رہائش اختیار کی جائے تو شرعاً یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔(محقق ومدلل جدید مسائل:ج1:ص515)

غیر مسلم پارٹیوں سے معاہدہ کرنا:

ملی وقومی مفاد کے تحت ایسی غیر مسلم پارٹیوں سے معاہدہ کرنا چاہئے جو متعصب، اسلام دشمن اور اسلام مخالف نہ ہو، اور اُس معاہدہ میں کوئی ایسی شق نہ ہو جو اسلام یا مسلم مخالف ہو، یا جس سے اسلامی عقائد پر زد پڑتی ہو، اسی طرح وہ پارٹی مسلمانوں کے حق میں اچھی رائے رکھتی ہو، اور ساتھ ہی ساتھ معاہدہ شرعی حدود میں رہ کر ہو، ناجائز مطالبات کی تائید اس میں نہ کی جائے۔

اِن آداب اور شرطوں کے ساتھ معاہدہ کرنا جائز ہے، ورنہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی صورت میں الگ ہو جانا ضروری ہوگا۔(محقق ومدلل جدید مسائل:ج1:ص525)

غیر مسلموں کو راز دار بنانا:

غیر مسلموں کو اپنا دوست اور راز دار نہ بنائے، اور نہ ہی انہیں مسلمانوں پر کسی اعتبار سے فوقیت دے، نیز اِن کی طرف قلبی میلان بھی نہ ہو۔(محقق ومدلل جدید مسائل:ج1:ص519)

غیر مسلموں کو تہوار کے موقع پر مبارکباد دینا:

غیر مسلموں کو اُن کے تہواروں کے موقع پر مبارکباد دینا درست نہیں ہے۔

(محقق ومدلل جدید مسائل:ج1:ص520)

غیر مسلموں کی مذہبی تقریبات میں شرکت کرنا:

غیر مسلموں کی مذہبی تقریبات جن میں شرکیہ افعال انجام دیئے جاتے ہوں، مسلمانوں کا شرکت کرنا، کفار کے اجتماعات کی زینت و رونق بننے کے مترادف ہے، جو ناجائز اور حرام ہے۔ (محقق و مدلل جدید مسائل: ج 1: ص 523)

غیر مسلم کو شادی کی دعوت میں مسجد بلانا:

غیر مسلم کو مجلسِ نکاح کیلئے مسجد میں بلانا مناسب نہیں (محقق و مدلل جدید مسائل: ج 1: ص 531)

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی تعمیر میں پیسہ دینا:

غیر مسلموں کے مذہبی کام مثلاً مندر کی تعمیر وغیرہ میں چندہ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی تعمیر یا پوجا پاٹ میں چندہ دینا صراحتاً کفر و شرک میں تعاون ہے اور: تعاون فی الشرك: عظیم گناہ ہے۔ لیکن اگر ایسی اضطراری حالت پیش آجائے کہ نہ دینے کی صورت میں فتنہ و فساد کا اندیشہ ہو تو مانگنے والے کو یہ کہہ کر دے، کہ میں تم کو اس رقم کا مالک بناتا ہوں، اب تم جہاں چاہو خرچ کرو۔ یہ اس لئے تاکہ کم از کم براہِ راست فعلِ شرک میں تعاون نہ ہو۔ (محقق و مدلل جدید مسائل: ج 1: ص 531)

غیر مسلم کی مذہبی تقریبات اور عبادت گاہوں میں تعاون:

کسی بھی مسلم کا غیر مسلم کی مذہبی تقریبات میں، اسی طرح غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی تعمیرات میں تعاون کرنا ہرگز جائز نہیں۔ (محقق و مدلل جدید مسائل: ج 1: ص 536)

کافر امام کی اقتدا میں پڑھی گئیں نمازوں کا اعادہ:

اگر کسی امام نے ایک عرصہ تک نماز پڑھائی، لیکن بعد میں شواہد و قرائن سے معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے تو اُس کی اقتدا میں پڑھی گئیں نمازوں کا اعادہ فرض ہے۔ (محقق و مدلل جدید مسائل: ج 2: ص 95)

غیر مسلم کے لئے دعائے مغفرت کرنا:

مسلم کا غیر مسلم کی میت و جنازہ لے کر چلنا یا اُس کیلئے دعائے مغفرت و سفارش کرنا اور اُن کی مذہبی رسومات

کی ادائیگی میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج1:ص166)

غیر مسلم فقراء کو زکوۃ دینا:

بعض لوگ غیر مسلم فقراء کو زکوۃ دے دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی زکوۃ ادا ہوگئی ،جبکہ اس صورت میں زکوۃ ادا نہیں ہوئی، کیونکہ زکوۃ کا مصرف مسلمان فقراء ہیں۔اس لئے ان لوگوں پر دوبارہ اتنی زکوۃ مسلمان غریبوں کو دینا لازم ہے۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج3:ص135)

غیر مسلم ممالک میں ملازمت اختیار کرنا:

اگر کوئی مسلمان معاشی مسئلہ سے دوچار ہوجائے اور تلاش بسیار کے باوجود اسے اسلامی ملک میں معاشی وسائل حاصل نہ ہوں حتی کہ وہ قوت لایموت: (اتنی روزی جس سے جان بچ جائے) کا محتاج ہوجائے ،اور غیر مسلم ملک میں کوئی جائز ملازمت مل جائے تو چار شرطوں کے ساتھ غیر مسلم ملک میں رہائش اختیار کرسکتا ہے۔وہ چار شرائط یہ ہیں:

1.....اپنی ذات پر اطمینان ہو کہ عملی زندگی میں دین کے احکام پر کاربند رہے گا۔

2.....وہاں رائج شدہ منکرات وفواحشات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے گا۔

3.....اس کے پاس ایسا علم ہو کہ جس سے وہ شبہات کو دفع کرسکتا ہو۔

4.....اس کے پاس اتنی دین داری ہو جو اسے شہوات سے روک سکتی ہو۔

کیونکہ حلال کمانا بھی دوسرے فرائض کے بعد ایک فرض ہے،جس کیلئے شریعت نے کسی مکان اور جگہ کی قید نہیں لگائی، بلکہ عام اجازت دی ہے کہ جہاں چاہو رزق حلال تلاش کرو۔

(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج3:ص234)

غیر مسلم نرس کا میت بچہ کو غسل اور کفن دینا:

بسا اوقات کسی بچہ کی ولادت ہسپتال میں ہوتی ہے،اور وہ وہیں مرجاتا ہے تو ہسپتال کی غیر مسلم نرسیں اُسے غسل وکفن کردیتی ہے،اور اس کے بعد اُسے گھر پر غسل نہیں دیا جاتا ،اور قبرستان میں دفنایا جاتا ہے۔شرعاً ایسا کرنا درست ہے، کیونکہ غیر مسلم کے ہاتھوں دیا گیا غسل صحیح ہے،غسل دینے والے کا مکلفِ شرع ہونا شرط نہیں ہے،مگر.....چونکہ اس

صورت میں دوخرابیاں پائی جاتی ہیں۔

اوّل یہ کہ غیر مسلم کے ہاتھوں دیا گیا غسل خلافِ سنت ہوگا۔دوسرا یہ کہ مسلم جنازہ کی تجہیز وتکفین مسلمانوں پر لازم ہے،اور یہ ذمہ داری ان پر باقی رہ جاتی ہے۔لہذا بہتر یہ ہے کہ اُس بچہ کو دوبارہ سنت کے موافق غسل دیا جائے۔ (المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج4:ص73)

غیر مسلموں کا دیا گیا پرساد استعمال کرنا:

غیر مسلم اپنی دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کی غرض سے ان کیلئے ناریل،مٹھائیاں وغیرہ لاکر اُن پر چڑھاتے ہیں،جسے بعد میں مندروں کے پجاری تبرکاً سب زائرین میں تقسیم کرتے ہیں،اسے وہ لوگ:پرساد: کہتے ہیں۔جبکہ شریعتِ مطہرہ ہر ایسی چیز سے بچنے کا حکم دیتی ہے جو غیر اللہ کے نام پر قربان کی گئی ہو،یا اُس سے غیر اللہ کی خوشنودی مقصود ہو۔لہذا کسی کو خوش کرنے کیلئے یا ہندوؤں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں کیلئے ایسی چیزوں کے استعمال سے احتراز لازم ہے۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج5:ص267)

غیر مسلموں کا کھانا:

غیر مسلموں کا کھانا اگر حلال اور پاک وصاف ہونے کا یقین ہو اور کسی موقع پر اُسے کھانا پڑ جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں،لیکن اس کی مستقل عادت بنالینا جو دوستانہ تعلقات کو جنم دیتا ہے جائز نہیں،اس سے بچنا چاہئے۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج6:ص282)

دسہرہ کے موقع پر غیر مسلم کا مسلمان سے بکرا ذبح کرانا:

غیر مسلم اپنے تہوار:دسہرہ: کے موقع پر بُت کے نام بکرا ذبح کرتے ہیں،وہ یہ بکرا کسی مسلمان کے ہاتھوں ذبح کراتے ہیں۔مسلمان:بسم اللّٰه،اللّٰه اكبر: کہہ کر اُسے ذبح کرتا ہے،مگر غیر مسلم کی نیت بُت کے نام ذبح کرنے کی ہوتی ہے،تو محض مسلمان کے:بسم اللّٰه،اللّٰه اكبر: پڑھ کر اُس کو ذبح کرنے سے جانور حلال نہیں ہوگا،اور نہ اُس جانور کا گوشت کھانا مسلمان کیلئے حلال ہوگا۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج6:ص283)

عیسائی مشنری اسکولوں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا:

انگلش میڈیم مشنری اسکولوں اور کالجوں میں مسلم لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم کیلئے بھیجنا بہت سی دینی واخلاقی

خرابیوں کا سبب ہے۔یہ لوگ ہر ممکن یہ کوشش کرتے ہیں کہ مسلم بچوں اور بچیوں میں اسلامی عقید ے باقی نہ رہیں،اور ان کے دل ودماغ میں عیسائی عقائد ونظریات بیٹھ جائیں،جبکہ والدین پر اپنے بچوں کے ایمان وعقائد کی نگہداشت اور ان کی حفاظت کی فکر وکوشش فرض ہے۔

لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں کو عیسائی مشنری اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم کیلئے داخل نہ کریں۔

(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج7:ص244)

غیر مسلموں کے مذہبی رسوم میں شرکت کرنا:

غیر مسلم کے جنازہ کے ساتھ مرگھٹ تک جانا اور وہاں مذہبی رسوم میں شرکت کرنا دونوں باتیں ناجائز ہیں۔

(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج7:ص113)

اسلام دشمن پارٹی میں شامل ہونا:

جو سیاسی پارٹیاں کھلے طور پر مسلم دشمن ہیں اور اُن کے منشور میں اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت شامل ہے،اور کسی شخص کی یہ نیت ہو کہ وہ پارٹی میں شریک ہوکر اس کے ایجنڈے کو بدلنے کی کوشش کرے گا،تو ایسی پارٹی میں شامل ہونے کی گنجائش نہیں ہونی چاہئے،کیونکہ اس طرح کی پارٹیوں میں شرکت اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں تعاون کے مترادف ہے،جو شرعاً ممنوع ہے۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج7:ص295)

بچہ کو کافرہ غیر مسلمہ کا دودھ پلانا:

کافرہ غیر مسلمہ عورت کا دودھ پاک ہے،اُس کا دودھ بچے کو پلانا گناہ نہیں،بلکہ جائز ہے،لیکن.....جہاں تک ہو سکے مسلمان دیندار عورت کا دودھ پلایا جائے،کیونکہ غیر مسلمہ کا دودھ پلانے کی وجہ سے اُس کے بُرے اخلاق وعادات بچے کے اندر سرایت کر سکتے ہیں۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج8:ص205)

غیر مسلموں کی شادیوں میں شرکت کرنا:

عام طور پر غیر مسلموں کی شادیوں میں شراب،ناچ گانے،مردوں اور عورتوں کا باہمی اختلاط ضرور ہوتا ہے اس لئے مسلمانوں کا غیر مسلموں کی شادیوں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔اور اگر اُن کی شادی میں منکرات نہ ہوں،اور پہلے سے اس کا صحیح علم ہو جائے تو کاروباری تعلقات وغیرہ کی وجہ سے رواداری کے طور پر شرکت کر لینے کی گنجائش ہے،

البتہ بچنا اولیٰ ہے۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج9:ص 217)

غیر مسلموں کو اشاعت اسلام کے لئے زکوۃ دینا:

غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کیلئے زکوۃ کی رقومات کو صرف کرنا جائز نہیں ہے، البتہ جو غیر مسلم اسلام لے آئیں اور وہ نادار فقیر ہوں تو ایسے نومسلم فقراء کو زکوۃ کی رقم دینا درست ہے۔

(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج9:ص 129)

غیر مسلموں کے ساتھ موالات:

دو قوموں، دو جماعتوں یا دو شخصوں میں تعلقات کے شرعاً مختلف درجات ہیں، ایک درجہ کا تعلق قلبی موالات، یا دلی مودّت ومحبت ہے، یہ صرف مؤمنین کے ساتھ خاص ہے، غیر مؤمن کے ساتھ یہ تعلق کسی حال میں قطعاً جائز نہیں۔ لہذا ہم مسلمانوں کو اس کا پورا خیال رکھنا لازم ہے(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج 11:ص 43)

غیر مسلموں کے ساتھ کھانا پینا:

غیر مسلموں کے ساتھ کھانا پینا مکروہ ہے، اگر کسی مجبوری سے کہیں ایک دو دفعہ مبتلا ہو جائیں تو گناہ نہیں۔ یہ حکم اُس وقت ہے جبکہ اُن کا کھانا اور برتن پاک ہوں یا اُن کی ناپاکی کا علم نہ ہو۔ اور اگر یہ علم ہو کہ اُن کے برتن ناپاک ہیں یا کھانا حرام مردار وغیرہ ہے تو اب اُن کے ساتھ کھانا ہرگز درست نہیں۔ (محقق ومدلل جدید مسائل: ج2:ص 681)

کرسمس ڈے کے موقع پر: ہیپی کرسمس: کہنا:

عیسائیوں کے تہوار عید میلاد یعنی: کرسمس: کے موقع پر ہیپی میری کرسمس: کہہ کر مبارک باد کہنا قطعاً ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ اس میں نصاریٰ سے مشابہت ہے اور اُن کے شرکیہ عمل پر رضامندی کا اظہار ہے، مسلمانوں کو اس سے احتراز لازم ہے۔(المسائل المهمه فيماابتلت به العامة:ج 11:ص 278)

حضرت مولانا مفتی اسماعیل کچھولوی صاحب کا فتوی

(شیخ الحدیث وصدر مفتی جامعہ حسینیہ راندیر)

رافضی لڑکی سے نکاح کرنا:

سوال: رافضی لڑکی سے سنی مسلمان لڑکے کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر کسی سنی مسلمان لڑکے نے رافضی لڑکی سے نکاح کیا ہو تو اب کیا ہوسکتا ہے؟ اس کے لئے شریعت کا کیا مسئلہ ہے؟ اور یہ نکاح معتبر کہلائے گا یا نہیں؟ وہ لڑکی مسلمان کہلائے گی یا نہیں؟ اور اس لڑکی سے کوئی سنی مسلمان لڑکا نکاح کرنا چاہتا ہے ہو تو نکاح کس طرح کرسکتا ہے؟

جواب: رافضیوں کے عقائد اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں، اس لئے جب تک اس لڑکی کے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد کے مطابق نہ ہوجائیں اُس وقت تک اس کے ساتھ نکاح درست اور صحیح نہیں ہے۔ (فتاوی دینیہ: ج3: ص 351)

شیعوں کو سلام کرنا:

سوال: شیعہ داؤدی وہوراؤں کو سلام یعنی: السلام علیکم: کہنا کیسا ہے؟

جواب: انہیں ہم اپنی جانب سے سلام کرنے میں پہل نہ کریں۔ (فتاوی دینیہ: ج5: ص 114)

محرم کے مہینہ میں نیازِ حسینؓ کی شربت پلانا:

سوال: محرم کے مہینہ کے شروع دنوں میں نیازِ حسینؓ کے نام سے جگہ جگہ شربت پلایا جاتا ہے۔کیا یہ جائز ہے؟

جواب: نیازِ حسینؓ کے نام سے جو کچھ پلایا اور کھلایا جاتا ہے وہ تو حرام ہی کہلائے گا،اس لئے کہ نیاز اور نذر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علاوہ کسی مخلوق کیلئے کرنا حرام اور ناجائز ہے۔

البتہ یہ کھلانا پلانا اللہ تعالیٰ جل شانہ کیلئے ہو اور اس کا ثواب دوسرے شہیدوں کو یا اور مرحومین کو بخشا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔اور ایسی چیزوں کے حقدار صرف محتاج ہیں،مالداروں کیلئے اس کا کھانا پینا جائز نہیں ہے۔

اس کے باوجود محرم کے شروع دنوں میں شربت وغیرہ پلانے کا جو رواج ہے وہ زیادہ تر نیازِ حسینؓ کے نام سے ہی ہوتا ہے،اس لئے ان دنوں میں ایسا کوئی کام نہ کرنا ہی بہتر ہے کہ جس سے دوسروں کو اس کا وہم یا شک پیدا ہو،چاہے تقسیم کرنے والے کی نیت کتنی ہی اچھی ہو،لیکن ظاہری طور پر وہ شک کو پیدا کرنے والی ہونے کی وجہ سے اس کا کرنا جائز نہیں۔(فتاوی دینیہ:ج 1:ص 230)

بائیس رجب کے کونڈے شیعہ کا ایجاد ہے،اس کا کھانا حرام ہے:

سوال: کچھ جگہوں پر رجب کی 22 تاریخ کو رجب کے کونڈے بھرے جاتے ہیں،جو لوگ کونڈے بھرتے ہیں وہ اس عقیدہ سے بھرتے ہیں کہ یہ حضرت جعفرؒ کے کونڈے ہیں،اور اس طرح پکا کر کھلانے سے پورا سال سکھ چین (اطمینان) سے گذرے گا،اور روزی میں اضافہ ہوگا۔

رجب کے کونڈے میں کھیر (شیر)،پوری،شیرینی اور سبزی پکائی جاتی ہے،جہاں تک امام جعفرؒ کی فاتحہ خوانی نہ ہو جائے وہاں تک وہ پکی ہوئی چیزیں نہیں کھائی جاتی،نیز کھانے کیلئے جو دسترخوان بچھایا گیا ہو اُسی پر کھانا ضروری ہوتا ہے،اور ایک برتن میں (جس میں پانی بھرا ہوا ہوتا ہے) سب کو ہاتھ دھونا ضروری ہوتا ہے،کھانا اُس دسترخوان سے باہر نہیں لے جاسکتے،اور جو کھانا بچ جائے اسے (شام کو 6 سے 7 کے درمیان) پانی میں ندی میں یا تالاب میں بہادیا جاتا ہے،اور حیض والی عورتیں وہ کھانا نہیں بنا سکتی اور کھا بھی نہیں سکتی،ایسا اعتقاد لوگوں کا ہے۔

تو پوچھنا یہ ہے کہ یہ رسم اسلامی نظریہ سے کیسی ہے؟حضرت جعفرؒ کا مختصر تعارف تحریر فرما کر رجب کے کونڈے کی کوئی اصل ہو تو بتانے کی مہربانی فرمائیں۔

جواب: رجب کے کونڈے کے بارے میں جوعقیدہ لکھا گیا ہے وہ جملہ اسلامی اصولوں کے خلاف ہے،اور ایسا کھانا کھانا جواللہ تعالیٰ جل شانہ کےعلاوہ دوسرے کسی بھی شخص پر چڑھایا گیا ہو،ناجائزاورحرام ہے۔

رجب کے کونڈے کی کوئی حقیقت قرآن وحدیث اورفقہ کی کتابوں میں نہیں ہے۔ بطن پرست اورحریص لوگوں نے کھیر کھانے کیلئے بنائی ہوئی رسم ہے۔یہ رسم اصل شیعہ لوگوں کی ہے جو ہمارے یہاں بھی مروج ہوگئی ہے۔

(فتاوی دینیہ:ج1:ص230)

تعزیہ بنانے ،اس میں تعاون کرنے ،اُس جلوس میں شرکت کرنے کا حکم:

سوال: دس محرم کو جوتعزیہ نکالے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟اس میں شرکت کرنا یا مالی جانی امداد کرنا،اور اس کے جلوس میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ بنانا اوراس میں کسی بھی طرح کی مدد کرنا،جلسہ جلوس میں شرکت کرنا خلافِ شریعت،ناجائز اورحرام فعل ہے۔اسی طرح چڑھاواچڑھانا،نذراورمنت ماننااوراس کے سامنے جھکنا،لوٹنا،لال پیلے دھاگے باندھنا وغیرہ وغیرہ شرک کرنے کے برابر ہے۔اس سے ایمان کے جانے کا خطرہ ہے۔اس لئے ایسی بے ہودہ باتوں سے اپنے آپ کوبچانا چاہئے اوراپنی طاقت کے مطابق دوسروں کوبھی بچانا چاہئے۔(فتاوی دینیہ:ج 1:ص 239)

تعزیہ بنانا اوراس میں مدد کرنا:

سوال: تعزیہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟حضرت حسینؓ کی اسی طرح دین اسلام کی یاد میں تعزیہ بنایا جائے اور اس تعزیہ کے ساتھ کسی بدعت کا کام نہ کیا جائے،صرف تعزیہ بنایا جائے اورکسی بھی طرح کے خرافات کئے بغیر پانی میں لے جا کر ٹھنڈا کردیا جائے،تو یہ طریقہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: دسویں محرم بہت ہی فضیلت والااور برکت والا دن ہے۔اوراس دن کی عظمت حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے چلی آرہی ہے۔اس لئے اس دن زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی یاد میں مشغول ہونے کی کوشش کرنا،روزہ رکھنااوراپنے اہل وعیال پرفراخ دلی سے خرچ کرنے سے پورے سال برکت رہتی ہے۔

حضرت حسینؓ کی شہادت بھی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے،کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جسے اس واقعہ سے دلی رنج نہ پہنچا ہو،لیکن.....ان کی یاد میں تعزیہ بنانا اوراس کے ساتھ ماتم کرنا کودنا وغیرہ اہل سنت والجماعت کے ہر عالم نے اس سے منع کیا ہے۔

ہمارے یہاں تعزیہ کا جو رواج ہے وہ رافضیوں کے طریقہ سے (کی طرف سے) آیا ہے، اور سب سے پہلے تیمور لنگ نامی بادشاہ کی شروع کی ہوئی رسم ہے، اس لئے یہ رسم بالکل بند کر دینی چاہئے۔ اور کسی بھی طرح اس میں مدد کرنا سخت گناہ اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی نافرمانی اور اہل بیتؓ کا مذاق کرنے کے مترادف ہے۔

تعزیہ کے ساتھ جو منت اور نذر و نیاز کا معاملہ جہلاء کرتے ہیں اس سے ایمان کے چھین جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے صرف تعزیہ بنانا بھی جائز نہیں ہے، حرام ہے۔ اس لئے جو لوگ بھی اس کام کو بند کریں گے وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیتؓ کی رضامندی کا سبب بنیں گے۔

(فتاوی دینیہ: ج1: ص363)

تعزیہ بنانا اور اس میں شرکت کرنا:

سوال: تعزیہ بنانا اور اس کو مختلف طور پر ماننا کہاں تک درست ہے؟ اور اس کا منفی جواب کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب: محرم میں تعزیہ بنانا شیعوں کی جاری کی ہوئی بدعت ہے، جو ناجائز اور منع ہے۔ اور اس میں شرکت کرنا گناہ ہے۔ اس لئے اس دن روزہ رکھنا چاہئے، اور بدعت و شرکیہ کاموں سے بچنا چاہئے۔

(فتاوی دینیہ: ج1: ص280)

بدعتی اور تعزیہ میں شرکت کرنے والے امام کی امامت کا حکم:

سوال: ایک شخص دینی علوم کا حامل ہے، یعنی حافظ یا قاری جیسی سندیں اس کے پاس ہیں، پھر بھی وہ شخص راتب میں بیٹھتا ہے، ڈھول بجاتا ہے۔ تو کیا ایسے شخص کیلئے ایسا کرنا جائز ہے؟ ایسا شخص لوگوں کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب: ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے احکام کی فرمانبرداری کرے، اور عالم یا دینی علوم کے حامل یا امام کو تو اور زیادہ توجہ رکھنی چاہئے، اور عمل کرنا چاہئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسے بہت بڑے مرتبہ سے نوازا ہے۔ ڈھول بجانا، راتب کی محفل قائم کرنا یا اس میں شرکت کرنا، تعزیہ میں شرکت کرنا گناہ کے کام ہیں اور یہ شرک تک لے جانے والی چیزیں ہیں۔ اس میں شریک ہونا یا ڈھول بجا کر لوگوں کو ناچنے پر آمادہ کرنا یہ حضور اکرم ﷺ سے محبت کی نشانی نہیں ہے، بلکہ حضرت حسینؓ کے قاتلین کے ساتھ کامل مشابہت ہے کہ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے جگر کے ٹکڑے کو ظلماً شہید کر دیا اور اس کی خوشی میں ناچے۔

اس لئے ہر مسلمان کو ایسے فعل سے بچنا چاہئے اور اس سے توبہ کرنی چاہئے، جب تک یہ شخص توبہ نہ کرے وہ امامت کے لائق نہیں ہے، اس کی امامت مکروہ تحریمی ہوگی۔ (فتاوی دینیہ: ج2: ص 57)

مسجد کا رقم تعزیہ میں خرچ کرنا:

سوال: ایک متولی نے اپنی مسجد کا حساب پیش کیا، جس میں اندازاً 2 سے 3 ہزار کی رقم محرم کے تعزیہ بنانے میں اور محرم میں لائٹ اور زینت اور ڈھول، باجہ اور نیاز وغیرہ میں خرچ کی تھی۔ تو کیا متولی خود یا جماعت کی اجازت سے مسجد کی رقم ان کاموں میں خرچ کر سکتا ہے؟ ایسا شخص متولی بننے کے لائق ہے؟ اور اس خرچ کا ذمہ دار کون ہوگا؟

جواب: مسجد کی رقم اور اس کی آمدنی مسجد اور مسجد کی ضروریات میں ہی خرچ کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر کاموں میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ جنہوں نے وہ رقم گناہ والے کاموں میں خرچ کی ہے وہ اس کے ضامن ہیں، انہیں وہ رقم مسجد میں جمع کر دینی چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے یہاں سخت جواب دینا پڑے گا۔

(فتاوی دینیہ: ج2: ص 260)

شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنا:

سوال: شیعہ کی میت میں سنی کا شامل ہونا اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: شیعہ میں بہت سے فرقے ہیں، اگر شیعہ ایسے ہوں کہ وہ شیخین (سیدنا صدیق اکبرؓ و سیدنا فاروق اعظمؓ) کی فضیلت کے قائل ہوں، ان حضراتؓ کی مذمت نہ کرتے ہوں، اور صحابہ کرامؓ کو معیارِ حق سمجھتے ہوں، ان کی بُرائی نہ کرتے ہوں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر جھوٹی تہمت نہ لگاتے ہوں، تو اُس شیعہ کی میت میں سنی شامل ہو سکتا ہے، اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھ سکتا ہے، اور جس شیعہ کے عقائد یہ نہ ہوں اُس کے جنازہ میں سنی شرکت نہیں کر سکتا، اور نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔ (فتاوی دینیہ: ج2: ص 538)

آغا خانی خوجہ لڑکے سے سنی لڑکی کا نکاح:

سوال: اہل سنت والجماعت کی لڑکی آغا خانی خوجہ لڑکے کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے؟ اگر نکاح کر لیا ہو تو نکاح صحیح ہوا یا فاسد کہلائے گا؟

جواب: آغا خانی خوجہ عقائد کے حاملین موجودہ آغا خان کو خدا تعالیٰ کا درجہ دیتے ہیں، اس لئے وہ لوگ شرعاً

مسلمان نہیں ہے۔لہذا ایسے عقیدہ والے سے سنی مسلمان لڑکی نکاح نہیں کرسکتی،اگر نکاح کیا تو نکاح معتبر نہیں کہلائے گا۔

(فتاوی دینیہ:ج3:ص350)

شیعوں کے وعظ اور عذابِ حسینؓ کے فیڈریشن میں شرکت کا حکم:

سوال: ہمارے گاؤں سے دس کلومیٹر دُور شیعہ کا ایک گاؤں ہے،وہاں عذاب حسینؓ کے نام سے چار دن فیڈریشن منعقد کیا جاتا ہے،اور اس میں شیعہ لوگ وعظ فرماتے ہیں اور آخری دن آگ جلا کر ماتم ہوتا ہے،اور اس وعظ میں سنی حضرات بھی شرکت کرتے ہیں،اس مجلس میں شیعہ لوگ سنیوں کے خلاف مشکوۃ شریف اور بخاری شریف کی حدیثوں سے اپنا شیعہ مذہب ثابت کرتے ہیں،اور ماتم میں وہ لوگ پاؤں پر کوئی مسالہ لگا کر آگ پر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عقیدت کی وجہ سے وہ جلتے نہیں ہیں۔جو سنی وعظ میں جاتے ہیں وہ وہاں جانچ اور معائنہ کرنے نہیں جاتے،اور نہ ہی مناظرہ کرنے جاتے ہیں۔لہذا جو سنی حضرات جاتے ہیں اور شرکت کرتے ہیں وہ لوگ گناہ گار ہوں گے یا نہیں؟

جواب: جن مجلسوں میں صحابہ کرامؓ پر تنقید اور ان کی توہین کی جاتی ہو اور عقل قبول نہ کرے ایسے ایسے کرتب دکھائے جاتے ہوں تو اُس سے ہمارے ایمان اور عقائد میں بھی خرابی اور کمزوری آنے کا خطرہ ہے۔لہذا ایسی مجلس میں شریک نہیں ہونا چاہئے۔فتاوی دارالعلوم دیوبند میں ان کی مجلسوں میں شرکت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(فتاوی دینیہ:ج5:ص114)

کفار کے جنازے میں شرکت کرنا:

سوال: ہم جنگل میں سرکاری کالونی میں ملازمت کی وجہ سے رہتے ہیں،یہاں مختلف قسم کے لوگ سرکاری ملازمت کی وجہ سے رہتے ہیں،یہاں ایک ہندو جو ہماری طرح کا سرکاری ملازم ہے،اس کے بھائی کا یہاں کالونی میں انتقال ہوگیا تو کیا ہم مسلمان اُس کے بھائی کو جلانے کیلئے شمسان (ہندوؤں کا قبرستان یا اُن کے مُردوں کے جلانے کی جگہ،یعنی آخری منزل) لے جاتے وقت ہم ساتھ میں جاسکتے ہیں؟

جواب: کافر ومشرک کے جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔اس سے بچنا چاہئے۔اگر مجبوراً یا پڑوسی ہونے کی وجہ سے جانا پڑے تو گنجائش ہے،لیکن وہاں کسی بھی طرح کے مذہبی عمل میں حصہ نہ لیا جائے۔

(فتاوی دینیہ:ج2:ص537)

غیر مسلم ماں کی تجہیز و تکفین کرنا:

سوال: میرا ایک شاگرد نومسلم ہے، ماں غیر مسلم ہے، جو اُس کے ساتھ ہی رہتی ہے، وہ جاننا چاہتا ہے کہ اگر اس کی ماں کا انتقال ہو جائے تو وہ کس حد تک اس کی ماں کے تجہیز و تکفین میں حصہ لے سکتا ہے؟ یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی ماں کی تجہیز و تکفین ہندو مذہب کے مطابق ہی ہوگی۔ کیا یہ شخص تجہیز و تکفین کا خرچ اپنی طرف سے کر سکتا ہے؟

جواب: جبکہ اس کی ماں مسلمان نہیں ہے، اور اس کے دوسرے غیر مذہب رشتہ دار موجود ہیں تو یہ شخص اس کی تجہیز و تکفین میں حصہ نہ لے یہی بہتر ہے، اس کے باوجود چونکہ وہ اس کی ماں ہے اگر یہ تجہیز و تکفین کا خرچ اپنی طرف سے کر دے تو گناہ نہیں ہوگا۔ (فتاوی دینیہ: ج2: ص446)

غیر مسلم میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: ایک مسلم عورت نے ایک غیر مسلم کے ساتھ شادی کی، اگر اس مسلمان عورت کا انتقال ہو جائے یا ان سے پیدا ہونے والے بچوں میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو ان پر نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟ اور ان کی تجہیز و تکفین کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسلمان عورت کا نکاح ہندو مرد سے کسی صورت میں نہیں ہو سکتا، مسلمان عورت ہندو مرد سے نکاح نہیں کر سکتی، اس کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے، اس لئے اسے جائز سمجھ کر کرنے سے مرتد سمجھی جائے گی (العیاذ باللہ)۔ لہذا اس کی اولاد بھی ہندو سمجھی جائے گی، اور اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو اس کو یا اس کی اولاد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔ (فتاوی دینیہ: ج2: ص539)

فطرہ کی رقم مسلمان کو دینا ضروری ہے:

سوال: ہندوستان میں ایک ادارہ ہے، جس کے سرپرست ہندو لوگ ہیں، یہ ادارہ مذہب و قوم کے فرق کے بغیر ہر ایک کیلئے آنکھ کے آپریشن میں امداد کی خدمت دیتا ہے۔ اس ادارہ کو فطرہ کی رقم دے سکتے ہیں یا نہیں؟ فطرہ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: فطرہ کی رقم بھی غریب مسلمان ہو، کو: تملیکاً: دینا ضروری ہے، اور مذکورہ ادارہ میں دینے سے یہ شرط پوری نہیں ہوتی۔ (فتاوی دینیہ: ج2: ص646)

نکاح میں غیر مسلم کا گواہ بننا:

سوال: نکاح میں غیر مسلم کواہ ہوتو نکاح صحیح ہوگا یانہیں؟

جواب: مسلمان کے نکاح کے صحیح ہونے کیلئے گواہوں کا بھی مسلمان ہونا ضروری ہے، غیر مسلم شاہد کے رُوبرو کیا گیا نکاح معتبر نہیں کہلائے گا۔(فتاوی دینیہ:ج3:ص213)

غیر مسلم کوسلام کرنا:

سوال: اگر کسی جگہ ایسا رواج ہے کہ مسلم اور غیر مسلم آپس میں سلام کرتے ہیں تو اس طرح ایک دوسرے کو سلام کرنا جائز ہے یانہیں؟اور اگر جائز ہےتو سلام کا جواب کس طرح دینا چاہئے؟

جواب: غیر مسلم کوسلام کرنا منع ہے، اگر وہ سلام کرےتو جواب میں: هداك اللّٰه: کہنا چاہئے۔

(فتاوی دینیہ:ج5:ص112)

غیر مسلم کونمسکار کرنا:

سوال: ہمارے ایک دوست غیر مسلم ہے، ہم روزانہ اس کے پاس جاتے ہیں، ہمارے جاتے ہی وہ سلام کرتا ہے تو ہم اس کے جواب میں: وعلیکم: کہتے ہیں۔تو اس نے ایک دن ہم سے کہا کہ ہم تمہیں سلام کرتے ہیں تو کیا تم ہمیں نمسکار نہیں کرسکتے ؟تو سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس کو نمسکار یا نمستے کرسکتے ہیں؟

جواب: مسلمانوں کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر مسلم کو اُس کے طریقہ کے مطابق نمستے یا نمسکار کرے۔ اسلام نے ملاقات اور سلام کے وقت جو بہترین طریقہ بتلایا ہے اسی کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

(فتاوی دینیہ:ج5:ص113)

مندر کا چڑھاوا کھانا:

سوال: ہندو لوگ بعض مرتبہ مندر میں سے چڑھاوے کے نام پر آنے والی چیزیں ہر ایک کو تقسیم کرتے ہیں، تو مسلمانوں کے لئے اُن کا کھانا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز اور حرام ہے۔(فتاوی دینیہ:ج5:ص124)

مسلمان کا غیر مسلم کو اپنے یہاں دعوت میں شراب پلانا:

سوال: کوئی مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کو جس کے ساتھ کاروباری تعلق ہو، دعوت کے موقع پر یا کسی اور موقع پر شراب پلا سکتا ہے؟

جواب: مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی غیر مسلم کو شراب پلائے، حدیث شریف میں ایسے شخص پر لعنت وارد ہوئی ہے جو شراب پینے اور پلائے۔ لہذا مسلمانوں کو ایسے ملعون کاموں سے بچنا چاہئے۔

(فتاوی دینیہ: ج5: ص124)

کرسمس ڈے اور کرسمس پارٹی میں شرکت کا حکم:

سوال: کرسمس کسے کہتے ہیں؟ یہ مذہبی تقریب ہے یا ملکی تقریب ہے؟ یا سالانہ تقریب ہے؟ شریعت مطہرہ میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

کرسمس ڈے کے دن دیکھا جاتا ہے کہ کچھ مسلمان برادر بھی اپنے گھروں کو سجاتے ہیں، جیسا کہ عیسائی اپنے گھروں کو خاص کر کرسمس ٹری، لائٹیں اور گولے وغیرہ سے سجاتے ہیں اور کرسمس کی خوشی مناتے ہیں، تحفے تحائف تقسیم کئے جاتے ہیں، نیز اُن دنوں کرسمس پارٹی کے نام سے دفتروں، اسکولوں اور کارخانوں میں دعوت رکھی جاتی ہے، جس میں انواع واقسام کے پُرتکلف کھانے پینے کی اشیاء، شراب، ناچ گانے وغیرہ ہوتے ہیں، جس میں مرد اور عورتیں ایک ہو کر خوشیاں مناتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں، اسکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں اسی نام سے پارٹی کرتے ہیں اور اپنے مذہبی رواج کو فروغ دیتے ہیں، کچھ اسکولوں میں صرف کھانا پینا ہوتا ہے اور کچھ اسکولوں میں شراب کے علاوہ ہر طرح کے خرافات ہوتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کا ڈراما کیا جاتا ہے، جس میں مسلمان لڑکے لڑکیاں بھی حصہ لیتے ہیں، اسی طرح اور بھی عیسائی مذہب کے رواج ہوتے ہیں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ:

1..... ان حالات میں جبکہ مذہبی اور قومی رسموں کو فروغ دیا جارہا ہو اور اس کی اہمیت مسلمانوں اور مسلمانوں کے بچوں کے دلوں میں پیوست کی جارہی ہو (اگرچہ اس میں دوسرے خرافات بھی نہ ہوں) پھر بھی ان پارٹیوں میں شرکت کرنا مسلمان اور ان کے بچوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

2..... ایسی اسکول جس کے ذمہ دار مسلمان اکثریت میں ہوں اور اس رسم کو بند کرانے پر قادر ہوں، ایسی اسکول میں مسلمان منتظمین کا پارٹی کی اجازت دینا کیسا ہے؟ اور ان پارٹیوں میں مسلمان بچے اور بچیوں کا شرکت اور حصہ

لینا کیسا ہے؟

3.....مخصوص شرائط کے ساتھ کرسمس پارٹی کی اگر اجازت دے دی جائے تو اس اجازت کو دلیل بنا کر عوام ہر طرح کی کرسمس پارٹی میں حصہ لینے کو جائز سمجھیں گے اور حدود سے تجاوز کا پورا امکان ہونے کی وجہ سے مخصوص شرائط کے ساتھ کرسمس پارٹی میں حصہ لینے کی اجازت ہے یا نہیں؟

جواب: ہر قوم وملت میں کچھ خاص ایام عید وتقریب ہوتے ہیں، اسی طرح کرسمس بھی عیسائیوں کی عید اور تقریب کا دن ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں یہ دن منایا جاتا ہے، چوتھی صدی عیسوی میں اس کی ابتداء ہوئی اور رومن تہذیب سے آئی ہے۔ اور عیسائی تہذیب کی اشاعت طبع سہولت اور غلبہ کی وجہ اس خالص مذہبی تقریب میں دوسرے خرافات کے ساتھ دوسری قوم میں بھی مقبول ہو کر ایک جشن کی صورت اختیار کر لی ہے، کچھ چیزیں اس میں ایسی ہیں جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے، صرف عیاشی اور خواہش پرستی ہے۔

اسلام ایک کامل اور مکمل مذہب ہے، زندگی کے ہر گوشے اور موقع کے لئے اس میں مکمل رہنمائی موجود ہے، مسلمان اور غیر مسلم کے ساتھ سلوک کرنے کے طریقوں کو اسلام نے مفصل طور پر بیان کیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے حبشہ میں قیام کر کے اور دوسرے ملکوں اور قوموں میں رہ کر علمی اور عملی رہنمائی فراہم کی ہے۔ دوسروں کی تہذیب اور اخلاق سے متاثر نہیں ہونا چاہئے بلکہ نیک عمل واخلاق حسنہ سے دوسروں کو متاثر کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اسلامی تہذیب وتمدن دوسرے تمام مذاہب کے مقابلہ میں اعلیٰ وافضل ہے۔

آج مسلمانوں کی بڑی تعداد دوسرے ملکوں میں اور دوسری اقوام کے درمیان رہ رہی ہے، انہیں روزانہ کے معاملات میں ان سے سابقہ پڑتا ہے، غیروں سے تعلقات میں تفصیل یہ ہے کہ:

1.....اگر کوئی شخص اپنے مذہب کا تخصص ووقار باقی رکھتے ہوئے غیروں کے مذہبی رسم ورواج میں بالکل حصہ نہ لے اور ایسا کرنے سے اس کے مرتبہ اور مال میں نقصان آتا ہو تو بھی اس کو برداشت کرے تو یہ شخص دین کا مجاہد، متقی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کا برگزیدہ بندہ اور سچا اُمتی کہلائے گا۔

2.....اور جو مسلمان اس دن کو عظمت والا سمجھ کر اِن کی موافقت میں عیسائیوں کی تقریب میں حصہ لیتا ہے اور خوشی مناتا ہے، گھر کو سجاتا ہے، روشنی کرتا ہے یا ان کے مذہبی رسم ورواج میں شرکت کرتا ہے تو فقہاء اس عمل کو کفریہ گردانتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ شخص ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ فتاوی بزازیہ میں ہے کہ مجوسیوں کی تقریب نیروز میں جانا اور ان کی اتباع کرنا کفر ہے۔

3.....جو شخص ان تقریبات میں حصہ نہیں لیتا اور ان کی تقریبات کی خوشی بھی دل میں محسوس نہیں کرتا ، بلکہ دل سے اس سے نفرت کرتا ہے اور معاملات دنیوی فائدہ کی غرض سے یا نقصان یا تکلیف کے ڈر سے تحفہ تحائف یا مبارک بادی کے کارڈ بھیجتا ہے تو اس سے کفر تو لازم نہیں آتا لیکن شبہ ضرور ہے، اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے، اور چونکہ یہ مذہبی تقریب کا مسئلہ ہے اس لئے عدمِ جواز کو ترجیح دی جائے گی اور تعلقات برقرار رکھنے کیلئے تحفہ تحائف کی گنجائش ہے۔

مخصوص شرائط وحدود کی رعایت کے ساتھ پارٹی کی جائے تو اسے دوسرے لوگ جواز کی دلیل بنا کر ناجائز پارٹی کو بھی جائز سمجھنے لگیں گے جیسا کہ آج کل عوام کا یہی حال ہے، تو اس صورت میں حدود کی رعایت کے ساتھ کی جانے والی پارٹی سے بھی رُوکا جائے گا، جیسا کہ قرآن کریم میں صحابہؓ کو راعنا: کے بجائے: انظرنا: کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نابالغ لڑکے لڑکیوں کو اسکول اور مدرسہ اور گھر کے ماحول میں عیسائی اور دوسری تہذیبوں اور تمدنوں سے دُور رکھا جائے تب ہی ان کے ایمان اور اعمال کی حفاظت ہوسکتی ہے، ورنہ مستقبل میں خطرہ ہے کہ مسلمان کہیں صرف نام کے مسلمان نہ رہ جائے۔ اس لئے ہر وہ چیز جس سے عیسائیت یا عیسائی تہذیب کی جھلک ہو اُس سے ہر مسلمان کو بچنا لازم اور ضروری ہے۔(فتاوی دینیہ:ج5:ص131)

غیر مسلم کے مذہبی رسوم میں شرکت کرنا:

غیر مسلموں کے مذہبی رسوم میں اُن کا ساتھ نہ دیں، اور اُن کے جنازہ کو کندھا نہ دیں۔

(فتاوی دینیہ:ج5:ص123)

کفار کے ساتھ دوستی کرنا:

کفار کے ساتھ اتنا گہرا تعلق نہیں ہونا چاہئے کہ آیت شریفہ: لا یتّخذ المؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین: کی ممانعت میں داخل ہوجائے۔(فتاوی دینیہ:ج5:ص127)

حضرت مولانا محمد سفیان قاسمی صاحب کا فتوی

(مهتمم دار العلوم وقف دیوبند)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: شیعہ مسلمان ہیں یا نہیں؟ اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ میں متعدد فرقے ہیں، کچھ وہ ہیں جو اُصول ونصوص کے صراحتاً منکر ہیں، مثلاً: اس کے قائل ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے رسالت کو پہنچانے میں غلطی ہوئی ہے یا قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہیں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر لگائی گئی تہمت کو سچ مانتے ہیں وغیرہ۔ ایسے لوگ ایمان سے خارج ہیں، ان کا ذبیحہ مردار ہے، اس کو کھانا جائز نہیں ہے۔ باقی جن شیعوں پر کفر عائد نہیں ہوتا اور وہ شرعی طریقہ پر ذبح کریں تو ان کا ذبیحہ حلال ہے۔

(فتاوی دار العلوم وقف دیوبند: ج2: ص281)

تعزیہ بنانے کا عقیدہ رکھنا:

سوال: تعزیہ بنانے کی اعانت پر کسی کو مجبور کرنا اور یہ کہنا کہ ایمان رہے یا جائے ہم ضرور تعزیہ بنائیں گے۔ ایسے آدمی کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کو اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرنی چاہئے، اور کثرت سے توبہ واستغفار کرنی چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم وقف دیوبند: ج1: ص144)

ماہِ محرم میں شادی کو بُرا سمجھنا:

سوال: ماہ محرم میں شادی و نکاح کا کیا حکم ہے؟ عام لوگ اس کو اچھا نہیں سمجھتے ؟

جواب: ماہ محرم میں بھی شادی و نکاح وغیرہ سارے کام کرنا جائز ہیں، اس کو بُرا سمجھنا یا بدفال سمجھنا بالکل غلط ہے، ایسا عقیدہ خلاف شریعت اور واجب الترک ہے۔(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج1:ص460)

دسویں محرم کو چندہ کر کے نیاز کرنا:

سوال: یہاں پر دسویں محرم کو چندہ کر کے برائے شہدائے اسلام کھانا پکا کر غریبوں کو تقسیم کرتے ہیں، جس کو نیاز کہتے ہیں، پھر اس کو بھی چندہ دینے والے اور غربا بھی کھاتے ہیں۔اس طرح شہداء کو ثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب: انسان اپنے عمل میں مختار ہے، اس کو حق حاصل ہے کہ اگر چاہے تو اپنے عمل کا ثواب صاحب ایمان بزرگوں کی ارواحِ مبارکہ کو پہنچائے، مگر اس کیلئے دن اور وقت اور مہینہ مقرر کرنے کو ضروری سمجھنا بدعت ہے، اور ہر وہ چیز جس پر صاحب شریعت کی طرف سے ترغیب یا وقت مقرر نہ ہو بیکار فعل ہے، اور مخالفِ سنت ہے اور سنت کے مخالف کرنا ناجائز ہے، اس لئے ہرگز جائز نہیں ہے۔اس میں میت کا صریح نقصان ہے اور مخالفِ سنت اُمور میں کوئی خیر نہیں ہوتی۔ (فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج1:ص472)

تعزیہ نکالنا اور اس میں تعاون کرنا:

سوال: تعزیہ نکالنا یا اس میں تعاون کرنا کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ بدعت ہے اور اس پر تعاون وغیرہ بھی جائز نہیں۔

(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج1:ص373)

محرم میں تعزیہ بنانا، ڈھول بجانا، لوگوں کا مالی تعاون کرنا:

سوال: محرم کی پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک ڈھول بجانا، سرخ کپڑے کا جھنڈا بنانا، تعزیہ بنانا، مرد وعورت کا اختلاط، اس موقع پر لوگوں کا مالی مدد کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: محرم الحرام میں یکم تاریخ سے عاشورہ تک دھوم دھام سے ڈھول بجانا اور سرخ کپڑے کا جھنڈا بنانا یا لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ کھلاڑیوں کے جذبات کو اکسانا، تعزیہ بنانا اور اس میں امداد کرنا، عورتوں کا مردوں سے اختلاط جس

سے فتنہ کا قوی اندیشہ ہو، یہ رسومات غیر شرعی اور بدعت ہیں۔اور جو لوگ اِن رسومات میں امداد کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں :قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:

اور مقامی علماء کرام کیلئے یہ ضروری ہے کہ عوام الناس کو اِن بدعات و رسومات و غیر شرعی اُمور سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج1:ص474)

محرم میں کھچڑا اور مالیدہ بنانا:

سوال: محرم میں کھچڑا و مالیدہ بنایا جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: مذکورہ رسم مالیدہ وغیرہ کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں ہے، اس لئے اس کو ثواب کی نیت سے کرنا بدعت ہے، جو واجب الترک ہے۔(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج1:ص476)

محرم کا جلوس نکالنا اور اس میں چندہ دینا اور کربلا جانا:

سوال: ہمارے علاقے میں محرم کے مہینے میں مسلمانوں کے اندر ایک طریقہ رائج ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ محرم کی پہلی تاریخ سے لے کر دسویں تاریخ تک مسلمان مذہبی شعار سمجھ کر روزانہ (ناچ گانے کے وہ سارے آلات) مثلاً: ڈھول، میوزک اور پیانو وغیرہ بجاتے ہیں اور جلوس کی شکل میں گھر گھر جا کر لاٹھی اور دیگر اشیاء کے ذریعے کرتب دکھاتے ہیں، جبکہ میوزک اور پیانو بجانے والے ہندو ہوتے ہیں اور ہندوانہ دھن بجاتے ہیں اور اس نظارے کے دیکھنے والوں میں مردوں کے علاوہ عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کی اکثریت ہوتی ہے۔جلوس میں شامل افراد کبھی برضاء و رغبت اور کبھی بزور طاقت ہر گھر سے چندہ وصول کرتے ہیں اور ان پیسوں کے ذریعہ اجتماعی شادی کیلئے ٹینٹ، پلیٹ اور ٹیبل کرسی وغیرہ خریدتے ہیں، اور لوگ ان چیزوں کو اپنی شادی بیاہ میں استعمال کرتے ہیں، اسی طرح اُن پیسوں کو سود کے ساتھ لوگوں کو قرض دیتے ہیں، اسی طرح ان پیسوں سے عیدگاہ اور قبرستان کے لئے زمین خریدی جاتی ہے۔

دسویں محرم کو ایک مخصوص جگہ جا کر جس کو کربلا کہا جاتا ہے اور پورے علاقے کے گاؤں سے لوگ جلوس کی شکل میں ڈھول، میوزک اور پیانو کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور کرتب دکھاتے ہیں۔کیا مذکورہ بالا رسم و رواج قرآن و حدیث کی روشنی میں جائز ہے؟

جواب: سوال میں جو باتیں آپ نے ذکر کی ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، افسوس ہے کہ ناجائز اور حرام کاموں کو مذہبی شعار سمجھ کر انجام دیا جارہا ہے، یہ سب بدعات اور خرافات ہیں، مسلمانوں کو اِن کاموں سے مکمل

اجتناب کرنا چاہئے۔ڈھول،میوزک اور پیانو شریعت میں حرام ہے،اس سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے،اور جس طرح یہ چیزیں بجانا حرام ہے اسی طرح اس کا سننا بھی حرام ہے،زور وطاقت سے چندہ وصول کرنا حرام ہے اگر چہ ان پیسوں کو کسی بھی خیر کے کام میں لگایا جائے،دسویں محرم کو کربلا جانا یہ روافض کے کام ہیں مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہئے۔

(فتاوی دار العلوم وقف دیوبند:ج 1:ص 478)

شیعہ نوجوان کو قرآن کی تعلیم دینا:

سوال: چند شیعہ نوجوان قرآن کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔کیا اُن کو پڑھانا درست ہے؟

جواب: اگر وہ صدق دل سے آئیں اور ان کی ہدایت کی اُمید ہو یا ان کے شر کا اندیشہ نہ ہو،تو اُن کو قرآن کی تعلیم دینے میں حرج نہیں ہے۔اور اُن کو تعلیم دینے کیلئے کسی ماہر اور سنجیدہ عالم کا ہونا ضروری ہے۔تاہم اگر اُن کی بد نیتی واضح ہو جائے یا اُن سے کسی شر کا اندیشہ ہو،تو گریز کرنا چاہئے(فتاوی دار العلوم وقف دیوبند:ج2:ص 56)

جو سنی،شیعہ ہو جائے اُن کے ساتھ نکاح کرنے،اُن کو قربانی میں شریک کرنے اور اُن کے ساتھ تعلقات وغیرہ رکھنے کا حکم:

سوال: کچھ سنی مسلمان شیعہ ہو گئے،سنی مسلمانوں کو اُن کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے؟ اُن کے ساتھ نکاح کا تعلق یا قربانی میں شریک کرنا چاہئے یا نہیں؟ اُن کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: جو شیعہ کسی نص قطعی کا منکر ہو،مثلاً:حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا صحابہ کرامؓ پر تبرا کرتا ہو یا قرآن کریم میں تحریف کا قائل ہو یا وحی میں غلطی کا قائل ہو،وہ بلاشبہ کافر ہے،اور جو ایسا نہ ہو وہ کافر نہیں ہے۔

اگر مذکورہ فی السوال شیعہ پہلی قسم یعنی کسی نص شرعی کا انکار کرنے والوں میں سے ہو تو اُن کو قربانی میں شریک کرنا یا اُن کے ساتھ مناکحت کے تعلقات قائم کرنا شرعاً جائز نہیں۔باقی اُن کے ساتھ کھانا،پینا وغیرہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر مصلحتاً ہو کہ وعظ ونصیحت کا موقع ملے اُن کو اہل سنت والجماعت کی حقانیت بتلانے کا موقع ملے،اور اگر موالات کے طور پر ہو تو ناجائز ہے۔

اور اگر ایسے شیعہ ہوں کہ ضروریات دین اور نصوص شرعیہ کے منکر نہیں،بلکہ فروعی اختلافات رکھتے ہوں تو وہ چونکہ کافر نہیں ہیں،اس لئے اُن سے مناکحت وغیرہ سب درست ہیں،اور چونکہ شیعوں کا ایک بنیادی عقیدہ تقیہ ہے کہ اس

کی وجہ سے ان کے عقید ے مخفی رہتے ہیں،اس لئے جہاں تک ہو سکے احتیاط لازم ہے۔

(فتاوی دار العلوم وقف دیوبند:ج2:ص279)

شیعوں کا کلمہ طیبہ:

سوال: معلوم ہوا ہے کہ شیعوں نے کلمہ طیبہ کی ترتیب بدل رکھی ہے،مثلاً:لاالـه الّاالله علیّ رسول الله:وغیرہ،تو یہ کلمہ پڑھنے والا کافر ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: کافر تو نہیں ہے،لیکن کلمہ کی اصل ترکیب کا بگاڑنا گناہ کبیرہ ہے،قصداً ایسا نہ کرنا چاہئے۔اور اگر اس کا اعتقاد بھی یہی ہے(جیسا کہ شیعوں کا عقیدہ ہے)تو کافر ہو جائے گا۔

(فتاوی دار العلوم وقف دیوبند:ج1:ص144)

غالی شیعہ اثنا عشریہ سے نکاح کرنا:

سوال: دنیا میں بسنے والے شیعہ خصوصی طور پر شیعہ اثنا عشریہ اسلام میں شامل ہیں یا خارج؟ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک کیا جائے یا غیر مسلم جیسا،مثلاً:ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنا،ان کے جنازوں میں شامل ہونا وغیرہ؟

جواب: ہماری معلومات کے مطابق غالی شیعہ اثنا عشریہ کی معتبر کتابوں میں جو اُن کے عقائد مذکور ہیں ان کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں،ان کی لڑکیوں سے نکاح وغیرہ سے گریز لازم ہے۔

:یعجب أکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام:(فتاوی دار العلوم وقف دیوبند:ج2:ص282)

شیعہ سے نکاح کرنا:

شیعوں کا وہ فرقہ جو ضروریات دین میں سے کسی امر کا منکر ہے اور حضرت علیؓ کے بارے میں اُلوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں:غلط فی الوحی:کا عقیدہ رکھتا ہے یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں قذف یعنی الزام و بہتان کا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ اسلام سے خارج ہیں۔ایسے شیعہ کی لڑکیوں سے سنی کا نکاح

جائزنہیں ہوگا۔(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج2:ص 284)

شیعوں کے رسموں میں شرکت کرنا:

شیعوں کی غیر شرعی رسموں میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج 2:ص 275)

پوجا کرنے والے کا حکم اور ایسے شخص کو مسجد یا وقف کا ممبر و متولی بنانا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: ایساشخص جس نے دین سے اظہارِ بیزاری کیا ہے اور ارتداد اختیار کیا ہے، چنانچہ اس کا کہنا یہ ہے کہ آپ لوگ مجھے مسلمان کہتے کیوں ہیں، میرے پاس جو دینی کتابیں تھیں وہ میں نے واپس کردی ہیں اور اس نے شادی بھی غیر مسلم سے کی ہے اور اسی حالت پر بدستور قائم ہے اور یوں کہتا ہے کہ میرے مرنے کے بعد مجھے دفن مت کرنا، بلکہ مجھے جلا دینا، غرض یہ کہ پورے طور پر غیر مسلموں کی راہ اختیار کرلی ہے نماز روزہ کا تو ذکر ہی کیا ہے؟ گھر میں مندر بنا کر وہ اور سب لوگ پوجا کرتے ہیں، اور دین کی دشمن جماعت سے اس کا تعلق ہے، اور اس کے دونوں لڑکے بھی اسی طرح کا عمل کرتے ہیں اور ان کے نام بھی غیر مسلموں کی طرح ہیں۔ اور ایک لڑکے نے اپنی شادی بھی غیر مسلم عورت سردارنی سے کی ہے اور وہ عورت بھی گردوارہ بنا کر بچوں کے ساتھ گھر میں ہی پوجا پاٹ کرتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر؟ اور کیا ایسے شخص کو کسی مسجد یا دینی ادارہ کا وقف علی اللہ کا ممبر و متولی بنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: قرآن کریم کی متعدد آیتوں میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کرے وہ مسلمان ہے اور جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علاوہ کسی کی پوجا کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ اور سوال میں صراحت ہے کہ مذکورہ شخص اور اس کے اہل خانہ مندر میں غیر اللہ کی پوجا کرتے ہیں، اس لئے بشرطِ صحتِ سوال مذکورہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے، اور سوال میں مذکور دیگر فسقیہ اعمال اس کے مؤید ہیں۔ اور اسلام میں فتاوی کی جن کتابوں کو معتبر و معتمد تسلیم کیا جاتا ہے اُن میں اس بات کی صراحت ہے کہ جو شخص دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو یا فسق و فجور میں مبتلا ہو وہ مسلمانوں کے اوقاف کا متولی و ذمہ دار نہیں ہوسکتا۔ اس لئے بشرط صحت سوال مذکورہ شخص کو مسلمانوں کے اوقاف کا متولی یا ذمہ دار بنایا جانا شرعاً ناجائز و حرام ہے۔

(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج 1:ص 127)

دیوالی ودسہراوغیرہ منانے والے کی نماز جنازہ پڑھنا:

سوال: ایک مسلم شخص ہندوانہ رسم پوجا، دسہرااور دیوالی خوب بڑھ چڑھ کر مناتا ہے۔تو کیاوہ اب بھی مسلمان ہی ہے؟ایسے شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: اگرمذکورہ شخص نے غیراللہ کی پوجا کی ہوتو اللہ تعالیٰ جل شانہ کےعلاوہ کسی کی عبادت حرام ہےاور مسلمان اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔اس لئے بشرط صحت سوال مذکورہ شخص (جو پوجاپاٹ،دسہراودیوالی پر ہندوؤں سے بھی آگے بڑھ چڑھ کرکرتا ہے)ایمان سے خارج ہوگیا ہے، پھر سے ایمان قبول کرے،اس کی نماز جنازہ یا مسلم قبرستان میں تدفین درست نہیں، اِلّا یہ کہ وہ پھر سے ایمان لے آئے (اورآئندہ ایسا نہ کرے)۔

(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج1:ص155)

غیر مسلم کی بنائی ہوئی چٹائی کا حکم:

سوال: آج کل بازار میں بہت سی قسم کی چٹائیاں فروخت ہوتی ہیں،جن کو اکثروبیشتر غیر مسلم بناتے ہیں، یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کو بنانے میں پاک پانی استعمال کیا گیا ہے یا ناپاک پانی۔تو کیاان چٹائیوں کو دھوکر نماز پڑھی جائے یا بغیر دھوئے ہوئے؟

جواب: غیر مسلم کی بنائی گئی صفوں کا اگر ناپاک ہونا یقینی ہوتو دھونا ضروری ہے،اور اگر صرف شبہ ہوتو احتیاطاً دھولیا جائے۔(فتاوی دارالعلوم وقف دیوبند:ج2:ص416)

علامہ کبیر استاد جلیل شیخ حسن بن مشاط مالکی صاحب کا فتوی

(از کبار علماء مکہ مکرمہ)

مؤمن کے سوا کسی دوسرے کی صحبت سے بچنے کا حکم:

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے سوا اور کسی کی صحبت اختیار مت کرو، اور متقی اور پرہیز گار مسلمان کے سوا کسی دوسرے کو اپنے ساتھ کھانا مت کھلاؤ۔ (فتاوی بینات: ج2: ص 92)

کفار کی دوستی سے بچنے کا حکم:

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: انسان قیامت کے دن اپنے دوست کے مذہب پر اُٹھایا جائے گا۔ پس (اے مسلمانو!) تم کو سوچ سمجھ کر کسی کو اپنا دوست بنانا چاہئے۔ (فتاوی بینات: ج2: ص 92)

کفار کی صحبت سے بچنے کا حکم:

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس کی چاہو صحبت اختیار کرو (مگر یاد رکھو!) تم اُسی کے مذہب پر شمار ہو گے (جس کی صحبت اختیار کرو گے)۔ (فتاوی بینات: ج2: ص 92)

بُرے لوگوں کی صحبت سے بچنے کی تاکید:

حکماء اور فلاسفہ کا مقولہ ہے کہ: جس شخص نے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی، اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کو نیکوں

میں سے بنادے گا اگر چہ (اس سے پہلے) وہ بُرے لوگوں میں سے ہو، اور جس شخص نے بُرے لوگوں کی صحبت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کو بُرے لوگوں میں سے بنادیں گے اگر چہ وہ (اس سے پہلے) نیکوں کاروں میں سے ہو۔

(فتاوی بینات: ج2: ص92)

اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں سے دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات رکھنے اور اُن پر اعتماد کرنے کا شرعی حکم:

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے بے شمار آیتوں میں دشمنانِ اسلام سے دوستی اور اُن پر اعتماد کرنے کی شدید مذمت فرمائی ہے۔ارشاد خداوندی ہیں:

:یٰاَیُّھاالّذین اٰمنوالاتتّخذواالیھودوالنّصاریٰ اولیآء،بعضھم اولیآء بعض،ومن یّتولھم مّنکم فانّہ منھم،انّ اللّٰہ لایھدی القوم الظّٰلمین:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ یہود و نصاریٰ کو معتمد دوست، وہ آپس میں ایک دوسرے کے مخلص دوست ہیں، اور جو کوئی تم میں سے اُن کے ساتھ موالات کرے گا (یاد رکھو!) انہیں میں سے ہے، بیشک اللہ تعالیٰ بے انصاف قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

یعنی اے مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ایسی مخلصانہ دوستی اور لائق اعتماد محبت ہرگز مت کرو جیسی اپنوں سے دوستی و محبت کی جاتی ہے، اور نہ اُن سے کسی بھی معاملہ میں امداد و اعانت طلب کرو، کیونکہ یہ لوگ تو آپس میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں (پھر تمہارے دوست اور معاون کیسے بن سکتے ہیں) وہ ہر بات میں خواہ کرنے کی ہو یا نہ کرنے کی آپس میں بالکل متفق رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ لازمی طور پر اس امر میں بالکل متفق ہیں کہ تمہارے ساتھ دشمنی کریں، تمہارے نقصان کے درپے ہیں، جس طرح بھی وہ تم کو تکلیف پہنچا سکتے ہیں پہنچائیں، اور جس طرح بھی وہ تم کو گمراہی اور لادینی کی ہلاکتوں میں ڈال سکتے ہیں ڈالیں۔ لہذا تمہارے اور اُن کے درمیان دوستی کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایسی مخلصانہ دوستی کریں اور اُن کو ایسا لائق اعتماد دوست بنائیں جس کی بنیاد باہمی تعاون اور اختلاط و ارتباط پر قائم ہو، جس کے نتیجہ میں اُن کے ساتھ خلط ملط ہو جائیں۔ جو مسلمان اُن کے ساتھ نشست و برخاست رکھے گا اُس کو اُس قہر

وغضبِ الٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا جس کا اظہار اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسی آیت کے حسبِ ذیل ٹکڑے میں فرما دیا :فانّه منهم: وہ اُن میں سے ہوگا۔

ایک جگہ ارشادِ خداوندی ہیں:

:انّماولیّکم اللّٰه ورسوله والّذین اٰمنواالّذین یقیمون الصّلاة ویؤتون الزّکوة وهم راکعون،ومن یّتولّ اللّٰه ورسوله والّذین اٰمنوافانّ حزب اللّٰه هم الغٰلبون:

ترجمہ: تمہارا رفیق تو وہی اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول اور جو ایمان والے ہیں جو کہ قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور (اسی کے ساتھ ساتھ) وہ عاجزی کرنے والے (بھی) ہیں، اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو تو (وہ اللہ کی جماعت میں داخل ہے اور) اللہ کی جماعت ہی سب پر غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے دشمنوں سے دوستی کرنے کی ممانعت فرمانے کے بعد اس آیت کریمہ میں اُن لوگوں کا بیان فرمایا ہے جن سے ایک مؤمن کو دوستی اور موالات کرنی چاہئے۔ یعنی یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ، کیونکہ وہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں تمہارے دوست نہیں ہیں، تمہارے ولی اور دوست صرف اللہ تعالیٰ جل جلالہ، اس کا رسول ﷺ، اور ان پر ایمان رکھنے والے ہی ہیں، انہی کو اپنے موالات اور دوستی کیلئے مخصوص کرلو، اِن کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے سے دوستی اور موالات نہ کرو۔ کیونکہ دوستی تو اعانت و امداد اور تقویت و معاونت کا نام ہے، اور یہ چیز اُسی شخص سے میسر آسکتی ہے جو اِس کا اہل ہو (اور وہ صرف مسلمان ہیں)۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ مؤمنوں کے ناصر و مددگار ہیں، رسول پاک ﷺ بھی، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حکم سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا پیغام پہنچانے والے اور ہادیٔ برحق ہیں۔ لہذا آپ بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حکم سے مؤمنوں کے ناصر و مددگار ہوئے۔ باقی رہے تمام ایمان والے تو چونکہ وہ دینی بھائی ہیں اس لئے وہ قدرتی طور پر آپس میں ایک دوسرے پر مہربان اور خیر خواہ ہوں گے، اُن کے دل (بغض و عداوت) سے پاک ہوتے ہیں، اُن کے اعمال و اخلاق بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت اور لوگوں کے حقوق ادا کرتے رہنے کی وجہ سے (منافقت اور فریب کاری سے) پاک و صاف ہوتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق نصرت و مدد کے اہل اور مستحق وہی ہو سکتے ہیں۔

رہے یہود و نصاریٰ تو وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے، اس کے رسول ﷺ کے اور تمام مؤمنوں کے جانی دشمن ہیں، اس لئے اُن کے ساتھ دوستی میں (دنیا کے اعتبار سے) تو بڑا خطرہ ہے اور آخرت کے اعتبار سے عظیم گناہ ہے۔

اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتے ہیں:

:یاایّھاالّذین اٰمنوالاتتّخذوالّذین اتّخذوادینکم ھزواًولعباًمّن الّذین اُوتوالکتٰب من قبلکم والکفّاراولیآء،واتّقواللّٰہ ان کنتم مؤمنین:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ اُن لوگوں کو اپنا دوست جو تمہارے دین کا مذاق اُڑاتے اور اس کو کھیل بناتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو تم سے پہلے آسمانی کتاب دی گئی ہے، اور نہ کافروں کو اپنا دوست بناؤ، اور ڈرو اللہ تعالیٰ جل شانہ سے (ایسے لوگوں کو دوست بنانے سے) اگر ہو تم ایمان والے۔

اِس آیت کریمہ میں اُن یہود و نصاریٰ کی بعض صفات کا بیان فرمایا ہے جن سے دوستی و محبت کرنے سے ہمیں منع کیا گیا ہے، اور وہ صفات یہ ہیں کہ.....اُن یہودیوں کا تو وطیرہ ہے کہ یہ اسلام کے ساتھ استہزاء اور دل لگی کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کھیل و تفریح کا معاملہ کرتے ہیں اور (موقعہ بموقعہ) طعن و تشنیع بھی کرتے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ خود اہل کتاب ہیں، اُن کو تو چاہئے تھا کہ وہ اسلام کی (اُوروں سے زیادہ) تعظیم و توقیر کرتے، کیونکہ خود اُن کی کتاب میں دین اسلام کی بشارت اور اس کی رہنمائی موجود ہے، انہی یہود و نصاریٰ کی طرح باقی تمام کفار بھی ہیں۔

قرآن کریم کے اس بیان میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و محبت سے کتنی شدّت سے نفرت دلائی گئی ہے، اور اسلام کے ساتھ اُن کی دشمنی و عداوت کو استہزا اور مذاق اُڑانے کو مکر و فریب اور طعن کو کس قدر واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

:لَاتَجِدُ قَوْمًایُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِیُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَلَوْکَانُوْآ اٰبَآءَ ھُمْ اَوْاَبْنَآءَ ھُمْ اَوْاِخْوَانَھُمْ اَوْعَشِیْرَتَھُمْ،اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ،وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَاالْاَنْھٰرُخٰلِدِیْنَ فِیْھَا،رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ، اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ،اَلَآاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ:

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوئے اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول کے، خواہ وہ اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے گھرانے کے (یہ اس لئے کہ) اُن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے (راسخ کر دیا ہے) اور اُن کی مدد کی ہے اپنے غیب کے فیض سے اور (اس کے صلہ میں) داخل کرے گا اُن کو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں، ہمیشہ رہیں گے وہ اُن

(جنتوں) میں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی، وہ لوگ ہیں گروہ اللہ تعالیٰ کا (اللہ تعالیٰ والے)۔خوب سن لو! جوگروہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہی مراد کو پہنچے۔

یعنی تم کبھی بھی اور کسی حال میں بھی کسی ایسی مسلمان قوم کو ایسا نہ پاؤ گے جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی ومحبت کا اظہار کرتے ہوں، اگر چہ ان کی ان سے کتنی ہی قریبی رشتہ داری کیوں نہ ہو، اور جو مسلمان لوگ اُن اعدائے اسلام سے دوستی ومحبت نہیں کرتے خواہ وہ کتنے ہی اُن کے قریبی رشتہ دار اور کتنے ہی خون کے رشتہ سے نزدیک کیوں نہ ہو، اس کا سبب صرف یہ ہے کہ ان کی ایمانی صداقت اور قوتِ یقین اُن کفار سے مولات اور دوستی کرنے سے مانع ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان لوگوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کو آخرت میں اس کا بدلہ دیں گے اور جزاء کے سب سے زیادہ مستحق وہی لوگ ہوں گے جو اس کی سب سے زیادہ مرضی پر چلنے والے ہوں گے۔پس اے مسلمانو! اس عظیم جزاء کی خوشخبری سن لو! ایسے ہی لوگ اللہ والے ہیں اور ایسے ہی (مؤمنوں کی مدد کرنے والے) لوگ فلاح پانے والے اور (مؤمنوں کے) مددگار ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

:و لاتر کنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار ،و مالکم مّن دون اللّٰہ من اولیآء ثمّ لاتنصرون:

ترجمہ: اور مت جھکو اُن لوگوں کی طرف جو ظالم ہیں، کہ تم کو بھی (جہنم کی) آگ لگے (اور عذاب میں پکڑے جاؤ۔یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے (اس کی نافرمانی کر کے) پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے۔

اس آیت میں مشرکین یا کسی بھی ایسی حرکت کرنے والے شخص کی طرف جس کو ظالم کہا جا سکے ذرا میلان کو بھی منع فرمایا ہے (یعنی ان لوگوں سے کسی بھی قسم کا بھی تعلق نہ رکھنا چاہئے) اگر ذرا بھی اُن لوگوں کی طرف مائل ہوئے تو تم پر ضرور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا عذاب نازل ہوگا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں جو تم کو اس کے عذاب سے بچا سکے اور اُن لوگوں کی طرف میلان کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرما ہی چکا ہے کہ اس کی طرف سے تمہاری مدد ہرگز نہ ہوگی۔

حق تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

:یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَایَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْبَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ وَمَاتُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ قَدْبَیَّنَّالَکُمُ الْاٰیَاتِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی (جگری دوست) کسی کو اپنوں (مسلمانوں) کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف (اور مصیبت) میں رہو، ان کی دشمنی تو ان کی زبانوں (باتوں) سے ٹپکتی ہے، اور جو کچھ (عداوت) مخفی ہے ان کے جی (دل) میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے (جو اُن کی باتوں سے ٹپکتی ہے) ہم نے بتادیئے تم کو اتے پتے اگر تم کو عقل ہے (تو اُن کی عداوت سے ہوشیار رہو)۔

امام قرطبیؒ نے: بطانہ: کی تشریح فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ: بطانة الرجل: سے مراد، انسان کے وہ خاص دوست ہیں جو اس کے گھر کی اور دل کی باتوں پر مطلع ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ان لوگوں پر اعتماد اور قلبی تعلق کی بناء پر اپنے اسرار پر اِن کو آگاہ کردیتا ہے۔ لہٰذا اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تمام مسلمانوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ ان کفار یہود و نصاریٰ اور اہل اہواء (گمراہ فرقوں) کو اپنے کاموں میں دخیل نہ بنائیں اور اپنے اسرار سے اُن کو آگاہ نہ کریں اور اپنے کاموں میں اُن سے مشورہ نہ کریں اور اپنے کام اُن کے سپرد نہ کریں۔ اور اس کی وجہ بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے بیان کردی کہ یہ لوگ ہمیشہ تمہارے کام خراب کرنے اور تمہارے ساتھ مکر و فریب کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور ہمیشہ یہ چاہتے ہیں کہ تم کو مشقت اور مصیبت میں ڈال دیں۔ چنانچہ اُن کی باتوں سے بھی اُن کا بغض و کینہ ظاہر ہوتا ہے، اور جو اُن کے قلوب (دلوں) میں تمہاری عداوت و نفرت ہے وہ تو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے جو باتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے حکماء کا مشہور قول ہے کہ:

جو شخص تمہارے دین اور مذہب کا مخالف ہو تو تم کو چاہئے کہ تم اس کو اپنا ولی دوست ہرگز نہ بناؤ، یعنی جو تمہارا ہم جنس نہ ہو، تم اُس کے ہم نشین بھی نہ ہو۔ (فتاوی بینات: ج2: ص101 تا106)

ازروئے حدیث عیسائیوں، یہودیوں وغیرہ سے اختلاط اور میل جول کی ممانعت اور اس کے خطرناک نتائج:

حدیث کی کتابوں میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: المرء علیٰ دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل: انسان فطرۃً اپنے دوست کے مذہب و مسلک پر ہوا کرتا ہے (کسی کو دوست بنانے سے پہلے) تمہیں دیکھ لینا چاہئے کہ تم کس سے دوستی کررہے ہو۔

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے: انّ ابا موسی الاشعریؓ استکتب ذمیا فکتب الیہ عمرؓ یعنفہ و تلا علیہ ھذہ الایۃ: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی (جگری دوست) کسی کو اپنوں (مسلمانوں) کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف (اور مصیبت) میں رہو، ان کی دشمنی تو ان کی زبانوں (باتوں) سے ٹپکتی ہے، اور جو کچھ (عداوت) مخفی ہے ان کے جی (دل) میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے (جو اُن کی باتوں سے ٹپکتی ہے) ہم نے بتادیئے تم کو اگر تم کو عقل ہے (تو اُن کی عداوت سے ہوشیار رہو)۔

(عراق کے گورنر) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے ایک مرتبہ ایک ذمی (نصرانی) کو اپنا منشی (پی اے) مقرر کرلیا تو امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظمؓ نے ان کو سرزنش وملامت کا خط لکھا اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔

ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے خلیفۃ المسلمین سیدنا فاروق اعظمؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے صوبے کا میزانیہ پیش کیا، سیدنا فاروق اعظمؓ کو بہت پسند آیا، سیدنا فاروق اعظمؓ اِن کا میزانیہ (بجٹ) لے کر مجلسِ شوریٰ میں آئے اور ان سے فرمایا: تمہارا منشی کہاں ہے؟ تاکہ تمہارا یہ میزانیہ.....ارا کینِ شوریٰ کے سامنے پیش کرے، تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے عرض کیا کہ وہ تو مسجد نبوی ﷺ میں نہیں آئے گا، سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا: کیوں؟ کیا وہ ناپاکی کی حالت میں ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے عرض کیا: جی نہیں، وہ نصرانی ہے۔ آپؓ نے ان کو سرزنش کی اور فرمایا: تم اُن نصرانیوں کو اپنے قریب کرتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُن کو مسلمانوں سے دُور رکھا ہے۔ تم اُن کو عزت دیتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُن کو ذلیل ورسوا کیا ہے۔ تم اُن کو امین (معتمد علیہ) بناتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اُن کو خیانت دار بتلایا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا فاروق اعظمؓ سے مروی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب (نصرانیوں اور یہودیوں) کو حکومت کا اہل کار یا افسر مت بناؤ، اس لئے کہ یہ لوگ سود کو حلال سمجھتے ہیں (یہ مسلمانوں میں بھی سودی نظام پھیلا دیں گے) تم سرکاری عہدوں پر اور رعایا پر ایسے لوگوں کو مقرر کرو جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے ڈرتے ہوں۔

یہ سیدنا فاروق اعظمؓ کی ملہمانہ بصیرت تھی کہ ان کے نزدیک سود کو حلال سمجھنے کی وجہ سے اہل کتاب (یہودی اور نصرانی) اسلامی حکومت کے کسی بھی محکمہ میں کسی بھی عہدے اور ملازمت کے اہل نہ تھے صرف اس لئے کہ کہیں یہ غیر اسلامی افکار ونظریات ان لوگوں کے حکومت کے عہدوں پر فائز اور محکموں پر قابض ہونے کی بناء پر مسلمانوں میں سرایت نہ کرجائیں۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کی اسی حکیمانہ بصیرت پر عمل نہ کرنے اور یہود و نصاریٰ (آج کی یورپین اقوام) کو حکومت کے معاملات میں قابلِ اعتماد دوست بنانے، اسلامی ملک کے تمام تر منصوبوں میں ان کی اسکیموں پر بھروسہ کرنے، نہ صرف یہ بلکہ عدلی اور انتظامی کلیدی عہدے ان کے سپرد کرنے ہی کا نتیجہ ہے کہ آج تمام اسلامی حکومتوں میں تمام کاروبار یورپ کے بینکاری سودی نظام پر چل رہا ہے، نہ صرف یہ بلکہ بعض نام نہاد مسلمان سود کو حلال کرنے کی فکر میں بھی لگے ہوئے ہیں، اور اسلامی حکومتوں نے اسلامی ملکوں میں ان کو اپنے ان: غیر اسلامی: افکار اور نظریات کی اشاعت کی نہ صرف آزادی دے رکھی ہے بلکہ ان کی سرپرستی اور کفالت بھی کر رہی ہیں (العیاذ باللّٰہ)۔

نوسو سال پہلے کا حال:

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں.....لیکن اب اِس زمانہ میں تو حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اہل کتاب یہودیوں اور نصرانیوں کو (عام طور پر) اسلامی حکومتوں میں ذمہ دار افسر اور کلرک مقرر کر دیا گیا ہے اور اس طرح انہوں نے نادان و ناسمجھ عوام پر پورا اقتدار حاصل کر رکھا ہے۔

نوسو سال بعد کا حال:

مصنفؒ فرماتے ہیں.....یہ نوبت تو اب سے نوسو سال پہلے امام قرطبیؒ کے زمانہ میں پہنچ چکی تھی۔ تو ہم اپنے اس زمانے کے متعلق کیا کہیں جبکہ اسلامی ملکوں میں شریف (دیندار) اور ذلیل (بے دین) لوگ ایک دوسرے میں خلط ملط ہو چکے ہیں۔ اپنے ملکوں میں اپنے اوپر ہم نے ان کو کس قدر اقتدار دے رکھا۔ ان کے ساتھ میل جول اور الفت و محبت کے روابط و تعلقات کتنے بڑھا رکھے ہیں....؟ حالانکہ ان دشمنانِ دین و ملت کے ساتھ اختلاط اور ارتباط، دوستی و موالات کے حرام ہونے کے بارے میں قرآن کریم کی بہت سے واضح اور قطعی آیات اور صریح احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ (فتاوی بینات: ج 2: ص 107)

حضرت مولانا مفتی محمد سہول عثمانی

بھاگلپوری صاحب کا فتوی

(سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند ہندوستان)

شیعوں کے ساتھ رہنے کی بناء پر خلفاء راشدینؓ کا تذکرہ چھوڑنے کا حکم:

سوال: بوجہ اختلاط شیعہ حضرت علیؓ کے فضائل جس کے سننے میں آتے رہیں گے اور وہ خلفائے ثلاثہؓ کے فضائل سے ناواقف یا کم واقف ہوگا، روافض کی طرح اس کے عقائد ہوجانے کا سخت اندیشہ ہے۔لہذا بیان فضائل کے مواقع میں خصوصاً جس موقع میں فضائل حضرت علیؓ کا بیان ہو، خلفائے ثلاثہؓ کے فضائل کا بیان کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور بغرض خوشنودی روافض.....خلفائے ثلاثہؓ کے فضائل جو نہ بیان کرے یا نہ بیان کرنے دے، وہ داعی الی الرفض ہوگا یا نہیں؟

جواب: جن مقامات میں سنی شیعہ دونوں فریق آباد ہوں اور حضرت علیؓ کے فضائل بیان ہوتے ہو، خواہ ایک فریق میں خواہ دونوں فریق میں، اُن مقامات میں خلفائے ثلاثہؓ کے فضائل سے جو ناواقف یا کم واقف ہوگا، یقیناً روافض کی طرح اس کے عقائد ہوجائیں گے۔

لہذا اُن مقامات میں جو بیان کرنے والا فضائل خلفائے ثلاثہؓ نہ بیان کرے گا وہ بھی، اور جو نہ بیان کرنے دے گا وہ بھی ضرور داعی الی الرفض ہوگا۔(فتاوی سہولیہ:ص 384)

چار یارؓ کا تذکرہ کہیں شعار اور کہیں واجب ہے:

سوال: ذکر مناقب چار یار کبارؓ عبادت اور شعار اہل سنت ہے یا نہیں؟ اور بمقام مزاحمتِ اہل تشیع اس کا اجر واجب ہے یا نہیں؟ اور نعت حبیب کردگا ﷺ و مدح چار یار کبارؓ کے قصائد بغیر باجے اور بدون رعایت قواعد موسیقی ایک آدمی تنہا یا چند آدمی مل کر پڑھیں، جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ذکر مناقب چار یار کبارؓ عبادت ہے۔ اور جن مواقع میں روافض کی مجالس ہوتی ہوں اور ذکر چار یارؓ کی مزاحمت ہوتی ہو، اور عوام کے عقائد کے فساد کا اندیشہ ہوتا ہو، وہاں ذکر مناقب چار یارؓ شعارِ سلفیت ہوگا اور واجب ہوگا۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی نعت اور چار یارؓ کی مدح نظماً یا نثراً پڑھنا: فی حد ذاتہ: جائز و مستحب ہے۔ جواب مذکور صحیح ہے۔ بے شک ذکر مناقب چار یارؓ عبادت ہے اور بر صورتِ مزاحمتِ روافض بغرض حفاظت عقائد عامہ مؤمنین چار یارؓ واجب و ضروری ہے۔ اور نعت حضور اقدس ﷺ و مدح چار یارؓ نظماً و نثراً منفرداً و مجتمعاً: فی حد ذاتہ: جائز اور باعث خیر و برکت ہے۔ (فتاوی سھولیہ: ص 385)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے گستاخ کی امامت و بیعت اور اس کے ساتھ مناکحت و مجالست و مواکلت کا حکم:

سوال: جو شخص سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں بے ادبی کے کلمات کہے۔ یعنی مکر یا کبیرہ یا ظلم سے نسبت کرے اور باقی صحابہ کرامؓ سے صاف عقیدہ ہو، تو اس پر رفض کا لفظ عائد ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور اس کی امامت و بیعت درست ہے یا نہیں؟

جواب: تمام اہل سنت والجماعت اجماعاً فرماتے ہیں کہ ہر ہر صحابیؓ کی عدالت و تزکیہ اور ان کی مدح و ثناء تمام اہلِ اسلام پر واجب ہے۔ جو شخص کسی ادنیٰ صحابی کو ہی کوئی نالائق الفاظ کہے، سب و شتم کرے، وہ ملعون و فاسق و بدعتی و زندیق ہے۔ فضلاً عن معاویہؓ قطع نظر اس کے کہ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ رسول اللہ ﷺ کے صہر و صحابی ہیں اور حضور اقدس ﷺ نے اپنے اصہار و اصحابؓ کی تنقیص کرنے والے کے لئے: لاتجالسوھم و لاتشاربوھم و لا تواکلوھم: وغیرہ وغیرہ الفاظ فرمائے ہیں۔

احادیثِ معتبرہ سے بخصوصہ..... سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے مناقبِ عظیمہ ثابت ہوتے ہیں، مثلاً: مجتہد

مطلق، کاتب وحی، صاحب سرّ رسول اللّٰہ ﷺ، امین علی کتاب اللّٰہ، انّ اللّٰہ و رسولہ یحبانہ، اعلم امتی واجودھا: وغیرہ وغیرہ اوصاف جلیلہ مصرح احادیث میں موجود ہیں۔

پس جو شخص ایسے معزز و محترم صحابیؓ کو (معاذاللّٰہ) بُرا بھلا کہے، ان کی تنقیص کرے، ان کے شان میں ناگوار الفاظ استعمال کرے، وہ اہل سنت والجماعت سے یقیناً خارج اور فاسق اور بدعتی و زندیق وملعون ہے۔ اس شخص سے مجالست، مواکلت، مناکحت نہ کرنا چاہئے، اس کے دل میں ایک شعبہ رفض کا موجود ہے۔ پس اس سے مرید ہونا، اس کی امامت بطریق اولیٰ ممنوع ہوگی۔

:وفی الصواعق المحرقة:اعلم ان الذی اجمع علیه اهل السنة والجماعة انه یجب علی کل مسلم تزکیة جمیع الصحابة باثبات العدالة لهم والکف عن الطعن فیهم والثناء علیهم فقداثنی اللّٰه سبحانه وتعالیٰ علیهم فی آیات:انتهیٰ:

:وفی الصواعق المحرقة:عن عویمرؓ بن ساعدة انه صلی اللّٰه علیه وسلم قال انّ اللّٰه اختارنی واختارلی اصحاباًفجعل لی منهم وزراء وانصارا واصهارافمن سبّهم فعلیه لعنت اللّٰه والملائکة والنّاس اجمعین، لایقبل اللّٰه منهم یوم القیامة صرفا ولاعدلاً:

:وفی الصواعق المحرقة:وامّاسبّهم والطّعن فیهم فان خالف دلیلاًقطعیاًکان کفراًوان کان بخلاف ذٰلک کان بدعة وفسقاً: انتهیٰ مختصراً:

:وفی الصواعق المحرقة:قدقال امام عصره ابوزرعة الرازیؒ من اجل شیوخ مسلم اذارأیت الرجل ینتقص احدامن اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاعلم انه زندیق:

:وفی الصواعق المحرقة:عن انسؓ:انّ اللّٰه اختارنی واختارلی اصحاباًواسحارا وسیأتی قوم یسبّونهم وینتقصونهم فلاتجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتواکلوهم ولاتناکحوهم:

:وفی صحیح البخاری عن عکرمةؓ قال قلت لابن عباسؓ ان معاویةؓ اوتر برکعة فقال:انّه فقیه:وفی روایة انّه صحب النبیﷺ:اجمعت الامة اهل الاصول والفروع علی الفقیه فی عرف الصحابةؓ والسلفؒ الصالح وقرون اخرین بعدهم هوالمجتهد المطلق:

:انتهىٰ مختصرا:

:وفي تطهير الجنان لابن حجر الهيثمىؒ:انه احد الكتاب لرسول اللّٰهﷺ كما صح في مسلم وغيره وفي حديث سنده حسن كان معاويةؓ يكتب بين يدى النبىﷺ قال ابو نعيم كان معاويةؓ من كتاب رسول اللّٰهﷺ حسن الكتابة فصيحاً حليماً وقوراً:وقال الممدايمنىؒ كان زيدبن ثابتؓ يكتب الوحى للنبىﷺ وكان معاويةؓ يكتب للنبىﷺ فيما بينه وبين العرب أى من وحى وغيره فهوامين رسول اللّٰهﷺ علىٰ وحى ربه وناهيك بهٰذه المرتبة الرفيعة ومن ثم نقل القاضى عياضؒ ان رجلاقال للمعافى بن عمران أين عمربن عبدالعزيزؒ من معاويةؓ فغضب غضباًشديدا،وقال:لايقاس باصحاب النبىﷺ احده،معاويةؓ صاحبه وصهره وكاتبه وامينه على وحى اللّٰه،ويوافق ذلك ان عبداللّٰه بن مبارکؒ.....سئل فقيل ياأبا عبدالرحمن أيماافضل معاويةؓ أوعمربن عبدالعزيزؒ؟فقال واللّٰه ان الغبار الذى دخل فى انف فرس معاويةؓ مع رسول اللّٰهﷺ افضل من عمر بانف مرة اذاكان مثل ابن المبارکؒ يقول فى معاويةؓ ذلك فأى شبهة تبقى لمعاندوأى دخل يتمسک به غبى اوجاحد:انتهىٰ مختصرا:

:وفي تطهير الجنان:نقل محب الطبرى فى رياضه انّه صلى اللّٰه عليه وسلم قال ارحم امتى بامتى ابوبكرواقواهم فى دين اللّٰه عمرؓ.....الى ان قال وصاحب سرى معاويةؓ بن ابى سفيانؓ فمن احبّهم فقدنجاو من ابغضهم فقدهلک:انتهىٰ مختصرا:

:وفي تطهير الجنان:عن ابن عباسؓ قال:جآء جبريل عليه السلام الى النبىﷺ فقال:يامحمداستوص بمعاوية فانّه امين على كتاب اللّٰه ونعم الامين هو،رجاله رجال الصحيح الاواحدافيه لين والآخرقال الحافظ الهيثمىؒ لاأعرفه وجهالة احدرواته غايتهاانهاتوجب ضعف سنده وقدمران الضعيف حجة فى المناقب:

ان النبىﷺ دخل على زوجته ام حبيبةؓ ورأس معاويةؓ فى حجرهاوهى تقبله فقال لهااتحبه قالت مالى لااحب اخى فقال صلى اللّٰه عليه وسلم فانّ اللّٰه ورسوله يحبانه:

:وفي تطهير الجنان:قال رسول اللّٰهﷺ:معاويةؓ ابن ابى سفيانؓ اعلم امتى واجودهافان قلت هذاالحديث المذكور سنده ضعيف فكيف يحتج به؟قلت الذى اطبق عليه أئمتناالفقهاءوالاصوليون والحفاظ ان الحديث الضعيف حجة فى المناقب:انتهىٰ

ملخص ساتطهیر الجنان:ومن شاء التفصیل فلیراجع الی الصواعق المحرقة وتطهیر الجنان:(فتاوی سهولیه:ص 387)

مسجد کے قریب تعزیہ رکھنا مسجد کی توہین ہے:

سوال: کیا مسجد کے قریب تعزیہ رکھنا مسجد کی توہین ہے؟

جواب: بے شک خلافِ شان وتوہینِ مسجد ہے۔مساجد کی وضع ذکرِ الٰہی کے ساتھ مخصوص ہے،اور ذکر اللہ توحید وسنت میں منحصر ہے،اور تعزیہ داری کے کام شرک وبدعت ہے،مخل ومضرِ عبادت ہے،اسی وجہ سے ارشادِ خداوندی ہے:یٰاَیُّھاالَّذین اٰمنوااِنّماالمشرکون نجس فلایقربوالمسجدالحرام بعدعامھم ھٰذا:

فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کو حکم ہوا،اور یہ اسلام کا آخری حکم ہے۔اے مسلمانو!مشرکین نجس ہیں،اس سال کے بعد وہ لوگ مسجد کے قریب بھی نہ جائیں۔

مشرک کی نجاست نجاستِ حکمیہ ہے اور نجاستِ حکمیہ سے بچانے میں کل مساجد متساویۃ الاقدام ہیں۔اور قاعدہ ہے کہ جب کسی مشتق پر حکم ہوتا ہے تو اس کا مبدء یعنی مصدر علت حکم ہوتا ہے۔اس قاعدہ سے یہاں علت حکم شرک ہے۔جب مشرکوں کا مسجد کے قریب جانا منع ہے تو ان کے شرک کے کاموں کے قریب ہونا اور لے جانا بطریق اولیٰ منع اور موجبِ توہینِ مسجد ہوگا۔

علمائے اہل سنت والجماعت کی تحقیق میں تعزیہ داری شرک وبدعت ہے،اس لئے مسجد کے قریب لے جانا مسجد کی خلافِ شان وتوہینِ مسجد ہے۔اور تعزیہ کے ساتھ ڈھول باجہ،شور وغل بھی ہوتا ہے،یہ بھی خلاف شانِ مسجد وتوہینِ مسجد ہے۔

جواب بلاریب صحیح ہے۔جس طرح سے بلاضرورت مصلیانِ مسجد،قربِ مسجد میں پائخانہ،پیشاب خانہ قائم کرنا ہرگز کوئی مسلمان گوارہ نہیں کرسکتا ہے۔اس سے زیادہ اعمالِ شرکیہ کا ہونا مسجد کے قرب وجوار میں ہر دیندار موحد کو ناگوار ہوگا۔اور چونکہ بناءِ مساجد اعلاءِ توحید کیلئے ہے،اس لئے اعمالِ شرکیہ کا اس کے قرب وجوار میں ہونا شانِ مسجد کے یقینی منافی ہے۔اور چونکہ تعزیہ داری جو عموماً اہل سنت والجماعت کے یہاں مروج ہے،اعمالِ شرکیہ میں سے ہے۔اس لئے ہر مسلمان پر بحیثیت مسلمان ہونے کے حتی المقدور اس کے معدوم کرنے کی کوشش لازمی ہے بالخصوص جبکہ مسجد کے قریب ایسے اعمال ہوں۔

جب مسلمان،ہنود کو مسجد کے خلاف شان سمجھ کر اعمال شرکیہ کرنے اور باجا وغیرہ بجانے سے مانع ہوتے ہیں تو

اُن کو خود لازم ہے کہ مساجد کے سامنے ایسے نامشروع افعال اور بدعاتِ قبیحہ سے ضرور احتراز کریں، جن سے مساجد ومعابد کے احترام میں فرق آئے۔اس میں شک نہیں کہ تعزیہ داری میں بہت سے اُمور بدعیہ اور غیر مشروعہ ایسے ہوتے ہیں جو اعمالِ شرکیہ سے مشابہ ضرور ہیں۔لہذا مسلمانوں کو قطعی طور پر ایسے افعال سے احتراز کرنا لازم ہے۔

(فتاوی سھولیہ:ص407)

تابوت کو سجدہ کرنا،منت ماننا اور محرم کے دیگر رسوم کا حکم:

سوال: تابوت بنانا،اس کو سجدہ کرنا،اس کی منت ماننا،اس کو حاجت روا جاننا،منہ پیٹنا،ماتم کرنا،ناریل چڑھانا،علی اکبرؓ اور علی اصغرؓ کی شادی وغیرہ کا سوانگ بنا کر غل مچانا،مرثیہ گانا،عورتوں کا لباس پہننا،شیر وغیرہ کی صورت بنانا،ڈھول نقارہ وغیرہ بجانا۔ان کاموں کے کرنے والے کو اہل بیت کا محبّ جاننا اور منع کرنے والے کو اہل بیتؓ کا دشمن جاننا۔یہ اُمور کیسے ہیں؟

جواب: یہ تمام اُمور شرعاً ممنوع اور واجب الترک ہیں۔ان میں سے بعض حرام،بعض شرک،بعض موجبِ لعنت،بعض بدعتِ قبیحہ ہیں۔ان کاموں کے کرنے والا محبّ اہل بیتؓ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ہاں جو شخص ان اُمور کو منع کرتا ہے وہ البتہ.....حقیقی محبّ اہل بیتؓ ہے۔(فتاوی سھولیہ:ص542)

مصائب حسنینؓ کا ذکر بغیر ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے جائز نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بغیر ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے مناقب ومصائب حضرت حسینؓ کا ذکر کیا جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟اور جامع الرموز کی عبارت:اذاارادذکرقتل الحسینؓ ینبغی ان یذکروالاقتل سائرالصحابةؓ لئلا یالروافض:سے کیا بقرینۂ:لئلا یشابہ بہ:لفظ:ینبغی:سے وجوب مراد ہو کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے مناقب ومصائب حضرت حسینؓ جائز نہیں؟

جواب: مناقب ومصائب حضرت حسینؓ کا ذکر سنی وشیعہ دونوں فریق میں مشترک ہے،لیکن شیعوں کی بیجا افراط سے بلاشبہ تشبہ پیدا ہوگیا ہے اور سوائے خلفاء ثلاثہؓ کے دیگر صحابہ کرامؓ کے ذکر سے اس تشبہ کے رفع ہونے کا ادراک سب کو نہیں ہوسکتا ہے۔لہذا بدون ذکر مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے مناقب ومصائب حضرت حسینؓ کا ذکر اہل سنت کے لئے جائز نہیں ہوسکتا۔

فتاویٰ جامع الرموز کی عبارت مندرجہ سوال اس کے ثبوت میں کافی ہے۔اس عبارت میں لفظ: ینبغی: سے

وجوب ہونے کا قرینہ ہے کہ دلیل میں فرماتے ہیں:لمثلایشابہ بالروافض: اور بوجہ حدیث:من تشبّہ بقوم فھو منھم: کے جس امر میں تشبہ کا گمان بھی ہو وہ اہل سنت کیلئے کسی طور سے جائز نہیں ہوسکتا ہے۔اور مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے بھی اپنے فتاویٰ میں جامع الرموز کی روایت مذکورہ سے تمسک فرمایا ہے۔

دوسرے یہ کہ بوجہ اختلاط شیعہ اکثر سنیوں کو جو کہ فضائل خلفاء ثلاثہؓ سے ناواقف یا کم واقف ہیں مناقب ومصائب حضرت حسینؓ استماع سے خلفاء ثلاثہؓ ودیگر صحابہ کرامؓ کے ساتھ سوءِ اعتقادی ہوجاتی ہے، جو کہ بلاشبہ موجبِ ہلاکت آخرت ہے۔اس وجہ سے بھی بدون مناقب خلفاء ثلاثہؓ کے مناقب ومصائب حضرت حسینؓ کا ذکر اہل سنت کے لئے جائز نہیں ہوسکتا۔(فتاوی سھولیہ:ص386)

تعزیہ داری کا حکم،اور ایک شبہ کا جواب:

سوال: تعزیہ داری کیسا فعل ہے؟ آیا باعث ثواب ہے یا موجبِ گناہ؟ اور اگر گناہ بھی ہے تو صغیرہ ہے یا کبیرہ؟ اگر کوئی شخص بنیت ثواب واقعہ کربلا یاد کرنے کیلئے کرے اور جیسے خانہ کعبہ اور بیت المقدس ومسجد ابراہیم وغیرہ کی زیارت بذریعہ تصویر وفوٹو کے کرتے ہیں اور اپنے دل کو اس کی زیارت سے خوش کرتے ہیں۔اگر تعزیہ بنا کر غم حضرت حسینؓ کیلئے اپنے نظروں کے سامنے رکھیں اور تربت کی شکل اتاریں تو ازروئے شرع کچھ ممانعت ہے یا نہیں؟

جواب: تعزیہ داری مروج ہندبت پرستی ہے۔جیسے ہندو اپنے بتوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں،اسی طور سے اہل بدعت تعزیہ کے ساتھ کرتے ہیں۔خانہ کعبہ کی تصویر پر تعزیہ کو قیاس کرنا باطل ہے۔خانہ کعبہ کی تصویر کے ساتھ بتوں کا سا معاملہ نہیں کیا جاتا ہے۔اگر اس کے ساتھ بھی کوئی ایسا معاملہ کرے تو وہ بھی بت پرستی ہوگی۔

اور اگر محض اظہارِ غم حضرات حسنینؓ کے واسطے کوئی تعزیہ بناتا ہے اور اس کے ساتھ بتوں کا سا معاملہ نہیں کیا جاتا تو علاوہ تشبہ بالروافض وتعزیہ پرستان اظہار غم:فی نفسہ:حرام وممنوع ہے۔ونیز تعزیہ داری مروج میں بعض اُمور اظہار غم وحزن کے قبیل سے ہیں،یہ تشبہ بالروافض ہے،اور بعض اُمور اظہار مسرت کی جنس سے ہیں یہ تشبہ بالخوارج ہے،یہ دونوں حرام وممنوع ہیں۔غرض یہ کہ تعزیہ داری مروج میں بشرط تامل سینکڑوں شرعی وعقلی خرابیاں موجود ہیں۔

(فتاوی سھولیہ:ص379)

مشرک کا ذبیحہ حرام ہے:

سوال:مشرک کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

جـــواب: چونکہ ذبیحہ کے حلال ہونے کیلئے ذابح کا مسلمان ہونا شرط ہے۔لہذا مشرک کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔(فتاوی سھولیہ:ص350)

کافر کے ذبیحہ کا حکم:

جو شخص کسی آسمانی کتاب اور کسی برحق نبی پر ایمان نہیں رکھتا اس کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

(فتاوی سھولیہ:ص352)

شیخ القرآن والحدیث امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ کا فتوی

شیعہ کو قسم کا کفارہ دینا:

قسم کا کفارہ دینے میں شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو، کافر نہ ہوں۔ایک تو کھلے کافر ہیں اُن کو تو ساری دنیا جانتی ہے۔دوسرے وہ کافر ہیں جو شریعت کی رو سے تو کافر ہیں مگر وہ اپنے آپ کو کافر نہیں کہتے، جیسے قادیانی کافر ہیں، بابی اور بہائی کافر ہیں، رافضی کافر ہیں۔(ذخیرۃ الجنان فی فهم القرآن :ج2:ص248)

قادیانی اور رافضی کا ذبیحہ:

یاد رکھیں! قادیانی اور رافضی اگر جانور ذبح کریں تو اُن کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے۔کیونکہ یہ بالکل کافر ہیں۔ قادیانی اور رافضی بھی کافر ہیں اور کافر کا ذبیحہ درست نہیں ہے۔(ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن :ج3:ص44)

شیعہ کافر ہیں، وراثت سے محروم ہوں گے، اور اُن کے ساتھ نکاح صحیح نہیں:

ایک ضروری بات یہاں پر سمجھ لیں، وہ یہ کہ پانچ چیزیں اور سبب ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے آدمی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے۔اگر وہ اسباب نہ ہوں تو کوئی آدمی وراثت سے محروم نہیں ہو سکتا۔وہ اسباب یہ ہیں:

اختلافِ دین ہے کہ مثلاً: باپ مسلمان ہے اور بیٹا کافر ہو گیا تو یہ کافر بیٹا باپ کی وراثت سے محروم ہو گیا، یا اس کا اُلٹ ہو کہ بیٹا مسلمان ہے اور باپ کافر ہے تو اس مسلمان بیٹے کو کافر باپ کی وراثت نہیں مل سکتی۔

نوٹ: اور یہ بات بھی سمجھ لیں کہ کافر سے وہی کافر مراد نہیں جن کو لوگ کافر سمجھتے ہیں، مثلاً: ہندو کافر ہیں، عیسائی کافر ہیں، پارسی کافر ہیں، سکھ کافر ہیں، عوام ان کو کافر سمجھتے ہیں، مگر.....کافر سے مراد وہ کافر ہیں جن کو شریعت کافر کہے، مثلاً: شریعت کی اصطلاح میں قادیانی بھی کافر ہیں، صابی بھی کافر ہیں، بہائی بھی کافر ہیں، رافضی بھی کافر ہیں، منکرین حدیث بھی کافر ہیں، شرک میں ڈوبے ہوئے بھی کافر ہیں۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ ہمارے اکابر میں سے ہیں، ان کا فتاویٰ رشیدیہ طبع شدہ ہے، ان سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت! ایک شخص رافضی ہے، شیعہ ہے، کیا اس کی وراثت سنی بیٹے کو مل سکتی ہے یا نہیں؟ اور دوسرا مسئلہ یہ بتاؤ کہ سنی اور رافضی کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ: فقہی طور پر نہ تو بیٹا وارث بن سکتا ہے اور نہ ہی نکاح ہوسکتا ہے، اور تمام فقہاء اس مسئلہ پر متفق ہیں۔

آج بہت سارے لوگ اس کا لحاظ نہیں کرتے، حالانکہ سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ ہماری بیٹی جہاں جارہی ہے، ان کا عقیدہ بھی صحیح ہے یا نہیں؟ اور حقیقت یہ ہے کہ بہت ساری جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں نکاح قطعاً نہیں ہوتا۔ (ذخیرۃ الجنان فی فھم القرآن :ج 4:ص 26)

شیعہ اور قادیانی پکے کافر ہیں، اِن سے نکاح جائز نہیں:

یاد رکھنا! آج کل مسلمان کہلانے والے سارے مسلمان نہیں ہیں۔ مثلاً: قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، رافضی شیعہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، منکرین حدیث، بابی، بہائی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، غالی مشرک بھی کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ تو کہنے سے تو کوئی مسلمان نہیں بن جاتا، یہ سارے قطعی کافر ہیں۔ اِن مسلمان کہلانے والے فرقوں سے نکاح جائز نہیں ہے۔ نکاح میں بڑی احتیاط کریں۔

شیعہ پہلے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اب فقہ جعفریہ والے کہلاتے ہیں۔ اس کو یاد رکھنا، کبھی نہ بھولنا، یہ پکے کافر ہیں۔ ان کو کبھی نہ رشتہ دو اور نہ لو۔ (ذخیرۃ الجنان فی فھم القرآن :ج 16:ص 159)

رافضیوں کو اپنے مساجد اور محلے میں جگہ نہ دو:

یہ رافضی مختلف بہانوں سے ہمارے سنی بھائیوں کو پھنساتے رہتے ہیں۔ کسی رافضی کو اپنی مسجد میں جگہ نہ دو، اپنے محلے میں جگہ نہ دو، اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ دنیاوی معاملات چلتے رہتے ہیں مگر دِین کے معاملے میں محتاط رہو۔ (ذخیرۃ الجنان فی فھم القرآن :ج 19:ص 119)

حضرت فاطمہؓ کے نام پرعورتوں کوجمع کرنے کی مجالس میں شرکت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے:

کچھ عورتوں نے یہ بدعت شروع کی ہے کہ حضرت فاطمہؓ کے قصے کے نام پرعورتوں کو اکٹھا کر کے گمراہ کرتی ہیں، یہ رافضیوں کی ایجاد ہے۔ یہ بناوٹی قصے کہانیاں اور پھران کے نام کی کھیریں یہ سب حرام ہیں اوران کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، ان چیزوں کے قریب بھی نہ جانا، یہ سب شیعوں نے اپنے خیال سے بنائی ہوئی ہیں۔

(ذخیرۃ الجنان فی فھم القرآن :ج6:ص298)

شیعوں کورشتہ دینااور لینا:

افسوس ہے کہ آج بہت سارے مسلمان شیعوں کو رشتے دیتے ہیں اوران سے لیتے ہیں اوران کومسلمان سمجھتے ہیں۔رافضیوں نے تقیہ کالبادہ اُوڑھا ہوا ہے جس سے عوام کوان کی حقیقت کا پتہ نہیں چلتا اوردھوکے میں آجاتے ہیں۔

(ذخیرۃ الجنان فی فھم القرآن :ج6:ص366)

رافضی،قادیانی،بہائی کوبوجہ مسلمان نہ ہونے کے زکوۃ وصدقاتِ واجبہ دینے سےادانہ ہوں گے:

یادرکھنا کہ جوحکم زکوۃ کا ہے وہی حکم صدقاتِ واجبہ کا ہے۔صدقاتِ واجبہ سے مراد.....فطرانہ،نذر،منت،قسم کے کفارے کی رقم،کفارۂ ظہار، یہ تمام صدقاتِ واجبہ ہیں۔اِن کے احکام اچھی طرح سمجھ لیں،تاکہ دینے والے غلط فہمی کے شکار نہ ہو،اور نہ لینے والے غلط فہمی میں مبتلا رہیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ واجب قسم کے صدقات کسی غیر مسلم کونہیں لگتے،یعنی اگرتم غیر مسلم کوزکوۃ،عشر، فطرانہ وغیرہ دوں گےتو وہ ادانہیں ہوں گے،دینے کے باوجودتمہارے ذمہ اسی طرح باقی رہیں گے۔اور ہرایسا شخص مسلمان نہیں ہے جواپنے آپ کومسلمان کہتا ہے۔

مسلمان وہ ہے جس کوشریعت مسلمان کہےاوروہ نفس الامر میں صحیح معنٰی میں مسلمان ہو۔اس لئے کہہ رہاہوں کہ کہنے میں تو قادیانی بھی اپنے آپ کومسلمان کہتے ہیں،منکرینِ حدیث اوررافضی بھی اپنے آپ کومسلمان کہتے

ہیں، خارجی، بہائی اور ذکری بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں ہے۔ لہذا تصدیق کر کے کہ مسلمان ہے یا نہیں، پھر واجب قسم کا صدقہ دو۔ اگر عقیدے کا کچا ہے تو چاہے وہ کتنا ہی بھوکا اور محتاج کیوں نہ ہو اس کو واجب قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں۔ (ذخیرۃ الجنان فی فھم القرآن :ج8:ص 134)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے، ان کا ذبیحہ کھانے، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم:

فتاوی عالمگیری جس کو سلطان اورنگزیب عالمگیرؒ کے دورِ حکومت میں 500 جید، محقق اور معتبر علمائے کرامؒ نے بڑی محنت، کاوش اور علمی دیانت سے مرتب کیا تھا، اس میں تصریح موجود ہے: ویجب اکفار الروافض..... وھولاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین:

شیعہ اور روافض کو اِن کے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر قرار دینا واجب ہے۔ یہ سب لوگ ملت اسلام سے بالکل خارج ہیں، اور ان کے بارے میں وہی احکام ہیں جو مرتدوں کے لئے ہیں۔

یعنی جس طرح مرتد کا کسی سے نکاح جائز نہیں، کسی سے اُسے وراثت نہیں ملتی، اس کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہیں، اور اسی طرح وہ تمام احکام جو شرعاً مرتدوں پر نافذ ہیں وہ بلاکم و کاست رافضیوں اور شیعوں پر بھی جاری اور ساری ہیں۔

الغرض..... شیعہ کا کفر اتنا اور ایسا واضح ہے کہ اگر کوئی شخص ان کے عقائد پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں تأمل کرے وہ بھی کافر ہے۔ چنانچہ تصریح موجود ہے: ومن توقف فی کفرھم فھو کافر مثلھم: جو شخص شیعہ کے کفر میں تأمل کرے وہ بھی ان ہی جیسا کافر ہے۔ (ارشاد الشیعہ:ص 209)

شیعہ وراثت سے محروم ہوگا، نکاح کے بعد مرد شیعہ بن گیا تو نکاح کا حکم؟

بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ علمائے دیوبند اور ان کے پیشوا حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ رافضیوں کو کافر نہیں کہتے۔ مگر یہ وہم سراسر غلط ہے۔ حضرت مولا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ علمائے کرام کے اُس گروہ میں شامل ہیں جو روافض کو کافر قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک استفتاء اور اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

سوال: جو عورت سنیہ رافضی کے تحت میں بعد ظہور رفض کے بخوشی خاطر رہ چکی ہو پھر رفض یا دوسری شئے کو

حیلہ قرار دے کر بلاطلاق علیحدہ ہو جائے اور سُنی سے نکاح کر لیوے تو یہ نکاح بلاطلاقِ شیعہ کے کیا حکم رکھتا ہے؟اور اولاد سُنی کی اگر رافضی ہو جائے تو پدر سُنی کے ترکہ سے محروم الارث ہوگی یا نہیں؟

جواب: جس کے نزدیک رافضی کافر ہے وہ فتویٰ اوّل ہی سے بطلانِ نکاح کا دیتا ہے اس میں اختیار زوجہ کا کیا اعتبار ہے؟ پس جب چاہے علیحدہ ہو کر عدت کر کے نکاح دوسرے سے کر سکتی ہے۔اور جو فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک یہ امر ہرگز درست نہیں کہ نکاحِ اوّل صحیح ہو چکا ہے۔اور ہندہ اوّل مذہب رکھتا ہے۔:علیٰ ھٰذ: رافضی اولادِ سُنی کو ترکہ سُنی سے نہ ملے گا۔فقط واللّٰہ اعلم:

اس فتوی میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ نے اپنا مذہب یہ بتایا ہے کہ وہ رافض کو کافر قرار دیتے ہیں اور کسی سُنی عورت کا نکاح ابتداء ہی سے رافضی سے ناجائز کہتے ہیں اور سُنی باپ کی رافضی اولاد کو باپ کے ترکہ سے بالکل محروم گردانتے ہیں۔حضرت گنگوہی صاحبؒ کا یہ فتویٰ بالکل واضح ہے اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔

(ارشادالشیعہ:ص210)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا:

کسی بھی شیعہ اثنا عشری کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔جو اکابر کے فتاویٰ ہیں میں انہی پر متفق ہوں۔متفقہ فیصلہ منسوخ نہیں۔میں اس فتویٰ سے اتفاق کرتا ہوں۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت:ص 42)

شیعہ کو رشتہ دینا:

ارشاد باری تعالیٰ ہیں:وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا: اور نہ نکاح کر کے دو اپنی بہنیں اور بیٹیاں مشرکوں کو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔

لیکن آج تو بڑا فتنے کا دور ہے،کئی باطل فرقے ہیں،مثلاً قادیانی ہیں،منکرینِ حدیث ہیں،رافضی ہیں،بہائی ہیں،ذکری ہیں،شرک میں ڈوبے ہوئے لوگ ہیں۔ان چیزوں کو سوچنے والے کے رشتے میں بڑا فرق ہے۔

مگر آج تو صرف یہ دیکھتے ہیں کہ لڑکا خوبصورت ہو،تعلیم یافتہ ہو،بزنس مین ہو،کار،کوٹھی،بنگلا ہو،اور لائف مانگ نکلی ہوئی ہو بس!بچی کا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں پکڑا دیتے ہیں۔اس کی فکر نہیں کہ اس کا ایمان رہے گا یا نہ رہے گا۔

یاد رکھو!رشتہ کرتے وقت سب سے پہلے یہ دیکھو کہ اس کا عقیدہ بھی صحیح ہے یا نہیں۔اس کی وجہ سے ہماری بچی کا ایمان بھی رہے گا یا نہیں رہے گا۔آخرت بنے گی یا خراب ہوگی۔

اور فرمایا: البتہ مؤمن غلام بہتر ہے مشرک سے، اگر چہ وہ مشرک تمہیں شکل وصورت کے اعتبار سے، مال کے لحاظ سے، تعلیم کے لحاظ سے بہت اچھا لگے۔ کیوں؟ اس واسطے کہ یہ لوگ جو شرک کرنے والے ہیں تمہیں آگ یعنی دوزخ کی دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کی دعوت دیتا ہے اور بخشش کی۔

اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم مشرکوں کے ساتھ نکاح کرو گے تو وہ تمہیں دوزخ کی دعوت دیں گے۔

(ذخیرۃ الجنان فی فهم القرآن:ج2:ص 237)

رافضی اور قادیانی جیسے کفار کا ذبیحہ:

آج بہت سے فرقے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ شریعت کی زبان میں مسلمان نہیں ہیں، جیسے رافضی، قادیانی، ذکری، بابی، بہائی، منکرین حدیث ہیں۔ اور بھی کئی فرقے ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ہیں وہ کافر۔ لہذا ایسے کفار کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (ذخیرۃ الجنان فی فهم القرآن :ج5:ص46)

حضرت جعفر صادقؒ کے کونڈے حرام ہے:

یہ جو رجب کے مہینے میں حضرت جعفر صادقؒ کے کونڈے تقسیم کرتے ہیں اور ان کیلئے کچھ شرائط مقرر کی ہوئی ہیں کہ جو پکائے اپنے گھر میں بٹھا کر کھلائے اور کھانے والے ساتھ کھائیں وغیرہ وغیرہ، عورتیں گھر کے کونوں میں بیٹھ کر کھاتی کھلاتی ہیں، برتن سنبھال کر رکھتی ہیں اور کسی کو نظر بھی نہ آئے، یہ تمام کے تمام شرک ہے اور تیمور لنگ شیعی کی ایجاد ہے، اسلام کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور بالکل حرام ہے۔ (ذخیرۃ الجنان فی فہم القرآن :ج6:ص298)

ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، مرتد میراث سے محروم ہوجاتا ہے، مرتد کا نماز جنازہ پڑھنا اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں:

اگر کوئی مرتد ہوجائے تو ساتھ ہی نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے نکاح کو توڑنے کیلئے کسی جج یا قاضی کے فیصلے کی ضرورت نہیں ہے، نکاح خود بخود ٹوٹ گیا۔ پھر یہ جو مرتد ہوا ہے وراثت سے بھی محروم ہوگیا، یعنی جس کا اس کو وارث بننا تھا اب نہیں بن سکے گا۔ اور اگر یہ اسی حالت میں مرگیا تو اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت نہ ہوگی اور نہ ہی اس کا جنازہ ہوگا۔ (ذخیرۃ الجنان فی فهم القرآن :ج2:ص224)

حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ

صاحب قاسمی کا فتوی

(شیخ الحدیث وصدر مفتی، بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ

دارالعلوم مہذب پور، سنجر پور، اعظم گڑھ، یوپی)

(خلیفہ ومجاز بیعت)

(حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صاحبؒ)

(وحضرت مولانا عبدالحلیم جونپوری صاحبؒ)

تعزیہ داری کے لئے چندہ دینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کچھ لوگ تعزیہ کا پیسہ لے رہے ہیں، اس کا پیسہ کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ بنانا بدعت اور خلافِ شرع ہے، اس کے لئے پیسے نہ دیا جائے۔

1....:تعاونوا علی البرّ والتّقویٰ ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان:(سورۃ المائدہ) یأمر تعالیٰ عبادہ المؤمنین بالمعاونۃ علی فعل الخیرات وھو البر وترک المنکرات وھو التقویٰ،وینھاھم عن التناصر علی الباطل والتعاون علی المأثم والمحارم:
(تفسیر ابن کثیر:ج2:ص453)

2.....کل مایؤدی الی مالایجوز لایجوز:(شامی:ج6:ص360)

3.....والرد علیٰ ھؤلاء من البدع الواجبۃ لأنّ حفظ الشریعۃ من ھٰذہ البدع فرض کفایۃ:(مرقاۃ المفاتیح:ج1:ص216)

4.....من دعاالی ضلالۃ أی من أرشدغیرہ الی فعل اثم.....أوامربہ أواعانہ علیہ کان علیہ،مثل آثام من تبعہ:(مرقاۃ المفاتیح:ج1:ص233)

5.....قال رسول اللّٰہﷺ:من وقّرأی عظّم أونصرصاحب بدعۃ فقداعان علی ھدم الاسلام:(مرقاۃ المفاتیح:ج1:ص257);(حبیب الفتاویٰ:ج6:ص206)

شیعوں کی مجلس میں شرکت کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید شیعوں کی آل انڈیا محفل میں ہر مذہب وملت کے لوگ شریک ہوتے ہیں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے،اوراس کے بعد دیگر عالم اہل بیتؓ رسول ﷺ کی عظمت اوران کے حالات بیان کرتے ہیں،پھر دیگر شعراء منقبت آل رسول ﷺ نظم پڑھتے ہیں،پھر انجمن نوحہ خوانی وماتم ہوتی ہے۔

کیازید کامذکورہ محفل میں شرکت کرنا اورقرآن کریم کی تلاوت کرنا درست ہے؟ اوراس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟زید کا کہنا ہے کہ قرآن کریم پوری دنیائے انسانیت کی ہدایت کیلئے ہے کسی ایک قوم یا جماعت کیلئے نہیں۔

جواب: قرآن کریم کی تلاوت باعث خیروبرکت ہے،نیز یہ بھی مسلّم ہے کہ یہ قرآن کریم پورے عالَم انسانیت کیلئے باعث رشدوہدایت ہے۔چنانچہ ارشادِربانی ہے:ھدًی للنّاس:لیکن.....اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ ہرچیز کی برکت کے حاصل کرنے کا ایک موقع ومحل ہوتا ہے،یہی وجہ ہے کہ انہی آیاتِ قرآنیہ کو جب مسجد میں یا کسی پاک جگہ میں ہم پڑھتے ہیں تو اس کا ثواب ملتا ہے اوراگراس کو ہم مسجد یا کسی پاک جگہ کے بجائے (معاذاللّٰہ) بیت الخلاء میں پڑھیں تو ثواب کے بجائے گناہ ملتا ہے،اور شریعت منع کرتی ہے۔

شیعوں کی مجلس میں کیا کچھ نہیں ہوتا.....؟؟؟ ہر وہ شخص اس سے خوب واقفیت رکھتا ہے جس نے کبھی شرکت کی ہو۔اس لئے ان کی مجالس سے حتی المقدور احتراز لازمی ہے۔زید کو چاہئے کہ ایسی مجلسوں میں شرکت نہ کرے۔

باقی رہا قرآن کریم کی ہدایت کو عام کرنے کا جذبہ تو یہ قابل مبارکباد ہے۔اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو قرآنی ہدایات سے منحرف ہو اُس کے گھر جا کر یا اُسے اپنے پاس بُلا کر قرآنی آیات اُس کے سامنے پڑھے اور صحیح راستہ کی اس کو تلقین کرے اور اُن ہدایات سے روشناس کرائے۔یا یہ کہ کسی مسجد میں کسی نماز کے بعد تمام لوگوں کو جمع کر کے قرآنی آیات کی تلاوت کرے اور ہدایت کے راستے کو وا شگاف کرے اور اس پر گامزن کرانے کی کوشش کرے۔

بہر حال جب تک زید کے عقیدہ میں فساد نہ ہو محض ان کی مجلس میں شرکت کرنے کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنا نہ چھوڑا جائے،البتہ زید کیلئے آئندہ کیلئے احتیاط ضروری ہے۔(حبیب الفتاوی:ج6:ص282)

مسجد وامام باڑہ کو دوسرے کے نام وقف کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے یہاں کافی پہلے قطعہ آراضی پر مسجد اور اس کے کچھ حصہ پر امام باڑہ موجود تھا لیکن حوادثِ زمانہ کی وجہ سے اس جگہ مسجد اور امام باڑہ دونوں کا وجود ختم ہو گیا،جو شخص اصلاً اس زمین کا مالک تھا وہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا تھا،اس نے اپنے انتقال سے قبل زبانی طور پر مسجد اور امام باڑہ دونوں کی زمین کو مدرسہ کے نام پر وقف کر دیا تھا اور وہ خالی جگہ واقف کی وصیت کے مطابق مدرسہ کے نام پر گاؤں کی کمیٹی کے تحویل میں تھی،ابھی چند سال قبل ناظم کمیٹی نے بغیر کسی سے صلاح ومشورہ کئے از خود اس زمین کو ایک مسلمان کے ہاتھ سستے دام میں فروخت کر دی،جسے اب وہ جانور وغیرہ باندھنے کے کام میں لا رہا ہے،واضح رہے کہ جس نے اس زمین کو خریدا ہے وہ کمیٹی کے سابق صدر تھے۔

پہلا سوال یہ ہے کہ کیا مسجد اور امام باڑہ کی زمین کے سلسلے میں دوسرے کیلئے مالک زمین کی وصیت درست ہے؟دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا ناظم کمیٹی دوسرے ممبران کے مشورہ کئے بغیر زمین کی فروختگی کر سکتا ہے؟تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر وصیت درست نہیں اور زمین کا موجودہ مصرف بھی غلط ہے تو پھر اس زمین کو کس مصرف میں لایا جائے؟واضح رہے کہ مذکورہ مقام سے چند قدم کے فاصلہ پر گاؤں کی جامع مسجد واقع ہے۔

جواب: جس قطہ آراضی پر مسجد بنائی گئی تھی کو عمارت منہدم ہو گئی لیکن اس قطعۂ آراضی کا:تعلق مع اللہ: منہدم نہیں ہوا ہے،چاہے بغل میں جامع مسجد ہی کیوں نہ بن جائے۔لہذا اس جگہ پر مسجد بنائی جائے اور اس کی

آبادی کی فکر کی جائے، اس قطعہ آراضی کی وصیت کسی اور کام کیلئے جائز نہیں، اور نہ اس کا فروخت کرنا جائز ہے، ہاں البتہ امام باڑہ کی جب ضرورت ختم ہوچکی ہے تو اس جگہ پر مدرسہ ضرور بنالیا جائے اور اس کے بارے میں وصیت بالکل درست ہے۔ جس نے یہ زمین خریدی ہو وہ اپنا پیسہ واپس لے کر زمین کو واپس کردے، ممبران یا کسی ممبر کو اس طرح کے تصرف سے قبل شرعی حکم معلوم کرلینا چاہئے تھا۔ (حبیب الفتاویٰ: ج5: ص180)

تعزیہ داری کے پیسے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کچھ لوگ تعزیہ کا پیسہ لے رہے ہیں، اس کا پیسہ کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ بنانا بدعت اور خلافِ شرع ہے، اس کیلئے پیسے نہ دیا جائے (حبیب الفتاویٰ: ج6: ص289)

کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس کے ساتھ تعاون کرنے والے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک گروہ ہے جو درج ذیل عقائد رکھتا ہے یا مذکورہ باتوں کی اشاعت کرتا ہے:

1.....توحید، نماز، روزہ، حج، زکوۃ کے متعلق واہیات بکتا ہے۔

2.....قرآن کریم کو ناقص بلکہ اس کے کلامِ الٰہی ہونے سے انکار کرتا ہے۔

3.....اللہ تعالیٰ جل شانہ کا انکار کرتا ہے۔

4.....جنت وجہنم، پل صراط اور خانہ کعبہ کا انکار کرتا ہے۔

5.....مکہ کے بجائے کسی اور مقام کو قبلہ قرار دیتا ہے۔

6.....حضور ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرتا ہے اور پیغمبر کے سلسلہ کے جاری ہونے کا وہم پیدا کرتا ہے۔

7.....رب: کے معنی: گرو: بتاتا ہے۔

8.....قرآن کریم کی آیتوں کی غلط تشریح کرتا ہے۔

9.....اسلام کی مقدس ہستیوں خاص طور سے حضرات صحابہ کرامؓ کی توہین کرتا ہے۔

پس مذکورہ بالا باتوں پر عمل کرنے والا یا ان باتوں کی تشہیر واشاعت کرنے والا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے یا نہیں؟ مذکورہ بالا عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ تعاون کرنے والے کا شریعت کی رو سے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا گروہ جو مذکورہ فی السوال عقائد رکھتا ہے یا ان باتوں کی تشہیر و اعلان کرتا ہے وہ باتفاق علماء، دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ یہ تمام عقائد دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہیں، جن کا انکار موجبِ کفر ہے۔

مذکورہ فی السوال عقائد رکھنے والے کے ساتھ تعاون کرنے والے بھی ایمان سے خارج ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ کفر کی تلقین اس کے فروغ و اشاعت میں حصہ لینا ہے جو انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ (حبیب الفتاویٰ: ج 7: ص 215)

مرتد ہو کر فسخ نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں: بقول ایک عورت کے کہ میں ایک غیر مسلم کی لڑکی ہوں، میں نے اسلام قبول کر کے ایک مسلم سے شادی کر لی تھی جس سے اولاد بھی ہوئی مگر ہم دونوں کے اندر کچھ آپسی مخالفت پیدا ہو گئی، جس کی وجہ سے میں اسلام سے مرتدہ ہو گئی تھی، وہ اختلاف یہ ہے کہ میرا شوہر دو بیویوں کا مالک تھا۔ آیا ایسی صورت میں میرا نکاح باقی ہے یا نہیں؟ میرے سابق شوہر نے ابھی تک مجھے طلاق نہیں دیا ہے اور میں مرتد ہو کر زندگی گذار رہی ہوں۔

اب اِن دنوں پر ایک دوسرے مسلمان سے تعلق ہو گیا اور مسلمان بھی ہو گئی ہوں، پھر سے کلمہ پڑھ لی ہوں اور نکاح کر کے شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی گذارنے کا فیصلہ بھی کر چکی ہوں۔

تو اب میرے نیک ارادہ کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ شریعت کے قانون سے آگاہ فرما کر: عنداللہ: مشکور ہوں۔ اور سابق شوہر کا طلاق نہ دینا نکاحِ ثانی میں رکاوٹ بنے گا یا نہیں؟

جواب: دوسرے شوہر سے تعلقِ ازدواجیت زنا کاری ہے، اس لئے کہ دوسرے شوہر سے آپ کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ اب آپ فوراً توبہ کریں اور تجدید اسلام تو آپ کر چکی ہیں تجدید نکاح کے ذریعہ شوہرِ اوّل سے تعلق ازدواجیت استوار کریں۔ (حبیب الفتاویٰ: ج 3: ص 217)

غیر مسلموں کے تیوہاروں میں چندہ دینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہماری مارکیٹ میں ہر سال رام نومی اور دیگر ہندو تیوہاروں کیلئے چندہ جمع کر کے غریبوں کیلئے لنگر لگایا جاتا ہے، ہم بھی اپنے پڑوسی ہندو دوکانداروں کے ساتھ چندہ دیتے ہیں، کیونکہ ان سے ہمارے اچھے مراسم ہیں۔ اس بارے میں شریعت کا حکم بتائیں؟

جواب: غیر مسلموں کے کسی بھی تیوہار میں مسلمانوں کا کسی طرح بھی خواہ قدماً ہو یا قماراً شریک ہونا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ اس میں تعاون علی الکفر ہے۔اس لئے ان کے تیوہاروں میں چندہ بھی نہیں دینا چاہئے۔

البتہ اگر چندہ نہ دینے پر ان کی طرف سے کسی طرح کا ضرر اور نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اور ان کے شر سے بچنے کیلئے ان کے ساتھ ظاہری مراسم کو باقی رکھتے ہوئے چندہ دینا ہی ناگزیر ہو تو پھر ایسی مجبوری میں اس کی اجازت ہے۔

(حبیب الفتاویٰ:ج7:ص233)

غیر مسلم کے سلام کے جواب میں کیا کہا جائے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک غیر مسلم دوست ہے، ان سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی ہے اور ملاقات کے وقت وہ :السلام علیکم: کہتا ہے۔تو اس کے جواب میں کیا کہا جائے؟

جواب: اگر کسی مسلمان کو غیر مسلم نے سلام کردی تو ایسی صورت میں اگر غیر مسلم اکیلا ہو تو صرف :علیک: کہے اور اگر جماعت ہو تو صرف :علیکم: کہے، اس سے زیادہ نہ کہے۔(حبیب الفتاویٰ: ج8:ص234)

انٹرسٹ کی رقم غیر مسلم کو دینے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیا غریب مفلوک الحال کو انٹرسٹ کی رقم دینا جائز ہے؟

جواب: انٹرسٹ کی رقم:واجب التصدق: ہے۔اور ہر وہ رقم جو:واجب التصدق: ہو، اسے غیر مسلم کو دینا جائز نہیں۔لہذا انٹرسٹ کی رقم غیر مسلم کو دینا جائز نہیں:عن الحسن قال:لایعطی المشرکون من الزکاۃ و لا من شی ء من الکفارات:(حبیب الفتاویٰ:ج7:ص119)

غیر مسلم کو سلام کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ سلام کی اہمیت وحیثیت غیر مسلم کے ساتھ کیا ہے؟

جواب: سلام مطلوب ہے، محمود ہے، مستحسن ہے، لیکن کسی غیر مسلم کو ابتداءً سلام مذموم ہے، اس لئے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے:قال رسول اللّٰہ ﷺ:لاتبدؤوا الیھود والنصاریٰ بالسلام فاذا

لمقیتم احدھم فی طریق فاضطروہ الی اضیقہ: لیکن اگر ضرورت کے تحت یا دفعِ فتنہ کیلئے سلام کرنا پڑے تو اس کی گنجائش ہے۔(حبیب الفتاویٰ:ج7:ص207)

غیر مسلم سے دوستی کرنا:

غیر مسلم سے دوستی اور محبت کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:لایتّخذالمؤمنون الکافرین اولیآء من دون المؤمنین:(حبیب الفتاویٰ:ج8:ص267)

فاسق کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا:

فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے،لہذا متقی،پرہیز گار کو امام بنایا جائے،لیکن اگر امام فاسق کے پیچھے نماز ادا کی جائے تو واجب الاعادہ نہیں،نماز ہو جائے گی،لیکن امام متقی کے پیچھے پڑھنے پر جو ثواب ہے وہ فاسق امام کے پیچھے پڑھنے پر نہیں ملے گا۔(حبیب الفتاویٰ:ج2:ص35)

حضرت مولانا محمود حسن ہزاروی

اجمیری صاحبؒ کا فتوی

(سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ راندیر)

آغاخانیوں کا سنیوں کی مسجد میں نماز پڑھنا:

سوال: یہاں آغاخانی خوجہ قوم کے چھ، سات گھر ہیں، یہ لوگ کانوڈا کو پوجتے ہیں، حضرت علیؓ کو بھی مانتے ہیں، عوام میں خانہ والا خوجہ مشہور ہیں، رمضان کی ستائیسویں روز جو کھانا سنیوں کی طرف سے پکایا جاتا ہے یہ لوگ اس میں شرکت کرتے ہیں، عیدین کی نماز میں شرکت کر کے پہلی صف میں کھڑے ہوتے ہیں، کبھی میت کو کندھا دیتے ہیں۔ لہذا اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: آغاخانی شیعوں میں بہت سے باتیں مشرکوں کی پائی جاتی ہیں اور مسئولہ صورت میں جبکہ غیر اللہ کی پرستش ثابت ہے تو اب ان کے کفر میں شبہ ہی نہ رہا۔

اور ذمیوں اور مشرکوں کے متعلق شریعت کا حکم یہ ہے کہ ذمیوں کی پوشاک، سواری، مکانات وغیرہ مسلمانوں سے علیحدہ رکھی جائے اور ان کو ذلت کی نشانیوں سے ممتاز رکھے جائیں۔

اب سائل خود فیصلہ کرے کہ جب کفار اور مشرکوں کو خوراک پوشاک، مکان میں مسلمانوں سے علیحدہ ممتاز طرز پر مجبور کرنا ضروری ہے تو نماز اور عبادات جیسی شعائر اسلام میں ان کو کس طرح موقع دیا جاسکتا ہے؟ پھر جبکہ ابتداء سے آغاخانیوں کی جماعت، معبد، قبرستان، شادی بیاہ وغیرہ تمام اُمور میں سنی مسلمانوں سے علیحدہ قائم کئے جاتے ہیں، تو یہ

خود ایک بڑی دلیل ہے کہ وہ مذہباً اپنے آپ کو مسلمانوں کے ساتھ شریک نہیں سمجھتے۔

ان حالات کی موجودگی میں ان کو اپنے شعائر اسلامی میں شرکت دینے سے ایک طرف مشرکوں کی توقیر (عزت) ہوتی ہے تو دوسری طرف شعائر اسلامی کی تحقیر ہوتی ہے۔لہذا جب تک وہ باطل مسلک سے کلیۃً کنارہ کش ہوکر مذہب حق کے تسلیم پر آمادہ نہ ہو،اُس وقت تک عبادات اور شعائر اسلامی میں اُن کو شریک نہ کیا جائے۔

(معین الفتاوی:ص169)

سنی عورت کا نکاح رافضی سے کرنے اور اس میں قاضی اور گواہوں کا حکم:

سوال: ایک سنی حنفی عورت کا نکاح ایک رافضی کے ساتھ ہوا ہے،جس میں قاضی اور گواہ سب حنفی تھے۔تو کیا یہ نکاح جائز ہے؟ اور قاضی اور گواہوں پر گناہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: رافضیوں کے مختلف فرقے ہیں اور مختلف اعتقادات ہیں،اس واسطے ان کے کفر اور عدم کفر کے متعلق مشائخ نے اختلاف کیا ہے،مگر سب کا خلاصہ جو علامہ ابن عابدینؒ نے:حاشیۃ الدر المختار:اور :البحر الرائق:اور ایک مستقل رسالہ:تنبیہ الولاۃ والحکام علی شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام:میں بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ:

اگر رافضی کے اعتقادات حدِ کفر کو پہنچے ہوں جیسے حضرت علیؓ کو خدا یا نبی کا درجہ دینا یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی وحی میں غلطی کی طرف نسبت کرنا یا ایسے اعتقادیات رکھنا جو یقینی اور قطعی نصوص کے خلاف ہوں تو ایسا شخص کافر ہوگا اور کافر کے ساتھ مناکحت جائز نہیں۔اور اگر اس کے اعتقادیات مندرجہ کفریات تک نہ پہنچے ہوں تو دیگر اجتہادی غلطیوں کی وجہ سے ہم کسی اہل قبلہ پر کفر کا حکم نہیں لگاتے،اس لئے ان کے ساتھ مناکحت جائز ہوگی۔

مسئولہ مسئلہ میں اگر رافضی قسمِ اوّل سے ہے تو حنفی عورت کا نکاح اس کے ساتھ یقیناً ناجائز ہے،اور اس حرام فعل میں قاضی وغیرہ کی معاونت اور شرکت بھی یقیناً موجب فسق وگناہ ہوگی جس سے توبہ کرنا لازم ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:اور اگر قسمِ دوم کا رافضی ہے تو نکاح جائز ہوگا۔

اس کے ساتھ میرے نزدیک یہ قید ضروری ہے کہ چونکہ عورت محکوم اور عموماً شوہروں کے خیالات کی تابع رہتی ہیں برخلاف مردوں کے کہ وہ عورتوں کے خیالات سے کم اثر پذیر ہوتے ہیں،اس لئے رافضی عورت کا نکاح سنی سے تو جائز قرار دیا جائے بشرطیکہ قسمِ اوّل روافض سے نہ ہو،اور سنی عورت کو قسمِ اوّل رافضی سے تو نکاح ہی جائز نہیں اور قسمِ دوم

رافضی کے ساتھ نکاح کی اُس وقت اجازت دی جائے جب یہ اندیشہ نہ ہو کہ سنی عورت رافضی کے فاسد اعتقادیات اور خیالات سے اثر پذیر ہو جائے گی۔

:و بهذاظهران الرافضي ان كان ممن يعتقدالالوهية في عليؓ اوان جبرئيل عليه السلام غلط في الوحي اوكان ينكر صحبة الصديقؓ او يقذف السيدة الصديقةؓ فهو كافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدين بالضرورة بخلاف ماذاكان يفضل عليااؓو يسب الصحابةؓ فانه مبتدع لاكافر كمااوضحته في كتابي:(معين الفتاوى:ص376)

آغاخانی شیعوں کو سنیوں کی مسجد میں آنے دینا:

سوال: آغاخانی خوجہ قوم جو کانوڈا کو پوجتے ہیں، یہ لوگ ستائیسویں روز مسجد میں جو سنی لوگ کھانا پکاتے ہیں، تو ان میں کھانے پکانے میں شرکت کرتے ہیں، مسجد میں پہلی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ تو کیا ایسی صورت میں ان کا سنیوں کے ساتھ شرکت جائز ہے یا نہیں؟ اور مسجد میں آنا اور پہلی صف میں کھڑا ہونا کیسا ہے؟ کیا نماز میں کوئی حرج ہوگا کہ نہیں؟

جواب: آغاخانی ہونے کے ساتھ غیر اللہ کا پوجنا یقیناً موجبِ کفر ہے اور جبکہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں تو گویا اسلامی احکام مان کر یہ حرکتیں کرنا موجبِ ارتداد ہیں جو کفر سے بھی بڑھ کر ہیں، اور کفار کے متعلق شریعت کا حکم اس قدر سخت ہے کہ ان کو مسلمان کی پوشاک اور سواری سے بھی الگ رکھا جائے تو نماز جیسی شعار اسلام میں کس طرح ان کو شرکت کا موقع دے سکتے ہیں؟

دوم یہ کہ مذہبی اُمور میں ان کی شرکت ایک قسم ان کی تعظیم اور بالفاظ دیگر اسلام کی توہین ہے، اس لئے جب تک وہ کامل طور سے اس باطل دین سے کنارہ کش نہ ہو، نماز وغیرہ مذہبی اُمور میں شرکت کا موقع نہ دیں۔

(معین الفتاوی:ص726)

ارتداد سے وقف کا باطل ہونا:

سوال: ایک مسلمان نے ایک جائداد وقف کی تھی مگر بعد میں مرتد ہو گیا، تو اس کا وقف قائم رہے گا یا باطل ہوگا؟

جواب: ارتداد سے وہ کسی ملت کا پابند نہ رہا، کیونکہ وہ اس ارتداد میں مذہب پر نہیں چھوڑا جائے گا، اور

وقف کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ واقف کسی ملت کا پیرو ہو، لہذا وہ وقف باطل ہو گیا اور اب اس کے وارث مالک ہوں گے، ہاں اگر پھر مسلمان ہو کر وقف کی تجدید کی تو وقف ہو جائے گا۔(معین الفتاوی:ص524)

کافر کے جنازے کے ساتھ کفار کے قبرستان جانا:

سوال: یہاں رنگون میں کافر کے جنازے کے ساتھ باجا گاجا بجایا جاتا ہے، اور بعض مسلمان ان کی تدفین یا جلانے کے مقام تک ساتھ جاتے ہیں۔تو کیا کفار کے جنازے اور تدفین میں شرکت جائز ہے؟

جواب: کفار کی تدفین یا جنازے میں بلا اشد ضرورت شرکت جائز نہیں:قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا تصلّ علیٰ احدٍ منھم مّات ابداوّلا تقم علیٰ قبرہ:وقال القاضی البیضاوی:ولا تقف عندقبرہ للدفن اوالزیارۃ:(معین الفتاوی:ص240)

اسلامی قبرستان ووقف میں غیر مسلم کا دخل دینا:

سوال: 1.....ایک گاؤں میں ایک قبرستان ہے جس میں متعدد قبریں شاہی زمانے کی موجود ہیں، پاس ایک شاہی مسجد اور مقبرہ ہے، شکستہ حالت میں موجود ہیں، اس مسجد اور مقبرہ کے اطراف میں قبرستان ہے جس میں کئی زمانے سے مسلمان لوگ مُردے دفن کرتے ہیں قبل ازیں اس کا احاطہ نہ تھا، اب چند روز سے اس کے اطراف احاطہ بنالیا گیا ہے، اس گاؤں کے ہندو نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مندرجہ بالا قبرستان کا کچھ حصہ ہمارا ہے، ہم لوگ اس میں مُردے دفن کیا کریں گے، یہ دعوی کلکٹر کے پاس گیا تو کلکٹر نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ ہندو و مسلم دونوں مذکورہ قبرستان میں مردے دفن کیا کریں۔ایسی حالت میں مسلمانوں کے قبرستان میں ہنود کا دفن کانا شرعاً کیسا ہے؟

2.....قبرستان کے احاطہ کو کلکٹر نے گرا دینے کا حکم کیا ہے۔تو اس کے متعلق کتب شرع سے مفصل تحقیق اور فیصلہ تحریر کیجئے۔

جواب: مذکورہ مسئلہ کے سمجھنے کے لئے چند اصول وضوابط ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

1.....شامی جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 528 پر ہے کہ:واقف کے شرائط اور منشاء کی اتباع نہایت ضروری ہے۔

2.....شامی جلد نمبر 6 صفحہ نمبر 332 پر ہے کہ:مسلمانوں اور کفار میں امتیاز ضروری ہے، اور کافر کو ہر ایک امر میں مسلمانوں سے امتیاز وعلیحدگی پر مجبور کرنا چاہئے۔

3.....شامی جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 534 پر ہے کہ:واقف کی طرف سے جو متولی مقرر ہے اس کا تصرف اور فیصلہ

حاکم اور قاضی سے بھی زائد قوی اور قابلِ اعتبار و عمل ہے۔

4..... الدر المختار مع الشامی: جلدنمبر 6 صفحہ نمبر 590 پر ہے کہ: حاکم یا قاضی اگر شریعت اور منشاء وقف کے خلاف فیصلہ کرے گا تو وہ خلافِ شرع اور واجب الرد ہوگا۔

5..... فتاوی عالمگیری: جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 159 پر ہے کہ: کفار اور مشرکین کی لاشیں اگر مساوی طور پر اس طرح مختلط ہو جائیں کہ مسلم اور کافر کی تمیز نہ ہو تو اُن کی تدفین میں اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے جائیں، بعض کہتے ہیں کہ مشرکین کے قبرستان میں اور بعض کہتے ہیں کہ ان کیلئے دونوں سے علیحدہ ایک قبرستان بنا کر اس میں دفن کئے جائیں۔

6..... الاشباہ والنظائر: صفحہ نمبر 101 پر ہے کہ: مرتد جو مسلمان ہی تھا مگر کفر کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوسکتا۔

7..... فتاوی خیریہ برھاشیہ تنقیح الفتاوی: جلدنمبر 1 صفحہ نمبر 26 پر ہے کہ: نصرانی عورت اگر مسلمان کے نکاح میں تھی اور حمل کے ایام میں مر جائے تو اس کے دفن میں بھی اختلاف ہے، حالانکہ اس کے پیٹ میں مسلم بچہ موجود ہے، بعض کہتے ہیں کہ مسلمان کے مقبرے میں دفن کی جائے، اور بعض کہتے ہیں کہ کفار کے مقبرے میں دفن کی جائے مگر زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس کے لئے علیحدہ قبرستان بنالیا جائے۔

مندرجہ اصول وضوابط سے یہ امر آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ مسلمان کے وقف یا قبرستان میں واقف اور مروجہ رواج کے خلاف کسی طرح کا تصرف نہ متولی کرسکتا ہے اور نہ حاکمِ وقت کرسکتا ہے، اور حفاظت کیلئے مسلمانوں نے جو احاطہ بنایا ہے وہ عین شریعت کا حکم ہے، اور اس کے احاطہ کی شکست یا کفار کی تدفین کا جو حکم اور فیصلہ کلکٹر نے سنایا ہے وہ خلافِ شرع اور مسلمانوں کی مذہبی اُمور میں صریح دست اندازی اور ظلم ہے، مسلمانوں کو اپنے مذہبی اوقاف اور شعائر کیلئے ہر جائز اور پُرامن مدافعت ضروری اور لازم ہے۔ (معین الفتاوی: ص 484)

کفار کے تہواروں میں شرکت کرنا:

سوال: ہندو ریاستوں میں ہندو تہوار، جیسے دیوالی، دسہرا وغیرہ میں سرکاری سواری گھوڑے پیالے اور پلٹن ہاتھی وغیرہ نکلتی ہے، اور ہندو پوجا پاٹ ہوتی ہے اور دربار بھرتا ہے۔ اس دربار میں مہاراجہ کی گاڑی پر راجا کا فوٹو رکھا جاتا ہے، اور اس دربار کے قواعد کے مطابق فوٹو کو سلام کرنا پڑتا ہے۔ ایسا کرنے میں کوئی پیرزادہ، شہر قاضی، سجادہ نشین وغیرہ

مسلمان شریک ہوتے ہیں۔

ایسے مسلمان شریعت پناہ، شہر قاضی، پیرزادہ، پیری مریدی کرنے والا، سجادہ نشین، پیش امام اور خطیب وغیرہ بن سکتے ہیں؟ اور ان کاموں کے اہل ہو سکتے ہیں؟ ان کے متعلق شریعت مطہرہ کیا حکم دیتی ہے؟

جواب: کفار کے تہواروں میں شرکت کرنا، ان ایام میں ایک دوسرے کو ہدایا اور تحائف بھیجنا اور ان ایام کی تعظیم کی غرض سے ایسی چیزیں خریدنا جو ان ایام کے بغیر نہیں خریدی جاتی تھیں، ان تمام افعال سے شعائر کفار کی تعظیم پائی جاتی ہے جن کو ہمارے بعض مشائخ احناف موجب کفر تسلیم کر چکے ہیں، اس لئے بحوالہ فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظّٰلمین: ہر مسلمان کو اپنے ایمان کی حفاظت کے خاطر شعائر کفار اور اُن کے تہواروں میں شرکت سے اجتناب لازم ہے۔

رہے علماء و مشائخ اور رہنمایانِ ملت جو جبکہ ان کیلئے شبہات سے بھی اجتناب لازم ہے تو ایسے افعال کہ جن میں ایمان کے عدم بقاء کا حکم موجود ہو تو وہ ایسے افعال کا ارتکاب کس طرح کر سکتے ہیں (معین الفتاوی: ص 641)

مسلمانوں سے دشمنی اور کافروں سے دوستی رکھنا:

سوال: ایک مسلمان مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر کافروں سے میل جول رکھتا ہے اور مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے، تو یہ شخص اسلام سے خارج ہے کہ نہیں؟

جواب: کافروں سے دوستی اور مسلمانوں سے عداوت اور نیز مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی سعی، یہ تمام باتیں سخت مذموم اور موجب گناہ کبیرہ ہیں۔ تاہم ایک مسلمان سے جب تک ایسا فعل یا اعتقاد ظاہر نہ ہوا ہو جو موجب کفر ہو تو شرعاً اس پر کفر کا حکم نہیں لگا سکتے ہیں: قال اللّٰہ تعالیٰ: یٰاَیّھاالّذین امنوالا تتّخذوا عدوّی وعدوّکم اولیآء: وقال اللّٰہ تعالیٰ: لایتّخذالمؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین:

چونکہ ہندوستان میں مسلمانوں کے پاس ایسی قانونی طاقت نہیں ہے کہ مرتدین اور بددینوں کو راہ راست پر لانے کیلئے استعمال کر سکیں۔ اس لئے شخص مذکور اور نیز ہر وہ شخص جو ضروریات دین کو بجا نہ لاتا ہو یا انکار کرتا ہو، ان کے متعلق مسلمانوں کا فرض ہے کہ نہایت ہوشیاری اور نرمی سے اسلامی ضروریات کی پابندی کی طرف ان گمراہوں کو ترغیب دیا کریں اور ہر مسلمان اس کو اپنا فرض سمجھیں کہ مسلمان بھائی کو جہنم سے چھڑانے کیلئے ہر ممکن کوشش استعمال کریں۔

(معین الفتاوی: ص758)

حضرت مولانا مفتی عبیداللہ صاحب اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرف صاحب کا فتوی

شیعہ کے ساتھ دوستی رکھنا:

سوال: کیا شیعہ کافر ہیں؟ اگر کافر ہیں تو کیا شیعہ سے دوستی رکھنا ٹھیک ہے؟

جواب: اگر شیعہ، حضرات شیخین (سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ) کو گالیاں دیں اور اُن حضرات پر لعن طعن کرتے ہوں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہوں یا حضرت علیؓ کو معبود سمجھتے ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے کے سلسلے میں غلطی ہوئی تھی تو پھر یہ کافر ہوں گے اور اس صورت حال میں ان سے دلی دوستی رکھنا درست نہیں ہوگا۔

وفی الشامی:ان الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنهما فهو کافر..... لاشک فی تکفیرمن قذف السیدة عائشةؓ اوانکرصحبة الصدیقؓ اواعتقدالالوهیة فی علی اوان جبرنیل غلط فی الوحی ،الخ:(اشرف الفتاوی:ص43)

بائیس رجب کے کونڈوں کی حقیقت:

سوال: مجھے:23:22 رجب کے کونڈوں کے متعلق کچھ بتائیں؟

جواب: رجب کے کونڈے اور اُن کے پس منظر میں حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب قصے سراسر

گھڑے ہوئے واقعات ہیں، جن کا دین اور ثواب سے دُور کا بھی تعلق نہیں، نہ حضرت جعفر صادق ؒ اس تاریخ میں پیدا ہوئے اور نہ اس تاریخ میں وفات ہوئی اور نہ ہی مذکورہ تاریخ میں ان سے متعلق کوئی واقعہ پیش آیا۔

بعض مؤرخین کے مطابق مذکورہ تاریخ میں صحابی رسول ﷺ، کاتب وحی سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی وفات ہوئی اور دشمنانِ صحابہؓ ان کی وفات کی خوشی میں کونڈے پکاتے ہیں، مگر سادہ لوح عوام کو بے خبر رکھنے کیلئے حضرت جعفر صادق ؒ کی جانب ان کی نسبت کرتے ہیں اور پس پردہ وہ صحابہ کرامؓ کے خلاف اپنے بغض اور دشمنی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر صورت حال ایسی ہی ہو تو کونڈے پکانا فقط ایک رسم ہی نہیں بلکہ قبیح ترین فعل ہوگا، جس سے بچنا ہر صاحب ایمان کے لئے لازم ہے۔(اشرف الفتاوی:ص 66)

شیعہ سنی کے نکاح کا حکم:

سوال: کیا شیعہ اور سنی کی شادی شرعاً حرام ہے؟ یہ کس اصول کے تحت حرام ہے؟ اگر یہ حرام ہے تو پھر کیا شیعہ مسلمان نہیں ہیں؟

جواب: شیعوں کے بہت سے فرقے ہیں۔ وہ سب اپنے آپ کو شیعہ اور اثنا عشری کہتے ہیں اور اہل سنت سب کو رافضی کہتے ہیں۔ یہ تمام فرقے علی الاطلاق کافر نہیں ہیں، بلکہ ان میں سے جو لوگ حضرت علیؓ کی خدائی کے قائل ہوں یا قرآن کریم کو تحریف شدہ مانتے ہوں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہوں یا اس قسم کے کسی اور کافرانہ عقیدے کے معتقد ہوں تو وہ کافر ہیں اور ان سے نکاح نہیں ہوتا اور جو لوگ اس قسم کے کفریہ عقائد نہ رکھتے ہوں وہ کافر تو نہیں ہیں مگر اس کا نکاح کسی سنی صحیح العقیدہ لڑکی سے کرنا مناسب نہیں ہے، کیونکہ وہ سنی لڑکی کا کفو نہیں ہے۔

:وفی الشامی:وبهذاظهران الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوهیة فی علیّ اوان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی اوکان ینکرصحبة الصدیق اویقذف السیدة عائشةؓ فهوکافرلمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة:

:وفی البحر الرائق کتاب السیر باب احکام المرتدین:ویکفرمن ارادبغض النبی ﷺ.....وبعدأسطربذقف عائشةؓ من نسائه ﷺ وبانکار صحبة ابی ابکرؓ:

(اشرف الفتاوی:ص 207)

اسلامی قوانین وحدود پر ذمی کو اعتراض کا حق نہیں ہے:

سوال: 1.... پاکستان ایک نظریاتی اسلامی ملک ہے۔قراردادِ مقاصد سے لے کر قیامِ پاکستان تک ہر دور میں مسلمانوں کی اکثریت کا یہ پُرزور مطالبہ رہا ہے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین (حدود لاز) کا نفاذ ہو۔چنانچہ 1979ء میں اسلامی قوانین یعنی حدود لاز کا نفاذ ہوا۔نفاذ آرڈر چہارم بابت 1979ء حدود آرڈر یعنی اجراء قانون حد عمل میں لایا گیا اور اس کا جائزہ وفاقی شرعی عدالت، ماہرین قانون، علماء اور مفتیانِ کرام بار بار لے چکے ہیں اور یہ اِس وقت ملک میں حدود لازمی (اسلامی قوانین) کے نام سے رائج قانون ہے۔اس قانون پر سب سے پہلے غیر مسلم اقلیتوں مثلاً عیسائیوں وغیرہ نے اعتراض کیا۔کیا اسلامی قانون پر اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیتوں کو اعتراض کا حق از روئے شرع متین حاصل ہے یا نہیں؟

2.....بعض انسانی حقوق کی تنظیموں و اداروں نے بھی اسی انداز میں اسلامی قوانین پر اعتراض کیا اور امتیازی قانون کہا۔اگر کوئی اسلامی قوانین کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کہے تو اس بارے میں شرع متین کا کیا حکم ہے؟

3.....حال ہی میں پارلیمنٹ کے کچھ ممبروں نے قومی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا۔تحریر یہ ہے کہ.....چونکہ یہ ایک قرین مصلحت ہے کہ حدود قوانین 1979ء کو منسوخ کیا جائے۔یہ ایکٹ حدود قوانین تنسیخ ایکٹ 2005ء کے نام سے موسوم ہوگا۔پیش کردہ بل کی کاپی اغراضِ وجوہ اور ممبران کے نام کے ساتھ تفصیلاً منسلک ہے۔

لہٰذا وہ ایسا عمل کرنے والوں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور شرعاً کیا سزا ہے؟ ان تمام مسائل کا تحقیقاتی جواب عنایت فرمائیں۔

جواب: 1.....اسلامی ملک میں رہنے والے غیر مسلم ذمی لوگوں کیلئے اسلامی قوانین کی پابندی لازم ہے اور انہیں اسلامی قوانین پر اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں، اگر وہ اسلامی قوانین کو ماننے سے ہی انکار کر دیتے ہیں تو ان کا عہدِ ذمہ ختم ہو جائے گا اور وہ اسلامی حکومت کے ذمی رعایا نہیں رہیں گے، اور اگر وہ اسلامی قوانین کو تسلیم کر لینے کے بعد عمل نہیں کرتے تو وہ قانون شکنی کے مجرم ہوں گے، جس پر ان کو مجرموں والی سزا دی جائے گی۔

2.....اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بنائے ہوئے جملہ قوانین، انصاف پر مبنی ہیں، یہ کبھی بھی انسانی حقوق کے خلاف نہیں ہو سکتے اور نہ انہیں امتیازی قوانین کہا جا سکتا ہے۔بعض اداروں کا انہیں انسانی حقوق کے خلاف گردانا ناسمجھی پر مبنی ہے، اسلام کا نام لینے والا فرد یا افراد اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بنائے ہوئے قوانین کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کہے گویا کہ وہ بزعم خود یہ تأثر دے رہا ہے کہ قانون بناتے وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انسان کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھا اور انسان کے حق میں یہ قوانین ظلم و ناانصافی پر مبنی ہیں (معاذاللہ)۔

ایسا فرد یا افراد قرآن وسنت کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج ہے۔اگر وہ فرد یا افراد مسلمان نہیں بلکہ ذمی ہیں تو اس کا حکم جواب نمبر 1 میں بیان ہو چکا ہے۔

3.....حاکم اعلیٰ اللہ رب العزت کی ذات بابرکات ہے، جو ہر طرح کی قانون سازی کا مالک ہے،اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے قانون کو نافذ کرنے اور ان پر عمل کروانے کیلئے کچھ حضرات کو دنیا میں صاحب اقتدار بنایا ہے،تا کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی سرزمین پر اس کے نظام کو نافذ کریں،ان کو ہرگز یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احکام کو منسوخ کریں یا ان میں تغیر وتبدل کریں۔اللہ تعالیٰ جل شانہ کے قانون کو نافذ کرنے کے لئے پارلیمنٹ وغیرہ سے قانون کی منظوری کی ضرورت نہیں،اور نہ اس قانون کے نفاذ کے بعد اسمبلی کو منسوخ کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

جن ممبران اسمبلی نے حدود آرڈیننس میں موجود اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احکام کی مخالفت کی ہے اور ان کی تنسیخ کے دعویدار ہیں اگر یہ لوگ اُن احکام کا سرے سے انکار کرتے ہیں یا انہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا حکم نہیں سمجھتے یا ان قوانین کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ان کا مذاق اُڑاتے ہیں تو اس انکار،استہزاء یا دعوائے تنسیخ کی وجہ سے وہ کافر ہو جائیں گے۔(اشرف الفتاوی:ص 250)

مسلمان کو غیر مسلم کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: کیا کسی مسلمان کو عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست ہے جہاں پر مسلمانوں کا قبرستان ہی نہ ہو جیسا کہ بہت سارے یورپی ممالک میں ہے۔ایسی صورت حال میں کیا کیا جائے؟

جواب: کسی مسلمان کو عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کرنا عام حالات میں جائز نہیں ہے،البتہ ایسے ممالک جہاں مسلمانوں کیلئے علیحدہ قبرستان نہیں ہیں اور نہ ہی قبرستان سے باہر دفن کرنے کی اجات ہے وہاں ضرورت کی وجہ سے غیر مسلم کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔(اشرف الفتاوی:ص 168)

غیر مسلم کو زکوۃ دینا:

سوال: غیر مسلم کو زکوۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی۔زکوۃ صرف مسلمان اور زکوۃ کے مستحق کو دی جائے گی۔

(اشرف الفتاوی:ص 172)

غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کا حکم:

سوال: میں پاکستان سے باہر رہائش پذیر ہوں، یہاں پر جو CHIKEN (مرغ کا گوشت) دستیاب ہے وہ برازیل سے آتا ہے اور اس کے اُوپر لفظ: حلال: لکھا ہوتا ہے۔ آپ براہِ کرم مجھے مطلع کریں کہ آیا اس کا استعمال درست ہے یا نہیں؟

جواب: کسی غیر مسلم ملک سے درآمد شدہ پیک کئے ہوئے گوشت پر حلال کا لفظ لکھ دینے سے اس کا حلال ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اُس گوشت کو استعمال کرنے کیلئے یقینی طور پر یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ مرغ کو اسلامی طریقے کے مطابق ذبح کیا گیا ہے، اور اگر تحقیق نہ ہو تو استعمال کرنا جائز نہیں۔ (اشرف الفتاوی: ص 309)

غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ ذبیحہ کا حکم:

سوال: غیر مسلم ممالک سے جو گوشت درآمد کیا جاتا ہے اور اس پر لفظ: حلال: بھی لکھا ہوتا ہے۔ کیا اُس کا گوشت استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: مرغی، گائے اور بکری کے گوشت کے حلال ہونے کیلئے بنیادی شرط یہ ہے کہ اسے شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا گیا ہو، اگر ذبح کے دوران شرعی شرائط ملحوظ نہ رکھا گیا ہو تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا۔

غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کے بارے میں تحقیق سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس میں ذبح کی شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ لہذا اُس گوشت کو استعمال کرنا جائز نہیں، اگر چہ اس کے پیکٹ پر: حلال: کا لفظ ہی کیوں نہ لکھا ہو۔

(اشرف الفتاوی: ص 318)

بدعتی یا اعلانیہ فاسق کو سلام کرنا اور ان کی تعظیم کرنا:

سوال: کیا کسی بدعتی اور علانیہ فاسق کو سلام کرنا جائز ہے؟ اور وہ اگر معمر بھی ہے تو اس کی عزت کرنی چاہئے یا نہیں؟ اور اسے سلام کرنا ٹھیک ہے؟

جواب: بدعتی اور اعلانیہ فاسق کو سلام کرنا مکروہ ہے، نیز اس کی ایسی تعظیم کرنا جس سے بدعت میں اس کی اعانت ہو، ناجائز ہے، البتہ اس کو دین کے قریب لانے کیلئے یا اس کے شر سے حفاظت کیلئے سلام کرنے کی گنجائش ہے۔

(اشرف الفتاوی: ص 281)

صاحبزادہ مولانا قاری عبدالباسط صاحب کا فتوی

(مقیم، جدہ سعودی عرب)

شیعہ مرد سے نکاح:

سوال: میرے شوہر شیعہ ہے اور وہ مجھے مجبور کرتے ہیں کہ اُن کے مسلک کے مطابق نماز پڑھوں اور وہ مجھے یہ بھی کہتے ہیں کہ شیعہ مسلک قبول کرلو، میں کیا کروں؟

جواب: آپ کے شیعہ شوہر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کو شیعہ مسلک قبول کرنے پر مجبور کرے۔ علماء کرام اور فقہاء کرام نے شیعہ مرد اور سنی عورت کے نکاح کے بارے میں بھی کتبِ فقہ میں یہ تصریح کردی ہے کہ اگر شیعہ قرآن کریم میں تحریف کا قائل ہے، سیدنا حضرت علیؓ کے بارے میں اُلوہیت کا عقیدہ رکھتا ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے، تو ایسا شخص کافر ہے اور اس سے نکاح جائز نہیں۔ وہ شیعہ جو کافرانہ عقائد نہ رکھتے ہوں، صرف تفضیلِ حضرت علیؓ (یعنی صحابہ کرامؓ میں حضرت علیؓ کے سب سے افضل ہونے) کے قائل ہوں اور ان کے باقی عقائد اہل سنت والجماعت کی طرح ہو تو ایسے شیعہ سے نکاح جائز ہے، لیکن پھر بھی علماء کرام نے ایسے نکاح سے منع کیا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

:ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیقؓ او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ:(سوال و جواب :ج4:ص45)

ماہِ محرم کی بدعات سے بچنے کی تاکید:

سوال: ہمارے یہاں لوگ محرم کے مہینے میں تعزیہ نکالتے ہیں، گاؤں میں ایک چبوترہ بنا ہوا ہے، اسے چوک کہا جاتا ہے، اس پر پانی کا پیالہ، دودھ کا پیالہ، شربت کا پیالہ اور کبھی چاول کو دھو کر پیالے میں رکھ کر فاتحہ پڑھا جاتا ہے، یہ محرم کے ابتدائی دس دن تک ہوتا رہتا ہے۔ اور کچھ لوگ یہ منت مانتے ہیں کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو محرم میں چڑھاوا چڑھاؤں گا، لوگ محرم میں دس دنوں تک غم مناتے ہیں اور خوشی کے کام نہیں کرتے، جیسے نیا کپڑا نہیں پہنتے، شادی بیاہ نہیں کرتے اور سر میں تیل وغیرہ تک نہیں ڈالتے حتی کہ دس تاریخ کو کسی گھر میں چولہا بھی نہیں جلتا، گاؤں میں جو کربلا بنا ہوا ہے، دس محرم کو اس میں تعزیہ دفن کرتے ہیں۔ کیا یہ سب کام شرعاً جائز ہیں؟

جواب: آپ نے جن چیزوں کا ذکر کیا ہے یہ اور اس طرح کی بیشمار رسومات، افسوس ہے کہ آج بھی ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں، اور اس ماہِ محرم میں انہیں خصوصیت اور اہتمام کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے، ان رسومات کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں، یہ سب سنگین بدعات ہیں، جن سے بچنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ بدعت کے بارے میں رسول کریم ﷺ ہر خطبۂ مسنونہ میں اس کی مذمت فرماتے اور ارشاد فرماتے تھے کہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (سوال و جواب: ج3: ص 45)

تعزیہ داری سنگین بدعت ہے، اس سے بچنا ضروری ہے:

سوال: میرا تعلق ایسے علاقے سے ہے جہاں اکثر لوگ ہر سال ماہِ محرم میں لکڑی اور کاغذ کا مینار نما تعزیہ بناتے ہیں، پھر اسے ایک میدان میں رکھ کر پھولوں کا سہرا، میوہ اور سونا چاندی وغیرہ چڑھاتے ہیں، یہ عمل کئی دن تک کرتے ہیں، پھر محرم کی دس تاریخ کو اسے یا تو بے دردی کے ساتھ سمندر میں پھینک دیتے ہیں یا زمین میں دفن کر دیتے ہیں، پھر اس کا سوئم اور چالیسواں بھی کرتے ہیں۔ یہ خیال بھی لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ تعزیہ کے نیچے سے چھوٹے بچوں کو گزارا جائے تو وہ بیمار نہیں ہوتے۔ سوال یہ ہے کہ ان افعال کی شرعاً کوئی گنجائش ہے؟ اگر نہیں تو پھر ایسے کام کرنے والوں کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب: آپ نے ہر سال ماہِ محرم میں انجام دی جانے والی جن رسومات کا ذکر کیا ہے، ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ سنگین بدعات ہیں جن سے ہر مسلمان کو بچنا ضروری ہے۔

حقیقت میں تعزیہ داری کو شیعوں نے جنم دیا اور پھر اسے اتنا پروان چڑھایا کہ مسلمان بھی یہ سمجھنے لگے کہ یہ

ہمارے مذہبی اعمال ہیں، حالانکہ مذہب اسلام ایسے خرافات کی کبھی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ تصوّر و خیال بھی نہایت جاہلانہ ہے کہ تعزیہ کے نیچے سے بچوں کو گزارا جائے تو وہ بیمار نہیں ہوتے۔

جو بھولے بھالے مسلمان ان رسومات میں مبتلا ہوں، انہیں حکمت کے ساتھ سمجھایا جائے کہ یہ چیزیں جائز نہیں، اسلام انہیں ناپسند اور اس سے منع کرتا ہے۔(سوال و جواب :ج3:ص 47)

تعمیر مسجد میں غیر مسلم کی اعانت:

سوال: وطن میں میرے ایک دوست کے علاقہ میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے، اس سلسلے میں ان صاحب نے یہاں فنڈ جمع کیا، تو اس میں کمپنی کے دوست احباب نے حصہ لیا، جس میں ہندو اور کرسچن وغیرہ بھی شامل ہیں۔ عام طور پر لوگ مسجد کیلئے رقم جمع کرتے ہیں تو غیر مسلموں سے تعاون لینے میں احتراز کرتے ہیں، لیکن اس آدمی نے دانستہ یا نادانستہ ایسا نہیں کیا۔ بہر حال کتاب وسنت کی روشنی میں مطلع فرمائیں کہ مساجد کی تعمیر میں غیر مسلموں کی مالی اعانت کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد اللہ تعالیٰ جل شانہ کا گھر ہے اور یہ عبادت کی جگہ ہے، مسجد میں نماز، تلاوت اور ذکر ہوتے ہیں، لہذا مسجد کی تعمیر کیلئے کسی مشرک یا کافر سے چندہ لینا درست نہیں ہے۔ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: مشرکوں کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مساجد کی تعمیر میں حصہ لیں۔

اگر چہ بعض علماء وفقہاء نے مشروط طور پر کسی غیر مسلم سے مسجد کی تعمیر کیلئے چندہ لینا جائز لکھا ہے، لیکن جمہور علماء کا مسلک یہی ہے کہ یہ جائز نہیں ہے۔ امام رازیؒ لکھتے ہیں:

:دلالة الآية على ان الكفار ممنوعون من عمارة مسجد من مساجد المسلمين:

(تفسیر کبیر:ج 14:ص 597): آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کفار کو مسلمانوں کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی تعمیر ممنوع ہے۔

اگر یہ صورت اختیار کرے کہ غیر مسلم اپنا روپیہ کسی مسلمان کو دے دے اور وہ مسلمان اس روپیہ کو مسجد میں دے دے تو اس صورت میں اس روپیہ کو مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا درست ہے۔(سوال و جواب :ج3:ص 137)

غیر مسلم کو سلام کرنا:

سوال: اگر کوئی غیر مسلم سلام کرے تو اس کو کیسے جواب دینا چاہئے؟ اگر کسی کے بارے میں پتہ ہی نہ ہو کہ

وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم تو اس کو کیسے سلام کیا جائے؟ پورا جملہ :السلام علیکم کہیں یا صرف: سلام: کہنا کافی ہے؟

جواب: غیر مسلموں کو سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہئے، اگر وہ خود سلام کرے تو صرف: وعلیکم: کہا جاسکتا ہے۔ اسی طرح جس شخص کے بارے میں اطمینان نہ ہو کہ وہ مسلمان ہے یا نہیں اس کو بھی سلام نہ کیا جائے۔ سلام اللہ تعالیٰ جل شانہ کا نام مبارک بھی ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے سلامتی کا مستحق صرف مسلمان ہی ہے۔

(سوال و جواب :ج3:ص160)

غیر مسلم کو سلام:

سوال: کیا غیر مسلم کو سلام کرنا جائز ہے؟ نیز اگر کوئی غیر مسلم مسلمان کو سلام کرے تو وہ کس طرح جواب دے؟

جواب: سلام کرنا اسلامی شعار اور مسلمانوں کی نشانی وعلامت ہے، یہ صرف مسلمان کا مسلمان پر حق ہے، غیر مسلم نہ تو سلام کرسکتا ہے اور نہ ہی اسے سلام کا جواب دیا جائے گا۔ جو تعارفی جملہ یا تعارفی کلمہ عام طور پر مشہور ہو غیر مسلموں کیلئے وہی استعمال کیا جائے گا۔ اگر کسی غیر مسلم کو سلام کرنا ہو تو اسے: السلام علی من اتبع الھدی: کہا جائے گا۔ اور اگر کوئی غیر مسلم سلام کرے یا کچھ اور کہے تو مسلم اس کے جواب میں: وعلیکم: کہے۔

(سوال و جواب :ج3:ص183)

غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کرنا:

سوال: کیا غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب: غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت شرعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ کفر سے رضامندی کا اظہار ہے اور کفر پر تعاون کرنا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں۔ (سوال و جواب :ج3:ص304)

غیر مسلموں سے دوستی کرنا:

سوال: کیا کوئی مسلمان غیر مسلم سے دوستی کرسکتا ہے؟

جواب: دوستی سے مراد اگر قلبی میلان ہے اور یہ خلوص دوستی ہے تو اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔ قرآن کریم بار بار کہتا ہے: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔ البتہ اگر اس نیت سے دوستی کی جائے کہ شاید

اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کو میری وجہ سے ہدایت دے دے(ساتھ ہی ساتھ غیر مسلم کو اسلام کی دعوت بھی دی جاتی رہے) تب تو یہ دوستی جائز ہے۔اسی طرح اگر کوئی شخص کسی وقتی مجبوری یا مصلحت کی وجہ سے غیر مسلم سے دوستی رکھتا ہے تو یہ جائز ہے،لیکن قلبی میلان کسی بھی غیر مسلم کی طرف ہونا اسلام میں منع ہے۔(سوال و جواب :ج3:ص 281)

کافر ومشرک سے نکاح جائز نہیں:

سوال: اگر کسی شخص کی بیوی ہندو ہو اور شوہر مسلمان اور دونوں اپنے اپنے مذہب کے طریقہ پر چل رہے ہوں، نہ شوہر بیوی کو کہتا ہے کہ مذہب تبدیل کرو،اور نہ بیوی شوہر سے مطالبہ کرتی ہے، دونوں ہنسی خوشی زندگی گزار رہے ہیں۔ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: کسی مسلمان مرد کا نکاح کافر ومشرک (ہندو) عورت سے ہرگز کسی صورت میں جائز نہیں، یہ نکاح اصلاً منعقد ہی نہیں ہوا،شوہر کو چاہئے کہ فوراً بیوی سے علیحدگی اختیار کرلے اور اپنے گناہ پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ جل شانہ سے توبہ واستغفار کرے۔اگر اسی عورت سے نکاح کرنا ہو تو اس کو اسلام کی دعوت دے،اگر وہ اسلام قبول کرلے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے،ورنہ کسی مسلمان خاتون سے نکاح کرے،مسلمان مرد کا نکاح کافر ومشرک خاتون سے یا مسلمان عورت کا نکاح کافر ومشرک مرد سے کسی صورت جائز نہیں۔سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: لاتنکحوا المشرکت حتّٰی یؤمن: مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو،تا آنکہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔

(سوال و جواب :ج4:ص125)

غیر مسلم سے نکاح:

سوال: ایک صاحب اس بات پر بضد ہے کہ عورت کا کوئی مذہب نہیں، وہ صرف اپنے خاوند کے تابع ہے، اس کا جو مذہب ہے عورت کا وہی مذہب ہے، جیسا کثر بڑے لوگ بغیر مسلمان کئے ہر مذہب کی عورت سے شادی کر لیتے ہیں۔کیا یہ درست ہے؟

جواب: عورت،مذہب اور دیگر معاملات میں خود مختار ہے،شریعت نے عورت کو شوہر کی اطاعت وفرمان برداری کا حکم دیا ہے نہ یہ کہ وہ عقیدہ وعمل میں بھی شوہر کی تابع رہے،شوہر اگر کوئی غلط راہ اختیار کرے یا کسی گناہ و نافرمانی کا حکم دے تو بیوی کیلئے یہ ہرگز جائز نہیں کہ وہ اس معاملہ میں شوہر کی اطاعت واتباع کرے،ورنہ عنداللہ وہ جوابدہ ہوگی۔ایک روایت میں رسول کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ: خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

نکاح کیلئے بیوی کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔(اہل کتاب کےعلاوہ) غیر مسلم عورت سے نکاح کو شریعت نے جائز نہیں رکھا، اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:ولا تنکحوا المشرکت حتّٰی یؤمن ولا مة مّؤمنة خیر مّن مّشرکة وّلو اعجبتکم: چنانچہ اسلام قبول کئے بغیر غیر مسلم عورت سے کیا گیا نکاح باطل ہوگا۔

(سوال وجواب :ج4:ص 137)

غیر مسلمہ عورت سے نکاح کرنا:

کسی بھی مسلمان مرد کیلئے غیر مسلم کافر ومشرک عورت سے نکاح جائز نہیں، جب تک کہ وہ اسلام قبول نہ کرلے۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:لا تنکحوا المشرکت حتّٰی یؤمن:(سوال وجواب :ج4:ص 25)

بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: کیا کسی بدعتی کے پیچھے نماز ہوتی ہے؟

جواب: اگر بدعت کفر کے درجہ کی ہو تب تو نماز ہی درست نہ ہوگی ،اس لئے کہ کافر کی عبادت مقبول نہیں۔ اور اگر اس درجہ کی نہ ہو بلکہ بدعت عملی ہو تو ایسے شخص کی امامت مکروہ ہے، کو نماز ہو جاتی ہے مگر کراہت کے ساتھ۔

(سوال وجواب :ج1:ص203)

حضرت مولانا مفتی عبدالغنی صاحبؒ کا فتوی

شیعہ اور سنی کا نکاح:

سوال: الف..... شیعہ لڑکے کا نکاح اہل سنت والجماعت کی لڑکی کے ساتھ درست ہے یا نہیں؟

ب..... شیعہ کے لڑکے کا نکاح اہل سنت والجماعت لڑکی کے ساتھ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: الف..... جن شیعوں کا عقیدہ کفریہ ہیں جیسا کہ حضرت علیؓ کو نہ ماننا، سیدنا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا انکار کرنا، سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر بہتان باندھنا وغیرہ ہو تو وہ کافر ہیں، اہل سنت والجماعت کی لڑکی کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔

ب..... شیعہ لوگ جو حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کو نہ مانتے ہوں، اور اُن کو گالیاں دیتے ہوں ایسے عقیدہ والوں کو اہل سنت والجماعت کی لڑکی دینا جائز نہیں۔ (فتاویٰ عبدالغنی: ص 288)

رافضی اور اہل سنت والجماعت کا نکاح:

سوال: ہمارے ایک متعلق کی لڑکی جو فی الحال بھی کالیج کر رہی ہے وہ اہل سنت والجماعت ہے اور وہ رافضی قوم کے ایک لڑکے کے ساتھ محبت کرتی ہے، اس کو روکنے کیلئے لڑکی کے والدین اور دیگر رشتہ دار، متعلقین نے بہت کوششیں کیں مگر وہ ساری کوششیں ناکامیاب رہیں۔

مذکورہ لڑکی مذکورہ لڑکے کے ساتھ اہل سنت والجماعت کی اسلامی شریعت کے مطابق نکاح کر لینے کیلئے تیار ہے، اسی طرح لڑکا بھی اہل سنت والجماعت کے نکاح کی ترتیب کے مطابق تیار ہے۔

مذکورہ واقعہ کی بنیاد پرلڑکی کے والدین اور رشتہ دار بہت پریشان ہیں کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ اگر نکاح نہیں کراتے تو خطرہ ہے کہ لڑکا اور لڑکی بھاگ جائیں گے اور لڑکے کے اولیاء تو اہل سنت والجماعت کی ترتیب کے مطابق نکاح کرانے کیلئے راضی ہیں۔محترم مفتی صاحب! مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات دے کر مہربانی فرمائیں۔

1.....مذکورہ رافضی لڑکے کے ساتھ اہل سنت والجماعت کی ترتیب کے مطابق نکاح پڑھا سکتے ہیں کہ نہیں؟

2.....اگر یہ نکاح کرایا جائے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ رافضی لڑکا کفریہ عقائد جیسے حضرت علیؓ کو خدا ماننا، حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگانا وغیرہ رکھتا ہو تو جب تک وہ سچی توبہ کر کے اہل سنت والجماعت نہ بن جائے، وہاں تک نکاح درست نہیں، چاہے اہل سنت والجماعت ترتیب کے مطابق نکاح پڑھ لیوے، اور کفریہ عقائد والا نہ ہو تو نکاح درست ہو جائے گا مگر لڑکی کے رافضی ہونے کا خطرہ ہونے کی وجہ سے نکاح کرانا مناسب نہیں۔اس لئے رافضی لڑکے کو اہل سنت والجماعت بنا کر نکاح کرادیا جائے، ورنہ تو لڑکی کے پسندیدہ کسی اہل سنت والجماعت کے لڑکے کے ساتھ نکاح کر دیا جائے، لڑکی کی آخرت بگڑنی نہیں چاہئے۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص288)

شیعہ لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا:

سوال: میرا بھانجا داؤدی قوم کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے، وہ پڑھی لکھی ہے لیکن دین سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتی، لڑکی اپنا مذہب اسلام ہونے کا اقرار کرتی ہے اور کلمہ بھی پڑھتی ہے، مگر اُس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے والدین، بھائی وغیرہ رشتہ داروں سے الگ نہ پڑ جائے، اس لئے میرے بھانجے سے کہتی ہے کہ دکھلاوے کے خاطر اپنے بڑے ملاں سے میثاق لے کر اِن کے ہاتھوں نکاح پڑھ لے۔تو شریعت کا کیا حکم ہے؟

لڑکی اپنے عقیدہ پر اور لڑکا اپنے عقیدہ پر رہ کر نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں؟ لڑکی کو کلمہ پڑھانا ہو تو کتنے گواہ چاہئے؟

جواب: ذکر کردہ طریقے کے مطابق بڑے ملاں سے میثاق لینا اور داؤدی قوم کی لڑکی کے ساتھ نکاح پڑھنے میں ایمان چلے جانے کا خطرہ ہے۔بعض رافضیوں کے عقائد کفریہ ہیں، جیسا کہ حضرت علیؓ کو خدا مانتے ہیں، سیدنا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا انکار کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔ایسے عقائد والی لڑکی کے ساتھ نکاح پڑھنا درست نہیں۔اگر مذکورہ لڑکی ہی کے ساتھ نکاح کرنا ہو تو اس لڑکی کو صحیح مسلمان بنا کر اسلامی طریقہ کے

مطابق نکاح کریں ایک لڑکی کیلئے اپنے ایمان کو خراب نہ کریں۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص 289)

ماہِ محرم میں نکاح کرنا:

سوال: ہمارے گاؤں میں ایسا عقیدہ ہے کہ ماہِ محرم میں عاشورہ تک نکاح درست نہیں ہوتا۔یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: ماہِ محرم میں عاشورہ تک نکاح نہ ہونے کا عقیدہ غلط اور بلا دلیل ہے، کسی بھی قسم کے حرج کے بغیر نکاح ہوسکتا ہے۔شریعت میں کوئی دن منحوس نہیں ہے۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص 297)

ماہِ محرم میں نکاح کرنا:

سوال: ماہِ محرم میں عاشورہ کے بعد (دسویں چاند کے بعد) شادی کتنے دنوں کے بعد کر سکتے ہیں؟ اور کتنے دنوں تک ہوسکتی ہے؟شریعت کیا کہتی ہے؟

جواب: ماہِ محرم میں شادی کو منحوس سمجھنا یا شادی سے منع کرنا جہالت ہے، عاشورہ کے دن بھی شادی کر سکتے ہیں۔کوئی دن یا کوئی ماہ شریعت کی نظر میں منحوس نہیں ہے۔شہید کربلا حضرت حسینؓ کے غم میں شادی نہ کرنا بھی جہالت ہے۔عورت کے علاوہ کسی اور کیلئے تین دن سے زیادہ غم منانا کسی کیلئے جائز نہیں۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص 298)

امام جعفر کی خیر پوری کھانے والے کی امامت:

سوال: ہمارے یہاں ایک امام صاحب ماہ رجب میں امام جعفر کی خیر پوری کھاتے ہیں،تو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام صاحب خیر پوری کھانے گئے وہ غلط کیا،ایسی بدعتوں سے پرہیز کرنا چاہئے ورنہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہوگی،صدق دل سے توبہ کرنی چاہئے۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص 157)

مرتد عورت کے ساتھ نکاح:

سوال: مجھے ایک ہندو عورت کے ساتھ آج سے گیارہ سال پہلے محبت ہوگئی تھی اس لئے میں نے اُس عورت کو بذاتِ خود کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا۔میرے دو مسلم دوستوں کی موجودگی میں میں نے اور اُس عورت نے آپس میں ایک دوسرے کو ذات بخشی اور اُن دو مسلم دوستوں کی گواہی کے بعد ہم نے ازواجی زندگی شروع کی تھی مگر یہ سب خفیہ

رکھاتھا۔پھر مذکورہ عورت نے کچھ کفر کی حرکتیں کرڈالی،اس لئے میں نے اس عورت کے ساتھ تعلق قطع کردیا ہے،پھر وہ عورت میرے ساتھ تعلق جوڑنے پر مجھے مجبور کررہی ہے۔تو اس عورت کو دوسری مرتبہ رکھ سکتا ہوں؟

جواب: اگر اُس عورت کو آپ رکھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے کفر سے پکی توبہ کروا کے مسلمان بنادے، پھر دوبارہ تجدیدِ نکاح کرو۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص 280)

غیر مسلم عورت کے ساتھ نکاح کرنے اور اس میں شرکت کرنے کا حکم:

سوال: ایک مسلمان اپنی بالغ لڑکی کا نکاح غیر مسلم کے ساتھ کرائے اور کسی قسم کی ناراضگی کے بغیر ایسے نکاح میں شریک ہو تو شرعاً یہ نکاح جائز ہے؟ شادی کے بعد غیر مسلم شوہر سے بچہ پیدا ہو تو اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا نکاح بالکل درست نہیں،حرام اور باطل ہوگا۔لڑکی کا باپ بددین اور سخت عذاب کا حقدار ہوگا، ایمان چلے جانے کا خطرہ ہے(اللہ تعالیٰ جل شانہ کی پناہ)۔ایسے نکاح کی اجازت نہیں دینی چاہئے،بلکہ ایسا نکاح فسخ کرادینا چاہئے۔ایسے غیر مسلم باپ سے پیدا شدہ اولاد حرامی کہلائے گی۔مگر بچہ کا انتقال ہوجائے تو ماں کے تابع سمجھ کر نمازِ جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص 301)

غیر مسلم کے یہاں گوشت کھانا:

سوال: میں نے ایک غیر مسلم کے یہاں کھانا کھایا،اُس نے کھانے میں مجھے مرغی کا گوشت کھلایا،میں نے اُس سے پوچھا کہ حلال کی ہوئی تھی کہ نہیں؟ تو اِس طور پر کھانا حرام کہلائے گا؟

جواب: غیر مسلم:بسم اللّٰہ: بول کر ذبح کرے تو بھی حرام ہے،ایسا گوشت نہ کھانا چاہئے۔اور اگر کھالیا ہو تو توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔اگر وہ مرغی اُس نے کسی مسلمان کے پاس ذبح کرائی ہو تو حلال ہے کھانے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص 399)

غیر مسلموں کے تہواروں میں حصہ لینا:

ہندو لوگوں اور غیر مسلموں کے تہواروں میں کسی بھی طرح حصہ لینا جیسا کہ پٹاخے پھوڑنا،دیوالی کے دن چراغ جلانا،دشیرہ کے دن گھوڑے دوڑانا،ہولی کے دن آگ جلانا،اتراین کے دن پتنگ چڑھانا سب حرام ہے۔بعض علماء نے تو اس کو کفر لکھا ہے،یعنی مذکورہ سب اعمال کفریہ اعمال ہیں ان اعمال سے مسلمان کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے،اس

کاایمان خطرہ میں ہے۔قرآن شریف میں ہیں:یاایھاالّذیمن اٰمنوالاتکونواکالّذین کفروا: اے مومنو!تم کافروں جیسے مت بنو۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص86)

غیر مسلم کوصدقاتِ واجبہ دینا:

واجب صدقہ (زکوۃ،صدقۃ الفطر،زمین کی پیداوار کادسواں حصہ وغیرہ)میں سے کافرکودینا جائزنہیں،صدقہ ادانہ ہوگا،کیونکہ کافرصدقۂ واجبہ کاحقدارنہیں ہے۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص250)

بدعتی کی امامت:

سوال: اختلاف کی وجہ سے مسجد میں پانچ چھ آدمی الگ سے نماز پڑھتے ہیں،ان لوگوں کا کہنا ہے کہ امام صاحب کے عقائد درست نہیں،برحق نہیں۔تو کیا اختلاف کی وجہ سے الگ جماعت کرسکتے ہیں؟ کیا متولی ایسے امام کو معزول کرسکتے ہیں؟ کس قسم کے امام کے ساتھ اختلاف یا اعتراض ہونے کی وجہ سے الگ جماعت کرسکتے ہیں؟

جواب: واقعتاً بدعتی امام (جس کے عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف ہو)ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،اگراس کے عقائد کفر کی حد تک پہنچ گئے ہوں تو نماز ہی ادا نہ ہوگی۔اس لئے متولی اور ٹرسٹی لوگوں کا فریضہ بنتا ہے کہ ایسے بدعتی کوامام نہ بنائے،اگرانجانے میں بنادیئے گئے ہوتو جاننے کے بعد فوراً معزول (برطرف) کردینا چاہئے،کیونکہ امام صاحب کا منصب عزت کا مقام ہے،بدعتی آدمی تعزیم کے قابل نہیں بلکہ توہین کے قابل ہے۔اگرمتولی ایسے بدعتی امام کی حمایت کریں گے اورامامت سے معزول نہیں کریں گے تو ساراوبال متولی کے سر پر ہوگا،مقتدی (مصلی)لوگ قریب کی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے چلے جائیں،اسی مسجد میں دوسری جماعت نہ کریں،مجبوری کی حالت میں بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔(فتاویٰ عبدالغنی:ص158)

دارالافتاء جامعة العلوم الاسلامیه علامه بنوری ٹاؤن کراچی کافتوی

شیعہ کوشہید کہنا جائزنہیں:

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے ترجمان ماہنامہ: بینات: اس بارے میں شیعہ نمبر پہلے ہی شائع کر چکا ہے۔ہم اب بھی اسی موقف پر قائم ہیں۔حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوری صاحبؒ رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

نوٹ: درج ذیل فتوی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن سے ایک سائل کے جواب میں جاری کیا گیا۔

سوال: ماضی قریب میں مختلف امام بارگاہوں پر حملے ہوئے اور بہت سے بے گناہ افراد مارے گئے۔واقعتا ملکِ پاکستان میں یہ سب کام مناسب نہیں۔سوال یہ ہے کہ امام بارگاہوں میں ہلاک ہونے والے اہل تشیع افراد کو :شہید: کہا جاسکتا ہے یانہیں؟جبکہ :شہید: اسلام کی اصطلاح ہے جوصرف مسلمان کیلئے بولا جاتا ہے۔جبکہ شیعہ باتفاقِ اہل سنت.....غیر مسلم ہے۔اسی طرح غیر مسلم کو :شہید: کہنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟برائے مہربانی جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

جواب: واضح رہے کہ فقہاء کرامؒ نے :شہید: کے لئے جوشرائط لکھی ہیں اُن میں مسلمان ہونا ہے۔جیسا کہ

درّ مختار میں ہے:الشهيد هوكل مكلف مسلم طاهر قتل ظلماولم يجب بنفس القتل مال، الخ:قال علامة الشامیؒ تحت قوله مسلم اماالكافرفليس بشهيد:

شیعہ اثناعشری چونکہ اپنے کفریہ عقائد.....تحریفِ قرآن،سبِّ شیخینؓ،تہمتِ حضرت عائشہ صدیقہؓ،عقیدۂ امامت وغیرہ کی بناپر باتفاق علماءاُمت.....دائرۂ اسلام سے خارج وکافر ہیں۔جیسا کہ ردالمختار میں ہے:ان الرافضی اذاكان يسبّ الشيخينؓ ويلعنهما فهو كافر.....نعم لاشك في تكفيرمن قذف السيدة عائشةؓ اوانكر صحبة الصديقؓ اواعتقدالالوهية في عليؓ:

فتاوی عالمگیری میں ہے:من انكرامامة ابي بكر الصديقؓ فهو كافر.....و هؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين:

لہذا ایسے عقائد رکھنے والا شیعہ اثناعشری اگر ماراجائے تو اس کو شہید نہیں کہا جاسکتا۔چونکہ اعزازِ شہادت اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہے۔لہذا کسی مسلمان کیلئے مناسب نہیں کہ وہ کسی کافر کو:شہید: کہے۔ البتہ وہ مظلوم ضرور ہیں کہ کسی غیر مسلم کو ناحق قتل کرنے کی اسلام میں اجازت نہیں۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائيد علماء اهل سنت:ص105)

کفار سے دوستی رکھنے کا حکم،اور اِن کے ساتھ معاملات رکھنے کی حُدود:

دینِ اسلام نے کفار کے ساتھ تعلقات کے باب میں ایسی معتدل اور منصفانہ تعلیمات دی ہیں جو نہ تو چھوت چھات سے نسبت رکھتی ہیں نہ ہی حق وباطل اور حرام وحلال کی سرحدوں سے تجاوز کو گوارہ کرتی ہیں،جس کا اجمالی خاکہ علمائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں اس طرح پیش کیا جاسکتا ہے۔ادلہ شرعیہ کی روشنی میں کفار سے تعلقات کے پانچ درجے ہیں۔

1.... **معاملات**: شریعت نے غیر مسلموں کے ساتھ خرید وفروخت اور معاملات کو اصل سے جائز رکھا ہے،ہاں بلاضرورتِ شدیدہ اس کو ناپسندیدہ بھی کیا ہے۔

2.... **مواسات**: جس کا معنی ہمدردی،خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں۔یہ سب کافروں کے ساتھ جائز ہے۔

3.... **مدارات**: جس کے معنی ظاہری خوش خلقی اور اچھا برتاؤ۔یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔

4.... **قلبی موالات**: دلی محبت۔یہ صرف مؤمنین کے ساتھ خاص ہے،غیر مؤمن کے ساتھ قطعاً کسی

حال میں جائز نہیں:لقولہ تعالیٰ:لایتّخذالمؤمنون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین:

5..... مداھنت:کسی منکر فعل کو اپنے سامنے ہوتے ہوئے اور منع کرنے کی قدرت کے باوجود اس منکر کو اس سے نہ رُوکے کہ اس سے مرتکب کی رعایت مقصود ہے یا دین کے ساتھ لاپرواہی اور عدمِ دلچسپی کی بنیاد پر منع نہ کرے یا پھر کوئی دوسری وجہ ہو۔غرض یہ کہ دین کے ساتھ لاپرواہی برتنا یا کسی دنیاوی غرض کی خاطر حدودِ شرعیہ کا پاس نہ رکھنا مداہنت کہلاتا ہے۔

اُوپر ذکر ہونے والے درجات میں سے(1:2:3:)جن کا اجمالی حکم بیان ہو چکا کہ کفار کے ساتھ تعلقات کا سلسلہ ان تین درجات تک قائم ہوسکتا ہے۔حدودِ شرعیہ کی پاسداری کرتے ہوئے ان سے معاملات کی اجازت ہے،ان کے ساتھ انسانی ہمدردی،خیر خواہی اور ظاہری خوش خلقی کا معاملہ کیا جائے،ایسا کرنا شرعاً جائز ہی نہیں بلکہ تعلیماتِ اسلامیہ کا حصہ ہوکر شرعاً مطلوب بھی ہے۔اس لئے ان درجات کی حد تک کفار کے ساتھ تعلق پر کسی تفصیلی بحث وتمحیص کی چنداں حاجت نہیں،آخری دو درجے محلِ نظر ہونے کی بنا پر تفصیل طلب ہیں اس لئے ان دو درجوں میں کفار کے ساتھ مراسم کا حکم قدرے وضاحت سے پیش کیا جاتا ہیں۔چنانچہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر کافروں کے ساتھ ظاہری وولی محبت کو ممنوع اور جرم قرار دیا ہے:

1.....یٰاَیُّھاالّذیین اٰمنوالاتتّخذو عدوّی و عدوّکم اولیآء تلقون الیھم بالمودّۃ وقد کفروابمماجآء کم مّن الحق، یخرجون الرّسول وایّاکم ان تؤمنوا باللّٰہ ربّکم ان کنتم خرجتم جھادافی سبیلی وابتغآء مرضاتی تسرّون الیھم بالمودّۃ وانااعلم بمااخفیتم وما اعلنتم ومن یّفعلہ منکم فقدضلّ سوآء السّبیل:

آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح ان سے خفیہ محبت ومودّت رکھنا جس سے اسلام اور اسلامیان کو نقصان اور ضرر پہنچے، ممنوع ہے۔

علاوہ ازیں دسیوں آیت کریمہ زیرِنظر ہیں جن سے مجموعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام کے دشمن کفار سے قلبی دوستی حرام اور ممنوع ہے،مثلاً.....سورۂ مجادلہ:آیت نمبر : 15:14☆سورۂ مائدہ:آیت نمبر: 57☆ سورۂ نساء:آیت نمبر: 144:139:146:101:89☆سورۂ ھود: آیت نمبر: 113☆ سورۂ آل عمران:آیت نمبر :118:28☆سورۂ اعراف:آیت نمبر: 3☆سورۂ انفال:آیت

نمبر:73☆سورۂ جاثیہ:آیت نمبر:19☆

اسی طرح کفار کے ساتھ معاملات، تعلقات اور مراسم میں اس قدر بے راہ روی اختیار کرنا کہ جس سے :مداھنت فی الدین: کی ممنوع سرحدوں کی خلاف ورزی کا ارتکاب لازم آتا ہو قطعاً ناجائز اور حرام ہیں، چنانچہ حق تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:ودّوا لو تدھن فیدھنون:

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین نے دینی معاملات میں مداہنت اختیار کرنے کی حرمت ذکر فرمائی ہے۔

2..... لاتتّخذوا الیھود والنّصاریٰ اولیآء.....ومن یّتولّھم مّنکم فانّہ منھم:قال الامام قرطبیؒ:ای یعضدھم علی المسلمین،بیّن ان حکمہ حکمھم،ثم ھذاالحکم باق الی یوم القیٰمۃ،وقدقال اللّٰہ تعالیٰ: ولاتتّخذوا بطانۃ مّن دونکم بعضھم اولیآء بعض:ای فی نفرۃ، فانّہ منھم:

آیت کریمہ اور تفسیر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے خلاف کفار کی معاونت، مساعدت اور نصرت کرنے والا بھی کفار ہی میں شمار ہوگا۔امام قرطبیؒ نے اس کی علت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس شخص (مسلمان) نے اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور کفار سے دشمنی کی بجائے یاری و دوستی اور ان کا ساتھی ہوا اور حضور اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی بھی ہے:من کثّر سوادقوم فھو منھم:

3.....یٰایّھاالّذین اٰمنوا لاتتّخذوا الّذین اتّخذوا دینکم ھزوا وّلعبا:

منشاء خداوندی اس باب میں یہ ہے کہ جو لوگ تمہارے دین کو موردِ استہزاء اور لہو ولعب ٹھہرائیں وہ تمہاری طرف سے کسی قسم کی رواداری، ہمدردی اور دوستی کے مستحق نہیں، یعنی ان کے ساتھ وہ رویہ رکھنا چاہئے جو انہوں نے تمہارے دین و مذہب کے ساتھ رکھ رکھا ہے۔

ارشاد خداوندی ہیں:لاتجدقوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر یوآدّون من حآدّاللّٰہ ورسولہ: یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے مخالفین اور دشمنوں سے محبت کرنے والے نہیں ہوتے۔

اسی آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا قاضی پانی پتی صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:ھذہ الآیۃ تدل علی ان ایمان المؤمن یفسد بموادۃ الکافرین وان المؤمن لایوالی الکفار:یعنی کفار کی مودت سے مؤمن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور مؤمن کفار سے دوستی نہیں کرتا۔

امام قرطبیؒ نے اس میں تعمیم کرتے ہوئے اہل ظلم وعدوان سب کو اس حکم کے تحت داخل فرمایا ہے۔

امام محمد بن احمد قرطبیؒ ایک دوسرے مقام پر و لاتر کنوا الی الّذین ظلموا: کی تفسیر کرتے ہوئے..... اذار أیت الّذین یخوضون فی اٰیتنا: نقل کرنے کے بعد اس آیت کریمہ کے مندرجات کے بیان میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ اہل کفر واہل معاصی کے متارکہ پر دلالت کررہی ہے۔ کیونکہ ان کی صحبت کے دواثر ہیں مسلمان کسی ایک میں مبتلا ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا، ان کی صحبت سے کفر لازم آئے گا یا پھر معصیت وگناہ۔

امام قرطبیؒ مزید فرماتے ہیں کہ ظالموں (کفار واہل معاصی) کی صحبت اختلاط اور ان کے کاموں میں موافقت وغیرہ یہ عذاب کا سبب وذریعہ ہیں۔(آغاخان فاونڈیشن اور علماء کرام کافتوی:ص7تا13)

کفار کو منشی اور مشیر وغیرہ رکھنے کا حکم:

ایک مرتبہ حضرت ابوموسی اشعریؓ نے سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے صوبے کا میزانیہ (بجٹ) پیش کیا، سیدنا فاروق اعظمؓ کو بہت پسند آیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ ان کا میزانیہ (بجٹ) لے کر مجلس شوری میں آئے اور ان سے فرمایا آپ کا منشی کہاں ہے؟ تاکہ آپ کا یہ میزانیہ اراکین شوری کے سامنے پیش کرے؟ تو انہوں نے عرض کیا وہ تو مسجد نبوی میں نہیں آئے گا، سیدنا فاروق اعظمؓ نے پوچھا کیوں؟ کیا وہ ناپاکی کی حالت میں ہے؟ تو حضرت ابوموسی اشعریؓ نے عرض کیا: جی نہیں، بلکہ وہ نصرانی ہے۔ اس پر سیدنا فاروق اعظمؓ نے ان کو سرزنش کی اور فرمایا: تم ان نصرانیوں کو اپنے سے قریب کرتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو مسلمانوں سے دُور رکھا ہے۔ تم ان کو عزت دیتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو ذلیل ورسوا کیا ہے۔ تم ان کو امین (معتمد علیہ) بناتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو خیانت کار بتلایا ہے۔

ایک اور روایت میں سیدنا فاروق اعظمؓ سے مروی ہے آپؓ نے فرمایا کہ: اہل کتاب (یہودیوں اور نصرانیوں) کو حکومت کا اہل کار یا افسر مت بناؤ، اس لئے کہ یہ لوگ سود کو حلال سمجھتے ہیں۔ تم سرکاری عہدوں پر اور رعایا پر ایسے لوگوں کو مقرر کرو اللہ تعالیٰ جل شانہ سے ڈرتے ہوں۔

نوسو سال پہلے کا حال:

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں.....لیکن اب اس زمانہ میں تو حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ یہودیوں اور نصرانیوں کو عام طور پر اسلامی حکومتوں میں ذمہ دار، افسر اور کلرک مقرر کردیا گیا ہے۔ اور اس طرح انہوں نے نادان ونا سمجھ عوام پر پورا

اقتدار حاصل کرلیا ہے۔

نوسوسال بعد کا حال:

مصنفؒ فرماتے ہیں.....یہ نوبت تو اب سے نوسوسال پہلے امام قرطبیؒ کے زمانہ میں پہنچ چکی تھی۔تو ہم اپنے اِس زمانے کے متعلق کیا کہیں جبکہ اسلامی ملکوں میں شریف (دیندار) اور رذیل (بے دین) لوگ ایک دوسرے میں خلط ملط ہو چکے ہیں۔

اپنے ملکوں میں اپنے اوپر ہم نے ان کو کس قدر اقتدار دے رکھا۔ان کے ساتھ میل جول اور الفت ومحبت کے روابط وتعلقات کتنے بڑھا رکھے ہیں....؟

حالانکہ ان دشمنانِ دین وملت کے ساتھ اختلاط اور ارتباط ،دوستی وموالات کے حرام ہونے کے بارے میں قرآن کریم کی بہت سے واضح اور قطعی آیات اور صریح احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ (فتاوی بینات:ج2:ص 107)

شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی کا فتوی

گستاخِ صحابہؓ کی گواہی کا حکم:

حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کو گالی دینے والا: مردود الشھادۃ: ہے۔

(فقہ حنفی قرآن و سنت کی روشنی میں :ج3:ص 54)

مرتد کا ذبیحہ:

مرتد کا ذبیحہ حلال نہیں ہے، کیونکہ اس کا کوئی مذہب نہیں۔(فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں :ج 3:ص 183)

مسلمانوں کے ملک میں غیر مسلموں کو آزادی کی حُدود:

حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت عمر بن خطابؓ نے اہل شام کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا تو میں نے آپؓ کے لئے یہ معاہدہ صلح تحریر کیا:

(بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم)

یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بندے عمر امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے فلاں فلاں شہر کے نصاریٰ کی طرف سے تحریری معاہدہ ہے کہ جب آپ لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم نے آپ سے اپنی جانوں، اپنی اولاد، اپنے اموال اور اپنی ملت والوں کیلئے امان طلب کی اور ہم نے اپنی جانوں کے تحفظ کیلئے یہ معاہدہ کیا ہے کہ ہم اپنے شہر اور اس کے گردونواح میں کوئی نیا معبد، گرجا گھر یا راہب کیلئے نیا عبادت خانہ نہیں بنائیں گے اور جو ان میں سے خراب وخستہ ہوگیا ہے اس کی تعمیر نو نہیں کریں گے اور مسلمانوں کی حدود میں ان میں سے کوئی چیز بھی آباد نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ ہم کسی مسلمان کو دن رات کسی وقت بھی اپنے عبادت خانوں میں آنے سے نہیں رُوکے گے، اور ان عبادت خانوں کے دروازے مسافروں اور راہ گیروں کیلئے کشادہ کریں گے، اور یہ کہ ہم آنے والے مسلمانوں کی تین دن مہمان نوازی کریں

گےاوران کوکھانا کھلائیں گے۔اور یہ کہ ہم اپنے گرجا گھروں اور اپنے مکانات میں کسی جاسوس کوامان نہیں دیں گے،اور مسلمانوں سے کینہ نہیں رکھیں گے،اوراپنی اولادکوقرآن کی تعلیم نہیں دیں گے،اور یہ کہ ہم شرک کا اظہارنہیں کریں گے، اور شرک کی طرف کسی کودعوت نہیں دیں گے،اوراپنے کسی رشتہ دارکواسلام قبول کرنے سے منع نہیں کریں گے اگروہ مسلمان ہونے کا خواہش مند ہو۔اور یہ کہ ہم مسلمانوں کی توقیر(عزت) کریں گے اگرمسلمان آکر بیٹھنا چاہیں تو ہم ان کیلئے اپنی جگہوں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔اور یہ کہ ہم مسلمانوں کے لباس،ٹوپی،عمامہ اور جوتے پہننے اور مانگ نکالنے میں ان کے ساتھ مشابہت اختیارنہیں کریں گے،اوران کی زبان نہیں بولیں گے،اوران جیسی کنیت نہیں رکھیں گے،زین پرسوارنہیں ہوں گے،تلواریں نہیں لٹکائیں گے،اورکوئی اسلحہ وہتھیارنہیں رکھیں گے، نہ اپنے ساتھ اُٹھائیں گے۔اوراپنی انگوٹھیوں پرعربی زبان کندہ نہیں کرائیں گے۔اورشراب نہیں بیچیں گے۔اور یہ کہ ہم اپنے سروں کے اگلے حصے کے بال کاٹیں گےاور یہ کہ ہم ہرجگہ اپنے لباس کے پابندہوں گے،اور یہ کہ ہم اپنی کمرپرزنارباندھ کررکھیں گے،اور یہ کہ ہم اپنی صلیبیں اورکتابیں مسلمانوں کے راستے میں اوربازاروں میں ظاہرنہیں کریں گے،اور یہ کہ ہم اپنے گرجا گھروں پر صلیب کانشان ظاہرنہیں کریں گے،اور یہ کہ ہم مسلمانوں کی موجودگی میں اپنے گرجا گھروں میں ناقوس نہیں بجائیں گے،اور یہ کہ ہم اپنے تہوارمنانے کیلئے باہرنہیں نکلے گے،اور یہ کہ ہم اپنے مُردوں پرآوازیں بلندنہیں کریں گے،اور مسلمانوں کے کسی بھی راستے میں ان کے ساتھ آگ کوظاہرنہیں کریں گے،اور یہ کہ ہم اپنے مُردوں کومسلمانوں کے قریب نہیں دفنائیں گے،اورجوغلام مسلمانوں کے حصے میں آچکا ہواس کونہیں پکڑیں گے،اور یہ کہ ہم مسلمانوں کی رہنمائی کریں گےاوران کے گھروں میں نہیں جھانکیں گے۔

روای(حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ فرماتے ہیں کہ)جب میں سیدنا فاروق اعظمؓ کے پاس یہ صلح نامہ لے کر حاضر ہواتوانہوں نے اس میں یہ اضافہ فرمایا.....اور یہ کہ ہم اس معاہدہ کی جان اوراہل ملت کےتحفظ کی شرط پر پابندی کریں گے،اورہم مسلمانوں کی دی گئی امان کوقبول کرتے ہیں۔پس اگرہم نے اپنے معاہدے کی کسی بھی بات کی خلاف ورزی کی تو ہم خوداپنے ذمہ دارہوں گے،اورہمارے لئے کوئی ذمہ(امان وعہد)نہیں ہوگااور پھرتمہارے لئے وہ سب کچھ حلال ہوگا جومعاندین اورمخالفین کیلئے ہوتا ہے۔(فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں:ج 2:ص 359)

اہل ذمہ کی خوشیوں میں شرکت کرنے کی ممانعت:

1.....حضرت عطاء بن دینارؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تہوار کے دن مشرکین کے عبادت

خانوں میں نہ جاؤ، کیونکہ اُن پر خدا تعالیٰ جل شانہ کی ناراضگی کا نزول ہوتا ہے۔

2.....حضرت سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: خدا تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے اُن کے عید کے دن اجتناب کرو۔

3.....حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ جو شخص عجمیوں کے شہر تعمیر کرے اور اُن کے فیروز اور مرجان (عید اور تہوار کے ایام) میں اُن سے میل جول کرے اور اُن کے ساتھ مشابہت اختیار کرے یہاں تک کہ وہ اسی حال میں مر جائے تو وہ بھی ایسا ہی ہے، قیامت کے دن اُن کے ساتھ ہی اس کا حشر ہوگا۔ البتہ جو شخص ان (ذمی کفار) میں قیام پذیر ہوں مگر ان سے محبت نہ کرتا ہو بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف دعوت دیتا ہو اور انہیں تا دم حیات جہالت کے اندھیرے سے نکالتا رہا ہو وہ گنہگار نہیں ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جو شخص ان سے محبت و دوستی رکھتا ہو اور ان کے طریقہ کو اختیار کرتا ہو وہ شخص یقیناً قابلِ مذمت ہے۔ (فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں: ج 2: ص 361)

غیر مسلم کو زکوۃ دینا:

غیر مسلم کو زکوۃ نہ دی جائے، کیونکہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ: پھر یہ زکوۃ ان کے فقراء پر لوٹائی جائے گی (یعنی: فقرائھم: میں ضمیر مسلمانوں کی طرف لوٹتی ہے، اس لئے زکوۃ کافر کو نہ دینی چاہئے)۔

صدقۃ الفطر نذر کفارہ میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک کافر کو دینا جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کا اس میں اختلاف ہے اور انہوں نے فرمایا کہ زکوۃ پر قیاس کرتے ہوئے تمام واجب صدقات کا ان کو دینا جائز نہیں ہے، اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں: ج 1: ص 363)

بت پرست اور مجوسی عورت سے نکاح:

بت پرست اور مجوسی عورتوں سے نکاح حرام ہے اور ان سے: ملک یمین: کی وجہ سے وطی بھی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہیں: و لاتنکحوا المشرکٰت حتّٰی یؤمن: اور نکاح نہ کرو تم مشرک عورتوں سے یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں۔ (فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں: ج 2: ص 151)

زوجین میں سے کسی کا قبول اسلام:

عورت کا اسلام قبول کر لینا مرد سے پہلے، پہلے نکاح کو فاسد کر دیتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے

لا هنّ حلّ لّهم و لا هم يحلّون لهنّ: نہ یہ عورتیں حلال ہیں ان کافروں کو اور نہ وہ کافر (حلال) ہیں ان عورتوں کو۔لیکن شوہر کو اسلام پیش کیا جائے گا، اگر وہ اسلام قبول کرے تو نکاح باقی رہے گا۔اگر وہ اسلام قبول نہ کرے تو اِن کے درمیان تفریق کردی جائے گی جبکہ وہ مسلمانوں کے ملک میں ہوں۔

اگر عورت اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کے ملک میں آگئی تو ملک الگ ہونے کی وجہ سے طلاق بائنہ ہو جائے گی۔(فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں:ج2:ص 177)

بت پرست اور غیر اللہ کے پوجنے والوں کا ذبیحہ:

بت پرست اور غیر اللہ کے پوجنے والوں کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

(فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں:ج3:ص183)

مجوسی کا ذبیحہ:

مجوسی کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔(فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں:ج3:ص 182)

حضرت مولانا محمد عبدالمعبود کا فتوی

(جامع مسجد پھولوں والی، رحمٰن پورہ راولپنڈی)

شیعوں کے ہاں محرم کی مجلسوں میں شرکت کرنا:

سوال: بعض لوگ محرم میں اپنی بیویوں کو شیعوں کی مجالس میں بھیجتے ہیں تا کہ ذکرِ حسینؓ میں شرکت ہو سکے۔تو کیا وہ شرعاً مجرم ہیں؟اور کتنے مجرم ہیں؟

جواب: ایسی مجالس میں شرکت کرنا اور بیوی کو بھیجنا جائز نہیں۔اوّل تو یہ مجالس خود جائز نہیں ہیں۔مزید برآں یہ کہ ان مجالس میں کئی محرماتِ شرعیہ (حرام کاموں) کا ارتکاب کیا جاتا ہے (خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا:ص 105)

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے کرنا:

سوال: کیا سنی لڑکی کا نکاح غیر سنی یعنی شیعہ مرد کے ساتھ ہوسکتا ہے؟اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: جو شخص کفریہ عقیدہ رکھتا ہوں،مثلاً:قرآن کریم میں کمی بیشی کا قائل ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا حضرت علیؓ کو صفاتِ اُلوہیت سے متصف مانتا ہو یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام غلطی سے آنحضرت ﷺ پر وحی لے آئے تھے یا کسی اور ضرورتِ دین کا منکر ہو،ایسا شخص تو مسلمان ہی نہیں۔اور اس سے کسی سنی عورت کا نکاح درست نہیں۔

شیعہ اثنا عشریہ.....تحریف قرآن کے قائل ہیں،تین چار افراد کے علاوہ باقی پوری جماعتِ صحابہؓ کو (نعوذباللہ) کافر و منافق اور مرتد سمجھتے ہیں،اور اپنے ائمہ کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و برتر سمجھتے ہیں،اس لئے وہ مسلمان نہیں،اور ان سے مسلمانوں کا رشتہ ناتا جائز نہیں۔(خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا:ص 660)

مرتدہ سے نکاح کرنا:

مرتدہ کا نکاح نہ کسی مسلمان سے ہوسکتا ہے، نہ کسی کافر سے، اور نہ کسی مرتد سے۔

ہدایہ میں ہے: جاننا چاہئے کہ مرتد کے تصرفات کی چند قسمیں ہیں۔ایک قسم بالاتفاق نافذ ہے، جیسے استیلاد اور طلاق۔دوسری قسم بالاتفاق باطل ہے، جیسے نکاح اور ذبیحہ۔کیونکہ یہ موقوف ہے ملت پر اور مرتد کی کوئی ملت نہیں۔

درمختار میں ہے: مرتد یا مرتدہ کا نکاح کسی انسان سے مطلقاً صحیح نہیں۔یعنی نہ مسلمان سے نہ کافر سے اور نہ مرتد سے۔

عالمگیری میں مرتد کے نکاح کو باطل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: مرتد کو اجازت نہیں کہ وہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے نہ کسی مرتدہ سے نہ ذمی عورت سے نہ آزاد سے اور نہ باندی سے۔

فقہ شافعی کی مستند کتاب: شرح مهذب: میں ہے کہ: مرتد اور مرتدہ کا نکاح صحیح نہیں۔کیونکہ نکاح سے مقصود نکاح کے فوائد کا حصول ہے، چونکہ ان کا خون مباح ہے اور ان کا قتل واجب ہے، اس لئے میاں بیوی کا استمتاع متحقق نہیں ہوسکتا۔اور اس لئے بھی کہ تقاضائے رحمت یہ ہے کہ اس نکاح کو رخصتی سے پہلے ہی باطل قرار دیا جائے۔اس بناء پر نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔

فقہ حنبلی کی مشہور کتاب: المغني مع الشرح الكبير: میں ہے کہ: مرتد عورت سے نکاح حرام ہے خواہ اس نے کوئی سا دین اختیار کیا ہو۔کیونکہ جس دین کی طرف وہ منتقل ہوئی ہے اس کیلئے اس دین کے لوگوں کا حکم ثابت نہیں ہوا، جس کی وجہ سے وہ اس دین پر برقرار رکھی جائے تو اس سے نکاح کے حلال ہونے کا حکم بدرجہ اولیٰ ثابت نہیں ہوگا۔

(خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا: ص 661)

مسلمان عورت کا غیر مسلم سے نکاح حرام ہے:

سوال: کیا ایک مسلمان عورت کسی مجبوری کی وجہ سے یا بے آسرا ہونے کی وجہ سے کسی عیسائی مرد کے ساتھ شادی کرسکتی ہے؟ جبکہ اس عورت کی پہلے کسی مسلمان آدمی سے شادی ہوئی تھی اور اس سے اس عورت کی ایک لڑکی بھی ہے اور اب عیسائی مرد سے بھی دو بچے ہیں۔کیا مسلمان عورت عیسائی سے شادی کرسکتی ہے؟ کیا وہ اپنا مذہب تبدیل کرسکتی ہے، یعنی مسلمان سے عیسائی ہوسکتی ہے؟ قرآن وحدیث میں اس کی سزا کیا ہے؟

جواب: کسی مسلمان عورت کی غیر مسلم سے شادی نہیں ہوسکتی۔اس کو جائز سمجھنا کفر ہے۔اس عورت کو

چاہئے کہ اس شخص سے فوراً الگ ہو جائے اور اپنے گناہ سے توبہ کرے۔ اور جن لوگوں نے اس شادی کو جائز کہا ہے وہ بھی توبہ کریں اور اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں۔ اور کسی مسلمان کا عیسائی بن جانے کا ارادہ کرنا بھی کفر ہے۔

(خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا: ص 660)

(1) مولوی محمد رمضان مفتی

دارالعلوم حزب الاحناف۔

(2) مفتی غلام سرور قادری، ممبر

مرکزی زکوۃ کونسل اسلام آباد۔

(3) مولانا عبداللطیف: مدرس

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری

گیٹ لاہور کا فتوی

شیعہ مرتدین ہیں، اِن کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ضروری ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین.... اُس شیعہ تبرائیہ فرقہ کی بابت جنہوں نے اہل اسلام میں اپنے وجود وبقا کیلئے: تقیہ اور حُبِ اہل بیتؓ: کو آڑ بنایا ہے اور اَوباش طبعیت لوگوں کو پھانسنے کیلئے: متعہ: کو جال بنایا ہے۔ اور اس فرقہ کیلئے جو مسلک و مذہب بنایا گیا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہیں:

1.....خلافتِ بلافصل کے حق علی المرتضیٰؓ تھے، اور یہی خلافت بلافصل منصوص اور اس کو اجماع اور قیاس سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

2.....صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ اور عثمان غنیؓ بسلسلۂ خلافت غاصب ہیں وغیرہ خرافات۔ اس تشتت وافتراق بین المسلمین کی اشاعت وتبلیغ کیلئے: عید غدیر اور ماتمی جلوس :وغیرہ کی ایجاد کی گئی۔

3.....صحابہ کرامؓ، رسول اللہ ﷺ کے بعد باستثناء تین یا چار (العیاذباللّٰہ) اسلام سے منحرف ہو گئے۔

4.....حضرت عائشہ صدیقہؓ (العیاذباللّٰہ) باعصمت اور باعظمت نہ تھیں۔

5.....قرآن کریم (موجودہ) اللہ تعالیٰ جل شانہ کا اصل کلام نہیں۔ اصلی قرآن امام غائب اپنے ساتھ لے کر غار میں پوشیدہ ہیں۔ جب تک امامِ غائب کا ظہور نہ ہو جہاد حقیقی لازم نہیں۔

6.....بارہ آئمہ معصوم ہیں۔ بلکہ خمینی اپنی کتاب: الحکومت الاسلامیہ: کے صفحہ نمبر 52 پر لکھتے ہیں: ومن ضروریات مذھبنا ان الائمتنا مقاماًلا یبلغه ملک مقرب ولا نبی مرسل: نیز یہ کہ آئمہ کی تکوینی حکومت دنیا کے ذرّہ ذرّہ پر نافذ ہے۔

7.....سجدہ کیلئے سجدہ گاہ، آذان مسنونہ اور کلمہ طیبہ میں متعصّبانہ اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

ان عقائدِ شنیعہ اور رسوماتِ بدعیہ کے باوجود یہ فرقہ مسلمان کہلانے کے قابل ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان نہیں تو ان کا شمار مرتدین میں ہوگا یا نہیں؟ مرتد ہونے کی صورت میں مملکت اسلامیہ میں ان کو اقلیت قرار دینے کا فریضہ اہل اسلام پر عائد ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: جس فرقہ کے لوگوں کے مندرجہ بالا عقائد ہوں کہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھنے اور متعہ کو جو باجماع اُمت حرام ہے، اس کو جائز سمجھے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔

(مولوی محمد رمضان مفتی دارالعلوم حزب الاحناف)

جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استفتاء میں لکھے گئے ہیں بلاشک وشبہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے زندیق وملحد ہونے کی صورت میں ہوگا۔ملحد وزندیق وہی لوگ ہیں جوضروریاتِ دین کا نام لیں لیکن ضروریاتِ دین کے منکر ہوں، جیسے مرزائی،قادیانی اور دوسرے بددین۔جواللہ تعالیٰ جل شانہ،حضور اکرم ﷺ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگران کی شان میں کھلی تنقیص بھی کرتے ہیں۔اس قسم کے لوگ درحقیقت اسلام سے خارج ہیں۔

ان کا حکم یہ ہے کہ علمائے دین کے ذریعے حکومت ان پر حق واضح کرے تا کہ حجت تمام ہو،اگر باز آجائیں تو انہی کا فائدہ،ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومتِ اسلامیہ کا فریضہ ہے،اقلیت قرار دینے کا کوئی معنیٰ نہیں بنتا۔

(مفتی غلام سرور قادری ممبر مرکزی زکوۃ کونسل اسلام آباد)

جوشخص حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عفت وعصمت میں طعن کرتا ہے وہ سورۂ نور کی اُن آیات کا منکر ہے جن میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت بیان کی گئی،اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے۔اور جوشخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی آیت کریمہ:انّانحن نزّلنا الذّکروانّاله لحافظون: کا منکر ہوتا ہے۔

اور معصوم صرف انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق ہے جس ترتیب پر خلفاء اربعہؓ کی خلافت ہوئی اور خلفاء اربعہؓ میں فضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے۔عقائد نسفی میں ہے:وافضل البشر بعد نبینا ابو بکرالصدیقؓ ثم عمرالفاروقؓ ثم عثمان ذوالنورینؓ ثم علی المرتضیٰؓ وخلافتهم علی هذاالترتیب ایضاً رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم:

حضرات ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کو غاصب کہنا غلط اور گمراہی ہے۔کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی بلکہ ان کو مہاجرینؓ اور انصارؓ نے متفقہ طور پر خلیفہ منتخب کیا تھا۔حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت سرِ عام کی تھی۔صحابہ کرامؓ کو بُرا کہنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے۔ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے :قال رسول اللّٰه ﷺ اذارأیتم الذین یسبّون اصحابی فقولوالعنة اللّٰه علی شرکم:

پس استفتاء میں مذکورہ غلط عقائد وگمراہ کن نظریات رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا۔ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا،ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے،بحکمِ قرآن :فلاتقعدبعدالذّکری مع القوم الظّٰلمین: مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرہ سے خارج کردیں

اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔

(عبداللطیف: مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور)

(آتشکدہ ایران اور شیعہ کی اصلیت: ص78)

حضرت مولانا مفتی محمد کوثر علی سبحانی

مظاہری صاحب کا فتوی

(شیخ الحدیث جامعہ اشرف العلوم اکور)

غالی شیعہ سے رشتۂ نکاح کرنا:

وہ فرقے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر علمائے اہل سنت نے ان کی تکفیر کی ہے ان سے رشتۂ نکاح جائز نہیں ہے، جیسے مرزائی، قادیانی، چکڑالوی، شیعہ غالی، روافض غالی وغیرہ۔

اور وہ فرقے جن کی تکفیر تو نہیں کی گئی ہے مگر وہ قرآن وحدیث کی رو سے مبتدع اور فاسق ہیں ان سے نکاح کرنا تو جائز ہے مگر احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے فرقے سے بھی نکاح نہ کیا جائے۔(خزینۃ الفقہ:ج 1:ص 151)

ارتداد اختیار کرنے سے نفقہ سے محروم ہونا:

اگر عورت اپنے دین سے پھر جائے تو نفقہ سے محروم ہو جائے گی خواہ یہ ارتداد طلاق ثلاثہ یا بائنہ کے بعد ہی ہوا ہو۔ہاں مرتد ہونے کے بعد پھر دوبارہ ایمان میں لوٹ آئی تو نفقہ کی مستحق ہوگی بشرطیکہ یہ ارتداد طلاق سے قبل نکاح کی حالت میں ہوا ہو۔اگر طلاق کے بعد مرتد ہوئی تھی تو پھر دوبارہ ایمان لانے کے بعد بھی نفقہ نہیں ملے گا۔

اسی طرح مرتد ہو کر دارالحرب چلی گئی پھر ایمان کی طرف لوٹ آئی تو بھی نفقہ نہیں ملے گا خواہ ارتداد نکاح کی حالت میں ہوا ہو یا طلاق کے بعد۔

اسی طرح شوہر نے ایمان قبول کرلیا اور عورت نے ایمان سے انکار کردیا تو نفقہ سے محروم رہے گی، البتہ اس کے برعکس عورت نے ایمان قبول کرلیا اور شوہر انکار کرتا ہو تو پھر عورت نفقہ کی مستحق ہوگی۔

(خزینۃ الفقہ:ج 1:ص 221)

زوجین میں سے کوئی ایک مرتد ہوجائے تو نکاح کا حکم:

میاں بیوی میں سے کسی ایک کے (نعوذباللّٰہ من ذٰلک) مرتد ہوجانے سے ان دونوں کا نکاح ختم ہو جاتا ہے، اگر دوبارہ اسلام قبول کرلے تو نکاح کا اعادہ کیا جائے گا، بغیر تجدیدِ نکاح کے ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔

اگر عورت شوہر کے ساتھ رہنے پر راضی نہیں اس لئے دوبارہ اس سے نکاح نہیں کرتی ہے تو دوسرا نکاح کرسکتی ہے، لیکن اگر عورت شوہر سے پریشان اور عاجز آ کر نکاح توڑنے اور خاوند سے علیحدگی کی ہی غرض سے مرتد ہوئی ہے تو اس میں حضرات فقہاء کرامؒ نے لکھا ہے کہ ایسی عورت کو جبراً مسلمان کر کے شوہرِ اوّل سے ہی کم مہر پر دوبارہ نکاح کردیا جائے، مگر یہ جبر واکراہ اُس وقت ہے جبکہ شوہر اس کا طالب ہو، اگر شوہر خاموش ہے یا صراحۃً چھوڑ رکھا ہے تو پھر عورت دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے۔(خزینۃ الفقہ:ج 1:ص 328)

غیر مسلم کو شرکت نکاح کیلئے مسجد میں لانا:

جب عقدِ نکاح مسجد میں ہو تو اُس وقت غیر مسلم کو نکاح کی مجلس میں مسجد میں لاکر بٹھانا مناسب نہیں، اس میں غیر مسلم کو شریک نہ کیا جائے۔(خزینۃ الفقہ:ج 1:ص 73)

غیر مسلم سے نکاح کرنا:

نکاح کیلئے زوجین کا ہم مذہب ہونا شرط ہے، لہذا کافرہ اور مشرکہ عورتوں سے نکاح حرام ہے۔اسی طرح بت پرست، آتش پرست وغیرہ عورت ومرد سے رشتۂ نکاح قائم کرنا جائز ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

وَلَاتَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ، وَلَاتُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ:

ترجمہ: اور نکاح مت کرو مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لے آئیں، اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہے مشرک بی بی سے اگر چہ وہ تم کو بھلی لگے، اور نکاح نہ کرو مشرکین سے جب تک وہ ایمان نہ لے آویں اور البتہ غلام

مسلمان بہتر ہے مشرک سے اگر چہ وہ تم کو بھلا لگے۔

فائدہ: کافر و مشرک مردوں اور عورتوں سے نکاح اس لئے نا جائز ہے کہ ازدواجی رشتہ آپسی محبت و مودت کا متقاضی ہے، زوجین ایک دوسرے کو اپنی طبعیت و فطرت کی طرف کھینچتے ہیں، اس کے بغیر اصل مقصد پورا نہیں ہوتا اور مشرکین کے ساتھ اس قسم کے تعلقات قریبہ اور محبت و مودت کا لازمی اثر یہ ہوگا کہ ان میں بھی کفر و شرک کی طرف میلان پیدا ہو، یا کم از کم کفر و شرک سے نفرت ان کے دلوں سے نکل جائے اور اس کا انجام یہ ہوگا کہ یہ بھی کفر و شرک میں مبتلا ہو جائیں گے اور اس کا نتیجہ جہنم ہے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یوں بیان فرمایا ہے:

:أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ:

ترجمہ: وہ بُلاتے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بُلاتا ہے جنت کی طرف اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے اور بتلاتا ہے اپنے حکم لوگوں کو تا کہ وہ نصیحت قبول کریں۔ (خزینۃ الفقہ: ج 1: ص 149)

حضرت مولانا محمد سلمان الخیر نعیمی

قاسمی صاحب کا فتوی

(استاذ حدیث دار العلوم وقف شاہ بہلول

سہارنپور، یوپی، انڈیا)

محرم میں شہدائے کربلا کے ایصال ثواب میں کھانا پکانا:

محرم کے مہینے میں خصوصاً نویں، دسویں اور گیارہویں تاریخ میں بعض لوگ کھانا پکا کر حضرت حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں، یہ طریقہ بالکل غلط اور کئی قباحتوں کا مجموعہ ہے۔

1.....جن ارواح کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے، اگر ان کو نفع ونقصان کا مالک سمجھا گیا اور اُن اکابر سلف کے نام سے وہ کھانا پکایا گیا تو یہ شرک ہے اور ایسا کھانا: ماأهلّ لغير اللّٰه: میں داخل ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔

2.....عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جو چیز صدقہ دی جاتی ہے، میت کو بعینہٖ وہی ملتی ہے، حالانکہ یہ خیال بالکل باطل ہے، میت کو وہ چیز نہیں پہنچتی بلکہ اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

3.....ایصال ثواب میں اپنی طرف سے بعض قیدیں بھی نکالی گئی ہیں یعنی صدقہ کی متعین صورت یعنی کھانا، مہینہ متعین، دن متعین۔ حالانکہ شریعت نے ان چیزوں کی تعیین نہیں فرمائی، جو چیز چاہیں، جب چاہیں صدقہ کر سکتے ہیں۔ شریعت کی دی ہوئی آزادی پر اپنی طرف سے پابندیاں لگانا گناہ اور بدعت بلکہ شریعت میں مداخلت ہے۔

(تحفه محرم الحرام:ص 36)

ماتم کی مجلس اور تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنے کا حکم:

عشرۂ محرم میں مسلمانوں کی بڑی تعداد ماتم کی مجلسوں میں، اسی طرح دسویں تاریخ کو تعزیہ کے جلوس کا نظارہ کرنے کے لئے جمع ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، حالانکہ اس کے اندر کئی گناہ ہیں:

1.....ایک گناہ تو اس میں یہ ہے کہ ان مجالس اور جلوس میں شرکت کرنے سے دشمنانِ صحابہؓ کی رونق میں اضافہ ہوتا ہے، جبکہ دشمنوں کی رونق بڑھانا حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: من کثر سواد قوم فھو منھم: یعنی جس نے کسی قوم کی رونق بڑھائی وہ انہیں میں سے ہے۔

2.....دوسرا گناہ اس میں یہ ہے کہ جس طرح عبادت کا کرنا اور دیکھنا اور اس سے خوش ہونا باعث اجر و ثواب ہے، اسی طرح گناہوں کے کاموں کو بخوشی دیکھنا بھی گناہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ماتم کرنا اور اس کی مجلس اور جلوس میں جانا اور تعزیہ نکالنا، یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

3.....تیسرا گناہ یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی نافرمانی ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا غضب نازل ہوتا ہے، اور ایسی غضب والی جگہ پر جانا بھی گناہ سے خالی نہیں۔ غرض یہ کہ ان مجلسوں اور جلوسوں سے بھی احتراز کرنا لازم ہے۔ (تحفہ محرم الحرام: ص 33)

دسویں محرم کی چھٹی کرنا:

یوم عاشورہ کی چھٹی کرنے میں کئی قسم کی قباحتیں ہیں:

1.....پہلی قباحت تو یہ ہے کہ اس دن چھٹی کرنا روافض اور اہل تشیع کا شعار ہے، اور غیروں کے شعار سے اجتناب لازم ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے: من تشبّہ بقوم فھو منھم: جس شخص نے کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔

2.....دوسری قباحت یہ ہے کہ اس دن چھٹی کر کے ہم لوگ بے کاری اور بے نمتی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جبکہ اہل تشیع اپنے مذہب کے لئے بے پناہ مشقت اور سخت محنت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

3.....تیسری خرابی یہ ہے کہ چھٹی کرنے کی وجہ سے اکثر مسلمان تعزیہ کے جلوس میں چلے جاتے ہیں اور بعض دفعہ نمازیں تک ضائع کر لیتے ہیں۔ (تحفہ محرم الحرام: ص 35)

دسویں محرم کو کھچڑا یا حلیم پکانا:

بعض لوگ محرم کی دسویں تاریخ کو کھچڑا پکاتے ہیں، یہ بالکل ناجائز اور سخت گناہ ہے۔حافظ الدین والدنیاابو الفداء،ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللّٰہ علیہ: نے لکھا ہے کہ سیدنا حضرت حسینؓ کی شہادت کی خوشی میں خوارج دسویں محرم کو مختلف اناج ملا کر پکاتے تھے۔

معلوم ہوا کہ اس دن کھچڑا پکانا رسول اللہ ﷺ کے اہل بیتؓ سے دشمنی رکھنے والوں کی ایجاد کردہ رسم ہے۔اہل بیتؓ سے اُلفت ومحبت رکھنے والوں کو اِس رسمِ بد سے بچنا نہایت ضروری ہے۔(تحفہ محرم الحرام:ص 35)

محرم میں پانی یا شربت کی سبیل لگانا:

بعض لوگ محرم کی دسویں تاریخ کو پانی کی یا شربت کی سبیل لگاتے ہیں اور راستوں اور چوراہوں پر بیٹھ کر گزرنے والوں کو وہ پانی یا شربت پلاتے ہیں،تو اگرچہ پانی پلانا باعث ثواب اور نیکی کا کام ہے،لیکن یہ عمل بھی مندرجہ بالا پابندیوں کی وجہ سے بدعت اور قابلِ ترک ہے۔(تحفہ محرم الحرام:ص 37)

محرم میں کالے کپڑے پہننا:

محرم کے مہینے میں کالے کپڑے پہننا،چولہا نہ جلانا اور بستر پر نہ سونا وغیرہ سب اعمال قطعاً جائز نہیں۔شریعت میں صرف عورت کیلئے اپنے شوہر کے وفات پر عدت تک سوگ منانے کا حکم ہے،کسی دوسرے کیلئے تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔لہذا کسی بھی سنی اور صحیح العقیدہ شخص کیلئے محرم کے مہینہ میں کالے کپڑے پہننے وغیرہ جیسے سوگ والے اعمال کرنا بالکل درست نہیں۔(تحفہ محرم الحرام:ص 38)

محرم میں شہدائے کربلا کیلئے قرآن خوانی اور مرثیہ گوئی:

قرآن خوانی عام دنوں میں بلا کسی التزام کے ہو تو گنجائش ہے،لیکن اس کیلئے ماہ محرم یا دس محرم الحرام کو خاص کرنا بدعت ہے۔اسی طرح نوحہ اور مرثیہ کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔بقول شاعر:

روئے وہ جو قائل ہوں ممات شہداء کے
ہم زندۂ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

(تحفہ محرم الحرام:ص 38)

حضرت مولانا مفتی اسامہ پالن پوری

ڈینڈرولوی صاحب کا فتوی

(استاد جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل)

(خادم الافتاء والحدیث

دارالعلوم مرکز اسلام انکلیشور)

شیعہ اور قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنا:

ہر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جس کے عقائد شرک وکفر کی حد تک پہنچے ہوئے ہوں قطعاً جائز نہیں۔جیسے شیعہ اور قادیانی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔(فقہی ضوابط:حصہ اول :ص62)

شیعہ غالی کے جنازہ کو کاندھا دینا اور کفن دفن اور ان کے رسومات میں شریک ہونا:

مسلمان کی کسی غیر مسلم کے جنازہ میں شرکت جائز نہیں۔پس ہندو،یہودی،عیسائی،قادیانی،شیعہ غالی،سکھ، پارسی وغیرہ کے جنازہ کو کاندھا دینا اور کفن دفن اور ان کے رسومات میں شریک ہونا مسلمان کیلئے جائز نہیں.....البتہ ان

کے جنازہ کے ساتھ چند قدم چلنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ تعلق ہو یا کوئی مصلحت ہو، ورنہ یہ بھی درست نہیں.....البتہ غیر مسلم اس کا قریبی رشتہ دار ہو تو بدرجہ مجبوری کفن دفن میں شریک ہوسکتا ہے، بلاضرورت مناسب نہیں۔

(فقهی ضوابط:حصه اول :ص 107)

غالی شیعوں کے گھر کھانا:

غالی شیعوں کے وہاں کھانے سے بہرصورت احتراز کرنا چاہئے۔فتاوی محمودیہ میں ہے کہ اہل تشیع کے اکثر واقعات سنے ہیں کہ وہ اہل سنت والجماعت کو نجاست کھلا دیتے ہیں۔اس لئے ان کے گھر کھانا خلاف احتیاط ہے۔

(فقهی ضوابط:حصه چهارم:ص 106)

کافر کی گواہی:

کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف قابل قبول نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے:ولن یجعل اللّٰه للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا:(فقهی ضوابط:حصه سوم :ص 33)

کافر کو قاضی بنانا:

کافر کو قاضی بنا درست نہیں، کیونکہ کافر، ادنیٰ ولایت، اور وہ شہادت ہے، کے اہل نہیں تو اعلیٰ ولایت، قضاء کے بدرجہ اولیٰ اہل نہ ہوں گے۔(فقهی ضوابط:حصه سوم:ص 66)

کافر کو سلام کرنا:

کافر کو سلام کرنا تعظیماً ہو تو کفر ہے، تحیہ (دعا) کے طور پر ہو تو جائز نہیں، اور کسی حاجت سے ہو تو جائز ہے، مگر السلام من التبع الهدی: کہے۔(فقهی ضوابط:حصه چهارم :ص 142)

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا:

بدعتی اگر شرکیہ عقائد رکھتا ہو تو اس کے پیچھے نماز درست نہیں۔(فقهی ضوابط:حصه اول :ص 62)

حضرت مولانا ساجد خان اتلوی

صاحب کا فتوی

(فاضل جامعه دار العلوم کراچی)

گستاخِ صحابہؓ کی عیادت، جنازہ اور نکاح وغیرہ کی ممانعت:

جامع الاحادیث میں حدیث نمبر 16449 کے تحت ابن عساکرؒ کے حوالے سے حضرت انسؓ کی روایت مذکور ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

:لاتسبوا اصحابی فانه یجی ءفی آخرالزمان قوم یسبون اصحابی فاذا مرضوا فلاتعودوهم واذاماتوافلاتشهدوهم ولاتناکحوهم ولاتوارثوهم ولاتسلموا علیهم ولاتصلوعلیهم:

ترجمہ: میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہو بیشک آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو بُرا بھلا کہے گی، پس اگر یہ لوگ بیمار پڑھ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اور اگر یہ مر جائیں تو ان کے پاس مت جاؤ، اور ان کے ساتھ آپس میں نکاح و میراث کا معاملہ بھی نہ کرو، اور ان پر سلام بھی نہ کرو، اور ان پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھو۔

حدیث مذکور سے ثابت شدہ چند احکام:

1.....صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کی عیادت نہ کرو۔

2.....ان کے ہاں تعزیت کے لئے مت جاؤ۔

3.....ان کوسلام نہ کرو۔

4.....ان کے ساتھ نکاح نہ کرو، نہ کراؤ۔

5.....نہ ان کا وارث بنو، نہ ان کو وارث بناؤ۔

قارئین کرام!

اگر دیکھا جائے تو یہ ساری باتیں کفار کے حق میں ہوتی ہیں کہ کافر کو سلام نہیں کیا جاتا، کافر کے ساتھ نکاح کا معاملہ نہیں ہوسکتا، کافر نہ مسلمان کا وارث بن سکتا ہے، نہ مورث، اور نہ ہی کافر کا جنازہ پڑھا جاتا ہے۔

میرے محترم دوستو!

یہ روایت ایک بہت بڑی وعید ہے اور اس کی تہدید سب پر واضح ہے، بلکہ اگر غور کیا جائے تو اس روایت کی رو سے صحابہ کرامؓ کے گستاخ، کفار سے بھی زیادہ بدبخت ہے، کیونکہ کافر کی عیادت سے نہیں روکا گیا، بلکہ ایک مسلمان کے حُسنِ معاشرت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ کافر کی بھی عیادت کرے، لیکن یہاں گستاخِ صحابہؓ کی عیادت تک سے بھی روکا گیا ہے، اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ توہینِ صحابہؓ کس قدر سنگین جرم ہے؟

(توھینِ صحابہؓ کا شرعی حکم: ص 74)

حضرت مولانا عبدالستار تونسوی

صاحب کا فتوی

(صدر تنظیم اہل سنت پاکستان)

شیعہ کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ اور مسجد میں ان کا چندہ لینا:

سوال: تبرائی رافضی شیعہ اثنا عشریہ جن کی معتبر کتابوں میں جن سے وہ اپنے احکام ومسائل اَخذ کرتے ہیں یہ مذکور ہے کہ موجودہ قرآن مجید محرّف اور مبدّل ہے اور اس میں کمی بیشی کی گئی ہے اور ان کی روایات متواترہ صحیحہ کے مطابق شیعہ مشائخ کا اعتقاد ہے کہ موجودہ قرآن کامل مکمل نہیں بلکہ محرف ومبدل ومغیّر ہے، اور شیعوں نے لکھا ہے کہ ہماری دو ہزار سے زیادہ روایتیں تحریفِ قرآن پر دلالت کرتی ہیں۔ اور شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اصلی قرآن اور پورا قرآن امام مہدی کے پاس ہے۔ جب امام مہدی آئیں گے۔ امام محمد باقر نے فرمایا: چوں قائم ماظاھر شود عائشہ رازندہ کنند براو حد بزنند: اور حضرت عباسؓ وعقیلؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کا ایمان پورا نہیں تھا، ضعیف الیقین اور ذلیل النفس تھے۔ (معاذاللّٰہ)

اب ان عبارات اور عقائد کی موجودگی میں یہ مسلمان ہیں یا کافر؟ ان کے ساتھ مناکحت جائز ہے یا نہیں؟ ان کا ذبیحہ حرام ہے یا حلال؟ اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز اگر شیعہ مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دیں تو ان سے وصول کیا جائے یا نہیں؟

جواب: رافضی تبرائی شیعہ جن کی معتبر کتابوں میں مذکورہ عبارات ہیں، خارج از اسلام ہیں۔ جن علماء نے

ان کی تکفیر میں تامل کیا ہے ان کو ان کے تقیہ اور کتمان کی وجہ سے حقیقت کما ینبغی معلوم نہیں ہوسکی ،مگر آج ان کی کتابیں نایاب نہیں رہیں،ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہوگئی ہے،اس لئے تمام محققین ان کی تکفیر پر متفق ہو چکے ہیں۔

ضروریاتِ دین کا انکار قطعاً کفر ہے،قرآن شریف ضروریات دین میں سے اعلیٰ وارفع چیز ہے۔شیعوں کی کتابوں میں معتبر،صحیح اور متواتر زائد از دو ہزار روایتیں پائی جاتی ہیں کہ موجودہ قرآن پورا نہیں۔ایک صحیح واضح روایت بھی کسی ایک امام سے نہیں ملتی جو اس بات پر دلالت کرے کہ موجودہ قرآن کامل مکمل صحیح ہے۔

المختصر شیعی تمرائیوں اور رافضیوں کا کفر بر بنائے عقیدۂ تحریفِ قرآن محلِ تردّد نہیں۔اس کے علاوہ دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں مثلاً عقیدہ بداء وقذفِ ام المؤمنینؓ وغیرہ۔

لہذا شیعوں رافضیوں سے مناکحت ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام ہے اور ان کا چندہ لینا ناجائز اور ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا قطعاً ناجائز ہے۔سنی کے جنازہ میں بددعا کرتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ ابوبکرؓ کو پہلا خلیفہ مانتے ہیں وہ کتے اور ولد الزنا سے بھی بدتر ہیں۔

(آتشکدہ ایران اور شیعہ کی اصلیت:ص83)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم ربانیہ

پھلور، ٹوبہ ٹیک سنگ کا فتوی

گستاخانِ صحابہؓ سے بائیکاٹ کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں چک نمبر 35:DNB تحصیل یزمان ضلع بہاولپور میں اہل تشیع نے چک ہذا میں مجلس منعقد کی، مجلس محسن علی ولد حکیم فقیر حسین نے اپنے دادا اور والد کے ایصال ثواب کیلئے کرائی، جس میں اس نے ملتان سے ذاکر ناصر عباس کو مدعو کیا۔ دورانِ تقریر ذاکر مذکور نے توہین رسالت مآب ﷺ کی، آپ ﷺ پر لفظ: ہذیان: استعمال کیا، اور اسی طرح صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفائے ثلاثہؓ کو ننگی گالیاں دیئے جو کہ نا قابلِ تحریر ہے۔ اہل تشیع کے سرکردہ افراد ڈاکٹر تقی محمد کی صدارت میں مذکورہ ذاکر کی بکواسات پر داد دیتے رہے۔ ان میں غلام رسول، نسیم عباس، غلام قمبر، شبیر حسین گجراتی، اشرف جعفری پیش پیش تھے۔ مذکورہ افراد نعرہ بازی کرتے رہے اور ذاکر کو داد دیتے رہے۔ علاقہ کی پنچائت اس بات پر زور دے رہی ہے کہ مقرر اور مجلس کے بانی کے خلاف قانونی چارہ جوئی ہونی چاہئے، اور جبکہ دوسرے سرکردہ افراد کو اس صورت میں رعایت دے دی جائے کہ ان کے ساتھ ایسی شرائط طے کرلی جائیں جس سے دینی فائدہ حاصل ہو جائے۔ کتاب وسنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے کہ ایسے مذکورہ سرکردہ افراد کو معافی مل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: مذکورہ استفتاء سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوال میں مندرج لوگ بعض تو اصل مجرم ہیں اور کچھ شریکِ جرم ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے: سمّاعون للکذب: کہ جھوٹ اور غلط بات کو سننے والے بھی برابر کے شریک ہیں۔ دوسری جگہ فرمانِ خداوندی ہے: واذا رایت الّذین یخوضون فی اٰیٰتنافاعرض عنھم حتّٰی

یخو ضوافی حدیث غیرہ: کہ جب کفار و بے دین لوگ قرآنی احکام کی خلاف ورزی کریں اور ان کی تکذیب وتردید کے درپے ہوں تو اُن سے بائیکاٹ کرلو اور احتجاجاً الگ ہو جاؤ، حتیٰ کہ وہ اِن کفریہ اور شیطانی باتوں کو چھوڑ دیں۔

تو یہ لوگ اِن قرآنی نصوص کی خلاف ورزی اور ضد وعناد کی وجہ سے دوسرے حضرات صحابہ کرامؓ پر بداعتمادی وتبرابازی، گالی گلوچ اور کھلم کھلا اِن کو مرتد قرار دے کر دین اسلام کی بنیاد کو منہدم کرنے کے دینی وقومی مجرم بن گئے۔ یہ تمام کسی معافی اور رعایت کے مستحق نہیں جیسا کہ مذکورہ عدالتوں نے ان پر توہینِ رسالت، توہینِ صحابہ کرامؓ اور فرقہ واریت کی دفعات لگا کر ان کو مجرم قرار دے دیا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے بھی یہ لوگ جرمِ عظیم کا ارتکاب کر کے بڑے مجرم بن گئے ہیں۔ بالواسطہ حضور اکرم ﷺ کی طرف بار بار ہذیان (بے ہودہ کوئی) کی نسبت کر کے، حضرات صحابہ کرامؓ کے خلاف کفریات اور اور مغلظات بک کر اپنے جرمِ بے دینی پر مہر ثبت کر دی ہے۔ اس لئے ان کو ہرگز معافی نہ دی جائے اور ان کے وعدوں اور شرائط کا اعتبار نہ کیا جائے۔ کیونکہ ان لوگوں کے نزدیک: تقیہ: اور: کتمان: حق واجب ہے کہ جب تک تم پر کوئی زَد پڑنے اور نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو جھوٹ بولنا اور حق بات کو چھپانا واجب ولازم ہے۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علمائے اهل سنت: ص 51)

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور کا فتوی

شیعہ کے ساتھ تعلقات اور اسلامی مراسم رکھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ لوگوں کے ساتھ میل ملاپ تعلقات کس حد تک رکھنا چاہئے؟ ایک شخص عبداللہ کہتا ہے کہ شیعہ لوگوں کے ساتھ قطعاً کسی قسم کا تعلق نہیں رکھنا چاہئے، ان کے عقائد اور وجود سے نفرت ہونی چاہئے۔ جبکہ دوسرا شخص عبدالرحمٰن کہتا ہے کہ نفرت عقیدہ سے ہوتی ہے انسان سے نہیں، شیعہ کے عقائد سے نفرت کرو، ان کے وجود سے نفرت نہ کرو۔ عبدالرحمٰن یہ بھی کہتا ہے کہ مرض سے نفرت ہو، اس کے وجود سے نہیں، وہ کہتا ہے کہ اگر وجود سے نفرت جائز ہوتی تو حضور اقدس ﷺ مکہ کے کافروں، مشرکوں کو کبھی قریب نہ آنے دیتے۔ شیعہ کے علاوہ دیگر غیر مسلم مثلاً: عیسائی، یہودی، قادیانی وغیرہ اُن کے متعلق بھی از روئے قرآن وسنت وضاحت فرما کر راہنمائی فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ نیز کیا شیعہ کو اپنی ویگن وغیرہ پر ڈرائیور رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: بادی النظر میں عبدالرحمٰن کی بات درست ہے لیکن عبدالرحمٰن کی نظر اس طرف متوجہ نہیں ہوئی کہ جب مریض کے پاس بیٹھنے سے خود کو بھی مرض یا اس کے اثرات لگ جانے کا خطرہ ہو تو پھر اس کے پاس بیٹھنا نقصان سے خالی نہیں ہے۔ کچھ اسی قسم کا حال شیعوں کا بھی ہے کہ یہ مہلک اور متعدی مرض میں مبتلا ہیں۔ ان کے ساتھ رہنے والا ان کے مرض سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مشرکینِ مکہ پر اِن کو قیاس کرنا درست نہیں، کیونکہ وہ کھلم کھلا کافر و مشرک تھے جبکہ یہ بدبخت اپنے کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور پاس بیٹھنے والا بھی اِن کو مسلمان خیال کرتا ہے، جبکہ یہ ایسے نہیں ہیں۔

لہٰذا ان کے زہر سے بچنے کا اور عوام الناس کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان سے دُور رہا جائے۔ البتہ ان کو وعظ و نصیحت کرنا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔ لیکن دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ جو اِن کے ساتھ تعلقات رکھتے ہیں وہ اِن کو مسلمان بھی سمجھتے ہیں اور ان کے عقائد و خرافات پر نکیر بھی نہیں کرتے۔

دیگر کفار کے ساتھ بھی قلبی محبت و تعلق ناجائز ہے گو اُن کے ساتھ ملنے سے وہ خطرہ نہیں جو شیعہ سے ہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ وغیرہ کو سب لوگ کافر و غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ باقی قادیانیوں سے بھی وہی خطرہ ہے جو روافض و شیعہ سے ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ بھی تعلقات رکھنا غیرتِ ایمانی کے خلاف ہے۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص40)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا اوران کودینی اتحاد میں شامل کرنا:

سوال: گذارش ہے کہ میرے چچا جان اپنی بیٹی یعنی میری کزن کی شادی میرے تایا جان کے بیٹے سے کررہے ہیں جوکہ پورا گھرانہ شیعہ اثناعشری مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔میں نے اپنے چچا جان کوبارہا منع کیااورعلمائے کرام کےفتاویٰ جات جوکہ :بینات:اور :الفرقان:کےخصوصی نمبر میں شائع ہوئے ہیں دکھائے،لیکن وہ جواباً یہ دلیل دیتے ہیں کہ اب تمام مکاتبِ فکر کےعلماء کااتحادہو چکا ہےاوردینی جماعتوں اوردینی اداروں کےاتحاد میں بھی شیعہ اثنا عشری شامل ہیں۔لہذا:بینات: اور :الفرقان:والے متفقہ فیصلے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔اگردینی اداروں اور دینی جماعتوں کے اتحادمیں انہیں شامل کرنے پرکسی کوکوئی شرعی اعتراض نہیں ہےتو سارااسلام ہمارے رشتہ کرنے پر کیوں حرکت میں آجاتا ہے؟اب آپ سےفتویٰ مطلوب یہ ہے کہ:

1.....شیعہ کی کسی مذہبی تنظیم کی دینی جماعتوں کےاتحادمیں شامل کرنایاان کےکسی مذہبی ادارے کودینی مدارس کےاتحادمیں شامل کرناشریعت کی روشنی میں کیاحکم رکھتا ہے؟

2.....کیااس اتحادکی بنیادپراگرمیرے چچا جان اپنی سنی بیٹی کانکاح شیعہ اثناعشری سے کردیں تو کیایہ نکاح صحیح ہوگا؟اوروہ خودیااس نکاح کی تقریب میں شرکت کرنے والے گنہگارتونہیں ہوں گے؟

3.....حضرت مولایوسف لدھیانوی شہیدؒ کےزیرادارت:بینات:میں متفقہ فیصلہ کی کیاحیثیت ہے؟کیاوہ اب منسوخ ہے؟

جواب: 3:1.....جن مفتی حضرات نےفتویٰ دیاتھا،جب تک اُن کارجوع ثابت نہ ہو،فتویٰ برقرارر ہے گا۔سیاسی اتحادکے بعدکسی سیاسی مذہبی جماعت نےاپنے سابقہ نظریات سے برأت کااعلان نہیں کیا ہے۔البتہ وقت کےتقاضے کےمطابق مذہبی بنیادپرانتشاراورقتل وغارت کوختم کرناضروری سمجھاگیاتاکہ پاکستانی قوم بیرونی سازشوں سےمحفوظ رہے۔

2.....اس اتحادکی وجہ سےنکاح کے جوازکاراستہ نہیں کھل سکتا۔کیونکہ یہ اتحادنظریاتی نہیں بلکہ یہ اتحادسیاسی ہے۔اس لئے نکاح جائزنہیں۔(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص41)

حضرت مولانا مجیب اللہ ندوی کا فتوی

شیعہ لڑکے اور لڑکی کا نکاح سنی کے ساتھ:

شیعہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کسی سنی لڑکے یا لڑکی سے جائز نہیں۔نعوذ باللہ وہ قرآن کریم کی تحریف کے قائل ہیں اور اماموں کا درجہ نبیوں کے برابر مانتے ہیں، چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ سب کو مرتد قرار دیتے ہیں،صحابہ کرامؓ پر تبرّا کرتے ہیں اور لعنت وملامت اور گالی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔(اسلامی فقہ :ج2:ص76)

تعزیہ پرست وغیرہ کی امامت:

بدعتی ،یعنی وہ لوگ جو وہ کام کرنے کو ثواب کہتے یا سمجھتے ہوں جن کا ذکر قرآن وحدیث اور خیر القرون میں نہ ہو،مثلاً تعزیہ دار،قبروں پر پھول اور چادر چڑھانے والے،غیر اللہ سے اپنی حاجت مانگنے والوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(اسلامی فقہ :ج1:ص230)

غیر مسلم کے برتن استعمال کرنا:

غیر مسلموں کے برتن بغیر اچھی طرح دھوئے استعمال نہ کرنا چاہئے،اس لئے کہ وہ سؤر اور کتے وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتے،مگر صرف شبہ کی بنا پر ناپاک نہ سمجھنا چاہئے۔(اسلامی فقہ :ج1:ص157)

غیر مسلم کو زکوۃ دینا:

غیر مسلم کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔(اسلامی فقہ :ج1:ص423)

عشر اور زکوۃ غیر مسلم کو دینا:

تالیفِ قلب کے علاوہ اور کسی مصرف میں غیر مسلم کو عشر وزکوۃ کا روپیہ نہ دینا چاہئے،اس لئے کہ عشر وزکوۃ

صرف مسلمانوں کا حق ہے۔(اسلامی فقہ :ج1:ص470)

غیر مسلم کوزکوۃ دینا:

غیر مسلم کواگر زکوۃ دی گئی تو زکوۃ ادا نہ ہوگی۔(اسلامی فقہ :ج1:ص471)

مشرک کے ساتھ نکاح کرنا:

ایک مسلمان عورت یاایک مسلمان مرد کا نکاح کسی دوسرے مذہب کے مرد یاعورت سے نہیں ہوسکتا۔قرآن وحدیث میں اہل کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دی گئی ہے،مگراُن کو بھی اپنی لڑکیاں دینا حرام ہے۔مگرمشرک قوموں کی لڑکیاں جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہوجائیں اُن کو عقدِ نکاح میں لینا بھی حرام اورمشرک مردوں کواپنی لڑکیاں دینا بھی حرام ہے۔ارشادباری تعالیٰ ہیں:و لاتنکحوالمشرکت حتّٰی یؤمن و لاتنکحوالمشرکین حتّٰی یؤمنوا: مشرک عورتوں سے اُس وقت تک نکاح نہ کروجب تک کہ وہ مسلمان نہ ہوجائیں اور نہ اپنی عورتوں کواُس وقت تک مشرک مردوں کے نکاح میں دو یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوجائیں۔

(اسلامی فقہ :ج2:ص74)

مسلمان اورغیر مسلم ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوسکتے:

کوئی مسلمان نہ کسی غیر مسلم کاوارث ہوسکتا ہےاور نہ کوئی غیر مسلم کسی مسلمان مورث کی وراثت پاسکتا ہے،یعنی دین ومذہب کے اختلاف کی وجہ سےان میں وراثت جاری نہیں ہوسکتی۔(اسلامی فقہ :ج2:ص696)

جامعہ قاسم العلوم ملتان کا فتوی

شیعہ کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ، اُن سے مراسم رکھنا اور اُن سے مسجد کے لئے چندہ وصول کرنا:

سوال: ہمارے شہر جہانیاں میں الحمدللہ علمائے کرام کا آپس میں جوڑ اور محبت موجود ہے، کبھی اختلاف وافتراق نہیں ہوا۔ سوائے اس مسئلہ کے جو اِس وقت ملک میں موجود ہے کہ مسلم جماعتوں کا شیعہ اثنا عشری کو اپنے سیاسی یا مذہبی اتحاد میں شامل کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور اُن کو عہدے دینا کس حد تک شرعاً درست ہے؟ اس پر دونوں حضرات اپنے اپنے دلائل دیتے ہیں۔

اتحاد کے عدمِ جواز والے حضرات، خمینی اور اثنا عشری کے بارے میں علمائے کرام کا متفقہ فیصلہ خصوصی اشاعت بینات کراچی کو پیش کرتے ہیں اور اس کے علاوہ خیر الفتاویٰ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 365 پر کسی مستفتی کے جواب میں جو مفصل فتویٰ موجود ہے جس میں اکابرین علمائے دیوبند کے فتاویٰ جات کو مستفتی نے ذکر کیا ہے۔ جس میں حضرات اکابرؒ نے شیعوں کو بلا شک کافر، ان کے ساتھ مناکحت ناجائز، ان کا ذبیحہ حرام اور اُن کا چندہ ناجائز اور اُن کا جنازہ پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا قطعاً ناجائز حتی کہ حضرت مولانا مسعود احمد صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند کی یہ تحریر بھی موجود ہے کہ جو شخص شیعوں سے ترکِ مراسم نہیں کرتا، وہ اسلام سے خارج ہے اور ان ہی جیسا کافر ہے۔ خیر الفتاویٰ جلد نمبر دوم صفحہ نمبر 367 میں مفتی اعظم حضرت مولانا عبدالستار صاحب کا جواب بعینہٖ یہ ہے۔ اہل تشیع سے امام صاحب کا (جن کی وجہ سے یہ فتویٰ طلب کیا گیا تھا جو کہ شیعوں سے میل جول رکھتے تھے) اس قدر میل جول کسی صورت درست نہیں، اہل محلّہ کا مطالبہ صحیح ہے، جب تک امام صاحب کے بارے میں اطمینان نہ ہو جائے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے احتیاط کی جاوے، جو ضروریاتِ دین کا منکر ہو، اس کے کفر میں کوئی شک نہیں: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: علاوہ ازیں اس اتحاد سے دینی نقصانات واضح سامنے آرہے ہیں۔

اوّل..... شیعوں کے کفر کے بارے میں عوام الناس کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا ہورہے ہیں۔

دوم..... اوراسی نرمی کی وجہ سے اورسنیوں کے مابین مناکحت کے واقعات کی بھی خبریں مل رہی ہیں۔

سوم..... مقتدر لیڈر حضرات کی شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی بھی خبر مشہور ہوچکی ہے۔

چھـــارم..... شیعہ، ہمارے اکابر علماء کرام کی موجودگی میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلانیہ اظہار کرتے ہیں۔اور دلیل میں یہ کہتے ہیں کہ دیکھو! ہم سب مسلمان ایک ہیں اور ہمارا دینی جماعتوں کا اتحاد اس بات کی واضح دلیل ہے۔

ہمارے دوسرے ساتھی اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ سیاسی مجبوری ہے اور دینی مدارس کے تحفظ کیلئے انہیں اپنے ساتھ شامل کرنا یہ بھی ایک ضروری مجبوری ہے۔لہذا:فاسئلوا اھل الذکران کنتم لاتعلمون: پر عمل کرتے ہوئے دونوں فریق آپ حضرات کی طرف مراجعت کررہے ہیں کہ اس سلسلہ میں تفصیلی جواب دے کر اپنی عظیم دینی شرعی ذمہ داری سے سبکدوش ہوکر عنداللہ ماجور ہوں اور اُمتِ مسلمہ کے اطمینانِ قلب کا ذریعہ بنیں۔

جواب: صورت مسئولہ عنہا میں علماء کا اختلاف قابلِ قدر اور لائق تحسین ہے۔آنجناب نے شیعہ کے ساتھ اتحاد کے عدمِ جواز کے بارے میں جن علماء کی تحقیقات پیش کی ہیں وہ سب صحیح اور برحق ہیں۔بندہ کی بھی یہی رائے ہے اور انہی علماء کی تحقیقات کو حق سمجھتا ہے۔دوسرے فریق کے عذرات بندہ کے خیال میں کمزور قسم کے ہیں۔

مذکورہ استفتاء کے جواب میں دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور یوں رقمطراز ہے:

اصل فتویٰ وہی ہے جو فریق اوّل نے ذکر کیا ہے اور دوسرا فریق بھی اسی کو تسلیم کرتا ہے، کیونکہ جواب میں صرف: سیاسی مجبوری: کا ذکر کرتا ہے نا کہ ان کے مسلمان ہونے کی دلیل۔

معلوم ہوا کہ دونوں حضرات کے نزدیک سابق فتاویٰ ہی معتبر اور حجت ہیں، کیونکہ ان سابقہ فتاویٰ سے کسی بھی عالم کا رجوع ثابت نہیں۔اگر عمل اس کے خلاف ہے یا سیاسی مجبوری ہے تو یہ شرعاً حجت اور معتبر نہیں ہے۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص 48)

حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق

صاحب کا فتوی

(استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی)

اہل تشیع کے ذبیحہ کا حکم:

علمائے محققین کے نزدیک موجودہ دور کے اہل تشیع تعصب اور بغض وعناد کی وجہ سے اور کفریہ عقائد رکھنے کی وجہ سے ان کے ذبیحہ کا حکم مرتدین کے حکم میں ہو کر کھانے کے قابل نہیں: لما قال العلامة طاهر بن عبدالرشيد البخاری :الرافضی ان کان یسب الشیخینؓ ویلعنهما فهو کافر وان کان یفضل علیاؓ علیٰ ابی بکرؓ و عمرؓ لایکون کافر الکنه مبتدع:(خلاصة الفتاویٰ:ج4:ص 381)

علامہ عبدالرشید بخاریؒ نے کہا کہ رافضی اگر حضرات شیخینؓ ابوبکرؓ و عمرؓ کو گالی دیتا ہو، اور ان پر لعن وطعن کرتا ہو، وہ کافر ہے، اور اگر صرف حضرت علیؓ کو شیخینؓ پر فضیلت دیتا ہو وہ کافر نہیں فاسق بدعتی ہے۔

(جدید معاملات کے شرعی احکام:ج3:ص 109)

کفار سے دوستی کرنا:

کفار سے دوستی جائز نہیں ہے۔(جدید معاملات کے شرعی احکام:ج3:ص 234)

کافر کے جنازے کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جانا:

کافر کے جنازے کے ساتھ اس کے مرگھٹ تک جانا جائز نہیں، کیونکہ اس میں بیجا کافر کی تعظیم وتکریم ہے اور وہ تعظیم کے مستحق نہیں ہے۔نیز جنازہ کے ساتھ جانے کا ایک مقصد شفاعت کرنا بھی ہے اور ظاہر ہے کہ کافر شفاعت کا اہل نہیں۔(جدید معاملات کے شرعی احکام:ج3:ص235)

مسجد میں غیر مسلم کا چندہ لینا:

اگر غیر مسلم اپنے اعتقاد سے اسے قربت سمجھتا ہو تو اس کا چندہ لینے کی گنجائش ہے،مگر اس زمانہ میں غیر مسلم کی رقم مسجد میں استعمال کرنے سے بچنا چاہئے۔غیر مسلم کا مسجد پر احسان چڑھے گا اور کسی وقت ان کے مذہبی کاموں میں چندہ دینا اور شرکت کرنا پڑے گی۔لہذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔(جدید معاملات کے شرعی احکام:ج2:ص220)

گمراہ کن کتابوں کے کاروبار کا حکم:

ایسی کتب جو شرک وبدعت،خلاف شرع رسم ورواج یا اہل باطل کے عقائد اور گمراہ کن نظریات پر مشتمل ہوں، ان کی خرید وفروخت شرعاً فروخت کرنا ناجائز ہے۔(جدید معاملات کے شرعی احکام:ج 1:ص 110)

مفتی میاں محمد عمر فاروق کا فتوی

شیعوں کے ساتھ مناکحت اور تعلقات اور دوستی رکھنا:

اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر اُن کی گستاخی کرے تو وہ کافر ہے۔ان کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے۔موجودہ شیعوں سے رشتہ عقد مناکحت لینا اور دینا جائز نہیں۔شیعوں کے ساتھ دوستی اور معاشرتی تعلقات جائز نہیں۔شیعوں کے گھر سے حتی الوسع کھانا نہیں چاہئے۔

(فرقِ باطلہ اور اُن کا شرعی حکم:ص 17)

آغاخانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے،ان پر نماز جنازہ پڑھنے،ان سے تعلق رکھنے، ان سے دوستی رکھنے اور ان سے رشتہ ناطہ جوڑنے کا حکم:

آغاخانی عقائد اسلام کی ضد ہیں، جو شخص آغاخانی عقائد پر ایمان رکھتا ہے،اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں،وہ ملت اسلامیہ سے خارج، کافر،مرتد اور زندیق ہے۔

جو احکام مرتد اور زندیق کے ہیں وہ احکام آغاخانیوں کے ہیں۔نہ ان سے تعلق جائز ہے، نہ ان سے دوستی جائز ہے،اور ان سے رشتہ ناطہ جوڑنا بھی جائز نہیں حتی کہ مرتد کے ساتھ کھانا کھانا بھی جائز نہیں۔

نہ ان کا اسلام کافی، نہ ان کا روزہ کافی، نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا جائز ہے۔

آغاخانیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں نہ دفنایا جائے، نہ ان کو اپنی مسجد میں آنے کی اجازت دی جائے۔

(فرقِ باطلہ اور اُن کا شرعی حکم:ص 22)

بوہری فرقہ سے رشتہ ناتا، دوستی، اُٹھنا بیٹھنا:

بوہری فرقہ، یہ آغاخانیوں کی ایک شاخ ہے جو حکم آغاخانیوں کا ہے وہی حکم بوہری فرقہ کا ہے۔اس فرقے سے رشتہ ناتا، دوستی، اُٹھنا بیٹھنا ہر چیز کو ترک کر دیا جائے۔جو اِن کو مسلمان سمجھتے ہیں ان کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی اس بات سے توبہ و استغفار کریں۔(فرقِ باطلہ اور اُن کا شرعی حکم: ص 25)

حضرت مولانا قاری مفتی محمد مسعود

عزیزی ندوی صاحب کا فتوی

رئیس مرکز احیاء الفکر الاسلام، مظفر آباد، سہارنپور

غالی رافضی کی امامت:

فتح القدیر میں ہے کہ بدعتی اور نفس پرست کی اقتداء کرنا مکروہ ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے اور اپنی بدعت وگمراہی میں اتنا غلو نہیں کرتا ہے کہ اس کے کفر کا حکم لگایا جائے تو اس کے پیچھے نماز درست ہے۔ اور اگر ایسا غالی بدعتی یا نفس پرست ہے جس کا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے، جیسے جہمیہ بتدریہ جو کہ خلق قرآن کے قائل ہیں، اور غالی رافضی جو سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے منکر ہیں، اس طرح کے گمراہ شخص کی امامت جائز نہیں۔ (امامت کے احکام ومسائل: ص 92)

سیدنا صدیق اکبرؓ کی مصاحبت یا صحابیت کے منکر کی امامت:

اگر بدعتی بعض اُن چیزوں کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین میں سے ہیں تو ان کی وجہ سے ان کی تکفیر کی جائے گی، مثلاً وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ عام جسموں کی طرح ایک جسم ہے، اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی مصاحبت یا صحابیت کا انکار کرے، تو اس کی تکفیر کی جائے گی اور اس کی اقتداء اصلاً صحیح نہیں ہوگی۔ (امامت کے احکام ومسائل: ص 92)

بدعتی اور ہوئی پرست کی امامت:

بدعتی اور نفس پرست کی امامت مکروہ ہے، امام ابو یوسفؒ نے اس کی صراحت کی ہے، فرمایا: میں نفس پرست اور بدعتی کی امامت کو مکروہ سمجھتا ہوں، کیونکہ لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

اب کیا اس کے پیچھے نماز جائز و درست ہوگی؟ اس کے جواب میں ہمارے بعض مشائخ رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز درست نہیں ہوتی، امام ابو حنیفہؒ سے ایک روایت ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز درست ہونے کی رائے نہیں رکھتے، اور صحیح بات یہ ہے کہ اگر وہ ایسا گمراہ اور نفس پرست ہو جس سے کہ وہ کافر کے حکم میں ہو جائے تو اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی، اور اگر کفر کی حالت تک نہ پہنچا ہو تو کراہت کے ساتھ جائز ہو جائے گی۔

(امامت کے احکام و مسائل: ص 91)

حضرت مولانا مفتی نظام الدین اعظمی صاحبؒ کا فتوی

(سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند)

کونڈا کی شرعی حیثیت:

سوال: حضرت جعفر صادقؒ کے کونڈے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بدعت و ناجائز ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

(منتخبات نظام الفتاوی: ج3: ص424)

غیر مسلم کی شادی میں شرکت کا حکم:

سوال: غیر مسلم کی شادی میں شرکت کی جا سکتی ہے؟

جواب: دعوت ولیمہ جس کا قبول کرنا واجب ہوتا ہے جب اس میں اُمور معصیت وگانا، باجا وغیرہ منضم ہو جانے پر شرکت ناجائز ہو جاتی ہے۔ اور اسی طرح جب مسلمان کی شادی میں جب اُمور ممنوعہ کا انضمام ہو جاتا ہے تو شرکت ناجائز ہو جاتی ہے۔ تو پھر کافر کی شادی میں جس میں بہت سے اُمورِ ممنوعہ پوجا پاٹ و مشرکانہ اُمور وگانا بجانا منضم ہوں پھر اس میں شرکت کیونکر جائز رہے گی؟ (منتخبات نظام الفتاوی: ج1: ص106)

غیر مسلم کی میت میں جانا:

سوال: ایک غیر مسلم کی میت میں جانا کیسا ہے؟

جواب: کافر کی میت محلِ غضبِ خداوندی ہوتی ہے جس سے نفور عن المحل ہونا اور غضب خداوندی سے پناہ مانگنا چاہئے، نیز ارتھی (جنازہ) لے جاتے ہوئے کفریہ شرکیہ نعرے وغیرہ ہوتے ہیں، کس طرح شرکت جائز رہے گی؟

(منتخبات نظام الفتاوی:ج1:ص106)

کرسمس ڈے میں شرکت کرنا:

سوال: کرسمس کے تہوار میں مسلمان ناچ گانے کرتے ہیں، اور ان کے تہوار میں شریک ہوتے ہیں، یہ کیسا ہے؟

جواب: کرسمس ڈے عیسائیوں کا مذہبی اور دنیوی تہوار ہے اس دن سے دن کا بڑا ہونا مان کر اور اس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن ہے، اس کو خوشی کا دن مان کر خوشیاں مناتے ہیں، اگر اس میں ناچ گانا وغیرہ نہ ہوتا جب بھی چونکہ ان لوگوں نے دین کو لہو ولعب بنا رکھا ہے ان کے تہواروں میں شریک ہونا جائز نہیں ہوتا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ارشاد ربانی ہے: وذر الّذین اتّخذوا دینھم لھوا وّلعبا وّغرّتھم الحیٰوۃ الدّنیا: جن لوگوں نے اپنے دین کو لہو ولعب بنالیا ہے ان کے قریب بھی نہ پھٹکو اُن سے بالکل دُور رہو۔

اور جیسا وہ لوگ اس میں ناچ گانا بھی کرتے ہیں اس میں شریک ہونا اور بھی سخت گناہ ہوگا، اور قرآن کریم کی اس آیت کریمہ: لاتعاونوا علی الاثم والعدوان: کے بھی خلاف ہوگیا، اس لئے اور بھی پرہیز کرنا ضروری ہے۔

(منتخبات نظام الفتاوی:ج3:ص374)

غیر مسلم کو آداب کہنا:

سوال: ہندوستان جیسے ملک میں ہندو کو ادب کے خیال سے کہنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شعارِ اسلامی کے خلاف ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

(منتخبات نظام الفتاوی:ج3:ص424)

کافر کے یہاں کھانا:

سوال: کافر کے یہاں کھانا کیسا ہے؟

جواب: غیر مسلم کے گھر کا گوشت کھانا بالکل حرام و ناجائز ہے، البتہ گوشت کے علاوہ اور چیزوں کا کھانا جبکہ اُس کے برتن وغیرہ اور ہاتھ وغیرہ سب چیزیں ناپاکی سے محفوظ ہو تو کھا سکتے ہیں، مگر غیرت کے خلاف ہے۔

(منتخبات نظام الفتاوی: ج3: ص494)

ڈاکٹر مفتی ثناء اللہ صاحب کا فتوی

(دارالافتاء دارالعلوم الرحمانیہ مردان)

روافض بحکمِ زندیق ہیں:

واضح رہے کہ غالی روافض کلمہ اور صوم وصلوۃ کے باوجود اپنے عقائد باطلہ سے چونکہ باز نہیں آتے، اس وجہ سے یہ نہ مرتد اور نہ اہل کتاب ہے، بلکہ یہ بظاہر زنادقہ ہیں۔

(مذاهب اربعه میں توهینِ رسالتﷺ اور توهینِ صحابہؓ کا تحقیقی جائزہ: ص 265)

ضروریاتِ دین اور اقوالِ متواترہ کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں کی گواہی:

ضروریاتِ دین اور اقوالِ متواترہ کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں اور ان کا انکار کرنے والے افراد کی گواہی قبول نہ کی جائے اور نہ ان سے روایت لی جائے۔

(مذاهب اربعه میں توهینِ رسالتﷺ اور توهینِ صحابہؓ کا تحقیقی جائزہ: ص 239)

سلف صالحین کی گستاخی کرنے والوں کی گواہی:

سلف صالحین کی گستاخی چونکہ خلافِ مروت اور ناقص افعال کی نشاندہی کرتی ہے، اس وجہ سے ایسے لوگوں کی گواہی بھی قابل قبول نہیں ہوگی۔

(مذاهب اربعه میں توهینِ رسالتﷺ اور توهینِ صحابہؓ کا تحقیقی جائزہ: ص 240)

حضرت مولانا مفتی سراج الحق سعادتی میواتی صاحب کا فتوی

تعزیہ بنانا اور اس میں شرکت کرنا:

تعزیہ کرنا حرام و ناجائز ہے، اس میں شرکت کرنے والے سب فاسق ہیں۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ تعزیہ داری بدعتِ قبیحہ اور ناجائز ہے، اس کا ترک مسلمانوں پر لازم ہے، ورنہ سخت گناہ کے مرتکب ہوں گے۔

نیز اللہ تعالیٰ جل شانہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیس منّا من شقّ المجیوب وضرب الخدود دعا بدعوۃ الجاھلیۃ: وہ شخص ہمارے طریقے پر نہیں جو گریبان چاک کرے، کنپٹیوں کو پیٹے اور جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے۔

نیز ارشادِ خداوندی ہے: اتعبدون ماتنحتون: کیا تم ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جس کو تم اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو۔

ظاہر ہے کہ تعزیہ انسان اپنے ہاتھوں سے تراشتا ہے، پھر اس سے منتیں مانگی جاتی ہیں، اس سے مرادیں مانگی جاتی ہیں، اس کی زیارت کو زیاتِ حسینؓ سمجھا جاتا ہے، یہ سب باتیں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کی رو سے ناجائز ہیں۔

(خصوصیات ماہ محرم الحرام ویوم عاشوراء ص 26)

ذکر شہادت حضرت حسینؓ کرنا اور اس میں شرکت کرنا:

ذکر شہادت کیلئے مجالس منعقد کرنا، ان میں ماتم و نوحہ کرنا، روافض کی مشابہت کرنے کی وجہ سے ناجائز ہیں، کیونکہ حدیث شریف میں ہے: من تشبّہ بقوم فھو منھم: جو جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اس کا حشر

اُسی قوم کے ساتھ ہوگا۔

علامہ ابن حجر مکیؒ فرماتے ہیں: خبردار! خبردار! محرم کی بدعتوں میں روافض کے ساتھ شامل نہ ہونا، جیسے مرثیہ خوانی، آہ و بکا، رنج والم وغیرہ، کیونکہ یہ مسلمان کی شان سے بعید ہیں۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو اس کا زیادہ مستحق حضور اکرم ﷺ کا یوم وفات ہوسکتا تھا، لیکن وہ نہیں ہے، اس لئے ان بدعتوں سے احتراز کرو۔

(خصوصیات ماہ محرم الحرام ویوم عاشوراء: ص 26)

محرم الحرام کے مہینہ میں شادی بیاہ نہ کرنا:

بعض لوگ اس مہینہ کو رنج والم کا مہینہ سمجھتے ہیں، اور اس میں شادی بیاہ اور خوشی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور مختلف قسم کے سوگ مناتے ہیں۔ بعض لوگوں نے یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ محرم کے مہینہ میں اور خصوصاً ابتدائی دس دنوں میں شادی کی اور خوشی کی تقریبات کرنا حرام ہے، اسلافؒ نے اس خیال کو باطل قرار دیا ہے، چنانچہ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ ماہِ محرم میں شادی بیاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، جو لوگ بُرا سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔

(خصوصیات ماہ محرم الحرام ویوم عاشوراء: ص 27)

دسویں محرم کو شربت کی سبیل لگانا:

محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو شربت پلانا اور سبیل لگانا کون سی عقل کی بات ہے، اور یہ وہ عادت ہے جس کو لوگ بلاناغہ ہر محرم پر کرتے ہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ ایک طرف وہ منظر ہے جہاں شہیدانِ کربلا پیاس سے دم توڑ رہے ہیں اور دوسری طرف یہاں شربت پلا پلا کر موج اُڑائی جارہی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ سب چیزیں رافضیوں کی ایجاد کردہ ہیں، اہل ایمان کو ان سے احتراز کرنا چاہئے۔

لہٰذا دسویں محرم کو سبیل لگانا قرآن وحدیث اور فقہ، کسی سے ثابت نہیں ہے، یہ صرف روافض اور دشمنانِ اسلام کا طریقہ ہے۔ (خصوصیات ماہ محرم الحرام ویوم عاشوراء: ص 28)

شیعہ فاؤنڈیشن JDC سے متعلق دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

شیعہ فاؤنڈیشن سے راشن لینا یا ان کے ساتھ تعاون کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ بندہ کے علاقے میں JDC فاؤنڈیشن کی طرف سے راشن تقسیم ہورہا ہے جو کہ ایک شیعوں کی فاؤنڈیشن ہے۔تو کیا اس فاؤنڈیشن سے راشن لینا یا ان کے ساتھ کوئی مالی تعاون کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رفاہی اداروں سے متعلق اُصولی جواب یہ ہے کہ جو رفاہی ادارے کسی گمراہ فرقے سے تعلق رکھتے ہیں، عموماً اُن کے فلاحی کاموں کے پس پردہ دیگر مقاصد کے ساتھ درج ذیل مقاصد بھی ہوتے ہیں:

1.....اپنے گمراہ کن عقائد اور باطل نظریات کی ترویج کرنا۔

2.....غریب، نادار لوگوں کو اپنے مذہب کی دعوت دینا۔

3.....نیز اہل سنت عوام کے دلوں میں اپنے گمراہ کن باطل نظریات سے متعلق نرم گوشہ پیدا کرنا۔

4.....اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازش کرنا اور موقع ملنے پر اُن کو نقصان پہنچانے سے گریز نہ کرنا۔

اس لئے ایسی رفاہی تنظیموں سے امداد لینے میں اگر اپنے یا دوسروں کے نظریات خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو حتی الامکان امداد لینے سے اجتناب کیا جائے۔

نیز ایسی تنظیموں کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعاون سے مکمل اجتناب کیا جائے۔اور اس کے بجائے اُن رفاہی تنظیموں کے ساتھ تعاون کیا جائے جس کے ذمہ دار حضرات گمراہ کن نظریات کے حامل نہیں اور اُن کا مقصد تھوڑا سا کام

کر کے زیادہ دکھانا نہیں، بلکہ محض اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رضامندی کی خاطر نام ونمود سے بچتے ہوئے اس کے حقوق کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔اہل حق کی ایسی بہت سی رفاہی تنظیمیں شہر میں موجود ہیں۔

اہل حق سے تعلق رکھنے والی رفاہی تنظیموں کو بھی چاہئے کہ وہ اعتدال کے ساتھ اپنے رفاہی کاموں کو عوام کے سامنے لائیں تا کہ ان کے رفاہی کاموں سے زیادہ سے زیادہ لوگ آگاہ ہوسکیں اور لوگ اپنے عطیات انہیں دے کر ضائع ہونے سے بچاسکیں۔(فتوی نمبر: 2191)15جولائی 2020ء:23ذیقعدہ 1441ہجری)

حضرت مولانا انوار اللہ بن شجاع الدین بن قاضی سراج الدین عمر حنفیؒ کا فتوی

شیعہ سے نکاح کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ہندہ شیعہ سنی مذہب اپنی رضامندی وخوشی سے زید رافضی سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔کیا ازروئے شریعت ہندہ کے ولی کو ہندہ کو اس نکاح سے باز رکھنے اور منع کرنے کا حق ہے یا نہیں؟اگر ولی کے رضامندی کے بغیر ہندہ نکاح کرلے تو ایسی حالت میں ولی کا اس پر کوئی حق وجبر ہے یا نہیں؟

جواب: جو رافضی حضرت صدیق اکبرؓ کی امامت کے منکر ہیں یا حضرت فاروق اعظمؓ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام غلطی سے حضور اکرم ﷺ پر وحی لے آئے تھے،اصل میں وحی حضرت علیؓ پر آنے والی تھی۔یہ تمام رافضی حنفیوں کے پاس کافر اور مذہب اسلام سے خارج ہیں۔ان کے احکام ہمارے پاس مرتدوں کے احکام ہیں۔

لہذا ازروئے شریعت.....رافضی سے سنیہ عورت کا نکاح ناجائز ہے۔کیونکہ نکاح میں شرعاً شوہر اور بیوی کے مابین کفو کا لحاظ کیا گیا ہے اور ہمسری مرد کی عورت کے ساتھ اسلام ودین داری وتقوی میں بھی رکھی گئی ہے۔یعنی کافر یا غیر متقی وبدکار مرد، ہرگز.....مومنہ عاصمہ وصالحہ کا ہمسر نہیں ہوسکتا۔

پس صورتِ مسئلہ میں ہندہ سنیہ کا نکاح زید رافضی سے شرعاً جائز وصحیح نہیں ہے۔اور ولی کو قبل نکاح روکنے کا حق حاصل ہے۔(فتاوی نظامیہ:ج2:ص158)

بحرالعلوم حضرت مولانا فتح محمد صاحب لکھنویؒ کا فتوی

شیعہ کو مسجد کا متولی بنانا:

اہل سنت کی مسجد کا متولی شیعہ نہیں ہوسکتا۔(حلال وحرام کے احکام: ص 309)

مذاہبِ باطلہ کی کتب فروشی سے اجتناب کرنا:

مذاہب باطلہ کی وہ کتابیں جن میں احکام ہیں یا ان کے عقائد ہیں یا لچر بوچ فاسقانہ قصے کہانیاں یا شریعت کے مخالف اُمور درج ہوں۔ان کی تجارت سے اجتناب اس لئے ضروری ہے کہ ایسی چیزوں کی تجارت سے من وجہ گناہ کے کام میں ان کی تائید کرنا ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے گناہ کے کام میں تعاون کرنے سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہیں:ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:یعنی گناہ کے کام میں ایک دوسرے کی مدد مت کیا کرو۔(حلال وحرام کے احکام:ص 44)

مذاہبِ باطلہ کی کتابیں لکھنا، چھاپنا اور فروخت کرنا حرام ہے:

مذاہب باطلہ کی وہ کتابیں جن میں مذاہب حقہ کی تردید اور دین باطل کفر اور شرکیہ اقوال کی تائید ہو،اسی طرح بدعت وضلالت اور گمراہیوں کی تائید ہو اور کفر وشرک کے احکام اور عبادات سے بھری ہوئی ہوں ایسی کتابوں کو لکھنا، چھاپنا،فروخت کرنا سب حرام ہے۔باعتبار مالیت تو بعض کی بیع نافذ ہوگی اور بعض کی فاسد ہوگی،ہاں ان پر تردید کرنے کی غرض کی وجہ سے مطالعہ کرنا خریدنا جائز ہے۔اور تجارت کی لالچ میں خریدنا عظیم گناہ ہے۔

(حلال وحرام کے احکام:ص 152)

غیر مسلم کوزکوۃ دینا:

غیر مسلم کوزکوۃ دینا جائزنہیں ہے۔(حلال وحرام کے احکام:ص280)

غیر مسلم کومسجد کامتولی بنانا:

مسجد کامتولی غیر مسلم نہیں ہوسکتا۔(حلال وحرام کے احکام:ص309)

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کا فتوی

شیعہ سے مناکحت کرنے،ان کا ذبیحہ کھانے،ان کے جنازہ میں شریک ہونے،ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اوران کو مسلمانوں کا حاکم اورسربراہ بنانے کا حکم:

اثناعشری شیعہ فرقہ جوضروریاتِ دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو،مثلاً:حضرت عائشہ صدیقہؓ پرتہمت کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو:وامثال ذٰلک :تو یہ بالاتفاق کافر ہیں۔جن کے بارے میں علماءحق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔لہٰذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلۂ مناکحت اوران کا ذبیحہ اورنذرونیاز کی چیزیں کھانا اوران کی نماز جنازہ پڑھنا یاان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یاسربراہ بنانا،یہ سب ناجائز اورحرام ہیں۔(تاریخی دستاویز:ص 83)

دائمی فتوی کمیٹی کی طرف سے

ایک فتویٰ کا اجراء

شیعہ جعفریہ کے ذبیحہ کھانے اور ان کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم:

یہ وہ کمیٹی ہے جو علامہ، محدّث اور بقیہ السلف افراد پر مشتمل ہے۔اس کمیٹی کے ارکان علامہ عبدالعزیز بن بازؒ، علامہ عبدالرزاق عفیفیؒ، علامہ عبداللہ بن غدیانؒ، علامہ عبداللہ بن قعودؒ ہیں، جو سب جنت کو سدھار چکے ہیں۔ان حضرات سے سوال ہوا۔جعفریہ کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

تو کمیٹی نے جواب دیا:بصورت صحت سوال کہ یہ جعفریہ والے،حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اور سادات کو پکارتے ہیں،اگر یہی صورت ہے تو یہ مشرک اور مرتد ہیں،ان کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں، یہ مردار ہے،اگرچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا نام لے کر بھی ذبح کیا ہو۔

یہی کمیٹی ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتی ہے.....ایسا کرنے والے،یعنی ان بزرگوں کو پکارنے والے ملتِ اسلامیہ سے خارج ہیں۔مسلمان اپنی خواتین کا ان سے نکاح نہ کریں اور نہ ہی مسلمان ان کی عورتوں سے نکاح کریں اور نہ ہی ہمارے لئے ان کا ذبیحہ کھانا حلال ہے۔

یہی کمیٹی کہتی ہے.....جو یہ کہتا ہے کہ قرآن شریف میں تحریف واقع ہوئی ہے جیسا کہ شیعہ کا عقیدہ ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ قرآن غیر محفوظ ہے یا اس میں نقص ہے تو یہ گمراہ ہیں۔اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے،اگر توبہ کر لیتا ہے تو درست ہے،وگرنہ حاکمِ وقت پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، یہ مرتد ہے۔

1408ہجری: ماہِ ربیع الاوّل میں رابطہ عالمِ اسلامی کی میٹنگ نے یہ فیصلہ جاری کیا:

اس کانفرنس میں شریک تمام افراد نے متفقہ فیصلہ دیا کہ خمینی گمراہی کا داعی ہے،اس نے مسلمانوں کومصائب اور فتنوں سے دوچار کیا ہے،مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا ہے۔اس کا منہج وطریقہ اسلامی تعلیمات سے باہر ہے،اس کا معاملہ اُمت مسلمہ کیلئے خطرناک صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔اس وجہ سے ہم اسلامی ممالک کے حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس سے ہر میدان میں قطع تعلق رکھیں اور اس کی اسلامی میدان کے خلاف جو سرگرمیاں ہیں انہیں رُوکا جائے۔(اثناعشریہ عقائدونظریات کاجائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص223)

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ کا فتوی

شریعت کے منکر سے صالحہ کا نکاح:

سوال: ایسے شخص کے بارے میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں جو فقیر بنا ہوا ہے، پیری مریدی بھی کرتا ہے، مگر چالیس سال سے اس کو دیکھنے والے لوگ یہ گواہی دیتے ہیں کہ اس کو کبھی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے نہیں دیکھا، کبھی اس نے نماز نہیں پڑھی۔ بلکہ اس سے اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کیلئے کہتا ہے تو وہ جواب یہ دیتا ہے کہ ہم فقیروں کی باطن کی نماز ہے، مولوی صاحبان کو کیا خبر؟ اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں ہر وقت وضو میں رہتا ہوں، اور ہر شرعی کام سے انکار کرتا ہے، ہوش مند اور خوب چالاک چلتا آدمی ہے۔

کیا ایسے شخص کے نکاح میں ایک پرہیز گار عورت رہ سکتی ہے؟ اور مسلمان عورت کا اس کے ساتھ نکاح درست ہے یا نہیں؟ یہ شخص اپنے معتقد لوگوں کو بھی انہی خیالات کی تبلیغ کرتا ہے۔

جواب: یہ شخص جبکہ پوری ظاہری شریعت سے انکار کرتا ہے۔ نماز اور دیگر احکامِ شرعیہ کے ایسے معانی لیتا ہے جو قرآن وحدیث اور اجماع کے خلاف ہیں۔ لہذا یہ کافر اور زندیق ہے۔ کسی بھی مسلمان عورت سے اس کا نکاح درست نہیں ہے۔ اور اگر کسی مسلمان عورت نے اس سے نکاح کرلیا ہو تو اس کو فوراً ایسے شخص سے علیحدگی اختیار کرلینی چاہئے۔ (فتاوی بینات: ج3: ص155)

جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہؓ

حاصل پور روڈ بہاولپور کا فتوی

شیعوں کو دینی اسلامی اتحاد میں شامل کرنا:

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے شیعیت کی تکفیر اور ان کی مذہبی، ملی، شرعی، معاشرتی اور سیاسی حیثیت کے تعین پر جو فتویٰ دیا ہے، بندہ اس سے: مِـنْ وَعَـنْ: اتفاق کرتا ہے، اور اس کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہے، اور اس کے عین حق ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

موجودہ دور میں کسی بھی مصلحت یا مفاد کے پیش نظر شیعہ سمیت کسی بھی غیر مسلم فرقہ سے اتحاد و تعلقات اور مشترک جدوجہد کے عنوان سے سعی لا حاصل کو قرآن وسنت، آثارِ صحابہؓ اور اکابرین محققین علمائے اُمت کی متفقہ آراء وفتاویٰ کی روشنی میں قطعی حرام اور ناجائز سمجھتا ہے۔ شیعہ کو کسی بھی دینی اتحاد میں شامل کرنا انتہائی مذموم ملعون اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔

شیعیت کی مکمل تاریخ..... اسلام دشمنی اور کفر دوستی سے لبریز ہے۔ اس کے باوجود ان غدارانِ دین وملت سے کسی خیر کی توقع رکھتے ہوئے انہیں کسی دینی اتحاد میں شامل کرنا، ان کی شرارت گاہوں کو دینی درسگاہوں کے عنوان سے تعبیر کرنا اور اپنے مذہبی اجتماعات میں ان کو بطور مہمان یا بطورِ معاون شریک کرنا شرعاً ناجائز ہے۔ اس فعلِ قبیح اور عملِ شنیع کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔

اور ستم بالائے ستم یہ کہ اپنے اس خالصتاً غیر شرعی فعل کو شرعی بنانے کی کوشش کرنا خود اپنے ایمان کو مشکوک کرنے والی بات ہے۔ موجودہ اتحاد ہو یا اس کے بعد کوئی اتحاد ہو، اس میں شیعہ کو شامل کرنا غیر شرعی ہے۔ اور یہ عمل کرنے والے

خود اپنی بدعملی کے ذمہ دار ہیں۔ نہ تو ان کیلئے کوئی شرعی حجت موجود ہے اور نہ ہی خود ان حضرات کا یہ عمل شرعی حجت بننے کے قابل ہیں۔

اس لئے تمام عامۃ المسلمین کسی بھی ایسے اتحاد سے خود کو دُور رکھیں، اسی میں خیر ہے، ورنہ شر میں ملوث ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہم سب مسلمانوں کو ہر قسم کے شر و رفتنوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماء اهل سنت: ص88)

حضرت مولانا مفتی محمد حنیف قریشی صاحب کا فتوی

(سربراہ: شباب اسلامی پاکستان، مہتمم جامعہ مہریہ ضیاء العلوم ایبٹ)

شیعہ کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ اور اُن سے میل جول کا حکم:

ہر ایسا شخص جو دعویٰ اسلام کے بعد قرآن مجید میں تحریف کا قائل ہو، اس میں کمی یا زیادتی کا اعتقاد رکھتا ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عفت وعصمت پر تہمت لگاتا ہو یا کسی غیر نبی کی کسی نبی پر فضیلت کا قائل ہو یا حضرات شیخینؓ کے ایمان کا انکاری ہو یا ضروریاتِ دینیہ میں سے کسی بھی ضرورتِ دینی کا انکار کرتا ہو۔ ایسا شخص باجماع ائمہ متکلمین وفقہائے اسلام..... مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ کسی صحیح العقیدہ مؤمن یا مؤمنہ کا نکاح ایسے شخص سے ہرگز منعقد نہیں ہوتا، اس ملعون کا ذبیحہ حرام ہے، اور ایسا شخص وراثت اور ترکہ سے محروم قرار پائے گا۔ ایسے رافضی تبرائی شخص کے کفریہ عقائد پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ سمجھنا بلاشبہ کفر ہے۔ ایسے شخص سے سلام کلام، میل جول، محبت اور مسلمانوں جیسا سلوک کرنا سخت حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ روافض سے اجتناب فرض ہے۔ (فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 47)

حضرت مولانا عبداللہ امرتسری صاحب کا فتوی

شیعہ کے ساتھ مناکحت، اُن کا ذبیحہ، اُن کے ساتھ میل جول رکھنا:

سوال: رافضیہ بلاتفضیلیہ کافر ہیں یا نہیں؟ نماز میں ان کو اقتدا اور ان سے سلام مصافحہ کرنا روا ہے یا نہیں؟ ان کی وراثت مسلم کو یا مسلم کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ اور مسلم عورت کو ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان عورت کا خاوند ان فرقوں میں داخل ہو جائے مذہب اہل سنت والجماعت بدل لیوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بلا طلاق وہ دوسری جگہ نکاح لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں، جو حضرت ابوبکر صدیقؓ وغیرہم کو مرتد کہتے ہیں۔ اور زیدیہ کافر نہیں، جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی امامت خطا نہیں ہے مگر حضرت علیؓ افضل ہے۔ اور حضرت عثمانؓ کے بارہ میں ساکت ہیں، نہ اچھا کہتے ہو، نہ بُرا۔ رہا ان لوگوں سے میل ملاپ تو یہ بالکل ناجائز ہے۔

ابن کثیر جلد دوم صفحہ 210 میں مسند احمد وغیرہ سے یہ حدیث ذکر کی ہے کہ جب تم متشابہ آیتوں کے پیچھے جانے والوں کو دیکھو تو ان سے بچو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے ناطہ رشتہ وغیرہ کرنا یا ویسے میل ملاپ رکھنا یا نماز میں امام بنانا اس قسم کا تعلق کوئی بھی جائز نہیں، بلکہ جو ان میں سے کافر ہیں اگر اتفاقی طور پر ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یا غلطی سے ان کے ساتھ نکاح کا تعلق ہو گیا تو نماز بھی صحیح نہیں اور نکاح بھی صحیح نہیں، نماز کا اعادہ کرنا چاہئے، بلکہ اگر نکاح پڑھا ہوا ہو اور بعد میں ایسی بدعت کے مرتکب ہوئے جو حدِ کفر کو پہنچ گئی تو بھی نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے، طلاق کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں:و لاتنکحوالمشرکین حتّٰی یؤمنوا:یعنی مشرک مردوں کونکاح نہ دو۔اوردوسری جگہ ہے:و لاتمسکوابعصم الکوافر: کافرعورتوں کے ساتھ نکاح مت رکھو،اگراسی حالت میں مرجائیں مسلمان ان کے وارث نہیں اور یہ مسلمانوں کے وارث نہیں۔

(آتشکدہ ایران اور شیعہ کی اصلیت:ص 87)

مولانا مفتی ریاض الدین کا فتوی

(مفتی دار العلوم دیوبند)

شیعہ سے مناکحت اوران کے جنازہ میں شرکت:

شیعوں کا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہونا، حضرت عائشہ صدیقہؓ پر قذف (تہمت) کرنا کافر کرتا ہے۔علامہ ابن عابدینؒ لکھتے ہیں: لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا اوانکر صحبۃ الصدیقؓ: علامہ موصوفؒ نے دوسرے مقام پر اسی کتاب میں شیعوں کو مرتد اور واجب القتل لکھا ہے۔

جو کلام اللہ کی تحریف کا قائل ہو وہ مرتد اور کافر ہے اہل کتاب بھی نہیں، ان سے مناکحت اور تعلقات رکھنا اشد حرام ہیں۔حق تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: انّ الّذین یحادّون اللّٰہ ورسولہ اولئک فی الاذلّین ..... لاتجد قوما یؤمنون باللّٰہ والیوم الاٰخر یوآدّون من حآدّ اللّٰہ ورسولہ ولو کانوا اٰباء ھم اوابناء ھم اواخوانھم اوعشیرتھم:

جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا مقابلہ کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ذلیل وخوار ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لانے والوں سے آپ کسی ایک شخص کو بھی نہیں پاؤں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی کرے جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے دشمن ہوں اگر چہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور اہل کنبہ کیوں نہ ہوں۔

لہذا شادی غمی، جنازہ میں شرکت نہ کی جائے، ایسے عقیدہ کے شیعہ کافر ہی نہیں بلکہ اکفر ہے۔

(آتشکدہ ایران اور شیعہ کی اصلیت: ص 70)

الحاج حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی صاحبؒ کا فتوی

شیعہ کا غسل، کفن ودفن اور نماز جنازہ پڑھنا:

مرنے والا اگر مرتد ہو، یعنی پہلے مسلمان تھا پھر کافر ہوگیا، اور کافر یا مرزائی یا رافضی ہی مرگیا تو اس کا غسل وکفن اور نماز جنازہ کچھ نہ ہوگی۔ کسی گڑھے میں کتے کی لاش کی طرح ڈال دیا جائے۔ (دینی دستر خوان: ج3: ص457)

مولانا اشرف صفدر، مدرس جامعہ ضیاء العلوم بیگم پورہ لاہور کا فتوی

شیعوں کے ساتھ روابط و ہمدردی:

اکابرین علمائے دیوبند کا مسلک برحق ہے۔صحابہ کرامؓ کا ایمان اللہ تعالیٰ جل شانہ نے معیارِ حق قرار فرمایا، اگر اس میں کوئی کمی بیشی کرے گا تو اس کا اپنا ایمان کیسے رہے گا۔لہذا صحابہ کرامؓ کا دشمن پوری ملتِ اسلامیہ کا دشمن ہے۔تو دشمن کے ساتھ کیسے روابط اور کیسی ہمدردی؟ (فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 77)

مولانا محمد مرتضی حسن کا فتوی

(ناظم شعبہ تعلیمات دارالعلوم دیوبند)

شیعہ سے مناکحت اور اسلامی مراسم رکھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ اثنا عشری مسلمان ہیں یا اسلام سے خارج ہے؟ ان کے ساتھ مناکحت جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے یا کہ نہیں؟ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا درست ہے کہ نہیں؟ نیز اگر وہ کسی مسجد کی تعمیر کیلئے چندہ دینا چاہیں تو یہ چندہ لیا جائے یا نہیں؟

جواب: مقاصدِ مذکورہ فی السوال کے روافض صرف مرتد اور کافر، خارج از اسلام ہی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن بھی اس درجہ کے ہیں کہ دوسرے فرقے کم نکلیں گے۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے تمام اسلامی مراسم ترک کرنا چاہئے، بالخصوص مناکحت کیونکہ اس میں خود یا دوسروں کو زنا اور فواحش میں مبتلا کرنا ہے۔

(آتشکدہ ایران اور شیعہ کی اصلیت: ص 70)

حضرت عبدالعزیز کا فتوی

شیعہ سے نکاح کرنا:

حضرت عبدالعزیز: المقنع: میں فرماتے ہیں کہ وہ غالی رافضی جو صحابہ کرامؓ کو گالی دیتا ہے وہ کافر ہے، اس سے نکاح کا رشتہ قائم کرنا جائز نہیں۔ (عظمت و شانِ صحابہؓ: ص 22)

مدرسہ عربیہ دارالسلام قائم پور کا فتوی

شیعہ سے دوستی اور اتحاد کرنا:

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے جو فتویٰ دیا ہے وہ حرف بحرف درست اور صحیح ہے۔قادیانیوں کی طرح شیعہ اثنا عشریہ پر شرعاً حکم تکفیر وزندقہ ہے۔ہمارے اکابرین ومحققین کا مذہب یہی ہے۔آج کے دور میں دین کے نام پر ان کو دینی مدارس اور دینی جماعتوں کے اتحاد میں شامل کرنے والے اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ان کا یہ اتحاد شرعی طور پر کوئی حجت اور دلیل نہیں ہے۔اس اتحاد سے عوام کو دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔حضور اکرم ﷺ کے صحابہؓ کے گستاخوں کے ساتھ کسی طرح محبت اور دوستی کے تعلق کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 62)

جامعہ عربیہ صدیقیہ دوڑ شہر

نواب شاہ کا فتوی

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے اور تعلقات رکھنے کا حکم:

علماء محققین (متقدمین ومتاخرین) کے اجماع کے مطابق شیعہ اثناعشریہ کافر، زندیق ومرتد ہیں۔ان کے ساتھ مسلمانوں کو کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ان کے مذہبی اداروں کو مدارسِ دینیہ کہنا روا نہیں۔نیز ان کی تنظیم کو دینی جماعتوں کے اتحاد میں شامل کرنا بھی قطعاً ناجائز ہے۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 114)

عبدالقاہر بغدادیؒ کا فتوی

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا:

امامیہ شیعوں نے بہترین صحابہ کرامؓ کو کافر قرار دیا ہے، ہم ان شیعوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز جائز نہیں اور نہ ہی اُن کے لئے دعا کرنا جائز ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ جو قسم بھی کفر کی ہم نے سنی ہے اسے ہم نے رافضی شیعوں کے مذہب میں موجود پایا ہے۔

(اثناعشریہ عقائدو نظریات کاجائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص213)

دارالافتاء جامعہ رحمانیہ

جہانیاں کا فتوی

شیعہ کے ساتھ تعلقات رکھنا:

شیعہ اثنا عشری باتفاق جمیع مکاتب فکر و مسالک کافر ہیں۔ان کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات رکھنا حرام ہیں، کیونکہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:ایّاکم وایّاھم لایضلّونکم ولا یفتنوکم: یعنی ان کو اپنے سے اور خود کو اُن سے دُور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔نیز یہ کہ خود رافضیوں کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ ہے:یاتی قوم لھم یقال لھم الرافضۃ لایشھدون جمعۃ ولاجماعۃ ویطعنون علی السلف فلاتجالسوھم ولاتواکلوھم ولاتشاربوھم ولاتناکحوھم واذامرضوافلا تعودواواذاماتوا فلاتشھدوھم،اوکماقال النّبیّ ﷺ:(فتوی امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت:ص 53)

احمد حسن، سجادہ نشین خانقاہ شاہ پور چاکر، سانگھڑ کا فتوی

شیعوں کے ساتھ میل جول اور دیگر اسلامی مراسم رکھنا:

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ، ہمارے دادا محترم پیر طریقت مولانا محمد حسنؒ کے پاس حاضر ہوتے اور شیعہ کے متعلق پوچھتے رہتے تھے۔ داداجیؒ نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ شیعہ اثنا عشریہ کافر ہے۔ ان کے ساتھ میل جول اور دیگر مراسم رکھنا حرام ہے۔ (فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماء اهل سنت: ص113)

دارالعلوم عربیہ فاروقیہ محلّہ فاروق آباد دریاخان ضلع بھکر کا فتوی

شیعوں سے دنیاوی معاملات کرنا:

شیعہ اثنا عشریہ کا اسلام یا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں، وہ بغیر کسی شک وشبہ کے کافر ہیں۔نیز غیرتِ ایمانی کا تقاضا یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان کو ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا دنیاوی معاملہ بھی نہ کرنا چاہئے جس طرح کہ دیگر غیر مسلموں سے کیا جاتا ہے۔(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص 87)

حضرت مولانا مسعود احمد کا فتوی

(مفتی دار العلوم دیوبند)

شیعہ سے مناکحت کرنا،ان کا ذبیحہ کھانا،ان کا جنازہ پڑھنا اوران سے مسجد کے لئے چندہ لینا:

شیعہ اپنے عقائد کی بنا پر خارج از اسلام اور کافر ہیں۔لہذا ان سے مراسمِ اسلامیہ مثلاً:مناکحت کرنا،ان کا ذبیحہ استعمال کرنا،ان کا جنازہ پڑھنا،ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا،قربانی میں ان کو شریک کرنا،ان کو اپنے نکاحوں میں گواہ بنانا،ان سے مسجد کیلئے چندہ لینا وغیرہ کا ترک کرنا واجب ہے۔جو شخص شیعوں سے ترکِ مراسم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج اور انہی کی مثل کافر ہے۔(آتشکدہ ایران اور شیعہ کی اصلیت:ص 71)

مدرسہ فاروقیہ شمس العلوم
میرو خان شہداد کوٹ کا فتوی

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا:

شیعہ بھی قادیانیوں کی طرح کافر ہیں۔شرعی لحاظ سے ان کے ساتھ اتحاد کرنا ناجائز ہے۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص115)

حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحبؒ کا فتوی

(مدرس ادب وفقہ دار العلوم دیوبند)

شیعہ سے نکاح کرنا اور اسلامی مراسم رکھنا:

ان کے مختلف عقائد اور ظنون ہیں۔بعضوں کی تکفیر واجب ہے جیسے اثنا عشریہ شیعہ ہیں۔اس لئے ان سے مناکحت ناجائز بلکہ جمیع مراسم اسلامیہ کا ترک کرنا ضروری ہے۔(آتشکدہ ایران اور شیعہ کی اصلیت: ص 71)

دارالعلوم حق چاریارؓ، زنڈہ بانڈہ ڈاکخانہ رسالپور ضلع نوشہرہ کا فتوی

شیعہ سے دوستی رکھنا:

شیعہ اثنا عشریہ اپنے کفریہ عقائد مثلاً: افکِ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور تحریفِ قرآن جیسے عقائد کی بناء پر کافر ہیں۔شیعہ وغیرہ جملہ کفار سے دلی دوستی رکھنا تو شرعاً ممنوع اور حرام ہے۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماء اهل سنت:ص 147)

امام محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آل الشیخ مفتی اعظم سعودیہ عربیہؒ کا فتوی

صحابہ کرامؓ کے دشمنوں سے تعلقات:

اِن رافضی شیعوں نے متعدد بدترین جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ افاضل صحابہ کرامؓ پر سب وشتم کرتے ہیں اور لعن طعن کرتے ہیں، اس سے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ان کی عداوت اور خباثت کا پتہ چلتا ہے۔

غیرت مند مسلمانوں کو چاہئے کہ صحابہ کرامؓ کے اِن دشمنوں کے خلاف مضبوطی اور باریک بینی سے فیصلہ کریں اور قاطع تلوار بن کر اِن پر واقع ہوں۔ (اثنا عشریہ عقائد ونظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 221)

حضرت مولانا یحیٰ عباسی کا فتوی

نائب مدیر جامعہ فاروق اعظمؓ مدنیہ جتوئی مظفر گڑھ

شیعہ سے اتحاد کرنا:

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے جو اثنا عشریہ کے ساتھ اتحاد کے متعلق فتویٰ دیا ہے، بندہ اس کی صدقِ دل سے تصدیق کرتا ہے۔ چونکہ شیعہ اثنا عشری مرتدین اور کفار محاربین کے حکم میں ہیں۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماء اهل سنت: ص 77)

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اظہارالاسلام

چکوال کا فتوی

شیعہ کا جنازہ پڑھنے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم:

حدیث شریف میں صحابہ کرامؓ کو بُرا کہنے والوں اور اِن کی تنقیص کرنے والوں سے تعلق رکھنے اور ان کے جنازہ میں شریک ہونے سے منع فرمایا گیا ہے۔قال رسول اللّٰہ ﷺ:فی روایۃ انسؓ:انّ اللّٰہ عزّوجل اختارنی واختارلی اصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانّہ سیجیء فی آخر زمان قوم ینقصونھم الافلاتواکلوھم الافلاتشاربوھم الافلاتناکحوھم الافلاتصلوا علیھم،علیھم حلت اللعنۃ۔

حدیث مبارک کی روشنی میں مذکورہ فتویٰ بالکل درست ہے کہ شیعوں سے تمام تعلقات وغیرہ رکھنا ہرگز جائز نہیں ہے،اور سوال میں مذکور باقی اُمور کا بھی یہی حکم ہے۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت:ص 53)

محمد بن عبداللطیف صاحب کا فتوی

شیعوں کے ساتھ میل جول رکھنا:

شیعوں کو سلام کہنا، ان کے ساتھ بیٹھنا اور میل جول رکھنا، اس کے باوجود یہ عقیدہ بھی ہو کہ یہ کافر اور گمراہ ہیں تو یہ خود کو دھوکہ میں ڈالنا ہے۔ جو یہ کرتا ہے اس کے ساتھ بول چال نہ رکھا جائے اور اس بارے میں اس سے بحث نہ کی جائے، کیونکہ یہ دعوتِ اسلامیہ کی تربیت سے نا آشنا ہے اور طریقِ محمدی ﷺ سے ناواقف ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ..... یہ جو ہم نے کہا ہے، یہ پہلے (زمانہ کے) شیعوں کے بارے میں ہے، اب تو ان کی حالت اس سے بھی بدترین ہے۔ انہوں نے مزید اضافہ یہ کر دیا ہے کہ اہل بیتؓ میں سے اولیاء اور نیک بندوں کے بارے میں غلو سے کام لیتے ہیں۔

اب جو شخص ان کے کفر میں شک کرتا ہے، دراصل وہ ان کی حقیقت سے نا آشنا ہے اور اس سے بے خبر ہے جو پیغمبر ﷺ لے کر آئے ہیں اور کتابوں میں نازل ہوا ہے۔ ایسے آدمی کو چاہئے کہ لحد میں اُترنے سے پہلے اپنے دین سے وابستہ ہو جائے۔ (اثنا عشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 220)

امام حرم مسجد نبوی شیخ عبدالرحمٰن الحذیفی کا فتوی

شیعہ دین اسلام کے دشمن ہیں،لہذا شیعہ پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ مسلمان ہروقت ان سے چوکنا رہیں اوران کی گھاٹ میں بیٹھے رہیں:

اہل سنت اور شیعہ کا آپس میں کیا جوڑ؟ اہل سنت تو حاملینِ قرآن وحاملینِ حدیث ہیں،انہیں کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے دین کی حفاظت فرمائی ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کی سربلندی کیلئے جہاد کیا اور سنہری تاریخ رقم کی۔جبکہ دوسری طرف روافض (شیعہ) کا یہ حال ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ پر لعنت بھیجتے ہیں اور یوں دینِ اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کرتے ہیں۔اس لئے صحابہ کرامؓ تو وہ حضرات ہیں جنہوں نے دین ہم تک پہنچایا۔سو جو شخص ان حضراتؓ پر لعن طعن کرے وہ اسلام کو ڈھائے گا۔یہ لوگ (شیعہ) اسلام کے حق میں یہود ونصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں،ان پر کبھی بھی کسی طرح بھروسہ نہیں کیا جاسکتا،بلکہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ہروقت اِن سے چوکنا رہیں اور ان کی گھاٹ میں بیٹھے رہیں۔(حرمین کی پکار :ص33)

مدرسہ امدادیہ مرادآباد کا فتوی

شیعہ سے مناکحت، ان کا ذبیحہ، ان کے جنازہ میں شرکت کا حکم:

شیعہ اثنا عشریہ جن کی قیادت اِس وقت دجّال خمینی کر رہا ہے۔تحریف قرآن،عصمت آئمہ،تکفیر شیخینؓ وتکفیر صحابہؓ وقذف عائشہ صدیقہؓ ودیگر عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشبہ قطعی طور پر دین اسلام سے خارج ،کافر ومرتد ہیں۔ غیر مسلموں کی طرح ان سے ظاہری رواداری تو درست ہے،لیکن ان سے رشتہ مناکحت،ان کے ذبیحہ کا استعمال،ان کو حج کی اجازت دینا،ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا ،الغرض ان سے اسلامی مراسم کا برتاؤ ہرگز درست نہیں ہے۔

(جواھر الفتاوی:ج 1:ص 330)

مولانا نصر اللہ خان صاحب کا فتوی

(فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

شیعوں سے تعلقات رکھنا اور نکاح کرنا:

اثنا عشری شیعہ یقیناً کافر ہیں، ان سے تعلقات مناکحت، مودّت سب ناجائز اور حرام ہے۔ ان کی جماعت کو اسلامی یا دینی جماعت کہنا غلط ہے۔ اور دینی اتحاد میں ان کو شامل کرنا بہت سنگین غلطی اور بھیانک جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام اہل اسلام کو ان کے مکر و فریب اور شرور سے محفوظ فرمائیں (فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 83)

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور کا فتوی

شیعوں سے تعلقات رکھنے اور ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کرنے کا حکم:

جو شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عفت وعصمت میں طعن کرتا ہے، وہ سورۂ نور کی آیات کا منکر ہے جن میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت بیان کی گئی ہے۔ اور قرآن کا منکر کافر ہے۔ ایسے شخص یا گروہ سے مسلمانوں کو تعلق رکھنا، ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے۔ بحکم قرآن: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ: مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرے سے خارج کردیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ (تاریخی دستاویز: ص 116)

حضرت مولانا عبدالحکیم سکھروی صاحب کا فتوی

تعزیہ داری میں شرکت کرنا:

سوال: تعزیہ داری میں لہو ولعب سمجھ کر جانا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے، لعب ولہو ہو تب بھی نہ چاہئے۔ شرکیہ رسم ورواج مسلمانوں میں پڑ گیا ہے، اس سے پرہیز لازم ہے۔ (فتاوی سکھروی: ج1: ص72)

کونڈے کا رسم واجب الترک ہے:

سوال: کونڈے، جو لوگ کرتے ہیں، اس کا کیا جواز ہے؟

جواب: یہ بدعت ہے، اور واجب الترک ہے۔ (فتاوی سکھروی: ج1: ص72)

دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ

اکوڑہ خٹک کا فتوی

شیعہ کے ساتھ مسلمانوں جیسا تعلق رکھنے کا حکم:

فرقہ اثناعشریہ اپنے غلط اور خلافِ اصل عقائد اور نظریات کی بناء پر کافر ہیں۔ بندہ مولانا علی شیر حیدری شہیدؒ کے فتویٰ تکفیر سے پورا اتفاق کرتا ہے۔ مسلمانوں کو اِس فرقہ سے بچانا چاہئے اور اِن کے ساتھ مسلمانوں جیسا تعلق قائم رکھنا ہرگز روا نہیں۔ (فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماء اهل سنت: ص151)

مولانا محمد سلیم رحمانی صاحب کا فتوی

(فاضل جامعہ فارقیہ کراچی)

شیعہ سے تعلق رکھنا:

شیعوں کے بارے میں میں اِس نتیجہ پہ پہنچا ہوں کہ اِن کے ساتھ غیر مسلم ذمیوں کی طرح تعلق رکھا جائے۔ اور یہ کہ یہ لوگ قادیانیوں کی طرح زندیق اور حربی کفار کے حکم میں ہیں، جن کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں۔ میں اُوپر ذکر کردہ فتویٰ کی مکمل تائید کرتا ہوں اور اس کے ساتھ موافق ہوں۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماء اهل سنت: ص 164)

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ

شجاع آباد کا فتوی

روافض سے مشابہت والے کاموں سے احتراز کرنا:

میرے نزدیک شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں،ان کے دینی اداروں کو دینی ادارہ کہنا یا ان کو مسلمان کہنا میرے اور میرے ادارہ کے نزدیک خلافِ شرع اور حرام ہے، بلکہ اسلاف کی اجماعی تحقیق اور ان کی سو سالہ مساعی کے خلاف ہے۔

مسلمانوں کو کوئی بھی ایسا کام کرنا جس سے شیعہ کے مسلمان ہونے کا شبہ پیدا ہو،ناجائز وحرام ہے۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص43)

دارالافتاء جامعہ علوم شریعہ جھنگ کافتوی

شیعہ کا ذبیحہ کھانا ،اُن سے مناکحت اور اتحاد کرنا:

روافض بوجہ عقائدِ کفریہ وانکارِ نصوصِ قطعیہ کافر اند۔ان کا ذبیحہ،مناکحت،مذہبی اتحاد ناجائز وحرام ہے۔یہی حکم ماضی کے قومی اتحاد اور موجودہ MMA اور تنظیماتِ مدارس کا ہے۔(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت :ص 53)

مولانا مفتی عبدالعزیز کا فتوی

(فاضل جامعہ اشرفیہ سکھر)

شیعوں کے ساتھ اسلامی مراسم رکھنا:

شیعہ، زندیق و مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ مراسم رکھنا اسلام دشمنی ہے۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت: ص 137)

دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ بھکر کا فتوی

شیعہ سے مناکحت اور تعلقات رکھنا:

شیعہ اثنا عشری تحریفِ قرآن، غلط فی الوحی، قذفِ حضرت عائشہ صدیقہؓ، انکارِ صحبتِ سیدنا صدیق اکبرؓ، امامتِ معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابہ کرامؓ کے علاوہ باقی صحابہ کرامؓ کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ لہذا ان سے مناکحت اور دیگر مسلمانوں جیسے تعلقات رکھنا جائز نہیں۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت: ص 58)

مولانا الشیخ عبدالجبار فاروقی کا فتوی

(ناظم اعلیٰ جامعہ حیدریہ خیر پور سندھ)

شیعہ، مرتد وزندیق ہیں:

میں اس فتوی کے ساتھ حرف بحرف متفق ہوں۔ حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کی یہ کاوش علمائے اُمت پر بہت بڑا احسان ہے۔ کیونکہ یہ علمائے کرام کا فرض کفایہ تھا، جس کو حضرت شہیدؒ نے پورا کیا۔ اگر یہ کام نہ ہوتا اور کوئی مسلمان بے خبری میں کسی شیعہ مرتد وزندیق کے ساتھ باہمی تعلق رکھتا تو سارے علماء گنہگار ہوتے۔ اس فرض کی ادائیگی کا سہرا امام اہل سنتؒ کے سر پہ ہے۔ (فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 108)

مدرسہ دینیہ وصیۃ العلوم پرنام بٹ

مدراس کا فتوی

شیعوں سے تعلقات منقطع کرنا واجب ہے:

یوں تو شیعہ کے عقائدِ کفریہ اور خیالاتِ باطلہ بہت ہیں، مگر بعض عقائد تو وہ ہیں کہ جن کے اعتقاد سے کھلا ہوا کفر اور ارتداد لازم آتا ہے، جیسا کہ شیعہ کے کتابوں سے یہ عقیدہ صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ (معاذاللّٰہ) قرآن پاک میں صحابہ کرامؓ نے تحریف کی اور کئی عبارتوں کو نکال دیا۔ دیگر عقائد فاسدہ سے قطع نظر، یہ ایک ہی غارت گر ایمان عقیدہ، شیعہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، اور ان دنوں کعبۃ اللہ اور حرم محترم کے ساتھ جو کچھ بے حرمتی کر رہے ہیں یہ کسی پر مخفی نہیں۔ لہذا یہ گمراہ جماعت خارج از اسلام ہے، اور اس جماعت سے مسلمانوں کو قطع تعلق کرنا واجب ہوگا۔

(جواھر الفتاوی: ج 1: ص 346)

حضرت مولانا شیخ عبدالحق حقانی صاحبؒ کا فتوی

شیعوں سے اجتناب کیا جائے:

شیعہ کی خباثتیں عالمی سطح پر ظاہر ہورہی ہے،اب تو اہل اسلام کو حضور اقدس ﷺ کے ارشادِ گرامی کہ :صحابہؓ کی شان میں تنقیص کرنے والوں سے اجتناب کیا جائے:پر عمل کرنا چاہئے۔

مگراس پر تعجب ہے کہ شیعہ لوگ تو بیت اللہ کو منہدم کرنے اور حجرا سود کو چُرانے اور شعائر اللہ کی توہین کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔مگر ہمارے بعض نادان دوست انہیں گلے سے لگارہے ہیں۔(دفاعِ صحابہؓ اور علمائے دیوبند :ص 192)

حضرت مولانا ثناءاللہ شیخ کا فتوی

شیعہ سے نکاح کرنا:

شیعہ زندیق کافر ہے۔اس کی توبہ قبول نہیں،عوام الناس بلکہ بعض علماء بھی اِن تقیہ باز مذہب والوں کو سمجھ نہیں پائے۔ان کے ساتھ مناکحت حرام ہے،شادی بیاہ میں شرکت کرنا عظیم گناہ ہے۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص108)

حضرت مولانا ابو محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی صاحب کا فتوی (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

شیعوں کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم:

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ کے جواب کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں۔شیعہ اثنا عشری کائنات کے بدترین کافر ہیں،اسلام اور مسلمانوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔لہذا مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص99)

مولانا محمد ارشد مدنی کا فتوی

(فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان)

شیعہ سے نکاح کرنے اور تعلقات رکھنے کا حکم:

جو علماء اثنا عشریہ مذہب کو کما حقہ جانتے ہیں اُن محققین علماء نے اجماعاً ان کی تکفیر فرمائی ہے اور ان کو زندیق قرار دیا ہے۔ لہذا ان کے مذہبی اداروں کو دینی مدارس کہنا اور ان کے ساتھ ایسے تمام تعلقات مثلاً: مناکحہ و مصالحہ وغیرہ قائم رکھنا شرعاً حرام اور ناجائز ہیں۔ (فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماء اهل سنت: ص 76)

خواجۂ خواجگان، غوث زمان، حضرت خواجہ غلام حسن پیر سواگ صاحبؒ کا فتوی

شیعوں سے بائیکاٹ:

خواجہ غلام حسن سواگ صاحبؒ کھل کر حق بات بیان کرتے تھے، کبھی کسی دنیا دار سے مرعوب نہ ہوئے اور نہ ہی کسی کو خاطر میں لاتے، دینی غیرت وحمیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، حضرت خواجہ صاحبؒ کے صاحبزادہ محمد حسن صاحب، سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر سواگ فرماتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ دورانِ سفر سخت پیاس لگی، تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ ایک کنواں ہے مگر اس کا مالک بغضِ صحابہؓ کی آگ میں جلنے والا ایک بد بخت ہے۔ کو کنویں کا پانی تو پاک تھا لیکن خواجہ صاحبؒ کی حمیت اور غیرت نے گوارہ نہ کیا کہ وہ صحابہ کرامؓ کے دشمن کے کنویں سے پانی پی لیں۔ باوجود سخت پیاس کے حضرت صاحبؒ نے پانی نہ پیا اور پیاسے ہی روانہ ہو گئے۔ (سبحان اللّٰہ)

ایک روز حضرت صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ: ہندو کے کنویں پر نماز پڑھو اور پانی بھی پیو، مگر شیعہ کے کنویں پر نہ نماز پڑھو نہ پانی پیو۔ کیونکہ شیعہ کا ایمان حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے سب کرنے سے جل جاتا ہے۔ البتہ ہندو میں استعداد ہے کہ وہ ایمان لے آئے مگر شیعہ سے یہ امید نہیں کہ وہ ایمان دار بن جائیں، کیونکہ وہ سب کرنے کو ایمان جانتے ہیں، لہذا ان کا ایمان جل جاتا ہے۔ اور یہ منکرِ صحتِ قرآن ہیں۔ اگر ہو سکے تو شیعہ کے قدم پر قدم نہ رکھو۔

(فیوضاتِ حسنیہ: ص 182)

جامعہ دارالفیوض کندھ کوٹ کا فتوی

شیعوں سے تعلقات رکھنا:

یقیناً یہ فتوی حرف بحرف صحیح ہے اور بندہ کو اس سے مکمل اتفاق ہے اور یہی ہمارے اکابر و محققین کا مسلک ہے اور بندہ نے خود کتبِ شیعہ کا مطالعہ کیا ہے اور یقیناً معلوم ہے کہ یہ لوگ.....اللہ تعالیٰ جل شانہ کے متعلق: عقیدۂ بدا: رکھ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کو (معاذاللہ) جاہل سمجھتے ہیں۔عقیدۂ تحریفِ قرآن کی وجہ سے قرآن پاک کو تبدیل شدہ، غلط اور ناقبلِ اعتبار سمجھتے ہیں۔عقیدۂ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔نیز تمام عقائد و اعمال میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔اور مسلمانوں کیلئے تمام کفار سے بڑے دشمن ہیں۔اس لئے بندہ.....علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتا ہے کہ مسلمانوں کو ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھنا جائز نہیں۔اور ان کے عقائد کو جانتے ہوئے کوئی بھی اس بات سے اختلاف نہیں کرسکتا: اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَه:

نیز ان سے کسی طرح کی معاونت لینے کا جواز نہیں ہوسکتا، کیونکہ خود حضور اکرم ﷺ نے: لن استعین بمشرك: فرما کر غزوۂ بدر میں مشرکوں کی پیشکش ٹھکرا دی تھی۔اور غزوۂ خندق میں کسی یہودی کو بھی باوجود اہل کتاب ہونے کے خندق کھودنے میں شریک نہیں فرمایا۔(فتوی امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 114)

مولانا عنصر رحمانی، رحمٰن آباد تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال کا فتوی

(فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی)

گستاخانِ صحابہؓ سے بائیکاٹ کرنا:

میں اس فتوی کو صحیح سمجھتا ہوں اور شیعہ سے ہر طرح کے بائیکاٹ کو دین سمجھتا ہوں۔

(فتویٰ امام اهل سنت مع تائید علماء اهل سنت: ص83)

دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ کا فتوی

شیعوں سے میل جول اور دوستی رکھنا:

شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن اور اُلوہیت حضرت علیؓ اور انکارِ صحبتِ سیدنا صدیق اکبرؓ اور تہمتِ حضرت عائشہ صدیقہؓ جیسے کفریہ عقائد ونظریات رکھتے ہیں جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتابوں میں وہ کفریہ عقائد ونظریات درج ہیں۔

شیعہ اثنا عشریہ ان کفریہ عقائد ونظریات کی وجہ سے کافر ہیں۔مسلمانوں سے ان کا نکاح ،شادی بیاہ جائز نہیں ہے،حرام ہے۔مسلمانوں کیلئے ان کے جنازہ میں شرکت جائز نہیں ہے،ان کا ذبیحہ حلال نہیں ہے،ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے،ان سے چندہ لینا جائز نہیں ہے،ان کے اداروں کو دینی ادارہ کہنا اور ان کی تنظیم کو اسلامی اور دینی تنظیم کہنا ناجائز ہے،ان کو دینی جماعتوں اور دینی اتحاد میں شامل کرنا درست نہیں ہے۔بلکہ ان سے میل جول رکھنا بھی جائز نہیں ہے،خصوصاً جب مسلمانوں کے عقائد ونظریات کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔

اس لئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ شیعہ روافض سے محبت اور دوستی اور ان سے میل جول سے پرہیز کریں اور اپنے اور دیگر مسلمانوں کے عقائد ونظریات کا تحفظ کریں۔(فتوی امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 50)

حضرت مولانا قطب الدین خان دہلوی صاحبؒ کا فتوی

گستاخِ صحابہؓ کے ساتھ تعلقات:

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لئے میرے اصحاب، میرے انصار اور میرے قرابت دار تجویز و مقرر کئے گئے، اور یاد رکھو! عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو میرے صحابہ کو بُرا کہیں گے اور ان میں نقص نکالیں گے۔ پس تم نہ ان لوگوں کے ساتھ میل ملاپ اختیار کرنا نہ ان کے ساتھ کھانا پینا اور نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا۔ (مظاہر حق جدید: ج 5: ص 580)

روافض کے پیچھے نماز کا حکم:

محیط میں حضرت امام محمدؒ سے منقول ہے کہ رافضیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے منکر ہیں۔ (مظاہر حق جدید: ج 5: ص 587)

روافض کے پیچھے نماز کا حکم:

مرغینانی میں مذکور ہے کہ: اہل ھواء اور مبتدعین کے پیچھے نماز مکروہ ہے جبکہ روافض کے پیچھے ناجائز ہے۔ (مظاہر حق جدید: ج 5: ص 587)

دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد کا فتوی

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا:

شیعوں کا اثنا عشریہ فرقہ کافر ہے۔کیونکہ وہ ضروریاتِ دین کے منکر ہیں،قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہیں،اکثر صحابہ کرامؓ کو کافر سمجھتے ہیں،شیخینؓ کی خلافت کے منکر ہیں۔اِن تمام باتوں کی تفصیلات حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ نے اپنی کتاب:ایرانی انقلاب:میں مفصل طور پر بیان کی ہے۔اس لئے اِن کے ساتھ کسی صورت میں اتحاد جائز نہیں۔کیونکہ اتحاد کی وجہ سے دینِ اسلام کو نقصان اور شیعیت کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

وہ فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھ کر ہمارے جلسوں میں اور مسجدوں میں شریک ہوتے ہیں اور اپنا بہت فائدہ اُٹھاتے ہیں۔اس لئے ان کے ساتھ اتحاد کے جائز ہونے کی گنجائش نہیں۔

باقی یہ عذر کہ مدارس کیلئے اِن سے اتحاد.....یہ بڑی کمزور دلیل ہے۔البتہ جن شیعوں کے یہ عقائد نہ ہوں صرف حضرت علیؓ کو دوسرے صحابہ کرامؓ پر فضیلت دیتے ہوں تو پھر وہ مسلمان ہیں،ان کے ساتھ اتحاد جائز ہے۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص42)

مولانا رضوان الحق صاحب کا فتوی

شیعہ سے تعلقات رکھنا:

شیعہ پکے کافر ہیں۔ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا بالکل نا جائز ہیں۔میں اپنے اکابر کے اُوپر سوفیصد اعتماد کرتے ہوئے اس فتوئ کو صدقِ دل سے تسلیم کرتا ہوں۔(فتوئ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص155)

مولانا عبداللہ فاروقی کا فتوی

(فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان)

شیعوں کے ساتھ اتحاد کرنا:

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے جوفتویٰ دیا ہے وہ حرف بحرف درست اور صحیح ہے۔قادیانیوں کی طرح شیعہ اثناعشریہ پر شرعاً حکم تکفیر وزندقہ ہے۔ہمارے اکابرین ومحققین کا مذہب یہی ہے۔آج کے دور میں دین کے نام پر ان کو دینی مدارس اور دینی جماعتوں کے اتحاد میں شامل کرنے والے اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہیں۔ان کا یہ اتحاد شرعی طور پر کوئی حجت اور دلیل نہیں ہے۔اس اتحاد سے عوام کو دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کے ساتھ کسی طرح محبت اور دوستی کے تعلق کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص86)

مجمع البحوث الاسلامیۃ العلمیہ

بنگلہ دیش کا فتوی

شیعہ سے تعلقات رکھنے، مناکحت کرنے، ان کے جنازہ میں شرکت کرنے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم:

ہمارا ادارہ مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ: بنگلہ دیش کے اراکین نے شیعہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ کے استفتاء اور اس پر تحریر کردہ مدلل و مفصل جوابات کو بغور مطالعہ کیا اور ان جوابات کو قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی رُو سے اہل سنت والجماعت کے عقائد کے مطابق صحیح اور درست پایا۔ اس واسطے ادارہ کے جملہ اراکین و متعلقین نے استفتاء کے جوابات مذکورہ سے مکمل اتفاق کیا اور ان جوابات کی توثیق کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا کہ شیعہ اثنا عشری (بارہ آئمہ کو ماننے والے) جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں۔ وہ کافر ملحد اور زندیق ہیں۔ جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ اور تعلقات جائز نہیں، ان سے مناکحت جائز نہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا نماز جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، اور یہ لوگ کسی مسلمان مرد یا عورت کے وارث نہ ہوں گے۔ (جواھر الفتاوی: ج 1: ص 367)

حضرت مولانا عمر فاروق

شاہ پور سرگودھا کا فتوی

شیعہ، سنی کا وارث نہیں بن سکتا:

میں اپنے اکابرؒ کی عبارت سے متفق ہوں۔علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ جو شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ ان کی طرح کافر ہے۔اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ سے سوال کیا گیا کہ مسلمان آدمی کے شیعہ بیٹے، اس کے وارث ہوں گے یا نہیں اور شیعہ آدمی سے سنی عورت کا نکاح ہو جائے تو بغیر طلاق کے جدا ہو جائے یا نہیں؟ تو حضرتؒ نے فرمایا کہ: بیٹے وارث نہ ہوں گے اور عورت بغیر طلاق کے جدائی اختیار کرے۔

یہ اُن لوگوں کی طرف سے حضرتؒ نے جواب دیا جو شیعوں کے: علی الاطلاق: کفر کے قائل تھے۔اور حضرتؒ نے آخر میں فرمایا کہ: بندہ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔(فتوئ امام اہل سنت مع تائید علمائے اہل سنت: ص 95)

فرمودات اسلافؒ واکابرینؒ

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کا فرمان

(مہتمم دار العلوم دیوبند)

شیعوں کو اسلامی اتحاد میں شامل کرنا:

فرمایا: ایک مرتبہ آپ مصر تشریف لے گئے تو وہاں جامعۃ الازہر کے علماء کرام سے ملاقات کے دوران فتنۂ شیعیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس میں آپ نے ایسے کلمات ارشاد فرمائے جو کہ ایک تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ نے ارشاد فرمایا کہ جامعۃ الازہر میں شیعوں کے بارے میں مسئلہ چل رہا ہے۔ ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ جو مسلم اور شیعہ کے درمیان منفرت سی ہے، اس کو ختم کیا جائے۔ اور جامعۃ الازہر میں شیعوں کو بھی داخلے کا حق دیا جائے، یہ مسئلہ وہاں چل رہا ہے۔

وہاں کے شیوخ میں شیخ عبدالواحد والی ہیں ایک جگہ ان سے ملاقات ہوئی تو اس مسئلہ پر کچھ گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ایک شیعہ تو وہ ہیں جو بالکل اصولِ اسلامیہ سے منحرف اور بالکل مختلف ہیں جیسے کوئی..... تحریف قرآن کا قائل ہے یا بعض حلولِ خداوندی کے قائل ہیں، ان سے تو بحث نہیں، وہ تو اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن جو لوگ محض حضرت علیؓ کی تفضیل کے قائل ہیں ان سے اگر منافرت باقی نہ رہے تو کیا حرج ہے؟ خواہ مخواہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت الگ ہے۔

تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر فقط اتنا ہی مسئلہ ہو، اہم تو یہ بھی ہے۔ اس واسطے کہ اب فضیلتِ شیخینؓ پر اور

ان کی خلافت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، اجماع کا فرق اور اس کا توڑ ڈالنا یہ بھی تو کوئی معمولی چیز نہیں۔لیکن اگر اس کو برداشت کر بھی لیا جائے کہ ایک چیز پر اجماع ہو چکا ہے مگر اس کی جو جانب مخالف ہے وہ کوئی حرام یا ممنوع نہیں۔لیکن اگر فقط ایک مسئلہ ہو تو کچھ صبر کر لیا جائے لیکن ان کے جو سارے فرقوں کا قدر مشترک ہے وہ مسئلہ امامت ہے۔اور وہ امامت کو نبوت سے افضل جانتے ہیں، پھر امام کو معصوم بھی سمجھتے ہیں، کہتے ہیں امام کوئی غلطی کر ہی نہیں سکتا۔تو یہ مسئلہ بھی سامنے آئے گا کیا آپ اس کو برداشت کر لیں گے....؟

ظاہر بات ہے کہ جب بنیاد کے اندر ہی اختلاف ہو گیا کہ ہم تمام مسلمان اس کے قائل ہیں کہ نبوت سے اونچا کوئی مرتبہ نہیں، امامت تو ابع نبوت میں سے ہے، جب نبوت ختم ہو گئی تو نبوت کی خلافت باقی رہے گی۔وہ خلافت خواہ امامت کی صورت میں ظاہر ہو خواہ علم کی صورت میں خواہ کسی بھی کمال کی صورت میں ہو۔بہر حال وہ فروعاتِ نبوت میں سے ہے۔

یہ امت کا ایک اجماعی مسئلہ ہے۔اس کے اندر اگر ایک فرقہ یہ دعوی کرے کہ نبوت افضل نہیں بلکہ امامت افضل ہے تو پہلے تو یہ اجماع کا فرق ہوا، پھر یہ ان کے ہاں امام کیلئے عصمت لازم ہے جیسا کہ نبی کیلئے عصمت لازم ہے، تو نبوت کے محاذ کے متوازی ایک دوسرا مقام لا کے کھڑا کر دیا، تو ہم اس کو: شرك في النبوّة : سے تعبیر کریں گے۔

جیسا کہ: شرك في الولوهيت : ممنوع ہے اسی طرح: شرك في النبوة: بھی ممنوع ہے۔ختم نبوۃ ﷺ کے بعد جو بھی عصمت کا دعوی ہو گا تو اس کی زد براہِ راست ختم نبوت پر پڑے گی۔ادھر ایک دعوی خارق اجماع اور دوسرا اسلام کا اجماعی مسئلہ ختم نبوت کا ہے یہ اس کے بھی منافی ہے۔تو کیا آپ اسے برداشت کریں گے....؟

پھر میں نے یہ عرض کیا کہ دوسری بات یہ ہے کہ ان ساری چیزوں کو چھوڑ دیجئے، یہ دیکھئے کہ ہر فرقے کا ایک مزاج ہوتا ہے، اِس فرقے کا مزاج ہی تخریبی ہے اور تاریخ اس پر شہادت دے گی کہ مسلمانوں کو جتنے نقصانات اٹھانے پڑے ہیں اس میں سیاست کی یا خلافت کی، جہاں جہاں تباہی ہوئی ہے نیچے سے یہی فرقہ نکلتا ہے۔تو تاریخ کی روشنی میں یہ ایک تخریبی فرقہ ہے۔جب اس کا مزاج یہ ہے تو ہو سکتا ہے کہ آج وہ آپ کی چاپلوسی کر کے آپ میں شامل ہو جائے لیکن کل کو نوک پنجے نکال کر آپ کو پنجے دے، آپ کے اوپر غالب آجائے، جیسا کہ تاریخ اس پر شاہد ہے۔پھر آپ کیا کریں گے....؟

آپ نے محض ایک عقیدہ سامنے رکھ لیا یعنی تفضیلِ علیؓ: کہ جی! یہ کوئی زیادہ اہم نہیں۔یاد رکھیں! اگر صرف اس ایک مسئلے تک بات ہوتی تو مضائقہ نہیں تھا مگر مسائل دوسرے بھی ہیں۔پھر طبقوں اور طبقات کا مزاج ہوتا ہے اس

سے قطع نظر کر لینا تو ٹھیک نہیں ہے۔اس طرح کی باتیں ان سے ہوتی رہیں۔

آخر میں انہوں نے یہ کہا کہ میں بھی ان چیزوں کا قائل ہوں، میں تو صرف نمائندگی کر رہا تھا کہ ہمارے ہاں یہ خیالات ہیں۔تو میں نے انہیں کہا کہ اب بات آپ پر واضح ہوگئی ہے تو اب آپ یہ نمائندگی کریں گے کہ یہ خیالات غلط ہے اور یہ نہیں ہونے چاہئیں۔(دفاع صحابہ اور علماء دیوبند:ص148)

کفار کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے اور اُن کے ساتھ ہر قسم کے معاملات کرنے اور اُن کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے کا حکم:

فرمایا کہ قرآن جیسی مدعی اتحاد و ائتلاف کتاب نے بھی (جس نے سارے عالَم کو ایک ہی رشتۂ اخوت و مذہب میں منسلک کرنا اپنا واحد مقصد بتلایا اور وحدت وتوحید کا ساری دنیا کو سبق دیا) اس اختلاف صور اور امتیاز مذاہب واقوام کو (جب تک وہ مذاہب واقوام ہیں) قائم رکھنے کی سعی کی ہے تاکہ ہر قوم اپنی اپنی حدود میں پہچانی جا سکے۔اس نے ایک طرف تو سارے انسانوں کو للکارا کہ :ولا تفرّقوا: اے لوگو! متفرق مت ہو، اور دوسری طرف اپنا ہی نام: فرقان: رکھا کہ وہ حق و باطل میں تفریق کر دیتی ہے۔ایک طرف تو اس نے ساری دنیا کو وصل و ملاپ کی تعلیم دی اور دوسری طرف اپنا ہی نام: قول فصل: رکھا کہ وہ حق و باطل میں جدائی پیدا کر دیتی ہے۔

چنانچہ اس فارق و فاصل کلام نے نازل ہو کر سلسلۂ تشریح میں اسلام کو کفر سے، امانت کو خیانت سے اور دینِ حق کو تمام ادیانِ باطلہ سے بالکل جدا اور نمایاں کر دیا۔

اُمتوں پر خالق و مخلوق کا فرق تلبیس ہو چکا تھا، کسی نے خدا کی مخصوص صفات بندوں میں مان لی تھیں، اور کسی نے بندوں کی ناقص صفات خدا میں تسلیم کر لی تھیں، اس فاصل کلام نے تمام مشرکانہ جال توڑ کر توحید کو شرک سے اس طرح الگ کر دیا کہ ان میں کوئی التباس نہ رہا۔

معروف و منکر کی حدود مل گئی تھیں۔اُمتوں نے معروف کو منکر اور منکر کو معروف گمان کر لیا تھا۔اس فرقان و فصل نے معروف کی حدود متعین کر کے اس کو منکر سے جدا کر دیا۔معروف کا تو اَمر کیا، اور منکر سے نہی کی۔

طیب و خبیث کا فرق اُمتیں بھلا چکی تھیں، اِسی کلام فاصل نے ان میں تفریق کر دی، طیبات کو حلال کیا اور خبائث کو حرام کیا۔

پھر اسی فرقان اور قول فصل نے جہاں اسلام و کفر، معروف و منکر، طیب و خبیث، حلال و حرام اور حق و باطل میں

تفریق کی تو اس کے ساتھ وہیں ان اقوام میں بھی دنیوی واُخروی تمیز وتفریق پیدا کردی جو ان متضاد صفات کے اعتبار سے خیر وشر کی دو جانبوں میں بٹ گئیں تھیں۔تا کہ سعید وشقی، نیک وبد، مطیع وسرکش، مسلم وکافر اور اولیاء رحمٰن واولیاء شیطان میں باہم کوئی تلبیس واختلاط راہ نہ پائے۔

کہیں تو اس کتاب مبین نے کہا:افنجعل المسلمین کالمجرمین: کیا ہم مسلمین کو مجرمین کی طرح کردیں گے۔

کہیں فرمایا کہ مؤمن ومفسد دو جدا جدا نوعیں ہیں جن میں کوئی التباس نہیں ہے:ام نجعل الّذین اٰمنوا وعملوالصّٰلحٰت کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتّقین کالفجّار: آیا ہم ایمان اور نیکیاں لانے والوں کو اُن کی برابر کردیں گے جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں یا ہم متقیوں کو فاسقوں جیسا رکھیں گے۔

کہیں نیک اور بد کی تفریق بیان کی کہ ان کی موت اور زندگی سب الگ الگ ہونی چاہیے:ام حسب الّذین اجترحواالسیّاٰت ان نّجعلھم کالّذین اٰمنوا وعملوالصّٰلحٰت سوأء مّحیاھم ومماتھم سأء مایحکمون: یہ لوگ جو بُرے بُرے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو اُن لوگوں کے برابر رکھیں گے جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کہ ان سب کا جینا اور مرنا سب یکسان ہو جائے، یہ حکم بُرا لگاتے ہیں۔

کہیں فرمایا کہ نیک کردار اور بد کردار آپس میں ایسے ممتاز ہیں جیسے سونکھا اور اندھا پس ایک دوسرے کے برابر نہیں ہوسکتا:ومایستوی الاعمیٰ والبصیر والّذین اٰمنوا وعملوالصّٰلحٰت ولاالمسیٓء قلیلا مّاتذکرون: اور بینا نابینا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور بدکار باہم برابر نہیں ہوتے تم لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہو۔

کہیں ارشاد فرمایا کہ عبدِ مشرک اور عبدِ غیر مشرک جبکہ دو جداگانہ نوعیں ہیں تو وہ ایک کیسے ہوسکتی ہیں؟ :ضرب اللّٰہ مثلا رّجلافیہ شرکاء متشاکسون ورجلاسلماًلرجل ھل تستویان مثلا: اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص ہے جس میں کئی ساجھی ہیں جن میں باہم ضد اضدی ہے اور ایک اُور شخص ہے کہ پورا ایک ہی شخص کا ہے، کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہے؟

کہیں فرمایا کہ ایک غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا انسان ایک با اختیار آدمی کے برابر کیسے ہوسکتا ہے:ضرب اللّٰہ مثلا عبدامّمملوکا لّایقدر علی شیء ومن رّزقناہ منّارزقاحسناً فھو ینفق منہ سرّا وّجھرا۔ھل یستویان: اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتے ہیں کہ ایک غلام ہے مملوک کہ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، اور

ایک شخص ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے خوب روزی دے رکھی ہے تو وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتا ہے۔ کیا اس قسم کے شخص آپس میں برابر ہو سکتے ہیں؟

کہیں فرمایا کہ ایک اپاہج کسی مستقیم الحال کی برابری کیسے کرسکتا ہے: ضرب اللّٰہ مثلاً رّجلین احدھمااابکم لایقدر علیٰ شی ءوّھو کلّ علیٰ مولاہ اینما یوجّھہ لایأت بخیر،ھل یستوی ھوومن یأمر بالعدل وھوعلیٰ صراط مّستقیم: اور اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان فرماتے ہیں کہ دو شخص ہیں جن میں ایک تو گونگا ہے کوئی کام نہیں کرسکتا اور وہ اپنے مالک پر ایک وبال جان ہے وہ اس کو جہاں بھیجتا ہے کوئی کام درست کر کے نہیں لاتا، کیا یہ شخص اور ایسا شخص باہم برابر ہو سکتے ہیں جو اچھی باتوں کی تعلیم کرتا ہو اور خود ہی معتدل طریقہ پر ہو۔

پھر اس فاصل قرآن نے تشریعی امر بھی فرمایا تو یہ کہ اے بندگانِ الٰہی! جبکہ ان تکوینیات کی طرح سلسلۂ تشریعیات میں دو متضاد چیزوں (حق و باطل) میں فطرۃً آشتی اور یکجہتی ناممکن ہے تو اسی فطرت کا اقتضاء یہ ہے کہ تم اپنے اختیار سے بھی حق اور باطل کو الگ الگ ہی رکھو اور ان میں اس مہلک اختلاط (تشبہ) کو دخل مت دو: ولاتلبسوا الحقّ بالباطل وتکتموا الحقّ وانتم تعلمون: حق کو باطل میں مت ملاؤ اور جانتے بوجھتے حق کو مت چھپاؤ۔

پس قرآن مجید باوجود داعی اتحاد ہونے کے ادیان و اہل ادیان میں تفریق و امتیاز ہی کا حامی ہے۔ ہاں اس کا مطلوب اتحادِ وحدت یہ ہے کہ ساری ملتیں مٹ کر اسلام میں آملیں اور اس طرح اُمتیں نہ رہیں۔ وہ ایسا اتحاد نہیں چاہتا کہ بُرائی اپنی صورت پر قائم رہتے ہوئے نیکی کے ساتھ رَل جائے، ظلمت اپنی رُو سیاہی سمیت نُور میں آکر ملتبس ہو جائے، اور اس طرح نہ حقیقی نیکی رہے نہ بدی، نہ ظلمت رہے نہ نُور، بلکہ کوئی اور تیسری چیز تیار ہو جائے۔ اگر قرآن کریم ایسے اتحاد کو گوارا کرتا جو التباس حق بالباطل سے نمایاں ہو تو وہ یقیناً اسے بھی گوارا کرتا کہ نہ قرآن رہے نہ قرآنی اُمت، نہ اسلام حقیقی کی دعوت رہے نہ اُمت اسلام۔ کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ التباس ہی وہ تاریکی ہے کہ جس میں ہر شئے کا اصلی وجود پہلے چھپتا اور پھر باطل ہو جاتا ہے۔

پس قرآن کریم نے ایک طرف تو متعدد امثلہ سے تلبیس اور تسویۂ حق و باطل کے متعلق اپنی نامرضی ظاہر فرمائی پھر امر اور حکم کے ذریعہ تلبیس کی ممانعت فرمائی اور پھر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ متعدد آیات میں قطع تلبیس کا ایک عملی پروگرام بھی پیش فرمایا جس میں صرف تشبہ ہی نہیں بلکہ بطورِ سدِّ ذرائع ہر اُس حرکت سے رُوکا ہے جو تشبہ تک مُجر ہو، تاکہ

مسلم و کافر میں کوئی صوری یا باطنی اشتراک، کوئی مناسبت اور کوئی مشابہت بھی پیدا نہ ہونے پائے۔

ترکِ موالات:

اس نے حکم دیا کہ کوئی مسلم کسی کافر کے ساتھ موالات و مودّت اور قلبی حُب کا تعلق نہ رکھے۔ کیونکہ جب قلب اقلیم تن کا سلطان ہے تو قلبی تعلقات ہی آخر کار نیت و ارادہ اور افعال پر بھی چھا جائیں گے، اور اس طرح ایک مسلم قلباً وقالباً کفار سے ملتبس اور مشتبہ ہو جائے گا۔ حالانکہ التباس و مشابہت قرآنی مرضیات کے صراحتاً خلاف ہے۔

پس ایک جگہ تو اس نے یہود و نصاریٰ سے ترکِ مولات کا حکم دیا کہ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اَوْلِیَاءَ: اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔

پھر اہل کتاب اور عام اہل کفر سے اور پھر ان لوگوں سے بھی یہ رشتۂ مولات منقطع کر دینے کا حکم دیا جو دین کے مسائل کے ساتھ تمسخر اور استہزاء سے پیش آتے ہیں: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَاءَ: اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے، ان کو اور دوسرے کفار کو دوست مت بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو۔

پھر ایک جگہ فرمایا کہ کافر تو کافر ایک مسلمان تو کسی ایسے آدمی سے بھی رتّی بھر محبت نہیں رکھ سکتا جو اللہ تعالیٰ اور رسول کے برخلاف ہو خواہ کفر کر کے ہو خواہ علانیہ فسق اور ابتداع کا ارتکاب کر کے: لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ تعالیٰ و رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو؟ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ اگر کسی اسلامی دل میں موالاتِ کفار اور محبتِ منکرین کا کوئی شائبہ موجود ہے تو ماننا پڑے گا کہ اسی درجہ میں اسلامی عظمت و محبت کی کمی بھی اس قلب میں جاگزین ہے ورنہ پھر اسلام و کفر کا تضاد ہی باقی نہیں رہ سکتا۔ اسی حقیقت کو سمجھ کر اربابِ حقیقت نے دعویٰ کیا ہے کہ مودّتِ کفار سے ایمان میں فساد آجاتا ہے، بلکہ حضرت سہل ابن عبداللہ تستریؒ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ جس کا ایمان و توحید خالص ہے وہ کسی مبتدع سے بھی اُنس نہیں رکھ سکتا چہ جائیکہ

کفار سے اور وہ بھی مودّت ومحبت کی شکل میں؟اور امام مالکؒ نے اِسی آیت کی معادات اوران سے ترکِ مجالست پر استدلال کیا ہے۔

اگر مسلم قلوب میں سے کفار کی جانب سے یہ شدت وتغلیظ نکل جائے تو ضرور ہے کہ اس کی جگہ موالات ومحبت لے لے گی اور قلبی محبت قائم کرنے کے بعد وہ دن دُور نہیں رہتا کہ یہ مسلم فرد انجامِ کار اُسی گروہ کفر میں جا ملے اور صورت وسیرت سے ان کا ہم آہنگ بن جائے۔

قرآن کریم نے اسی ترک مولات کی آیت میں موالات کا یہ نتیجہ بھی بیان فرمادیا ہے کہ :ومن یتولّھم منکم فانّہ منھم انّ اللّٰہ لایھدی القوم الظّٰلمین:اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا بیشک وہ انہی میں سے ہوگا۔

پھر ترکِ مودت وقطع موالات کے سلسلہ میں ایک مسلم فرد کا اوّلین فرض ہی یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے آیاتِ مذکورہ کے ماتحت اہل کفر سے اپنے قلبی تعلقات کا رشتہ کلیۃً منقطع کردے جس طرح ان آیات کے ماتحت حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے اپنے کافر باپ سے قلبی تعلقات منقطع کر لئے تھے کہ بالآخر بدر میں خود ہی ان کے قاتل بھی بنے،جس طرح اسی تعلیم:شدّت علی الکفّار: کے ماتحت حضرت مصعب ابن عمیرؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر سے قطع مودّت کر کے خود ہی اُحد میں اُسے قتل کیا۔حضرت عمرؓ نے اپنے ماموں عاص ابن ہشام کو بدر میں قتل کیا۔حضرت علیؓ وحضرت حمزہؓ اور حضرت عبید بن حارثؓ نے عتبہ،ولید بن عتبہ اور شیبہ ابن ربیعہ کو بدر میں قتل کیا جو ان حضراتؓ کے قریبی رشتہ دار تھے اور ایسا کر کے اسلامی غیرت اور صلابت فی الدین کی کیسی زبردست مثال قائم فرمادی جو ہمیشہ اُمت کو غیرت وحمیت کی دعوت دیتی رہے گی۔

تبرّی:

پھر قرآن کریم نے اس پر بس نہیں کیا بلکہ حکم دیا کہ اپنی اس ترکِ موالات اور قلبی تنفر کا عام اعلان بھی کردو، تا کہ غیر مسلم تمہارے قلب وقالب میں کوئی طمع نہ رکھ سکیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے رسول ﷺ کی برأت بھی علی الاعلان پکار دی تھی:انّ الّذین فرّقوا دینھم وکانوا شیعا لّست منھم فی شیء:بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

صفائی سے یہ تفریق واضح کر دی گئی کہ :لست منھم:(تم ان میں سے نہیں ہو):لست منھم: کی حقیقت اس کی ضد:انت منھم: سے واضح ہوسکتی ہے۔

یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ دو شخصیتیں واحد نہیں ہوسکتیں۔ زید اور عمرو جب دو ہیں تو ایک نہیں ہوسکتے۔ اس لئے جب یہ کہا جائے کہ میں تجھ سے ہوں اور تُو مجھ سے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ تُو میری نوع سے ہے، میرے اُمور میں شریک ہے، مجھ جیسا ہے اور میں تجھ جیسا ہوں، تیرا شریک اور تیرا ہمنوع ہوں۔

مسلمانوں کے ذات البین اور ان کے باہمی ائتلاف وارتباط کو اسی قسم کے الفاظ میں ظاہر فرمایا ہے کہ :بعضکم مّن بعض (تمہارے بعض تمہارے بعض میں سے ہیں) یعنی یہ سب بعض بعض مل کر ایک ہی نوع مقصود کے دو شریک ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی نسبت فرمایا: انت منّی وانا منک :تُو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ یعنی تیری اور میری ایک بات ہے، ہمارا معاملہ واحد ہے، ایک خاص حقیقت میں ہم متحد ہیں۔

پس جب یوں فرمایا گیا کہ :لست منهم :(تُو ان میں سے نہیں) تو یہ نفی اسی پچھلے اثبات پر وارد ہوگی۔ یعنی تیری اور ان کی ایک بات نہیں، تیرا اور ان کا معاملہ ایک نہیں، تُو اور وہ کسی نوع مقصود کے دو شریک نہیں بلکہ الگ الگ ہیں۔ اسی حقیقت کو حق تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا کہ اے رسول !لست منهم فی شیء یعنی تُو کسی چیز کے اعتبار سے کفار میں سے نہیں، ان کا شریک نہیں، ان کے ساتھ متحد نہیں، تُو جس نوع مقصود کا ایک فرد ہے وہ اُور ہے اور کفار جس نوع کے شرکاء ہیں وہ اُور ہیں۔ اسی لئے سورۂ کافروں میں اس تبری وعلیحدگی کو واضح کردیا گیا۔

:قُلْ يَاأَيُّهَاالْكٰفِرُوْنَ ،لَآاَعْبُدُمَاتَعْبُدُوْنَ،وَلَآاَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآاَعْبُدُ،وَلَآ اَنَا عَابِد مَّاعَبَدْتُّمْ، وَلَآاَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآاَعْبُدُ،لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ:(سورۃ الکفرون)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو، اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے، تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا۔

یہ تبرّی اور برأت ایسی ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی کافر قوم اور اپنے کافر باپ سے فرمائی تھی :واذقال ابراهيم لابيه وقومه انّني براء ممّاتعبدون: اور اُس وقت کو یاد کرو جبکہ ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں اس چیز سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

پس جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ، کفار سے تبرّی کا اعلان کردینا ہے تو ان کے پیرو اور حلقہ بگوش کیوں اسی طریق کے رہروی پر مجبور نہ کئے جائیں گے۔ آخر رسول نے اپنا ہی طریقہ تو اس کے سامنے پیش کیا ہے، جس کی

پیروی کے وہ مدعی بھی ہیں۔

بہر حال قلب اور لسان دونوں کے ذریعہ کفار کا تعلق مسلمین سے منقطع کرادیا گیا، اور یہی دو چیزیں انسان میں اصل ہیں۔ بقول شاعر.....

آدھا آدمی زبان ہے اور آدھا دل
آگے سوائے خون اور کوشت کے اس میں اور کیا باقی رہا

ترکِ معاملات:

پھر شریعت الٰہی نے صرف اتنی ہی مجانبت اور قطعِ اختلاط والتباس پر کفایت نہیں کی بلکہ اس امتیاز وتفریق کو اُور زیادہ یوں نمایاں فرمادیا کہ ان سے معاملات بھی منقطع کرلو۔ اگر اسلام سطوت وصولت اور اس کی حکومت کا علم لہرا رہا ہو، محاکم شرعیہ اور عدالتیں کھلی ہوئی ہوں تو خلافت راشدہ اور حکومت دینیہ کے دستور العمل کے موافق مسلمان.....کفار سے استعانت واستمداد نہ لیں گے، سیاسیات میں ان کو شریک نہ کریں گے اور اشتراک عمل سے حتی الامکان بچیں گے۔ کیونکہ یہ معاملات کی ظاہری شرکت بھی آخر کار وہی موالات وموانست پیدا کردیتی ہے۔ سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی گہری سیاست نے اس پر کافی روشنی ڈال دی۔ ممالک خلافت میں سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کا یہ فرمان شائع کیا گیا تھا کہ:

ذمیوں کے ساتھ مکاتبت کا تعلق مت رکھو کہیں تم میں اور ان میں اس بہانہ سے مودّت نہ پیدا ہوجائے اور ان کو پناہ مت دو اور تم ان کو ذلیل رکھو مگر ہاں ان پر تعدی نہ کرو۔

سیدنا فاروق اعظمؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے اس مکالمہ سے قطع تعلقات و معاملات اور اس کی پنہانی حکمت کا پورا پورا اندازہ ہو سکے گا جس کو امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے مسند میں سند صحیح کے ساتھ روایت فرمایا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ سے کہا کہ میرے یہاں ایک نصرانی کاتب ملازم ہے۔ سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا، خدا تجھے غارت کرے کیا تُو نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا یہ حکم نہیں سنا: کہ یہود ونصاریٰ کو دوست مت بناؤ، کیوں نہ تُو نے کسی مسلمان کو ملازم رکھا؟

میں نے کہا اے امیر المؤمنین! میرے لئے اس کی کتابت ہے اور اس کیلئے اس کا دین ہے (مجھے اس کے دین سے کیا تعلق؟)

سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا میں ان کی تکریم نہیں کروں گا جن کی اللہ تعالیٰ جل شانہ نے توہین کی اور میں ان کو عزت نہ دوں گا جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ذلیل کیا، اور میں اُنہیں مقرب نہ بناؤں گا جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے

دُور کیا ہے۔

اِس پُرمغز مکالمہ سے (جو سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ جیسے بیدار مغز خلیفہ رسالت کی ہدایت پر مشتمل ہے) یہ واضح ہوجاتا ہے کہ:

1..... جب تک کوئی مضطرانہ ضرورت داعی نہ ہو اصل یہی ہے کہ غیر مسلمین سے استغاثہ اور وہ بھی ایسی کہ جس میں ان کی تکریم ہوتی ہو قرین عقل و دین نہیں۔

2..... یہ عذر کسی طرح قابلِ سماعت نہیں کہ ہمیں صرف ان کی خدمات درکار ہیں نہ کہ ان کا مذہب۔ کیونکہ اس تحصیل خدمات کے ذیل میں ان کے ساتھ معیت..... اُس شدت و تغلیظ کو کم یا محو کردے گی جو ایک مسلمان کا اسلامی شعار بتلایا گیا ہے۔ اور یہی قلّت تغلیظ..... بالآخر مداہنت چشم پوشی اور اعراض عن الدین کا مقدمہ لے کر کتنے ہی شرعی منکرات کے نشوونما کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

3..... سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے بعد کوئی شخص ان جیسا تدین نہیں لاسکتا۔ لیکن اگر بالفرض لے بھی آئے تو کوئی وجہ نہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ تو کفار کی خدمات حاصل کرنے کے سے رُوک دیئے جائیں اور اُسے نہ رُوکا جائے۔ مانا کہ ایک شخص پختہ اور راسخ الایمان بھی ہے اور اس اشتراک عمل سے اس میں کوئی تزلزل بھی نہیں آسکتا، لیکن یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایسی ذمہ دار ہستی کا اشتراک عمل عامہ مسلمین کیلئے بڑی استعانت اور زیادہ سے زیادہ اختلاط کا دروازہ کھول دے، عوام اپنے لئے اس طرزِ عمل کو حجت شمار کریں اور اس طرح یہ اختلاط والتباس عام ہوکر ناقابل تدارک مفاسد کا باعث بن جائے۔

4..... جس مخلوق کی اس کے خالق نے تکریم نہ کی اور ان کے لئے عزت کا کوئی شمہ گوارا نہ کیا اس خالق کے پرستاروں کی غیرت وحمیت کے خلاف ہے کہ وہ اس کے دشمنوں کی تکریم کریں۔ وہ جسے پھٹکار دے یہ اسے پیار کریں، ورنہ یہ تو پھر اسلام کے نام سے شرائع الٰہی کی توہین اور خود افعالِ باری ہی کی صریح تکذیب ہوجائے گی (نعوذ باللہ منہ)۔

5..... اسلام میں سیاست محض مقصود نہیں بلکہ محض دین، سیاسی اُلجھنیں محض تحفظ دین کیلئے گوارا کی جاتی ہیں، پس اگر سیاست ہی کا کوئی شعبہ تخریب دین یا مداہنت وحق پوشی کا ذریعہ بننے لگے تو بے دریغ اس کو قطع کرکے دین کی حفاظت کی جائے گی ورنہ درصورت خلاف قلب موضوع اور انقلاب ماہیت لازم آجائے گا، کہ وسیلہ مقصود ہوجائے اور مقصود وسیلہ کے درجہ پر بھی نہ رہے۔

ترکِ مجالست:

پھر اسی تحفظ خود اختیاری اور رفع التباس میں شریعت نے ایک قدم اُور بڑھایا کہ غیر مسلموں کے ساتھ مجالست بھی ترک کر دی جائے۔ اگر ان کے ساتھ نشست و برخاست اور میل جول عام ہو جائے تو رفتہ رفتہ اسی موالات اور مودّت کی تولید کا پھر قوی اندیشہ ہے جس سے مسلمانوں کے مخصوص قومی و مذہبی شعائر التباس کی زد میں آجائیں اور دین ضائع ہو جائے کیونکہ مجالسِ کفر و نفاق کا عام انداز تحقیرِ دین اور استہزاء آیات اللہ کے ساتھ مسلمانوں کو ان کے دین سے بدظن بنانے کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے فرمایا:

:وقدنزّل علیکم فی الکتٰب ان اذاسمعتم اٰیات اللّٰہ یکفر بھا ویستھزء بھا فلا تقعدوامعھم حتّٰی یخوضوا فی حدیث غیرہ:

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس یہ فرمان بھیج چکا ہے کہ جب احکامِ الٰہیہ کے ساتھ استہزاء اور کفر ہوتا ہوا سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو، جب تک کہ وہ اُور کوئی بات شروع نہ کریں۔

نیز جبکہ ایک منافق محض ظاہری میل جول اور زبانی جمع و خرچ کی بناء پر مسلم کہلایا جا سکتا ہے تو کیا ایک مسلم حنیف پر اس ظاہری مشارکت یا مجالست کے سبب کفر و نفاق کے احکام جاری نہیں ہو سکتا؟ قرآن کریم نے خود ہی فیصلہ فرما دیا: انّکم اذامّثلھم: اس حالت میں تم بھی اُن ہی جیسے ہو جاؤ گے۔

اعلانِ بُغض و عداوت:

قلب و قالب کے یہ تمام رشتے منقطع کر دینے کے بعد اب شریعت نے ایک اُور قدم اُٹھایا کہ مسلمین.... اُن اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے اگر کوئی تعلق رکھیں تو وہ عداوت اور بُغض فی اللہ کا تعلق ہونا چاہئے نہ کہ حُب اور اُنس کا۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو وہ سب کے سب اور اُن کا قائد اعظم (شیطان) اپنی انتہائی عداوت کے سبب جہنم کی طرف دھکیل دینا چاہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہیں

:انّ الشّیطٰن لکم عدوّ فاتّخذوہ عدوّا،انّمایدعوا حزبہ لیکونوا من اصحٰب النّار:

یہ شیطان بیشک تمہارا دشمن ہے سو تم اس کو دشمن سمجھتے رہو وہ تو اپنے گروہ کو محض اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے ہو جاویں۔

نیز جبکہ یہ عداوت کسی نفسانی داعیہ سے نہیں بلکہ محض اس لئے قائم ہوئی کہ انہوں نے حق کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو اس کی بناء محض صداقت پر ہوئی اس لئے بے دھڑک اس عداوت کا اعلان بھی کر دو تاکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے

دشمن تم کو اپنی طرف کھینچنے اور ملا لینے سے مایوس ہو جائیں جیسا کہ قوم ابراہیم نے اعلان کیا تھا اور صاف طور پر پکار دیا تھا کہ: کفرنا بکم و بدا بیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء ابداحتّٰی تؤمنوا باللّٰہ وحدہ: ہم تمہارے منکر ہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کیلئے عداوت اور بغض ظاہر ہو گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔

پھر فرمایا کہ اعلانِ عداوت کے بعد خاموش نہ بیٹھ جاؤ بلکہ حسبِ استطاعت سامانِ جنگ کی تیاری بھی جاری رکھو تا کہ یہ عداوت اُس وقت تک مستحکم رہے جب تک وہ کفر سے تائب نہ ہو جائیں۔

:واعدّوالھم مّااستطعتم مّن قوّۃ وّمن رّباط الخیل ترھبون بہ عدوّاللّٰہ و عدوّکم و اٰخرین من دونھم: اور ان کافروں کے لئے جس قدر تم سے ہو سکے ہتھیار سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھو کہ اس کے ذریعہ سے تم رعب جمائے رکھو ان پر جو کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں اور تمہارے دشمن ہیں اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی۔

خلاصہ یہ ہے کہ کفار کے ساتھ مسلمانوں کی عمادگی عداوت پھر اعلانِ عداوت پھر ابقاءِ عداوت کے سبب ان کا خطاب ہی بارگاہِ الٰہی سے: اشدّاء علی الکفّار: نازل ہو گیا اور وہ خدا تعالیٰ کی فوج کے سپاہی بن گیا جن کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے چُن لیا۔ پس مسلم و کافر دو فوجیں ہیں جو ہمیشہ ایک دوسرے کے بالمقابل صف آراء اور جنگ آزما رہی ہیں۔(اسلامی تہذیب و تمدن:ص 61)

حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحبؒ کے فرمودات

(ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر)

شیعوں کو مسلمانوں کی مساجد میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے:

سوال: شیعوں کو مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: شیعوں کو اپنی مساجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے پہلے یہ تو معلوم کریں کہ وہ نماز کے متصل بعد میں کیا پڑھتے ہیں۔ پھر آپ خود فیصلہ کریں۔ چنانچہ شیعہ مصنف ملا باقر مجلسی: عین الحیٰوۃ: کے صفحہ نمبر 599 پر لکھتے ہیں کہ:

ہر نماز کے بعد یہ الفاظ کہنا چاہئے: اے اللہ! ابوبکرؓ پر، عمرؓ پر، عثمانؓ پر، معاویہؓ پر، عائشہؓ پر، حفصہؓ پر، ہندہؓ اور ام الحکمؓ پر لعنت کر۔ (معاذاللّٰہ)

کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کی مسجدوں میں یہ ناپاک لوگ یہ ناپاک کلمے کہیں، اور اس بدگوئی کا نام عبادت رکھیں۔ ان کیلئے مسجد نہیں بلکہ باڑہ چاہئے، جہاں جانوروں پر وہ کیسی آواز نکالیں، کوئی گرفت نہیں ہوتی۔

(عبقات: ج 1: ص 448)

شیعہ سنی اتحاد پر اشکال کا جواب:

سوال: بعض فرنگی تہذیب کے لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کرتے رہے اور انگریزوں کی مخالفت کرتے رہے، حالانکہ انگریز اہل کتاب ہیں اور ہندو نہیں۔اس لئے جنگ ہندو سے چاہئے تھی، نہ کہ انگریز سے؟

جواب: ہندوستان کے عہدِ غلامی میں مسئلہ یہ نہیں تھا کہ ہندوؤں یا انگریزوں میں سے کون اہل کتاب ہے؟ اصل مسئلہ استخلاصِ وطن تھا کہ ملک کو غیر ملکی غاصبوں سے کس طرح آزاد کرایا جائے؟ جو اس ملک کی دولت سمیٹ کر اپنے ملکوں میں لے جا رہے ہیں اور یہاں کے رہنے والوں کو محض بھکاری بنانے پر تُلے ہوئے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں ہندو ہمارے شریکِ وطن تھے اور انگریز اہل کتاب میں شمار ہوتے ہوئے بھی ایک غیر ملکی حکمران تھے جو ہم پر دھوکے اور فریب کے شاطرانہ انداز میں مسلط ہو گئے تھے۔مسلم لیگ جو ہندو دشمنی کی سب سے بڑی مثال تھی، یہ نعرہ تو اس کا بھی نہیں تھا کہ ہندو کی بجائے انگریز ہمارے لئے بہتر ہیں۔انگریز تو بہر حال اس قابل تھا کہ اس ملک سے ان کی حکومت ختم کر دی جائے اور اس تحریک کیلئے جھنڈا خواہ کانگریس کا ہو خواہ مسلم لیگ کا، منزلِ مقصود یہی تھا کہ انگریز کو یہاں سے نکال دیا جائے۔ (عبقات: ج 1: ص 95)

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا اور اُن کے ساتھ بیٹھنا منافقت ہے:

سوال: کیا شیعہ کے ساتھ اتحاد ہو سکتا ہے؟

جواب: شیعہ تین بنیادی عقائد میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔ان میں سے دو باتیں ایسی ہیں جنہیں آپ ان کا ذاتی معاملہ کہہ کر نظر انداز کر سکتے ہیں، لیکن ان کا ایک عقیدہ ایسا ہے جو مسلمانوں اور شیعہ کے درمیان اتحاد میں رکاوٹ ہے۔وہ عقیدہ.....سبّ شیخینؓ ہے۔اس کے علاوہ عقیدۂ تحریف قرآن اور عقیدۂ امامت بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہیں، لیکن ان دونوں عقائد کی موجودگی میں شیعہ کے ساتھ ملکی امن واستحکام کیلئے بطور غیر مسلم کوئی نہ کوئی صورت نکل سکتی ہے، لیکن سبّ شیخینؓ کے عقیدہ کی موجودگی میں شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا، ان کے ساتھ بیٹھنا، کسی معاملہ میں بھی ان کی رعایت کرنا بہت بڑی بے عزتی، منافقت اور کھلا دھوکہ ہے۔

جہاں اصولی اور نظریاتی اختلاف ہو تو اس اختلاف میں مسلمان کے دل میں سوائے ایمان کے کوئی اور چیز سما ہی نہیں سکتی۔اس لئے فروعی اختلاف میں اتحاد ہوا ہے اور ہو سکتا ہے لیکن جہاں نظریاتی اختلاف ہو، کفر اور اسلام کا

اختلاف ہو، وہاں مسلمان تو کٹ سکتا ہے اتحاد نہیں کر سکتا۔ کافر کے کفر پر اتحاد کر لینا اتحاد نہیں بے غیرتی ہے۔

ہاں! قرآن وحدیث اتحاد کی دعوت دیتا ہے مگر اتحاد کا مطلب مداہنت نہیں، اتحاد کا مطلب کتمانِ حق نہیں، اتحاد کا مطلب ضروریاتِ دین کا انکار نہیں، اتحاد کا مطلب صحابہ کرامؓ کی عظمت کا سودا نہیں۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ اہل ایمان کا آپس میں اتحاد ہو، اس لئے ہر مالی جانی قربانی دینے کو تیار ہیں، لیکن ایسا اتحاد..... جس سے عقیدۂ الوہیت وعقیدۂ ختم نبوت ﷺ پر زد پڑتی ہو، ایسا اتحاد جس سے صحابہ کرامؓ کی عظمتوں اور قربانیوں کا انکار ہوتا ہو، ایسا اتحاد جس میں اللہ تعالیٰ جل شانہ، رسول ﷺ، صحابہؓ، قرآن اور تمام دین کے گستاخ کو بھائی کہا جائے، اور ایسا اتحاد جس سے اسلام کا اصلی چہرہ مسخ ہوتا ہو..... ہم ایسے اتحاد پر کروڑوں لعنت کرتے ہیں اور اس کو اتحاد نہیں بلکہ..... ایمان پر ڈاکہ تصور کرتے ہیں۔

اکابرینؒ کا شیعوں کے ساتھ اتحاد کی وضاحت:

چودھویں صدی برصغیر پاک وہند کی بہت اہم صدی گزری ہے، اس میں انگریز سامراج کے خلاف بہت سی تحریکوں نے جنم لیا، ان میں ایسی سیاسی تحریکیں بھی تھیں جو خاص مسلمانوں کی تھی اور سیاسی رہنما انہیں قومی سطح پر اٹھانے کے لئے سنی شیعہ فاصلے کے بغیر آگے بڑھنا چاہتے تھے۔

ان تمام سیاسی تقاضوں، بلکہ مشترکہ سیاسی عمل کے باوجود مقتدر علماء اہلِ سنت..... شیعوں سے ہمیشہ اصولی فاصلے پر رہے اور شیعوں کے مخصوص عقائدِ سبعہ میں سے کسی کو صفِ اسلام میں جگہ نہ دی۔ اگر کسی کو ساتھ ملایا تو محض تالیف قلب کے طور پر کہ شاید حق کا چہرہ ان پر کھل جائے۔ ان کی مذہبی قیادت سے کبھی اسلام کے نام پر سمجھوتہ نہ کیا گیا۔

پھر یہی وہ صدی ہے جس میں ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی حکومت کے زیرِ اثر مسیح موعود اور پھر نبی ہونے کا دعویٰ کیا، یہ جانتے ہوئے کہ قادیانیت انگریزی حکومت کے سیاسی مقاصد پورا کرنے کیلئے سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے، کئی جگہوں پر سنی اور شیعہ دونوں قادیانیت کے خلاف کام کرتے رہے۔ یہ اتحاد اپنے سیاسی مقاصد و برطانوی سامراج کی مخالفت میں ہوا، اس لئے نہیں کہ سنی، شیعوں کو مسلمان سمجھتے تھے۔ سنی مسلمانوں نے کبھی کسی ایسے شخص کو مسلمان تسلیم نہیں کیا جو شیعہ کے عقائدِ سبعہ میں سے کسی ایک عقیدے کا بھی حامل ہو۔

اس پس منظر میں اثنا عشری شیعوں کے بارے میں اہلِ سنت کے ہاں اگر کچھ نرمی آ سکتی تھی تو اسی چودھویں صدی میں، لیکن.....ہم دیکھتے ہیں کہ وقت کے سیاسی تقاضوں اور مفادات کے باوجود اُس صدی کے علمائے حق اُس فیصلے سے بالکل متفق رہے، جو سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ کی زیرنگرانی اُسی وقت کی قومی اسمبلی نے کیا تھا۔شیعہ سنی بھائی بھائی کی آواز.....اسلام کی چودہ صدیوں میں کبھی کسی عالم حق کے ہاں پذیرائی حاصل نہیں کرسکی۔رہے عوام تو انہیں: کالانعام: ہونے کے سبب اس شہادت میں نہیں لایا جاسکتا۔

(عبقات:ج2:ص248)

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا:

کافروں کی دو قسمیں ہیں۔**(1)** کفارِ مجاہرین۔**(2)** کفارِ منافقین۔

کفارِ مجاہرین وہ ہیں جو اپنے آپ کو کھلے طور پر اسلام کا مخالف کہتے ہیں، اور کفارِ منافقین وہ ہیں جو صریح کفریہ عقائد کے باوجود اپنے آپ کو صفِ اسلام سے باہر نہیں کرتے۔

ان دوسری قسم کے کافروں کو کسی مصلحت کیلئے کچھ وقت کیلئے اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس دوران وہ ہمارے حلقوں میں اپنے کفر کی اشاعت نہ کریں۔آنحضرت ﷺ نے بھی کچھ عرصے کیلئے انہیں باہر نہ نکالا، آپ ﷺ سے عرض بھی کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں (ابھی) روک رکھا ہے۔

اس کا مقصد شاید یہ ہو کہ یہ کھلے طور پر کفارِ مجاہرین سے نہ جاملیں، یا عام لوگوں کو اُس وقت صفِ اسلام کچھ بھاری نظر آئے۔اِس وقت ہمیں ان مصالح سے بحث نہیں کہ انہیں کچھ وقت کیلئے اپنے ساتھ کیوں رکھا گیا؟ بتانا صرف یہ ہے کہ کفارِ منافقین کو کبھی کبھار مجاہرین کے مقابلہ میں اپنے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔

کسے پتہ نہیں کہ ہمارے اکابرؒ تحریک ختم نبوت میں علامہ کفایت حسین کو ساتھ لے کر چلے تھے، لیکن یہ بات بھی سب کے سامنے ہے کہ اُس وقت شیعوں کا یہ جارحانہ اندازِ عمل نہ تھا جو خمینی کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد پیدا ہوا، نہ انہوں نے اُس وقت اہلِ سنت والجماعت کے اکثریتی ملک میں فقہ جعفریہ کے کبھی یہ امن سوز اور اشتعال انگیز نعرے لگائے تھے۔اس مرحلے پر پہنچ کر ہر دردمند مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اب ہم انہیں مجاہرین میں کیوں نہ شمار کریں؟ اور مصلحت کا وہ پردہ درمیان سے کیوں نہ ہٹادیں جو پہلے کفارِ مجاہرین اور کفارِ

منافقین میں فرق کرتا تھا؟

پھر یہ بات بھی کسی سے مخفی نہیں کہ ان تحریکوں میں جن میں ہمارے بعض اکابرؒ ان کو ساتھ لے کر چلے اُس اتحاد میں غلبہ ہمیشہ اسلام کا ہوتا تھا، اور اُن شیعوں کو اُن محافل ومجالس میں کبھی ان کفریات کے جہر واعلان کی جرأت نہ تھی جو آج یہ کھلے بندوں کررہے ہیں۔ اُن حالات میں اور ان حالات میں خمینی کا اقتدار اور نفاذِ فقہ جعفریہ کا اعلان حدِ فاصل ہے، جس پر آج ان کا حکم کچھ پہلے سے مختلف ہوگیا ہے۔ (عبقات: ج2: ص 257)

اب شیعہ کو اسلامی تحریکوں میں شامل نہیں کیا جاسکتا:

جب تک ایران میں یہ مذہبی انقلاب نہیں آیا تھا، اہل سنت حضرات ہر قومی تحریک میں شیعوں کو ساتھ لے کر چلتے رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اُس وقت تک لوگوں نے شیعیت کو صرف کتابوں میں پڑھا تھا اور ان میں تقیہ کی اساس پر ہر طرح کی روایات مل جاتی تھیں، یہ معلوم کرنا خاصا مشکل تھا کہ اصل شیعہ مذہب کیا ہے؟ خمینی کے مذہبی انقلاب اور ولایت الفقیہ: کے مذہبی خاکے سے اب شیعیت کھل کر سامنے آگئی ہے۔ اب علماء نے خود دیکھ لیا ہے اور خود ایران جا کر دیکھ لیا ہے کہ شیعیت کی مذہبی دلالتیں عربی نہیں، بلکہ ایرانی ہیں اور اس مذہب کی اساس تو لا پر نہیں بلکہ اوّلینِ اُمت کی عداوت پر ہے۔ اِن حالات میں ہمارا ان کو ساتھ لے کر چلنا مشکل ہوگیا ہے۔ (عبقات: ج1: ص16)

شیعوں کو بھائی کہنے والے علمائے کرام کے لئے لمحۂ فکریہ!

اہل سنت کے عقائد کے مطابق حضرت محمد مہدی جو اس دنیا کے آخری حکمران ہوں گے پیدا ہوں گے، وہ دنیوی اسباب اور تائیدِ ایزدی سے اس مقام پر پہنچے گے۔ وہ کوئی خفیہ مخلوق نہیں جو اچانک آظاہر ہوں گے۔

شیعہ عقیدہ کے مطابق وہ موجود ہیں اور امام غائب ہے اور تمام اثنا عشری ان کے منتظر ہیں، انہوں نے ان کے نام کے: جامع المنتظر: بھی بنا رکھے ہیں۔ اِس وقت شیعہ عقائد کے مطابق وہ کسی غار میں چھپے ہوئے ہیں۔

شیعہ گو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، وہ دوسرے کافروں کی بہ نسبت سنیوں کے زیادہ دشمن ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی تشریف لاکر پہلے سنیوں کا صفایا کریں گے پھر کہیں وہ کافروں سے نمٹیں گے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اہل سنت کو دوسرے عام کفار سے بھی زیادہ بُرے سمجھتے ہیں۔ سو جو سنی مولوی انہیں بھائی بھائی کہتے ہیں یہ بھائی پہلے ان مولیوں پر ہی ہاتھ اُٹھائیں گے۔ چنانچہ شیعہ مصنف ملا باقر مجلسی: حق الیقین: کے صفحہ نمبر 527 جلد نمبر 2 پر لکھتے ہیں کہ:

جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو وہ دوسرے کافروں سے پہلے سنیوں کے علماء سے ابتداء کریں گے اور انہیں اور ان کے علماء کو پہلے قتل کریں گے۔

کیا اب بھی کوئی مسلمان ان پر اعتماد کر سکتا ہے؟؟؟(عبقات :ج 1:ص 446)

قرآن کریم نے منافقین کے ساتھ بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ ﷺ کو پہلے سے ہدایت کر رکھی تھی کہ ظالموں کے ساتھ بیٹھنا نہیں اور نہ انہیں اپنے ساتھ بٹھانا، یہ آپ ﷺ کی شان کے مناسب نہیں:

:وامّا ینسینّک الشّیطٰن فلا تقعد بعد الذّکرٰی مع القوم الظّٰلمین:(انعام:آیت 68)

ترجمہ: اور اگر شیطان تمہیں کسی بھلاوے میں ڈال دے تو یاد آنے کے بعد ایسے لوگوں کے ساتھ آپ نہیں بیٹھنا (ان کو اپنی ہم نشینی میں نہ لا)۔

بلکہ آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے روک دیا گیا خصوصاً جبکہ وہ منافقت کی باتیں کر رہے ہوں۔

:اذا سمعتم اٰیٰت اللّٰہ یکفر بھا و یستھزا بھا فلا تقعدوا معھم حتّٰی یخوضوا فی حدیث غیرہ،انّکم اذا مّثلھم:(سورۃ النساء:آیت 140):

ترجمہ: جب سنو تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر انکار ہوتے اور ہنسی ہوتے تو نہ بیٹھو اُن کے ساتھ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں، نہیں تو تم بھی ان جیسے ہو گے۔(معیار صحابیت :ص 15)

حضور اکرم ﷺ نے منافقین کے ساتھ بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے:

حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہم نشینوں کو بھی ہدایت کر رکھی تھی کہ منافقین کو اپنی صحبت میں نہ آنے دیں، ان کے ساتھ بیٹھنا نہ ہو، یہ منافق ہماری مجلسوں میں بٹھائے جانے کے لائق نہیں۔

:لا تصاحب الا مؤمنا و لا یاکل طعامک الا تقی:(ترمذی:ج2:ص 26):

ترجمہ: تُو نہ بیٹھ مگر صرف مؤمن کے ساتھ، اور تیرے ساتھ مل کر نہ کوئی تیرا کھانا کھائے مگر وہی جو خدا سے ڈرنے والا ہو۔

بلکہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: سیدنا فاروق اعظمؓ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا:لاتجالسوا اھل القدر و لاتفاتحوھم: تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جو تقدیر کے منکر ہیں اور انہیں اپنے ساتھ نہ ملاؤ۔(معیار صحابیت :ص 17)

حضور اکرم ﷺ نے منافقین کے ساتھ کھانے پینے کی ممانعت فرمائی ہے:

حضور اکرم ﷺ نے مؤمنین کو ہدایت دے رکھی تھی کہ وہ منافقین کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے اور ان کے ساتھ مل کر کھانے پینے سے پرہیز کریں، تا کہ دونوں کسی سماجی پیرائے میں مخلوط نہ سمجھے جائیں۔حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہ کہہ رکھا تھا کہ کچھ وقت کیلئے آپ ﷺ ان کے خلاف کاروائی نہ کریں۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

:لاتصاحب الامؤمنا ولایاکل طعامک الاتقی:(ترمذی:ج2:ص 26):

ترجمہ: تم مل جل کر صرف مؤمنوں کے ساتھ رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے ساتھ ہی تمہارا کھانا پینا رہے۔(معیار صحابیت :ص 29)

شیعہ کے ساتھ اتحاد کی کوئی صورت نہیں بنتی:

شیعوں کے ممتاز قانون دان سید وزیر حسین سابق چیف جج چیف کورٹ اودھ نے 5 فروری 1941ء کو گنگا پرشاد میموریل ہال لکھنؤ میں ایک تقریر میں کہا کہ:

اگر ہندوستان کے شیعوں کو ایک الگ نیشن (قوم) نہ کہا جائے تو کم از کم وہ ایک مستقل اور علیحدہ فرقہ ضرور ہیں۔جس کے امتیازی خصوصیات اسے دوسرے مسلمانوں سے بالکل علیحدہ کرتے ہیں۔توحید، اُلوہیت، کلام مجید، رسالت، خلافت، نماز، روزہ، عقد اور تدفین، غرض تمام بنیادی اور فروعی اُمور کی تعبیر میں زبردست اختلاف ہے جو ایک دوسرے کو بالکل علیحدہ کر دیتا ہے، ہماری تاریخ جدا ہے، ہماری روایات جدا ہیں۔

کیا آپ انکار کریں گے کہ ہمارے قانونی مسائل جن کے مرکز پر ہماری زندگی دَور کرتی ہیں علیحدہ نہیں ہے؟ (استفہام انکاری)۔ہمارے قانونِ عقد، قانونِ طلاق اور قانون وراثت کو دیکھئے سب علیحدہ ہیں۔لہٰذا ہمارے اور ان کے درمیان اتحاد کس بنیاد پر ہو سکتا ہے۔(عبقات:ج2:ص 316)

امیر عزیمت حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے فرمودات

شیعہ کے ساتھ اتحاد نہیں ہوسکتا:

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اکابرین نے بھی شیعہ کے ساتھ اتحاد کیا تھا؟

جواب: علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اپنے ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ شیعہ نے اسلام کا مذاق اڑایا ہے، انہوں نے اسلام کے پرخچے اڑائے ہے۔انہوں نے نصِ قطعی کا انکار کیا ہے۔

جب تک شیعہ ابوبکرؓ کو نہیں مانتا میرا بھائی نہیں بن سکتا۔وہ کون سا اسلام ہے جس میں یہ تحریر ہو کہ عائشہ صدیقہؓ بدمعاش عورت ہے۔شیعہ مصنف،شیعہ مجتہد،ملا باقر مجلسی اپنی کتاب جلاء العیون میں لکھتے ہیں عائشہ ملعونہ۔اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو حضرت عمرؓ کی کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مولویو!پیرو!وڈیرو!پڑھ لو،ہمیں شرارتی کہنے والو!اپنے دماغ کا علاج کرواؤ،اگر یہ شیعہ لٹریچر نہیں،تو ہم شرارتی ہیں،اور اگر یہ شیعہ لٹریچر ہے تو مجھے اس کفر کے خلاف یلغار کر لینے دیجئے۔اگر تم میں سکت نہیں رہی تو ہمارا راستہ نہ روکھئے،اگر تمہاری زبانیں کونگ ہوگئی ہے تو ہمیں ترجمانی کر لینے دیجئے،اگر تیرا جگر برداشت نہیں کرتا تو ہمیں میدان میں آنے دیجئے،ہمارا دشمن بن کے راستے میں رکاوٹ مت بنیئے۔ہم دیکھتے ہیں کب تک صدیق اکبرؓ کا دشمن چلتا ہے،تم ایجنٹ نہ بنو نہیں مقابلہ کر سکتے بیٹھ جاؤ،ہم لاکھا احترام کریں گے،ہمیں صحابہؓ کے دشمن کا راستہ روکنے کیلئے چھوڑ دیجئے۔

جب تک شیعہ اس کلمہ کو نہ مانے جو امت مسلمہ کا کلمہ ہے،جب تک شیعہ قرآن کو غیر محرف نہ مانے،جب تک شیعہ صدیق اکبرؓ کی خلافت بلافصل کا قائل نہ بن جائیں،جب تک شیعہ عائشہ صدیقہؓ کی عفت کا قائل نہ بن

جائیں، اُس وقت تک شیعہ الگ ہے سنی الگ ہے، کوئی اتحاد نہیں ہوسکتا۔

ممکن ہے کہ کسی کو مغالطہ ہو جائے کہ جی! اتحاد تو ہوا ہے، سن 53ء میں ہوا، مسئلہ ختم نبوت کیلئے ہوا:

تو کہہ دینا چاہتا ہوں۔ یوں تو اتحاد گاندھی سے بھی ہوا تھا۔ پھر ہندو مسلمان بھائی بھائی ہے؟ میں اُن سے کہہ رہا ہوں جو اکابرین کے حوالے سے بات کرتے ہیں غیر سے نہیں، گاندھی سے اتحاد ہوا یا نہیں ہوا؟ ہوا۔ کانگریس بنی یا نہیں بنی؟ بنی۔ ہوا اتحاد؟ جی ہاں۔ پھر ہندو مسلمان بھائی بن گئے؟ نہیں۔ ہندو کو اب بیٹی دے دی جائے؟ نہیں۔ ہندو مرے تو اب جنازہ پڑھ لیا جائے؟ نہیں۔ ہندو کا ختم شریف پڑھ لیا جائے؟ نہیں۔ کیوں؟ اتحاد تو ہوا ہے، کانگریس تو بنی ہے، جلوس تو ایک ساتھ نکلی ہے، کانفرنسیں بھی اکٹھے تو ہوئے ہے، اسٹیج پہ بھی اکٹھے بیٹھے ہیں لیکن جنازہ تو نہیں پڑھا جائے گا، بیٹی تو نہیں دی جائے گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ اتحاد ہوا ملکی آزادی کیلئے، نہ اس لئے کہ مذہب الگ الگ نہ رہا، بلکہ مذہب الگ الگ تھا اتحاد کسی اُور چیز کے لئے تھا۔

اور پھر تو جو کرو، مسئلہ ختم نبوت کیلئے امیر شریعتؒ نے اتحاد کیا، کیوں کیا؟ اس لئے کہ پھر وہاں کی حکومت کہے گی.... اگر آج قادیانیوں کے بارے میں بات مانتے ہیں تو پھر تم شیعہ کے کفر کا مسئلہ کھڑا کردوں گے، لہٰذا ہم یہ بھی نہیں مانتے۔ اس لئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے شیعوں کو اپنے ساتھ اٹھالیا۔

''الحرب خداعة'' جہاد میں دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔ پیغمبر ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب مجاہد جہاد کے میدان میں کھڑا ہو بیشک دشمن کو دھوکہ دے، اس کو ''دھوکہ باز'' نہیں سمجھا جائے گا، اس کو مجاہد سمجھا جائے گا۔ امیر شریعتؒ جہاد کے میدان میں کھڑے تھے، اس نے حکومتِ وقت کو دھوکہ دیا۔: مطالبانہ دھوکہ: نہ کہ: ملعونہ دھوکہ۔ حکومت کہتی تھی کہ ہم نہیں مانتے کہ قادیانی غیر مسلم ہے، کیوں؟ آج ان کو کہتے ہو کل کسی اور کو کہوں گے۔ امیر شریعت نے جہاد کے میدان میں اس حدیث پر عمل کیا کہ ''نہیں نہیں'' یہ تو ہمارے ساتھ آگئے ہیں، دیکھو! ہم اکٹھے کھڑے ہیں، تاکہ حکومت کا منہ بند ہو جائیں، حکومت کا منہ بند کیا تاکہ اس منزل کو حاصل کریں، پھر وہ منزل حاصل ہوگئی۔

اس منزل کے حصول کے بعد اب شیعیت کو ساتھ ملانا، اور وہ بھی کسی مشترکہ مسئلے کیلئے نہیں، بین الاقوامی مسئلے کیلئے نہیں، بلکہ ایک شہر کی گلی کے لئے.....

ڈوب مرو..... یہی سمجھے ہوا کابرینؒ کے موقف کو۔ ظالمو! اگر کسی بین الاقوامی مسئلے کے حصول کیلئے کوئی اتحاد

کرے تو تم اس کو ایک گلی کے لئے فٹ کرتے ہو؟

دوسری مثال: مختلفۃ القلوب: تھے۔پیغمبرﷺ نے زیادہ پیسے دیئے بنسبت دوسروں کے۔پوچھا گیا آقا کیوں؟فرمایا: تازہ تازہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں زیادہ تعاون کیا جائے گا تو احسان سمجھے گے۔

:مختلفۃ القلوب: تھے۔وقت آیا،ابن خطابؓ نے کہا بند کرو اِن کا وظیفہ،پوچھا گیا عمرؓ! آقا مدنیﷺ دیا کرتے تھے۔فرمایا: اب ضرورت نہیں ہے :مختلفۃ القلوب: کی،اسلام مضبوط ہو گیا۔اب کوئی آتا ہے آئے،نہیں آتا نہ آئے،ضرورت تھی کبھی اب نہیں ہے۔جب ضرورت تھی کیا،اب ضرورت نہیں تو کیوں کیا جائے۔

ہاں اگر پھر بھی کسی بزرگ نے بین الاقوامی مسائل کو سامنے رکھ کر اس حد تک اتفاق کیا ہو کہ آواز ایک اٹھائیں،تو وہ بھی اُو رنوعیت رکھتا ہے۔لیکن یہ اتحاد کہ ایک گلی کیلئے اتحاد ہو،پھر اس کو سربراہ بنالیا جائے،پھر اس کو اپنا قائد کہاں جائے،پھر اس کو سرجی کہاں جائے،پھر اس کو سلام کیا جائے،یہ اتحاد.....نہ کبھی تھا نہ اب ہوسکتا ہے،اس کا تو کوئی جواز نہیں ہے۔

جرنیل اہل سنت حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے فرمودات

مفتی محمودؒ کے دشمن سے اتحاد نہیں تو صحابہؓ کے دشمن سے اتحاد کیوں؟

فرمایا: اب آپ بتلائیں تھوڑا سا سوچیں! جو شخص حضرت مفتی محمود کو گالیاں دیتا ہوں، آپ سچ بتائیں.....مولانا فضل الرحمٰن صاحب اس آدمی کے ساتھ اتحاد کر سکتے ہیں؟ جو شخص حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحبؒ کو گالیاں دیتا ہوں، تو درخواستی خاندان کا کوئی شخص اس کے ساتھ اتحاد کر سکتا ہے؟ جو شخص حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کو گالیاں دیتا ہوں، مولانا عبدالحقؒ کے بیٹے اس کے ساتھ اتحاد کر سکتا ہے؟ جو مودودی کو گالیاں دیتا ہوں، جماعت اسلامی کا کوئی لیڈر اس کے ساتھ اتحاد کر سکتا ہے....؟

تو بھئی بات یہ ہے کہ جتنا کسی کو اپنے باپ سے اپنے استاد سے اپنے بزرگ سے پیار ہے.....ہمیں اس سے کروڑ مرتبہ زیادہ صحابہ کرامؓ سے پیار ہے.....تو بھئی! آدمی اپنے باپ کے دشمن کے ساتھ نہیں بیٹھتا تو صحابہ کرامؓ ہمارے پیر و مرشد ہیں، صحابہؓ ہمارے مقتدا اور پیشوا ہیں، صحابہؓ ہمارے ایمان ہیں.....ہم صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے۔ (افکار اعظم: ص 24)

صلح حدیبیہ اور شیعوں کے ساتھ اتحاد کی حقیقت:

سوال: بعض لوگ شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنے پر یہود مدینہ کے ساتھ میثاق اور صلح حدیبیہ کے واقعات کو بطور حوالہ پیش کرتے ہیں؟

جواب: مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

میں بصد احترام ایسے حضرات سے عرض کرتا ہوں کہ یہود سے معاہدہ کے وقت انہیں مسلمان تسلیم نہیں کیا گیا تھا، اور نہ ہی معاہدہ میں کہیں کوئی یہ شق تھی کہ یہود کے عقائدِ باطلہ کا رد نہیں ہوا کرے گا۔

صلح حدیبیہ میں بھی مشرکین مکہ کے شرک و کفر کو برداشت کرنے پر سمجھوتہ نہیں ہوا ہے، بلکہ یہ معاہدہ باہم جنگ نہ کرنے کا معاہدہ تھا، جبکہ اُس معاہدہ کے باوجود شرک و کفر کا علی الاعلان رَدّ اور معبودانِ باطلہ کی تردید وحی الٰہی کے ذریعہ جاری رہی اور زبانِ نبوت ﷺ سے بھی ہوتی رہی۔

سپاہ صحابہؓ کے قائدین کے بارے میں لب کشائی کرتے ہوئے طعن و تشنیع کے تیر چلانے اور اٹھتے بیٹھتے فرقہ پرست، تخریب کار، دہشت گرد اور انتہاپسندی کے القابات سے قیادت و کارکنان کو نوازنے سے اگر کسی کا دل سکون پاتا ہے تو ہم خوش ہیں، مگر یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم ان الزامات و اتہامات سے خوف زدہ ہو کر اپنی پُرامن جد و جہد کو ترک نہیں کر سکتے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طبقہ حضور اکرم ﷺ کے بعد بارہ شخصیات کو معصوم قرار دے کر انہیں تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے برملا افضل قرار دے، قرآن مجید کو شراب خور خلفاءؓ کی خاطر تبدیل شدہ مانے اور صحابہ کرامؓ و امہات المؤمنینؓ کو تحریراً و تقریراً معاذ اللہ کافر و زندیق قرار دے کر ان پر لعنت و ملامت کو عبادت کا حصہ جانے، اور ہم لوگ اس گروہ و طبقہ کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر: اتحاد بین المسلمین: کے نعرے بلند کر کے امتِ مسلمہ کو دھوکہ دینے کا شرمناک فعل سرانجام دیتے رہیں۔

مجھے حیرت ہے اُن دینی جماعتوں اور لیڈران کی سوچ پر جو اپنی ذات و جماعت اور اپنے اکابرؒ و مشائخ کے بارے میں تو ادنیٰ سی بھی بے ادبی برداشت نہیں کرتے ہیں، حتیٰ کہ اپنی تقریر کے دوران اپنی پسند کے نعرے سے ہٹ کر کسی دوسرے جائز نعرے تک کو برداشت کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں، مگر جب بات اس گروہ و طبقہ کی آتی ہے جو اٹھتے بیٹھتے اصحابؓ رسول پر تبرّا کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہے، تو یہ حضرات نہ صرف ہمیں صبر و برداشت کا درس دیتے ہیں، بلکہ اس طبقہ کو مسلمان بھائی تسلیم کرنے اور اتحاد و اتفاق کا نعرہ بلند کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

میں ان حضرات سے مؤدبانہ طور پر صرف اتنا ہی کہتا ہوں کہ اب آپ کی ایسی نصیحت سے ہم لوگ متاثر ہونے سے قاصر ہیں۔ خدارا! ہمیں ان باتوں سے معاف رکھیں۔ اگر ہمارے اس جواب پر آپ کے قلب و جگر میں غیظ و غضب کی آتش بھڑک اٹھتی ہے تو پھر ہاتھ اٹھا کر اپنے حق میں دعا کریں کہ اے رب العالمین! تو روزِ

محشر ہمارا حشر گستاخانِ صحابہؓ کے ساتھ کرنا، تا کہ ہم وہاں بھی اتحاد و اتفاق کے نعرے بلند کرسکیں، اور سپاہ صحابہؓ والوں کا حشر اُن کے ساتھ کرنا جن کی عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے ساری دنیا سے ناطہ توڑ کر یہ لوگ اپنی جانیں قربان کررہے ہیں۔(میرا جرم کیا ہے؟ ج 1:ص 18)

متحدہ مجلس عمل کا حصہ نہ بننے کی وجہ:

سوال: مولانا! آپ مجلس عمل کی مخالفت کیوں کرتے ہیں جب کہ یہاں اکثریت علمائے دیوبند کی ہے؟

جواب: مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ:

اگر کوئی چھٹا ہوا بدمعاش آپ کے ہاں ڈاکہ ڈال کر کسی متبع سنت و شریعت، اللہ والے کے ہاں پناہ حاصل کرے تو یقیناً آپ بادل نخواستہ اس اللہ والے کے دروازے پر دستک دے کر اپنا مجرم طلب کریں گے، اگر وہ انکار کردے تو آپ ردعمل کا مظاہرہ بھی کریں گے، جبکہ اُس اللہ والے کی ہتک آپ کا جرم نہیں کہا جائے گا۔ ہم تو اپنے دشمن کو طلب کررہے ہیں، لیکن وہ جن علماء کی پناہ میں ہے، یقیناً ان سے دشمن کی حوالگی کا مطالبہ تو کرنا ہی پڑے گا۔

اگر اس دوران بزرگوں کی طبعیت کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو ہم سے گلہ نہیں کرنا چاہئے۔ شریف آدمی کو چاہئے کہ وہ چور اور دشمن کو پناہ ہی نہ دے۔

میں متحدہ مجلس عمل میں شامل کیوں نہیں ہوا:

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت مولانا رفیع عثمانی صاحب مفتی اعظم پاکستان دارالعلوم کراچی کے مہتمم ہیں میں ان کے پاس گیا مجھے کہنے لگے مولانا! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ متحدہ مجلس عمل میں شریک ہو جائیں، علماء کے دست و بازو بن جائیں، آپ کی ہر مدرسہ میں مخالفت ہو رہی ہے، آپ پر پابندیاں لگ رہی ہے، آپ کیوں متحدہ مجلس عمل میں داخل نہیں ہوتے؟ میں نے کہا حضرت! میری ایک مجبوری ہے، وہ یہ کہ متحدہ مجلس عمل میں ایک جماعت ایسی موجود ہے ہم اس جماعت کی موجودگی میں متحدہ مجلس عمل کا حصہ نہیں بنتے۔

میں نے کہا، حضرت! ہم نے جانیں دی ہیں، ہم نے جیلیں کاٹی ہیں، ہم نے پھندے چھوم کر اپنے گلے میں ڈالے ہیں، ہم نے بچوں کو یتیم کروائے ہیں، ہم نے بیویوں کو بیواہ کروائے ہیں، ہم نے ہزاروں لاشیں اس مشن پر قبروں میں اتارے ہیں۔ اگر آج میں متحدہ مجلس عمل میں داخل ہو کر اس کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں.....اس کا مطلب یہ ہوا کہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ غلط کہتے تھے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ اور مولانا ایثار القاسمی

شہیدؒ غلط کہتے تھے،اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری شہادتیں غلط ہوئیں، ہماری جیلیں ،ہمارا موقف اور ہمارا نظریہ غلط تھا۔

جب میں نے یہ بات کہی تو مفتی اعظم پاکستان نے فرمایا:مولانا....! میں اب سمجھا ہوں آپ کی مجبوری کو.....اور میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ ساری دنیا وہاں چلی جائیں ان کی مرضی لیکن آپ وہاں.....متحدہ مجلس عمل میں نہ جائیں۔(افکار اعظم:ص 22)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور شیعہ سنی اتحاد.....ایک حقیقت

آج کل یہ بات بڑی زُور وشور سے کہی جارہی ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے بھی تو شیعوں کے ساتھ ختم نبوت کے معاملے پر اتحاد کیا تھا؟

میرے محترم قارئین کرام!:

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا شیعوں کے ساتھ اتحاد اور پھر آخری عمر میں اس سے رجوع تاریخ کے آئینے میں ملاحظہ کرنے سے قبل ایک ضروری وضاحت ملاحظہ فرمائیں تا کہ آگے چل کر بات کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ اپنی کتاب: ارشاد الشیعہ: کے صفحہ 19 پر رقمطراز ہیں، اس سوال کے جواب میں کہ علماء نے شیعہ کو کافر کہنے میں تأمل اور مداہنت کیوں کی؟ اس کی متعدد وجوہ ہیں:

1.....متقدمین اور متأخرین کی اصطلاح لفظ شیعہ کے بارے میں جدا جدا ہونے کی وجہ سے۔

2.....شیعہ کی کتابوں کا عدم مطالعہ اور ان تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے۔

3.....شیعہ کے نزدیک ان کے دین کے دس حصوں میں نو حصے تقیہ میں مضمر ہیں، اس وجہ سے۔

جہاں تک تعلق امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ختم نبوت کے معاملہ پر شیعوں کے ساتھ اتحاد کا ہے تو اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بہت بڑے خطیب اور علمائے اہل حق میں سے تھے، لیکن..... یہ اصول اہل سنت والجماعت کا بہر حال مقدم ہے کہ معصوم عن الخطاء صرف حضرات انبیاء کرام کی جماعت ہے اور محفوظ عن الخطاء صحابہ کرامؓ کی جماعت ہے، لہذا امیر شریعتؒ سے اجتہادی خطاء ہوئی، وجہ اس کی وہی ہے جس کو شیخ

الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحبؒ نے اپنی کتاب: ارشاد الشیعہ: کے صفحہ 19 پر لکھی ہے۔ جو ابھی آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا، ورنہ امیر شریعتؒ کا تعلق اُن علماء حقہ میں سے ہے جنہیں انگریز کے کالے قانون کے خلاف بغاوت کے جرم میں جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ڈالا گیا، انگریز اُوران کے حواریوں کا ظلم وتشدد حضرت امیر شریعتؒ کے حوصلوں کو پست نہ کر سکا اور حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے حضرت امیر شریعتؒ کی بے مثال قربانیاں تھیں جن کی بناء پر محدث العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کاشمیریؒ نے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے شیرانوالہ گیٹ لاہور کے عظیم الشان جلسہ میں درجنوں اکابر علماء کی موجودگی میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا لقب دیا، لیکن.... شیعوں کے کفریہ عقائد ونظریات سے حضرت امیر شریعت کا: من کل الوجوہ: مطلع نہ ہونا ان کی شخصیت میں عیب کا باعث نہیں ہے۔

حضرت امیر شریعتؒ کا شیعوں کے ساتھ اتحاد کے نظریہ سے رجوع:

حضرت مولانا ارشاد احمد دیوبندی دامت برکاتہم حضرت امیر شریعتؒ کے سفر وحضر کے ساتھی ہیں، پنجاب اور سندھ کی اکثر جیلیں حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ کاٹیں اور مجلس احرار اسلام میں حضرت امیر شریعتؒ کے ساتھ تحریک ختم نبوت میں بھرپور کردار ادا کیا۔

مولانا ارشاد احمد صاحب ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ 1953 کی تحریک ختم نبوت میں: مجلس احرار اسلام: کا بڑا کردار ہے، ختم نبوت ﷺ کی تحریک میں اس جماعت نے ہمیشہ ہراوّل دستے کا ثبوت پیش کیا ہے، اگر چہ یہ تحریک بظاہر ناکام ہوگئی تھی لیکن حوصلے نہیں ٹوٹے تھے۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے پاس پیغام بھیجا کہ شاہ جی! میں نے استخارہ کیا ہے کہ.....تحریک کی ناکامی کی وجہ شیعوں کے ساتھ اتحاد ہے....وگرنہ تاریخ گواہ ہے کہ کبھی مجلس احرار اسلام کی کوئی تحریک ناکام نہیں ہوئی۔

شاہ جی نے پیغام لانے والے قاصد سے فرمایا کہ میرا اسلام کہنا اور حضرت صاحبؒ کو میری طرف سے عرض کرنا کہ میں نے ہر مسلمان کے دل میں ایٹم بم رکھ دیا ہے وقت آنے پر یہ پھٹ جائے گا اور مرزائیت اپنی موت آپ مرجائے گی۔ باقی شیعہ کے ساتھ اتحاد.....تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ میں خنزیر کا شکار کرنے نکلا تو جاتے ہوئے کتوں کو بھی ساتھ لے گیا۔

اس ساری گفتگو کے دوران میں، امیر شریعتؒ کے ساتھ موجود رہا، میں نے عرض کیا کہ شاہ جی! آپ کتے اور خنزیر کا تعین نہیں کر سکے، آپ نے مرزئیوں کو خنزیر کہا ہے اور شیعوں کو کتا، حالانکہ ایسی بات نہیں ہے، شیعہ تو مرازئیوں سے بڑا کافر ہے۔ مرزائی ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہے اور وہ حضور ﷺ کے بعد ایک کو نبی مانتا ہے، وہ آپ کی نظر میں اتنا بڑا کافر ہے کہ آپ اُسے خنزیر کہتے ہیں اور شیعہ، نبی کریم ﷺ کے بعد بارہ آئمہ کو معصوم اور مفترض الطاعۃ مانتا ہے وہ آپ کی نظر میں مرزائی کے مقابلے میں چھوٹا کافر ہے..؟ قادیانی، ایک کو نبی مان کر بڑا کافر اور شیعہ 12 کو مان کر چھوٹا کافر کیوں....؟ میری اس بات کو سننے کے بعد حضرت نے مجھے حکماً فرمایا کہ: چوکہرا میں جا کر مناظر اسلام سید احمد شاہ صاحب کے ہاں شیعیت پر مناظرہ پڑھوں اور مستقبل میں اس فتنہ کے خلاف کام کرنا ہے۔

حضرت مولانا ارشاد صاحب کی گفتگو سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت امیر شریعتؒ کتنی عظیم شخصیت کے مالک تھے کہ حق بات کے واضح ہونے پر اس کے قبول کرنے میں ذرا بھر بھی تأمل نہیں کیا۔ فوراً اپنے موقف سے رجوع کرتے ہوئے مولانا ارشاد صاحب کو حکم دے دیا کہ آپ نے شیعیت کے خلاف کام کرنا ہے۔

نیز اس گفتگو سے اُن احباب کو بھی سبق حاصل کر لینا چاہئے کہ جو اپنے آپ کو سیاست مدنی کے ترجمان کہتے نہیں تھکتے۔ حضرت مدنی صاحبؒ کی سوچ تو یہ ہے کہ مجلس احرار اسلام کی 1953ء میں ناکامی کا سب سے بڑا سبب شیعوں کے ساتھ اتحاد ہے۔ آج سیاست مدنی کے نام نہاد ترجمان کس حیثیت سے شیعوں کے ساتھ اتحاد کر کے قرآن وسنت کے نفاذ کی بات کرتے ہیں.....؟؟؟

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی حق گوئی اور حق پسندی:

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ خلیفۂ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ اپنی معرکۃ الآراء کتاب: کشف خارجیت: کے صفحہ 106 پر رقمطراز ہیں:

جناب والد صاحب (مولانا کرم الدین دبیرؒ) نے ایک دفعہ خود بیان کیا تھا کہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں انجمن شباب المسلمین کا جلسہ تھا، جس میں میری تقریر بھی تھی اور امیر شریعتؒ کی تقریر بھی تھی، جلسہ کے منتظمین نے میری تقریر کا اعلان کیا تو میں نے کہا کہ میری تقریر کے بعد متصل مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تقریر نہ رکھیں، ممکن ہے کہ وہ میری تقریر سے اختلاف کریں، لیکن منتظمین نے میری تقریر کے بعد ہی بخاری صاحبؒ کی تقریر رکھ دی، میں نے تقریر شروع کی تو بخاری صاحبؒ اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صاحبؒ دونوں میری تقریر میں آ کر بیٹھ گئے، میں نے شیعیت کی

تردید کی اوران کی کتابوں سے ان کے باطل عقائد بیان کئے ۔میری تقریر کے بعد بخاری صاحبؒ اسٹیج پر آئے تو کہا کہ میں نے مولوی کرم الدین صاحب کی تقریر سنی ہے، جب وہ شیعوں کے عقائد بیان کررہے تھے تو میں یہ سمجھتا تھا کہ میرے سینہ پر کوئی ہتھوڑے مار رہا ہے کہ تُو.....اُن شیعوں کو ساتھ ملاتا ہے.....جن کے ایسے ایسے عقائد ہیں۔

میرے محترم قارئین کرام!

اب آپ دیانتداری کے ساتھ فیصلہ کریں کہ امیر شریعتؒ کے الفاظ کہ.....میرے سینہ پر کوئی ہتھوڑے مار رہا ہے ...الخ ۔کیا یہ شیعہ سنی اتحاد کے نظریہ سے رجوع پر دلالت نہیں؟ کیا یہ شیعوں کے ساتھ کئے جانے والے اتحاد پر ندامت کا اظہار نہیں ؟اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر امیر شریعتؒ کے اس عمل سے دلیل پکڑنا کہاں کی دانشمندی ہے....؟

خنزیر اور کتے کی مثال.....تحقیق کے آئینہ میں:

جب بھی شیعہ سنی اتحاد کے شرعی اور غیر شرعی کا سوال اٹھتا ہے تو فوراً خنزیر اور کتے کی مثال بیان کر کے اس سوال کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں، اور حضرت امیر شریعتؒ کے اس قول کو دلیل بنایا جاتا ہے۔جس میں حضرت امیر شریعتؒ فرماتے ہیں کہ میں.....خنزیر کے شکار کو نکلا تھا تو اِن کتوں کو بھی ساتھ ملالیا۔

نوٹ: امیر شریعتؒ اپنے اس قول سے رجوع فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ نے اُوپر ملاحظہ فرمالیا ہے۔

محترم قارئین کرام!

سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھیں کہ خنزیر کے شکار کیلئے کس کتے کی ضرورت ہوتی ہے؟ کیونکہ کلب (کتے) کی دو قسمیں ہیں۔کلب معلّم ۔کلب غیر معلّم ۔جبکہ شکار کیلئے: کلب معلّم: کا ہونا ضروری ہے۔دیکھئے ھدایہ: جلدنمبر 4: صفحہ نمبر 506۔

اب ذرا انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کہ کیا شیعہ: کلب معلّم : ہے؟ کیا: کلب معلّم : کی تعریف اہل تشیع پر صادق آتی ہے؟ بقول شیعہ سنی اتحاد کے حامیوں کے اگر واقعی شیعہ: کلب معلّم ہے تو پھر ذرا آزما کر دیکھیں، کیا شیعہ آپ کے کہنے پر اپنے عقیدۂ امامت جو حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف پُرفریب بغاوت ہے، سے رجوع کرنے کو تیار ہے؟ کیا شیعہ اپنے اجماعی عقیدے تحریف قرآن سے بیزاری کا اظہار کرنے کو تیار ہے؟ کیا شیعہ اپنے اذان سے: علی ولی اللّٰہ، ووصی رسول اللّٰہ وخلیفتہ بلافصل: کے کفریہ الفاظ حذف کرنے کو تیار ہے؟ کیا شیعہ اصحابؓ رسول ﷺ اور ازواج مطہراتؓ پر تبرا بازی سے بھرپور کتب کو جلانے اور ان کے مصنفین کو کافر کہنے

کیلئے تیار ہے؟اگر شیعہ یہ سب باتیں آپ کی ماننے کیلئے تیارنہیں تو پھر یہ: کلب معلّم: کیسے بن گئے....؟؟؟

جب: کلب معلّم :نہیں تو پھر اسلامی نظام کے نفاذ کا نعرہ لگا کر ختم نبوت کے بدترین منکروں، اصحابؓ رسول ﷺ کے دشمن، شیعوں کے ساتھ اتحاد جو قرآن وسنت اور اکابر علمائے حق کے فتاوی جات کی روشنی میں مکمل طور پر غیر شرعی ہے۔ان کو خنزیر اور کتے والی مثال کے ساتھ تشبیہ دینا کہاں کی دانشمندی اور دین کی خدمت ہے....؟

اپنی اداؤں پہ خود ہی غور کرو ذرا!
عرض کیا اگر ہم نے تو شکایت ہوگی

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کا فعل شرعی حجت نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھایا ہے اور اس بارے میں مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کا فعل بطور دلیل پیش کرتا ہے، کہ مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ نے بانی پاکستان محمد علی جناح کا جنازہ پڑھایا تھا جو کہ ایک شیعہ تھا۔اور جس شخص کا زید کہتا ہے کہ میں نے جنازہ پڑھایا ہے اس کا اور محمد علی جناح کا عقیدہ ایک ہے،تو اگر محمد علی جناح کا جنازہ پڑھانے سے مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ پر کوئی جرم از روئے شریعت عائد نہیں ہوتا تو مجھ پر بھی کوئی جرم نہیں۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کے فعل سے دلیل پکڑنا صحیح ہے یا نہیں؟اور زید کا شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھانا از روئے شریعت جرم ہے یا نہیں؟ کیا اس قسم کے جرم سے زید کی امامت میں کوئی فرق آتا ہے،اگر زید کسی مسجد کا امام ہو تو اس کی اقتداء میں نماز کیسی ہے؟

جواب: موجودہ وقت میں پاکستان کے شیعہ صحابہ کرامؓ کے سب (گالی دینے) کو حلال موجب ثواب سمجھتے ہیں،اس لئے یہ اسلام سے خارج،ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں،پیش امام مذکور دینی غیرت سے محروم ہے،ایسے شخص کی امامت جائز نہیں،اسے معزول کر دینا واجب ہے۔حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کے فعل سے استدلال صحیح نہیں ہے وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہے،ان کا فعل شرعی حجت نہیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج3:ص66)

میرے محترم قارئین کرام!

امیر شریعتؒ کے موقف کو دلائل سے مزین ملاحظہ کرنے کے باوجود اگر کسی کا پھر بھی شرح صدر نہیں ہوتا تو پھر ہم اسے وہی جواب دیں گے جو امام انقلاب حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ نے اپنے فتوی میں دیا کہ.....امیر شریعت

کے فعل سے استدلال صحیح نہیں، وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہے، ان کا فعل کوئی شرعی حجت نہیں۔

اب جس کے جی میں آئے وہ لے اس سے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سرِ عام رکھ دیا ہے

وقاص حسن خان صاحب کا فرمان

(فاضل:مدینہ یونیورسٹی)

شیعوں کو اسلامی اتحادوں میں شامل کرنا افسوسناک المیہ ہے:

آج اس پُرفتن دور میں اُمت مسلمہ کیلئے افسوسناک المیہ یہ ہے کہ وہ فتنہ جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے علیؓ! میری اُمت میں ایک گروہ ہوگا جو اہل بیتؓ کی محبت کا دعویٰ کرے گا، صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع اُن کی علامت ہوگی، اُن کو رافضہ کہا جائے گا، اُن سے جنگ کرنا، کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔

اور اسی فتنہ کے متعلق دوسری حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھے چُن لیا اور میرے لئے میرے اصحاب، میرے انصار، میرے قرابت داروں کو منتخب کیا اور عنقریب ایک قوم آئے گی جو اِن (صحابہ کرامؓ) کو گالی دے گی اور ان میں نقص نکالے گی، پس تم نہ اُن کے ساتھ بیٹھنا، نہ اُن کے ساتھ پینا، نہ اُن کے ساتھ کھانا اور نہ اُن سے نکاح کے معاملات کرنا۔

آج اس مکار اور موذی فتنے کو اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے دینی جماعتوں کے بنائے جانے والے اتحاد میں شامل کر کے جہاں قرآن وسنت کے واضح احکامات کی خلاف ورزی کی جارہی ہے وہیں پر علمائے حق کی اس فتنہ کے خلاف شبانہ روز کاوشوں کو بھی ضائع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اے کاش.....!

اپنے آپ کو علمائے حق کے جانشین کہنے والے ذی وقار علمائے کرام اس بات کو بھی سوچتے کہ جن علمائے کرام کے ہم اپنے آپ کو جانشین کہتے نہیں تھکتے وہ علماء تو قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت دلوانے کیلئے صرف اس بناء پر محنت کرتے رہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا اور مرزا قادیانی ملعون کو نبی مانا۔

اے ذی وقار علمائے کرام!

کیا آپ کے پاس اس سوال کا جواب ہے کہ قادیانیوں نے تو صرف ایک مرزا قادیانی کو نبی مانا تو وہ بدترین کافر ٹھہرے، ان کے ساتھ اُٹھنا، بیٹھنا، ان کے ساتھ اتحاد کو تو کفر کہا جائے اور گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دُکھانے کا سبب کہا جائے۔ کیا شیعوں کا عقیدۂ امامت، ختم نبوت کا بدترین انکار نہیں ہے.....؟ قادیانیوں نے تو صرف ایک شخص کو نبی مانا، جبکہ شیعوں نے عقیدۂ امامت کی آڑ میں بارہ اماموں کو نبی کا درجہ دیا، بلکہ اپنے ائمہ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھنے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگر قادیانیوں کے ساتھ اتحاد کرنا گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دکھانے کا سبب ہے تو شیعوں کے ساتھ اتحاد کرنا گنبدِ خضریٰ میں دلِ مصطفیٰ ﷺ کو دکھانے کا سبب کیوں نہیں ہے.....؟؟؟

میرے محترم اور قابل قدر علمائے کرام!

میں دین کا ادنیٰ رضا کار ہونے کی حیثیت سے آپ کی توجہ محدّث اعظم برصغیر حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ کی مایہ ناز تصنیف: تفہیمات الٰھیہ: کی طرف دلوانا چاہتا ہوں، جس میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ:

مجھے نیند کی حالت میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں شیعوں کو کیا سمجھوں؟ آقائے مدنی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ان کے عقیدۂ امامت کا مطالعہ کرو۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جب میں نے شیعوں کے عقیدۂ امامت کا مطالعہ کیا تو میں اِس نتیجے پر پہنچا کہ شیعہ ختم نبوت کے قائل نہیں بلکہ بدترین منکر ہیں۔

ختم نبوت کیلئے قادیانیت کے خلاف پُرجوش تقریر کرنے والے اور دارالعلوم دیوبند کے نام پر بڑی بڑی خدماتِ دیوبند کانفرنسیں کرنے والے ذی وقار علمائے کرام! دارالعلوم دیوبند کا شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کے اجلاس میں کیا جانے والا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں اور دیانت داری کے ساتھ فیصلہ دیں کہ علمائے دیوبند سے فکری ونظریاتی طور پر بغاوت کس نے کی.....؟؟؟

29 اکتوبر 1986 کو دارالعلوم دیوبند میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی اور تحفظ ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کا

اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولا منظور احمد نعمانی صاحبؒ نے ایک تجویز پیش کی جو بحث وتمحیص کے بعد منظور کر لی گئی۔ ہم اُس تجویز کا متن دار العلوم دیوبند کے ترجمان: ماہنامہ دار العلوم دیوبند: جنوری 1987ء: سے بلا تبصرہ نقل کر رہے ہیں:

شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق علمائے دیوبند کا فیصلہ

یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ شیعہ اثنا عشری مسلک کا جو فی زمانہ: دنیا کے شیعوں کی اکثریت کا مسلک ہے اور ایران میں اسی مسلک کے ذریعے ماضی قریب میں ایک انقلاب برپا ہوا، جس کو اسلامی انقلاب کہہ کر عالمِ اسلام کو ایک زبردست دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ اس مسلک کا ایک بنیادی عقیدہ، عقیدۂ ختم نبوت کا انکار ہے۔ اسی بنا پر حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے صراحت کے ساتھ ان کی تکفیر کی ہے۔

لہٰذا یہ اجلاس تحفظ ختم نبوت اعلان کرتا ہے کہ یہ مسلک موجبِ کفر اور ختم نبوت کے خلاف پُرفریب بغاوت ہے۔ نیز یہ اجلاس تمام اہل علم سے اس فتنہ کے خلاف سرگرم ہونے کی اپیل کرتا ہے۔ (حرمین کی پکار :ص 33)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ صاحب کا فرمان

(امیر خدام اہل سنت پاکستان)

عربی دینی مدارس کے سنی شیعہ طلبہ کا اتحادی فتنہ:

ماہِ اپریل کے ہی گذشتہ ہفتہ میں ایک خط: ناظم اتحاد طلباء مدارس عربیہ لاہور: کی طرف سے موصول ہوا، جس میں ہمارے مدرسہ اظہار الاسلام کے طلباء کو بھی سنی شیعہ مدارس کے طلباء کی متحدہ تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ اور اس میں یہ اطلاع بھی تھی کہ قریباً تین سو عربی مدارس کو چھٹیاں ارسال کر دی گئی ہیں، نیز ایک وفد اس اتحاد کیلئے عنقریب دورہ کرنے والا ہے۔

چونکہ ہمارے نزدیک اس قسم کا سنی شیعہ اتحاد دینی مدارس کے طلباء کیلئے انجامِ کار بہت خطرناک ہے، کیونکہ اب تک تو سبائیت کے جراثیم سے اہل سنت کے دینی مدارس محفوظ رہے ہیں، اکابر علمائے اہل سنت نے ہمیشہ فتنہ روافض سے تحفظ کیلئے بڑی محنتیں کی ہے۔ لیکن افسوس آج دینی مدارس کے طلباء کو بھی تحفظِ ناموسِ صحابہؓ کی طرف کم توجہ ہے :(الا ماشاء اللّٰہ: اور اسی ذہن کی وہ کمزوری ہے جو شیعیت اور سبائیت کے ساتھ بھی اتحاد کی دعوت دے رہی ہے۔

اِس پُرفتن دور میں اتحاد اتحاد کا نعرہ بلند ہے جس کی وجہ سے اتحاد کی مخالفت کرنے والا ہدفِ طعن بنایا جاتا ہے، لیکن قابلِ فکر امر یہ ہے کہ کیا شہد اور زہر کا، مرض اور صحت کا، اور حُبّ اور بُغض کا اتحاد بھی کارگر ہوسکتا ہے؟ جس طرح سیلاب کی روک تھام کیلئے سیلاب میں ڈبونے والوں کو اور آگ سے بچاؤ کیلئے آگ میں جھونکنے والوں کو شریکِ کار اور معاون نہیں بنایا جاسکتا اسی طرح منکرینِ سنت اور منکرینِ صحابہؓ کو بھی اِن خالص دینی مدارس کی تنظیم واتحاد میں شریکِ کار نہیں بنایا جانا چاہئے جو کہ سنت اور صحابہ کرامؓ کے شرعی مقام کی تعلیم وحفاظت کیلئے قائم کئے گئے ہیں اور معمولی مشکلات وموانع کو اضطراری صورتوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا جن میں بقدرِ ضرورت حرام کا استعمال مباح ہوجاتا ہے۔ طلباء کیلئے سفری سہولتیں حاصل کرنا اتنی اہمیت نہیں رکھتا کہ اس کی وجہ سے اہل سنت کے دینی مدارس کو ایک نئے ابتلاء میں ڈال دیا جائے اور ایسا کرنے سے سنیت اور شیعیت کی امتیازی حدود ہی ختم ہوجائیں گی۔

اگر تنظیم واتحاد کی بنیاد صرف طلباء کی برادری کو بنایا جائے قطع نظر بنیادی عقائد کے تو پھر اس متحدہ تنظیم میں مرزائی طلباء کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے، اور عیسائی طلباء کو بھی، کیونکہ ان کے بھی اپنے اپنے مذہبی ادارے قائم ہیں، آخر یہ سلسلہ کہاں تک جائے گا....؟؟؟

دینی مدارس عربیہ کو سرکاری کالجوں اور سکولوں پر قیاس نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ اُن کا مقصد محض دُنیوی مال وجاہ کا حصول ہوتا ہے، اور دینی مدارس کا مقصدِ قیام تحفظِ دینِ حق ہے جس کیلئے بسا اوقات مال وجاہ کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

ہم سب اہل سنت والجماعت اگر حسبِ ذیل ارشادِ نبوی ﷺ کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیں تو بہ نصرت خداوندی مذہب اہل سنت محفوظ ومستحکم ہوجائے گی۔

:اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لاتتّخذوھم غرضا من بعدی،من احبّھم فبحبّی احبّھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، اُن کو میرے بعد ملامت کا نشانہ نہ بنانا، جو اُن سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ہی محبت کرے گا اور جو اُن سے بُغض رکھے گا وہ میرے ساتھ بُغض کی وجہ سے ہی اُن سے بغض رکھے گا۔ (اتحادی فتنہ: ص3)

ہم اس اتحاد کے خلاف ہیں جس میں شیعہ مدارس کے طلباء بھی شامل ہوں:

﴿نقل جوابی مکتوب بخدمت ناظم صاحب﴾

ناظم اتحادِ طلبۂ مدارس دینہ عربیہ لاہور کے خط کے جواب میں جو خط یہاں سے ارسال کیا گیا تھا وہ یہ ہے:

:السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ: آپ کا خط مدرسہ اظہار الاسلام کے طلباء کے نام موصول ہوا جس میں آپ نے یہ اطلاع دی ہے کہ بتاریخ 13 اپریل جامعہ مدنیہ لاہور میں مختلف مکاتیبِ فکر کے عربی مدارس کے طلباء کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں بریلوی، اہل حدیث، اہل تشیع اور دیوبندی مدارس کے نمائندے شامل ہوئے اور اس اجلاس میں: اتحادِ طلبۂ مدارسِ دینیہ عربیہ: کے نام سے ایک تنظیم بھی قائم کر دی گئی، اور سردست اس اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ جس طرح اسکولوں اور کالجوں کے طلباء کو سفری مراعات دی گئی ہیں، اسی طرح دینی مدارس کو بھی دی جائیں۔ آپ نے ہمارے مدرسہ کے طلباء کو بھی اپنی فہرست بھیجنے کیلئے کہا ہے اور یہ کہ آپ کا ایک وفد صوبہ میں اس مقصد کیلئے دورہ کرنے والا ہے۔ لیکن ہم اس اتحاد کے خلاف ہیں جس میں شیعہ مدارس کے طلباء بھی شامل ہوں کیونکہ:

1.....سنی اور شیعہ کا اختلاف صرف مکاتبِ فکر کا فروعی اختلاف نہیں بلکہ یہ ایک بنیادی دینی اختلاف ہے۔ معلوم نہیں آپ خود سنی ہیں یا شیعہ یا نہ سنی اور نہ شیعہ، کیونکہ آپ نے مختلف مکاتبِ فکر کی تفصیل میں سنی یا اہل سنت کا نام نہیں لکھا صرف دیوبندی بریلوی کے نام لکھے ہیں حالانکہ دیوبندی اور بریلوی کی نسبتیں دیوبند اور بریلی کے دینی مدارس کی بناء پر ہیں جو مذہب اہل سنت والجماعت کے دو مختلف مکتب فکر ہیں۔ آپ کو شیعوں کے مقابلہ میں اہل سنت کا نام لکھنا چاہئے تھا جس کو آپ نے ناواقفیت وغیرہ کی بناپر بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

2.....سنی مدارسِ دینیہ اور شیعہ مدارس کے طلبہ کے عدمِ اتحاد کی وجوہ حسبِ ذیل ہیں:

الف..... شیعہ مذہب کی بنیاد عقیدۂ امامت پر ہے اور منصبِ امامت اُن کے نزدیک منصبِ نبوت سے افضل ہے، اسی لئے وہ حضرت علیؓ سے لے کر امامِ غائب امام مہدی تک بارہ اماموں کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ وغیرہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں۔ اور اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام کو اُس وقت تک نبوت نہیں ملی، جب تک کہ انہوں نے ان ائمہ کی امامت کا

اقرار نہیں کیا۔

ب..... وہ اُن ائمہ کو بھی انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معصوم مانتے ہیں، ان کیلئے حلال وحرام کرنے کا اختیار مانتے ہیں۔

ج..... عقیدۂ امامت کی بناء پر وہ حضرت علیؓ کو امامِ اوّل اور خلیفۂ بلافصل مانتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ خلفائے ثلاثہ سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ کو ظالم اور غاصب کہتے ہیں، حالانکہ اہل سنت کے نزدیک یہ برحق خلفاء ہیں۔

د..... شیعوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سوائے چند صحابہ کرامؓ کے باقی تمام صحابہ کرامؓ (العیاذباللّٰہ) مرتد ہو گئے تھے، حالانکہ اہل سنت کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار اصحابؓ مہاجرین واصحابؓ انصار وغیرہم جنتی ہیں اور ان سب کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے: رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ: کی سند مل چکی ہے۔

ھ..... اہل سنت کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے بعد قرآن اب تک محفوظ ہے۔ اور حسبِ فرمان خداوندی قیامت تک محفوظ رہے گا: انّانحن نزّلنا الذّکر وانّالہ لحٰفظون: لیکن شیعہ قرآن کریم کو محفوظ نہیں مانتے اور اس میں تحریف کے قائل ہیں۔ یعنی نبی کریم ﷺ کے بعد اس میں تحریف کر دی گئی ہے۔ چنانچہ شیعہ کی کتابوں میں دو ہزار سے زائد روایات تحریف قرآن پر موجود ہیں۔

و..... خلفائے ثلاثہ یعنی سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق شیعہ علماء تصریح کرتے ہیں کہ یہ حضرات (العیاذباللّٰہ) مؤمن ہی نہیں تھے۔

شیعوں کا کلمۂ اسلام:

دینیات حصہ اوّل مصنفہ ڈاکٹر ذاکر حسین، ایم اے، پی، ایچ، ڈی، میں کلمہ اسلام کے تحت یہ کلمہ لکھا ہے: لا الہ الّااللّٰہ محمّدرّسول اللّٰہ علیّ ولی اللّٰہ:

اور ولی اللّٰہ: کا مطلب اُس میں یہ لکھا ہے کہ حضرت علیؓ پہلے امام ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے حضرت علیؓ کو پہلا امام ماننا ضروری ہے۔

محترم! فرمائیں.....!

اگر آپ سنی ہیں تو آپ تو مندرجہ کلمہ نہ پڑھنے کی وجہ سے غیر مسلم ہیں تو پھر یہ اتحاد کس کلمہ اور کس دین کی بنیاد

پر ہے؟

جب اہل سنت اور اہل تشیع میں اتنا بنیادی اصولی اختلاف ہے کہ کلمہ اسلام تک مشترک نہیں ہے تو دونوں مذہبوں کے دینی مدارس کے باہمی اتحاد اور مشترکہ تنظیم کی تجویز بالکل ناجائز ہے۔

اگر آپ سنی ہے اور سنی مذہب کو حق سمجھتے ہیں تو پھر اس فریب میں نہ آئیں، ورنہ اگر باوجود شیعہ عقائد سے واقف ہونے کے آپ سنی شیعہ مذہبی اتحاد مدارس کی تنظیم میں حصہ لیں گے تو آپ مذہب اہل سنت کو سخت نقصان پہنچائیں گے۔

اگر یہ مشترکہ اجلاس فی الواقعہ جامعہ مدنیہ لاہور میں ہوا ہے اور ایسی کوئی تنظیم قائم کر دی گئی ہے تو میرا یہ خط حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ کی خدمت میں بھی پیش کر دیں تا کہ مولانا موصوف دوسرے پہلوؤں کے پیش نظر سابقہ فیصلہ سے رجوع کر لیں۔(اتحادی فتنہ:ص 11)

شیعہ کے کفریہ عقائد کی وجہ سے ان سے اتحاد نہیں ہو سکتا:

جس مذہب کے یہ بنیادی و اصولی عقائد ہیں اور وہ بھی اسلام کے نام پر کہ:

1.....قرآن مجید محرف ہو چکا ہے۔

2.....امامت نبوت سے افضل ہے۔

3.....حضرت علیؓ سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام انبیائے سابقین علیہم السلام سے افضل ہیں۔

4.....توحید و رسالت کی طرح امامت پر ایمان لانا ضروری ہو۔

5.....خلفائے ثلاثہ سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، اور سیدنا عثمان غنیؓ کو برحق ماننے والے بھی غیر مؤمن، منافق اور جہنمی ہیں۔

6.....حضور اکرم ﷺ کی بیویاں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت حفصہؓ بھی غیر مؤمن اور منافق ہیں (حالانکہ ازواج مطہراتؓ کو قرآن کریم نے تمام مومنوں کی مائیں فرمایا گیا ہے)۔

7.....خلفائے ثلاثہؓ، صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کو سب کرنا (یعنی بُرا کہنا) عبادت ہے۔

8.....تقیہ یعنی امرِ حق کے خلاف ظاہر کرنا عبادت ہے۔

9.....متعہ یعنی بلا گواہوں کے وقتی طور پر کسی غیر محرم مرد و عورت کا باہمی معاہدہ برائے مجامعت، اتنا بڑا عمل

صالح ہے کہ (العیاذباللّٰہ) اس کی وجہ سے متعہ کرنے والے کو جنت میں حضرت حسینؓ، حضرت حسنؓ، حضرت علیؓ اور حضور اکرم ﷺ کا درجہ نصیب ہوگا (العیاذباللّٰہ)۔

10.....:لا الہ الاّاللّٰہ محمّدرّسول اللّٰہ علیّ ولی اللّٰہ ایک نیا کلمہ تجویز کر کے گویا دین اسلام کو چیلنج کر دیا ہے۔

11.....سوادِ اعظم کی غفلت سے فائدہ اُٹھا کر اپنے مخصوص عقائد ونظریات کی اشاعت کے لئے حکومت سے سرکاری اسکولوں میں شیعہ نصاب منظور کرالیا ہے، اوران کی تعلّی اور تحدّی یہ ہے کہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آتے ہی آپ نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر شیعہ طلباء کو جبراً وقہراً حنفی فقہ اور تفسیر پڑھائی، اور تاریخ پڑھائی، مگر 25 سال کے اس طویل عرصہ میں مثال کیلئے بھی کسی ایک شیعہ طالب علم کو مذہب حقہ سے برگشتہ نہ کر سکے، اب اس طویل عرصہ کا چوتھائی حصہ ہمیں دیں اور اس عرصہ میں تجربۃً شیعہ فقہ اور تفسیر، حدیث اور تاریخ کو سکولوں اور کالجوں میں رائج کریں، پھر اس کے نتائج کو دیکھ کر اندازہ کرلیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔

12.....تقریر وتحریر کے ذریعہ شیعہ علماء وذاکرین اہل سنت والجماعت کے نام کو بھی چیلنج کرتے رہتے ہیں۔

لہٰذا اِن حالات میں مذہب اہل سنت والجماعت اور ناموسِ خلفاءِ عظام اور صحابہ کرامؓ کے تحفظ کیلئے ضروری ہے کہ مرزائیوں کی طرح روافض وخوارج وغیرہ بدمذہب گروہوں اور پارٹیوں سے بھی اجتناب واحتراز کیا جائے جو انکارِ صحابہؓ یا تنقیدِ صحابہؓ کو اپنا نصب العین بنائے ہوئے ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ کے ارشاد: ماانا علیه واصحابی: کی شاہراہ جنت کو چھوڑ کر جہنم کے راستوں پر اُمت محمد ﷺ کو چلانا چاہتے ہیں۔

جماعتِ مقدس (صحابہ کرامؓ) کا حق تو ہم پر یہ تھا کہ مال وجان کی قربانی دے کر بھی ان کے ناموس کی حفاظت کی جاتی، نہ یہ کہ عربی مدارس کے طلباء کیلئے چند دُنیوی سفری مراعات حاصل کرنے کیلئے تحفظِ عظمتِ صحابہؓ کو نظر انداز کیا جائے۔ (اتحادی فتنہ: ص 42)

سنی شیعہ بھائی بھائی کیوں.....؟؟؟

قرآن وسنت کانفرنس لاہور میں دوسروں نعروں کے ساتھ.....سنی شیعہ بھائی بھائی.....کے نعرے بھی لگائے گئے۔ (روزنامہ مشرق لاہور: 8 جولائی 1987ء)۔

سنی شیعہ بھائی بھائی کا نعرہ اور وہ بھی تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ کی قرآن وسنت کانفرنس لاہور میں بہت عجیب

وغریب تقیہ پر مبنی ہے،اور یہ ایک خطرناک دام ہمرنگ زمین ہے۔

کوئی اِن شیعہ علماء ومجتہدین سے دریافت کرے کہ کس دین کی بنیاد پر سنی شیعہ بھائی بنتے ہیں؟ سواد اعظم اہل سنت والجماعت اور تمام ملت اسلامیہ کا بنیادی کلمہ اسلام: لاالہ الاللہ محمدرسول اللہ: ہے،جس میں صرف توحید ورسالت کا اقرار پایا جاتا ہے اور یہ حضور اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؒ سے ثابت ہے۔

برعکس اس کے:

1.....اثناعشری شیعوں کا کلمہ اسلام وایمان: لاالہ الاللہ محمدرسول اللہ،علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل: ہے،جس میں توحید ورسالت کے ساتھ حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کا بھی اضافہ ہے۔

2.....سنی شیعہ اذان بھی مختلف ہے۔شیعہ اذان میں توحید ورسالت کے علاوہ اشھدان علیاولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل: میں حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کی بھی شہادت دیتے ہیں۔حالانکہ حضرت علیؓ سے لے کر امام حسن عسکری تک کسی امام سے شیعہ: علی وصی اللہ: اور: خلیفتہ بلافصل: والی اذان ثابت نہیں کر سکتے۔

3.....اور صرف یہ نہیں کہ توحید ورسالت کے ساتھ تیسری جزو کا خودساختہ اعلان کرتے ہیں بلکہ اس اعلان کے ذریعہ پہلے تین خلفائے راشدینؓ کی موعودقرآنی خلافت کی نفی کر کے ہر سنی مسلمان کی دلآزاری کا باعث بنتے ہیں۔ تو پھر سنی مسلمان کسی شیعہ کا دینی بھائی کیونکر بن سکتا ہے؟

4.....اہل سنت والجماعت کے عقیدہ میں اصول دین تین ہیں۔توحید،نبوت،قیامت۔

اور یہ اصول ساری امتوں کیلئے ہیں اور قرآن مجید میں جابجا ان کا ذکر پایا جاتا ہے،لیکن شیعہ امامیہ کے عقیدہ میں اصول دین پانچ ہیں۔توحید،عدل،نبوت،امامت،قیامت۔

اور ان میں سے بھی امامت کا درجہ نبوت سے افضل ہے۔چنانچہ علامہ باقر مجلسی اپنی کتاب: حیات القلوب: ج:3:ص10 پر لکھتے ہیں کہ امامت بالاتر از رتبہ پیغمبری است،اور امامت پیغمبری کے رتبہ سے بہت بلند ہے۔

تو ان اصول خمسہ کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ان میں سے جس اصل دین کا بھی انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ جس طرح توحید،نبوت اور قیامت کا منکر کافر ہے اسی طرح امامت کا منکر بھی کافر ہی قرار دیا جائے گا اور یہی اصول خمسہ

شیعہ امامیہ کی چھوٹی بڑی کتابوں میں مذکور ہیں۔چنانچہ شیعہ امامیہ کی طرف سے جو نماز کی کتابیں شائع ہیں ان سب میں پانچویں اصول کی تشریح اور توضیح پائی جاتی ہیں۔چنانچہ اثنا عشری دینیات کی پہلی کتاب (مطبوعہ کتب خانہ اثنا عشری لاہور) کے صفحہ نمبر 16 پر پانچویں اصول دین کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

جو خدا کو وحدہ لاشریک اور عادل نہ جانے محمد ﷺ کو اپنا نبی نہ سمجھے، بارہ اماموں کی امامت کا قائل نہ ہو اور قیامت کا اعتقاد نہ رکھتا ہو وہ کافر ہے مسلمان نہیں۔

قارئین کرام!

فرمائیے! شیعہ مذہب میں جو عقیدۂ امامت ہے اس کا کوئی سنی بھی قائل ہے؟ خواہ وہ دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہوں یا بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہوں۔تو جب شیعہ عقیدہ امامت کی بنا پر (العیاذباللہ) سنی کافر ہے تو پھر کس سنی کو: سنی شیعہ بھائی بھائی: کے نعرے میں شریک کرنا چاہتے ہو؟

5.....حقیقت یہ ہے کہ سنی اور شیعہ دونوں مستقل طور پر علیحدہ علیحدہ دین ہیں اور پیدائش سے لے کر قبر تک اسلام کے اصول وفروع میں دونوں کا اختلاف پایا جاتا ہے۔جب کلمہ اسلام وایمان دونوں کا جدا جدا ہو گیا تو پھر سنی شیعہ اتحاد کی کون سی بنیاد باقی رہ جاتی ہیں....؟؟؟(تحریف قرآن:ص 82)

علامہ محبّ الدین مصری کا فرمان

شیعہ وسنی اتحاد ناممکن ہے:

بعض لوگ نا دانستہ اور بعض دانستہ طور پر غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ ایران میں سنی وشیعہ کا کوئی مسئلہ نہیں۔اس بارے میں ایران کے ایک مقتدر سنی عالم شیخ محمد بن صالح ضیائی ایرانی کا انٹرویو کویت کے ہفت روزہ:المجتمع: نے عربی زبان میں شائع کیا ہے، جسے :ماہنامہ الحق جلد 18 شمارہ دوم،صفر المظفر 1403ھ،نومبر 1982ء نے شائع کیا ہے۔بغور ملاحظہ فرمائیں۔وہ فرماتے ہیں کہ:

چاہئے یہ تھا کہ دونوں فرقے اس شان سے رہیں کہ ایک قوم معلوم ہوں اور ان کے درمیان کوئی فرق وامتیاز نہ ہو،لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے۔ہمارا(اہل سنت) کا عقیدہ یہ ہے کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کا شمار اسلام کی مایۂ ناز اور مخلص شخصیتوں میں سے ہے اور وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ دخولِ جنت سے شرب یاب ہوں گے،اس کے برخلاف شیعہ (العیاذباللّٰہ)انہیں جہنمی قرار دیتے ہیں۔سنیوں کا عقیدہ ہے کہ علمائے اسلام کا منصب ومقام اقتدار وقت کی رہنمائی ہے اور شیعوں کا خیال خام ہے کہ علمائے دین کو نبیوں کا درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرح ان کا فیصلہ بھی قطعی اور آخری ہے۔شیعہ وسنی کے درمیان اس طرح اور بھی بہت اختلاف ہیں تو پھر شیعہ وسنی اتحاد واتفاق کہاں ممکن ہے؟(افتراقِ اُمت شیعہ و سنی:ص 8)

شیعہ نے اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے مکمل طور پر علیحدہ کرلیا ہے،اب اہل سنت کا ان کے ساتھ کس طرح اتفاق واتحاد پیدا ہوسکتا ہے؟

ذرا سی عقل رکھنے والا شخص بھی اس ضرورت سے انکار نہیں کرسکا اور خاص طور پر اِس وقت جن حالات سے مجموعی امت مسلمہ گذر رہی ہے اور جن مصائب سے دوچار ہے،اتحاد واتفاق امت کی انتہائی ضرورت ہے،مگر وہ واقعہ

میں اتحاد ہو ورنہ اگر بقول قرآن پاک کے :تحسبھم جمیعاوّقلوبھم شتّا:دلوں میں بغض ومخالفت اور زبان سے اتحاد ہو تو اس سے اختلاف اور بڑھے گا۔

جیسا کہ ایران میں خمینی ملعون اتحاد واتفاق کا نعرہ بلند کررہے ہیں اور ان کے نمائندہ نے یہاں بھی ایک خدا، ایک رسول، ایک قبلہ کی بات کی ہے مگر آج تک تہران جیسے شہر میں لاکھوں سنیوں کیلئے ایک مسجد بھی نہیں بننے دی اور پاکستان کے سنیوں کے پورے شہر میں شیعوں کے دو گھروں کیلئے امام باڑہ ہونا چاہئے اور وہ مسجد کے ساتھ ملا ہوا۔

حکومت ایک کمیشن مقرر کرے جو معلومات حاصل کرے جو حقوق ایران میں سنی اقلیت کو حاصل ہیں وہی حقوق شیعہ اقلیت کو پاکستان میں دیئے جائیں تا کہ ہمیشہ کا جھگڑا ختم ہو جائے۔اس لئے ضروری ہے کہ اصل اسباب کو بغور دیکھیں اور پڑھیں کہ اتحاد کی راہ میں اصل رکاوٹ کیا ہے۔

شیعوں کی ملت اسلامیہ سے عملاً علیحدگی:

شیعہ مکتب فکر کے لوگ یا اہل سنت میں سے اُن کی ترجمانی کرنے والے حقیقت میں اتحاد اتحاد پکار کر اہل سنت کو خواب غفلت میں دھکیلنا چاہتے ہیں، ورنہ پوری دنیا کو علم ہے کہ شیعہ نے اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے مکمل طور پر علیحدہ کرلیا ہے۔

1.....اسلام کا وہ کلمہ طیبہ:لاالہ الّااللّٰہ محمّدرسول اللّٰہ:جس کو حضور اکرم ﷺ نے لوگوں پر پیش فرمایا اور اسے قبول کرنے والوں کو اپنی جماعت میں شامل فرمایا۔اب اس کلمہ میں شیعوں نے مستقل طور پر اضافہ کردیا ہے جو کہ:علی ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ:وغیرہ ہے، بلکہ اب تو امام خمینی ملعون کے نام کا کلمہ بھی مشتہر کیا جارہا ہے:لاالہ الّااللہ:الامام الخمینی:(تہران ٹائمز:29 جون 1980ء، بروز اتوار)۔

2.....اذان جسے حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے مسجد نبوی سے شروع کرایا اور جس کی آواز پورے عالم میں گونج رہی ہے، اسے بھی بدل دیا جس کا مظاہرہ روزانہ امام باڑہ کے لاؤڈ اسپیکر سے ہوتا ہے۔

3.....وضو اور نماز جیسی عبادت میں اُمت مسلمہ سے یکسر جدا ہیں۔اور جماعت کے مسئلہ میں تو وہ امام معصوم کے انتظار میں ہیں، اس لئے نمازیں علیحدہ علیحدہ پڑھتے ہیں۔

4.....قرآن کریم کے بارے میں جو اس وقت مسلمانوں کے پاس ہے ان کا عقیدہ ہے کہ یہ تحریف شدہ ہے، اور یہ اصلی قرآن نہیں ہے۔

5.....دینیات کا وہ نصاب جو مسلمان بچوں کو پڑھایا جاتا تھا اس کے خلاف احتجاج اور مظاہرے کر کے شیعہ طلباء کے لئے جداگانہ نصاب منظور کرا کے ملت اسلامیہ سے علیحدہ ہو گئے۔

6.....عہد رسالت ﷺ سے اب تک زکوۃ ایک تھی جو اسلامی حکومتیں پوری اُمت سے وصول کرتی تھیں جس میں فقہی مکاتب فکر کا کوئی لحاظ نہیں تھا مگر اب شیعہ نے حکومت کو زکوۃ دینے سے انکار کر دیا ہے، اور اپنا مطالبہ مظاہروں کے زور سے منوالیا ہے، عشر کا نفاذ بھی اہل سنت پر ہوگا، شیعہ عشر نہیں دیں گے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ شیعہ، زکوۃ اور عشر لینے میں تو پیش پیش ہیں، لیما تو ان کے نزدیک ناجائز نہیں لیکن دینا ناجائز ہے۔

7.....اسلامی تعزیرات کو بھی ماننے کیلئے تیار نہیں۔ چور کے ہاتھ کاٹنے اور دیگر حدود کے بارے میں بھی وہ ملت اسلامیہ سے جداگانہ تصور رکھتے ہیں۔

8.....سلام جو مسلمانوں کی پہچان ہے۔ اس تک کو انہوں نے ترک کر دیا ہے۔ اور وہ آپس میں ملتے ہوئے :یا علی مدد:مولا علی مدد: کہتے ہیں۔

9.....حج کے مسئلہ میں بھی وہ امت محمدیہ سے جدا ہیں۔ ان کی عورتیں محرموں کے بغیر حج پر جا سکتی ہیں اور حج میں جا کر بھی مناسک حج کی فکر سے زیادہ مذہبی اور سیاسی پروپیگنڈا اور نوحہ کی مجلسیں قائم کرنا ضروری خیال کرتے ہیں، خواہ اس کے لئے کرایہ کے نوحہ خواں ڈھونڈنے پڑیں۔

10.....اہل اسلام کا پختہ عقیدہ ہے کہ دین اسلام خدا تعالیٰ جل شانہ کا آخری دین ہے اور مکمل ہو چکا اور حضور اکرم ﷺ نے اپنا کام مکمل فرمایا اور اسے ادھورا چھوڑ کر تشریف نہیں لے گئے۔ تکمیل دین کا آخری اعلان حج الوداع کے موقع پر جمعہ کے روز رب العالمین کی طرف سے لاکھوں کے مجمع میں حج کے مقدس اجتماع میں ان الفاظ سے کیا گیا :الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا:اب اس کے مقابلے میں خمینی ملعون کے خیالات ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کیجئے۔

(تہران ٹائمز کے انگلش تراشے کا ترجمہ:اتوار 28 جون 1980ء)

خمینی ملعون نے امام مہدی کی پیدائش کے بارے میں نیشنل ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ: امام زماں سماجی بہبود اور انصاف کا پیغام لائیں گے، جس سے تمام دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔ یہ ایک ایسا کام ہے جس کو حاصل کرنے کیلئے حضرت محمد ﷺ بھی مکمل طور پر کامیاب نہ ہوئے تھے۔ اگر حضور اکرم ﷺ کیلئے مسلمانوں کو بہت خوشی ہے تو امام زماں کیلئے تمام انسانیت کو بہت خوشی ہونی چاہئے۔ میں اس کو لیڈر نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ اس سے بہت کچھ زیادہ تھے،

میں اس کو سب سے پہلا بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس کا کوئی دوسرا نہیں۔

خمینی ملعون کی ایک دوسری تقریر جو کہ تہران ریڈیو سے نشر ہوئی اور جسے کویت کے روزنامہ :الـرای العـام: نے شائع کیا۔ بحوالہ 15 روزہ تعمیر حیات لکھنؤ 10 اگست 1980ء۔

امام خمینی ملعون کہتے ہیں کہ: اب تک کے سارے رسول دنیا میں عدل وانصاف کے اصولوں کی تعلیم کیلئے آئے لیکن وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے، حتی کہ نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ جو انسانیت کی اصلاح اور مساوات قائم کرنے آئے تھے اپنی زندگی میں نہ کر سکے، وہ واحد ہستی جو یہ کارنامہ انجام دے سکتی اور دنیا سے بددیانتی کا خاتمہ کر سکتی ہے، امام مہدی کی ہستی ہے اور وہ مہدی موعود ضرور ظاہر ہوں گے۔

اپیل:

آخر میں تمام اہل اسلام سے مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ خمینی ملعون کے ان خیالات کو جن سے امت مسلمہ کے ختم نبوت اور تکمیل دین کے بنیادی عقیدے کو مجروح کیا گیا ہے بغور پڑھیں اور پھر خود فیصلہ فرمائیں کہ ان خیالات کے ہوتے ہوئے اہل سنت ان کے ساتھ کس طرح اتفاق واتحاد پیدا کر سکتے ہیں.....؟؟؟

جشن ایران میں شریک ہونے والے بعض سنی مدعوین جو ان کا نمک کھا کر اور ان کے خیالات سے بہرہ ور ہو کر خمینی ملعون اور ان کی حکومت کو حضرت حسینؓ کے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ وہ بھی خدارا! خمینی ملعون کے ارشادات کو غور سے پڑھیں اور اپنی آنکھیں بند نہ کریں، ورنہ ان کے ذریعہ جو لوگ راہِ راست سے بھٹکیں گے ان کا وبال بھی انہی پر آئے گا، اور سوچ لیں کہ کل قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے سامنے کیا عذر پیش کریں گے.....؟؟؟

(افتراقِ أمت شيعه وسنى:ص 17)

فضیلۃ الشیخ ممدوح الحربی کے فرمودات

(پروفیسر اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ)

شیعہ کے نزدیک سنیوں کی اَموال پر قبضہ کرنا جائز ہے:

شیعہ امامیہ، اہل سنت جنہیں وہ ناصبی کہتے ہیں، کی املاک وثروت کو اپنے لئے حلال قرار دیتے ہیں، شیعی ائمہ اور اُن کے علماء اپنے پیروکاروں کے لئے اہل سنت کے اموال پر قبضہ کر لینے کو مباح قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہیں جب بھی موقع ملے یا جس وقت ان کے ایسا کرگزرنے کیلئے سازگار حالات میسر ہوں کسی قسم کی جھجھک یا تردّد کے بغیر ناصبیوں (یعنی سنیوں) کے مال وجائداد کو ہتھیا سکتے ہیں۔ان کے امام طوسی نے اپنی کتاب: تهذيب الاحكام : کے جلدنمبر 1:صفحہ نمبر 384 پر لکھا ہے:

:خُذمال الناصبی حیثماوجدته وادفع الینا الخمس: تجھے ناصبی (یعنی سنی) کا مال جہاں سے بھی ملے قبضہ کرلے اور اس کا خُمس ہمارے سپرد کردے۔

ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے:مال الناصب وكل شيء يملكه حلال: ناصبی کا مال اور اس کی ہر مملوکہ شئی حلال ہے۔(اثنا عشریہ عقائدونظریات کاجائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص 109)

شیعوں کے نزدیک تمام اسلامی فرقے کافر اور مرتد ہیں:

شیعوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اہل ایمان صرف وہی ہیں، ان کے علاوہ باقی تمام مسلمان کافر اور مرتد ہیں، ان کا دین اسلام کے ساتھ کوئی ربط وتعلق نہیں ہے۔

شیعہ اپنے علاوہ دوسرے مسلمانوں کو اس وجہ سے کافر کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے ولایت سے انکار کیا ہے۔ جس کے متعلق شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ ارکانِ اسلام میں داخل ہے، لہذا جو شخص شیعوں کی طرح ولایت کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ کافر ہے۔ بالکل اُس شخص کی طرح کا کافر ہے جو شہادتین کا انکار کرتا ہے یا نماز ترک کر دیتا ہے، بلکہ ان کے نزدیک ولایت کا درجہ ارکانِ اسلام سے فائق تر اور بلند ہے۔

ولایت سے یہ لوگ حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے بعد آنے والے ائمہ کی امامت و ولایت مراد لیتے ہیں۔ چونکہ شیعوں کے علاوہ باقی اسلامی گروہ اس فاسد عقیدہ کی مخالفت کرتے ہیں، لہذا اسی بنا پر ہر شیعہ اُن تمام اسلامی فرقوں پر کفر کا حکم عائد کرتے ہیں اور انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ یہ لوگ اپنے تمام مخالفین کی جانوں اور اُن کے اموال کو بھی اپنے لئے مباح سمجھتے ہیں۔

شیعوں کے مخالفین میں سرفہرست اہل سنت والجماعت کا گروہ ہے، جنہیں شیعہ کبھی ناصبی، کبھی عامی، کبھی سواد اور کبھی وہابیہ کا نام دیتے ہیں۔ شیعوں کی اہم ترین اور انتہائی معتمد کتابوں کے اندر ایسی روایات کثرت سے وارد ہوئی ہیں جن میں ان کا اپنے علاوہ دیگر مسلمان فرقوں کی تکفیر کا عقیدہ پوری صراحت کے ساتھ موجود ہے۔

برقی نے امام جعفر سے درج ذیل روایت نقل کی ہے: انه قال ما احد علی ملة ابراهیم الا نحن وشیعتنا وسائر الناس منها براء: (کتاب المحاسن: ص 148)۔

ترجمہ: ابوعبداللہ نے فرمایا: ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ کوئی بھی ملت ابراہیمی پر قائم نہیں ہے، باقی تمام لوگ اس سے لاتعلق ہیں۔

اسی طرح کلینی نے: الکافی: کی: الروضہ: میں یہ روایت درج کی ہے: عن علی بن الحسین انه قال: لیس علیٰ فطرة الاسلام غیرنا وغیر شیعتنا وسائر الناس من ذٰلک براء: (الکافی الروضہ: ج 8: ص 145)۔

ترجمہ: علی بن الحسین کہتے ہیں کہ ہم اہل بیت اور ہمارے شیعوں کے علاوہ کوئی بھی فطرتِ اسلام پر نہیں ہے، باقی تمام لوگ اس سے محروم ہیں۔

جی ہاں! شیعہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، اپنے علاوہ باقی تمام اسلامی فرقوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ لوگ اہل بیتؓ کی طرف جھوٹی روایات اور من گھڑت اقوال منسوب کرتے ہیں جن سے یہ عالی قدر لوگ قطعی طور پر بری الذمہ ہیں۔

شیعوں کے نزدیک مسلمانوں کا ذبیحہ مردار ہے:

شیعہ جب اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کی تکفیر کا عقیدہ رکھتے ہیں تو اُن کے ساتھ سلوک اور برتاؤ بھی کفار اور مشرکین والا ہی کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے ماسوا مسلمانوں کا ذبیحہ نہیں کھاتے ،اس عقیدہ کی بناپر یہ مسلمانوں کو مشرکوں کا حکم دیتے ہیں۔

تفسیر عیاشی میں ہے:عن حمران قال سمعت اباعبداللّٰہ علیہ السلام یقول فی ذبیحۃ الناصب والیھودی قال:لاتاکل ذبیحتہ حتی تسمعہ یذکراسم اللّٰہ:

(تفسیر عیاشی:ج1:ص375):

ترجمہ: حمران کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ کو ناصبی اور یہودی کے ذبیحے کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس کا ذبیحہ مت کھاؤ یہاں تک کہ تم اسے اپنے ذبح پر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے نہ سن لو۔

شیعوں کے نزدیک مسلمانوں کے ساتھ نکاح حرام ہے:

اسی طرح شیعہ،اہل سنت کے ساتھ نکاح و زواج کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں کلینی نے:الکافی: میں یہ روایت درج کی ہے:عن الفضیل بن یسار قال:سالت اباعبداللّٰہ علیہ السلام عن نکاح الناصب قال:لاواللّٰہ مایحل:(کتاب الکافی:ج5:ص350):

ترجمہ: فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے ناصبی (یعنی سنی) سے نکاح کے متعلق سوال کیا تو آپ نے کہا:ہرگز نہیں:اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ حلال نہیں ہے۔

طوسی کی:الاستبصار: میں یہ روایت منقول ہوئی ہے:عن فضیل بن یسار عن ابی جعفر قال ذکرالناصب فقال لاتناکحھم ولاتاکل ذبیحتھم ولاتسکن معھم:

(الاستبصار للطوسی:ج3:ص184):

ترجمہ: فضیل بن یسار کا بیان ہے کہ ابوجعفر کے سامنے ناصبیوں (یعنی سنیوں) کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کہا:ان کے ساتھ نکاح نہ کرو، نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ اور نہ ان کے ساتھ بود و باش اختیار کرو۔

یہی نہیں بلکہ خمینی نے بھی اپنی کتاب:تحریر الوسیلہ:میں اہل سنت کے ساتھ شیعوں کے نکاح کو حرام قرار دیا ہے:ولایجوز للمومنۃ ان تنکح الناصب المعلن بعداوۃ اھل البیت علیہ السلام:

وكذالايجوز للمومن ان ينكح الناصبية.وكذالايجوز للمومن ان ينكح الناصبية والغالية لانهمابحكم الكفار وان انتخلادين الاسلام:(تحريالوسيله:ج2:ص260)؛

ترجمہ: مومنہ(یعنی شیعی عورت) کیلئے جائزنہیں ہے کہ وہ ناصبی(یعنی سنی) سے نکاح کرے کہ وہ اہل بیتؑ سے کھلی عداوت رکھتا ہے۔اوراسی طرح مومن(شیعی مرد) کیلئے بھی یہ روانہیں ہے کہ وہ ناصبیہ(یعنی سنی عورت) سے نکاح کرے۔اوراسی طرح مومن(یعنی شیعی مرد) کیلئے جائزنہیں ہے کہ وہ ناصبی اورغالیوں کی عورتوں سے نکاح کرے اس لئے کہ یہ دونوں فرقے کفار میں شمار ہوتے ہیں،اگرچہ یہ دونوں اپنے آپ کواسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

شیعوں کے نزدیک اہل سنت کے پیچھے نماز پڑھنا جائزنہیں:

شیعہ،اہل سنت کی اقتداء میں نمازکوناجائز کہتے ہیں اوراس طرح پڑھی گئی نمازکوباطل قراردیتے ہیں،ماسوا اُس صورت کے کہ یہ نمازرواداری یاتقیہ کےطورپرپڑھی گئی ہو۔اس سلسلے میں شیعوں کی کتاب:المحاسن: میں یہ روایت واردہوئی ہے:عن الفضيل بن يسارقال:سالت اباجعفرعن مناكحة الناصب والصلاة خلفه فقال:لاتناكحه.....ولاتصلي خلفه:(كتاب المحاسن:ص161)؛

ترجمہ: فضیل بن یسارکابیان ہے کہ میں نے ابوجعفر سے ناصبیوں(یعنی سنیوں) کےساتھ نکاح کرنے اوران کے پیچھے نمازپڑھنے کےمتعلق ابوجعفر سے دریافت کیاتو آپ نے کہا:اس کے ساتھ نکاح نہ کرو۔

ممتازشیعی عالم نعمت اللہ الجزائری نے بھی اپنی کتاب:الانوارالنعمانیہ: کے جلدنمبر 2صفحہ نمبر 306 میں اس موقف کی تصدیق وتائید کی ہے،چنانچہ اس نے لکھا ہے:

ناصبی(یعنی سنی) کے احوال واحکامات دواُمورکی وضاحت کےمحتاج ہیں۔اوّلاً:اخباروروایات میں مذکور ناصبی کامطلب ومفہوم یہ ہے کہ وہ نجس ہےاوروہ یہودی،نصرانی اورمجوسی سے بھی زیادہ بُرا ہے۔اوریہ علمائے امامیہ کے نزدیک متفقہ طورپرکافرونجس ہے۔(اثناعشریہ عقائدونظریات کاجائزہ اورگھناؤنی سازشیں:ص136)

شیعوں کے نزدیک سنیوں کو قتل کرنا اور اِن کے مال ومتاع کو چھین لینا اور قبضہ کر لینا جائز ہے:

شیعوں کے نزدیک مسلمانوں، خاص طور پر اہل سنت کے مال وجان مباح ہیں، ان کی معتمد کتابوں کے اندر ایسی روایات موجود ہیں جن میں اہل سنت کو قتل کرنے اور ان کے مال ومتاع کو چھین لینے کی کھلی تلقین اور ترغیب دی گئی ہے۔ان کے امام مجلسی نے اپنی کتاب: بحار الانوار: میں اپنی سند کے ساتھ ابن فرقد کی یہ روایت نقل کی ہے:

ابن فرقد کا بیان ہے کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ سے ناصبی کے قتل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ناصبی کا خون حلال ہے مگر سخت احتیاط کی ضرورت ہے، لہذا اگر ہو سکے تو ایسے انداز سے اُس پر دیوار گرا دے یا اسے پانی میں ڈبو دے کہ تیرے اس فعل پر اس کی نگاہ نہ پڑے، کہیں وہ تیرے خلاف گواہی نہ دے ڈالے، اب ممکن ہو سکے تو اسے ضرور قتل کر دے۔

یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ شیعہ، اہل سنت کی جانوں اور ان کے مال واسباب کو بالکل اپنے یہودی آقاؤں کی طرح اپنے لئے مباح قرار دیتے ہیں، دورِ حاضر کے شیعوں کا بھی یہ عقیدہ ہے جیسا کہ عصرِ حاضر کے شیعی امام، آیت اللہ خمینی نے اپنی کتاب: تحریر الوسیلہ: میں خمس کے بیان کے تحت لکھا ہے:

راجح بات یہ ہے کہ ناصبی (یعنی سنی) کو مال غنیمت اور اس سے خمس کے مسئلہ میں اہل حرب کافروں کے ساتھ شامل کیا جائے گا، بلکہ ناصبی کے مال کو جہاں بھی ملے اور جس بھی طریقہ سے ممکن ہو سکے چھین لیا جائے اور اس سے خمس نکالا جائے۔

مذکورہ بالا قول میں خمینی نے اپنے پیروکاروں کو اہل سنت کے مال ومتاع کو جہاں بھی ملے اور جیسے بھی ممکن ہو سکے چھین لینے کی اباحت کا فتوی دیا ہے، اہل سنت کے متعلق خمینی ملعون کے اس کھلے اور واضح موقف پر اس کے معاصر علماء میں سے کسی نے بھی رد نہیں کیا۔اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اس موقف پر خمینی کے تمام معاصر شیعی علماء کا اتفاق ہے۔(اثنا عشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 140)

مسلمانوں کی اُخروی زندگی کے متعلق شیعوں کا موقف:

اہل سنت کی اُخروی زندگی کے متعلق شیعوں کا موقف یہ ہے کہ ان کے عقیدہ کے مطابق اہل سنت اور دیگر تمام

مخالفین ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہیں گے، چاہے وہ کتنے ہی عبادت گزار، متقی اور پرہیز گار ہی کیوں نہ ہوں، ان کی عبادتیں اور اُخروی محنتیں انہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عذاب سے قیامت کے دن نجات نہ دلا سکیں گی۔

صدوق نے: ثواب الاعمال و عقاب الاعمال: میں صادق کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: ہمارا یعنی اہل بیت کا دشمن روزہ دار ہو یا نمازی، زانی ہو یا چور فکر نہ کرے وہ جہنمی ہے۔

اسی طرح ایان بن تغلب کی ایک روایت اسی کتاب میں مذکور ہے کہ: ایان بن تغلب کہتے ہے کہ ابوعبداللہ نے کہا: ہر ناصبی (یعنی سنی) چاہے وہ کتنی عبادت و ریاضت کرلے اس کا انجام اس آیت کے مطابق ہوگا: عاملة ناصبة، تصلیٰ نارا حامیة: مصیبت جھیلتے ہوں گے، خستہ ہوں گے، جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

: کتاب المحاسن: کے صفحہ نمبر 184 میں: علی الخدمی: کی یہ روایت مذکور ہے: علی الخدمی: کا بیان ہے کہ ابوعبداللہ نے کہا: پڑوسی اپنے پڑوسی کے حق میں اور مخلص دوست اپنے گہرے دوست کے حق میں سفارش کریں گے (ان کی سفارش کو قبول بھی کرلیا جائے گا) مگر ناصبی (یعنی سنی) کے حق میں سفارش کو قبول نہیں کیا جائے گا، چاہے مقرب فرشتے اور انبیاء و مرسلین (علیہم السلام) بھی ان کے لئے سفارش پیش کرنے والے ہوں۔

(اثناعشریہ عقاندو نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 141)

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کے دشمنوں سے اعلانِ بیزاری کرنا ضروری ہے:

سالم بن ابی حفصہ جو کہ شیعہ ہے یہ کہتا ہے کہ میں نے ابوجعفر اور اس کے بیٹے سے سنا، ان کا پورا نام ہے۔ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ثابت ہے۔ یہ اہل بیتؓ کے امام فرمارہے ہیں اور سالم نے سوال کیا ہے کہ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ اور سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اے سالم! ان دونوں سے دوستی رکھو، اور جو ان دونوں کا دشمن ہے، اُس سے بیزاری کرو، یہ دونوں حضراتؓ راہِ ہدایت کے پیشوا تھے۔ اور کہا: اے سالم! کیا کوئی آدمی اپنے دادا کو گالی دے سکتا ہے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ میرے دادا ہیں۔ اگر میں ان دونوں سے دوستی نہ رکھتا ہوں تو مجھے حضور اکرم ﷺ کی سفارش ہی حاصل نہ ہو۔ میں ان کے دشمنوں سے اعلانِ بیزاری کرتا ہوں اور جو ان دونوں سے بیزار ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ اُس سے بیزار ہے۔

(اثناعشریہ عقاندو نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں: ص 210)

حضرت مولانا مہر محمد

صاحبؒ کا فرمان

شیعہ کے نزدیک تمام مسلمان کافر اور واجب القتل ہیں، شیعہ آپ کے خیر خواہ کبھی نہیں بن سکتے:

شیعہ مصنف اپنی کتاب: حق الیقین: کے صفحہ نمبر 519 پر لکھتے ہیں: امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی ایک امام کا بھی انکار کرے، اور کسی ایک چیز کا کا انکار کرے جس میں خدا تعالیٰ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے، پس وہ کافر اور گمراہ ہے، ہمیشہ جہنم کا حق دار ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں: تمام شیعوں کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام بدعتی (اہل سنت کو شیعہ بدعتی مانتے ہیں) کافر ہیں اور امام پر لازم ہے کہ اقتدار پا کر ان سے توبہ کرائے اور دین حق کی طرف بُلا کر حجت پوری کرے، اگر وہ اپنے مذہب سے توبہ کرلیں اور راہِ راست (شیعہ مذہب) پر آجائیں تو قبول کرے ورنہ ان کو قتل کر دے، اس لئے کہ وہ مرتد ہیں ایمان سے، اور جو کوئی ان میں سے اسی (غیر شیعہ) مذہب پر مرجائے وہ جہنمی ہے۔

نوٹ:

شیعہ کے امام خمینی نے اقتدار پا کر مسلم کشی کی پالیسی اسی لئے اپنا رکھی ہے۔ تہران میں دس لاکھ مسلمانوں کو مسجد تک بنانے کی اجازت اسی لئے نہیں ہے۔ مئی 1985ء میں لبنان میں متعین ایرانی عمل ملیشا نے یہودیوں اور عیسائیوں سے مل کر PLO اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام اسی وجہ سے کیا کہ وہ یہودیوں سے بڑھ کر کافر ہیں۔ مارچ 1986ء میں ایرانی عمل ملیشا نے صابرہ اور شیطلہ فلسطینی کیمپوں پر حسب سابق توپ خانوں اور ٹینکوں سے دوبارہ حملہ اسی لئے کیا۔ خمینی عراق اور عربوں سے خوفناک جنگ اور مسلمانوں کی تباہی اسی لئے کر رہا ہے۔ شام کا بعثی ڈکٹیٹر حافظ

الاسدرافضی 20ہزار سے زائد دیدا راخوان المسلمون کو اسی جرم سنیت میں شہید کر چکا ہے۔ایرانی انقلاب کو وہ اسی اسلام کشی کی خاطر پاکستان وغیرہ مسلم ممالک میں برآمد کرنا چاہتے ہیں۔(اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ ص 67)

شیعہ کے نزدیک تمام سنی واجب القتل ہیں،اور شیعہ تمام سنیوں کو حضرت علیؓ کے دشمن اور زنا کی اولاد مانتے ہیں:

شیعہ مصنف اپنی کتاب:حیات القلوب: کے جلد نمبر 2،صفحہ نمبر 611 پر لکھتے ہیں کہ:خدا تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تو رحمت کے طور پر بھیجا ہے اور مہدی کو بدلہ لینے اور عذاب دینے کے لئے بھیجے گا۔

یہ انتقام وعذاب صرف اہل سنت پر ہوگا۔ملا باقر مجلسی ہی:اپنی دوسری کتاب:حق الیقین: کے صفحہ نمبر 527 پر لکھتے ہیں کہ:جب ہمارا مہدی غار سے ظاہر ہوگا سب سے پہلے سنیوں کا اور ان کے علماء کا قتل عام کرے گا۔

چنانچہ خمینی اور اس کے ایجنٹ شام وفلسطین ایران وعراق میں سنیوں کا قتل عام کر رہے ہیں،لیکن پاکستان کا غافل ترین بدھو،مسلمان یہاں بھی ایرانی انقلاب چاہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شیعہ تمام سنیوں کو حضرت علیؓ کے دشمن اور زنا کی اولاد مانتے ہیں،ان کی نماز تک کو زنا کہتے ہیں۔عہد مغلیہ کا چیف جسٹس نوراللہ شوستری اپنی کتاب:مجالس المؤمنین: کے جلد نمبر 2،صفحہ نمبر 480 پر سنیوں کو یوں گالی دیتا ہے:

بغض الولی علامة معروفة، کتبت علی جبهات اولاد الزنا من لم یوال من الانام ولیه، سیان عندالله صلی اووزنا

ترجمہ: حضرت علیؓ سے بغض کی نشانی مشہور ہے جو حرامیوں کی پیشانی پر لکھی ہوتی ہے،جو لوگ حضرت علیؓ کی ولایت (حسب عقیدہ شیعہ) کے قائل نہیں،خدا کے ہاں برابر ہے کہ وہ نماز پڑھیں یا زنا کریں۔(معاذاللہ)

(اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ:ص 71)

شیعہ سے ہوشیار اور دُور رہنا:

شیعہ،توحید ورسالت،قرآن کریم کی صداقت،اُمت مسلمہ کی ہدایت کسی چیز پر صحیح ایمان نہیں رکھتے،لیکن اسلام وایمان کے دعویدار خوب بنتے ہیں۔

شیعہ بظاہر مسلم سوسائٹی میں رہنے اور تمام اسلامی مفادات حاصل کرنے اور مسلمانوں کو بہکانے کیلئے ظاہراً اپنے اُوپر اسلام کا لیبل لگاتے رہتے ہیں، ورنہ وہ کسی چیز کی حقانیت کے قائل نہیں ہے۔

(اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ: ص 72)

شیعہ کے نزدیک مسلمان نجس ہے، ان کا ذبیحہ حرام ہے، ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے، ان کا مال قبضہ کرنا جائز ہے:

خمینی کی معتبر کتاب: تحریر الوسیلہ: سے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

1.....ناصبی (سنی مسلمان) اور خارجی خدا ان پر لعنت بھیجے، بلاتقوف نجس ہیں۔

(تحریر الوسیلہ: ج 1: ص 118)

2.....تمام فرقوں کا ذبیحہ جائز ہے سوائے نواصب (مسلمانوں) کا، اگر چہ وہ اسلام کا دعویٰ کریں۔

(تحریر الوسیلہ: ج 2: ص 146)

3.....ہر قسم کا کافر یا جن کا حکم کافروں جیسا ہے جیسے نواصب (سنّی) اگر شکاری کتا شکار پر چھوڑ دے تو ایسا شکار حلال نہیں۔ (تحریر الوسیلہ: ج 2: ص 136)

4.....کافر یا وہ جو کافر کے حکم میں ہے مثل نواصب (اہل سنت) وخوارج، ان کی نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں ہے۔ (تحریر الوسیلہ: ج 1: ص 79)

5.....نفلی صدقہ بھی ناصبی (سنی) اور حربی کو دینا جائز نہیں، اگر چہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

(تحریر الوسیلہ: ج 1: ص 91)

6.....اور قوی یہ ہے کہ ناصبیوں (سنیوں) کو اہل حرب (جنگ لڑنے والے کافروں) کے ساتھ ملایا جائے۔ چنانچہ ناصبیوں (سنیوں) کا مال جہاں اور جس طریقے سے ملے، لے لیا جائے اور اس میں سے خمس نکالا جائے۔

(تحریر الوسیلہ: ج 1: ص 352)

نوٹ:

یہ وہی خمینی ہے جس کے متعلق ہمارے بے ضمیر صحافی اور ایرانی ایجنٹ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ وہ نہ سنی ہیں نہ شیعہ وہ خالص مسلمان ہیں اور عالم اسلان کے اتحاد کے داعی ہیں۔ (اسلام اور شیعیت کا تقابلی جائزہ ص 110)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحبؒ کا فرمان

کفار کے ساتھ دوستی اور تعلقات رکھنے کی ممانعت:

اسلامی اخوت (یعنی اسلامی برادری) حق ہے۔ بحق ایمان واسلام روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو دینی اور اسلامی بھائی سمجھنا فرض ہے: کماقال اللّٰہ تعالی: انّما المؤمنون اخوۃ: اور حدیث میں آیا ہے: المسلم اخو المسلم: اور روئے زمین کے کافروں کو اپنا دشمن سمجھنا فرض ہے اور ان سے موالات دوستانہ تعلقات رکھنا حرام ہے۔ کما قال اللّٰہ تعالٰی: انّ الکٰفرین کانوا لکم عدوّا مّبینا: بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ وقال اللّٰہ تعالیٰ: یٰاَیّھا الّذین اٰمنوا لا تتّخذوا الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین: اے ایمان والو! تم مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بنانا: وقال اللّٰہ تعالیٰ: و من یّتولّھم مّنکم فانّہ منھم: جو شخص تم میں سے ان سے دوستی کرے گا، بے شک وہ انہیں میں سے ہوگا۔

قرآن کریم اور حدیث سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد دین وملت پر ہے وطن اور زبان پر نہیں، ایمان اور اسلام کے رابطہ اور تعلق کی بنا پر تمام مسلمان ایک قوم ہیں اور کافر دوسری قوم ہیں۔ شریعت کے احکام اسی ایمان اور کفر کی تقسیم پر دائر ہیں، خاص کر احکامِ جہاد وہ تو صراحتاً ایمان اور کفر کی تقسیم پر مبنی ہیں۔

ایک ملک کے باشندے اور زبان کے بولنے والے عرفِ زمانہ میں اگرچہ ایک قوم کہلاتے ہیں مگر شریعت مطہرہ کی نظر میں قومیت اور اخوت کا دارومدار ایمان اور کفر پر ہے۔

شریعت کی نظر میں کافر اور مسلمان دو قومیں علیحدہ ہیں۔ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا اگرچہ باپ بیٹا ہی

کیوں نہ ہو۔کافر کی نماز جنازہ نہیں اور نہ کافر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔اور مسلمان کے جنازہ پر کافر کو حاضر ہونے کی اجازت نہیں اور مسلمان کو کافر کے جنازہ میں شریک ہونے کی اجازت نہیں جیسا کہ قرآن کریم میں صراحتاً یہ آیا ہے:ولاتصلّ علی احدمّنهم مّات ابداوّ لاتقم علی قبره:اور ان میں سے کوئی مرجائے تو اس کے جنازہ پر کبھی نماز نہ پڑھئے اور نہ (دفن کے لئے) ان کے قبر پر کھڑے ہو جایئے۔

اور اگر مسلمان کا باپ یا بیٹا یا بھائی یا چچا بحالتِ کفر مرگیا ہو تو مسلمان رشتہ دار کو اس مردہ کافر کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔کماقال اللّٰه تعالی:ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوااان یّستغفروا للمشرکین ولو کانوااولی قربی من بعد ماتبیّن لهم انّهم اصحٰب الجحیم:اور ایمان والوں کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے استغفار کریں بعد اس کے کہ ان کا جہنمی ہونا ظاہر ہو جائے۔

شریعت نے کافروں سے جہاد کو فرض کیا اور عندالضرورت بقدر ضرورت و مصلحت کافروں سے صلح کی اجازت دی اور صلح کے معنی ترکِ جنگ کے ہیں نہ کہ اتحاد کے،اس لئے فقہاء کرامؒ نے صلح کا نام:مواد عت:رکھا ہے جو:و د ع یدع: بمعنی:ترك یترك: سے مشتق ہے،جس کے معنی یہ ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اس سے لڑائی نہ کی جائے۔

قرآن کریم نے کفار کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا اور اسلام کا اور مسلمانوں کا دشمن بتایا ہے اور ان سے موالات اور دوستی کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے اگر چہ وہ کافر اپنے قریبی رشتہ دار ہی ہوں۔

پس ان احکام کے ہوتے ہوئے کافروں سے اتحاد کب جائز ہوسکتا ہے۔اور قرآن اور حدیث میں جو کافروں سے ترک موالات کا حکم آیا ہے سو اس کی علت کفر ہے نہ کہ غیر ملکی اور پردیسی ہونا۔

(عقائدالاسلام:حصه دوم:ص 404)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحبؒ کا فرمان

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا)

روافض کی مجالس میں جانے کی ممانعت:

اور خصوصیت کے ساتھ شیعوں کی مجالس میں جانا بالکل درست نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں صحابہ کرامؓ کے متعلق کوئی اچھے الفاظ نہیں بولے جاتے۔ اگر آپ وہاں بولیں گے تو فساد ہوگا، اور اگر چپ کر کے سنیں گے تو غیرت کا جنازہ نکلے گا۔

اب جس مجلس میں آپ کی ماں کو گالی دی جارہی ہو، یا بُرا بھلا کہا جارہا ہو، تو اُس مجلس میں بیٹھنا شرم وحیا کے خلاف ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں اور ایسی مجالس میں ہرگز نہ جائیں۔ اور اپنے گھر والوں کو، اپنے بھائیوں کو، اپنے بہنوں کو، دوسروں کو، سب کو اِس بارے میں منع کریں کہ یہ چیزیں درست نہیں ہیں۔

(خطبات حکیم العصر: ج1: ص335)

صحابہ کرامؓ کو بُرا کہنے والوں پر لعنت کا حکم:

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اذا رایتم الّذین یسبّون اصحابی فقولوا لعنۃ اللّٰہ علیٰ شرّکم: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا بھلا کہتے ہیں تو کہا کرو کہ تمہارے اس بُرے عمل پر خدا کی لعنت ہو۔

اِس سے اس بات کا اندازہ لگائیں کہ صحابہ کرامؓ کو بُرا بھلا کہنے والوں سے حضور اقدس ﷺ نے کس قدر بیزاری کا اظہار کیا ہے۔(خطبات حکیم العصر :ج2:ص393)

شیعوں کے ماتمی مجلسوں اور جلوسوں کے قریب بھی نہ جانا:

شیعوں نے اپنے لئے محرم کے دس تاریخوں کو بہت خاص کیا ہوا ہے، اِن دنوں میں مجلسیں ہوتی ہیں، جلسے ہوتے ہیں، تقریریں ہوتی ہیں، اِن میں کچھ باتیں اچھی ہوتی ہیں اور کچھ باتیں ٹھیک نہیں ہوتیں۔

تو میں آپ حضرات کو یہ تاکید کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی بھی ایسی مجالس کے قریب بھی نہیں جانا بلکہ اُس محلّہ اور گلی میں سے بھی نہیں گزرنا جہاں اس قسم کی کوئی بات ہوتی ہو۔

امن سے رہنا ہے، اتفاق سے رہنا ہے، اپنے ماحول میں رہنا ہے، باہر نہیں جانا، خاص طور پر اُن مجالس میں اور جہاں یہ لوگ اپنی کاروائی کرتے ہوں اُن کے قریب سے بھی نہیں گزرنا۔

(خطبات حکیم العصر :ج10:ص206)

محرم کے مجلسوں اور جلوسوں میں جانا:

محرم کے مجلسوں میں جانا، ماتم کرنا، جلوسوں میں جانا یہ تو صراحتاً حرام ہے۔

(خطبات حکیم العصر :ج1:ص163)

محرم کے مجلسوں اور جلوسوں میں شرکت کرنا:

محرم میں شیعوں کے کسی جلوس یا کسی مجلس میں ہرگز نہ جائیں۔(خطبات حکیم العصر :ج 1:ص 174)

عزیز احمد صدیقی صاحب کا فرمان

شیعہ، سُنی سے کیا سلوک کرتے ہیں، اور سنی لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور ان کے ساتھ اتحاد کرتے ہیں، یہ افسوسناک المیہ ہے:

فرمایا جناب صادق نے کہ چل آگے جنازہ مؤمن کے اور نہ چل آگے جنازہ مخالف کے، پس آگے جنازہ مؤمن کے ملائکہ جلدی کرتے ہیں اس کو جہنم میں لے جانے میں اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ نہ چل آگے جنازہ مخالف کے ملائکہ عذاب وانواع عذاب سے اس کے آگے رہتے ہیں۔

غالباً یہاں مخالف اور اس کی ضمیر کو ناظرین کرام پہچان گئے ہوں گے اور اپنا مقام سبائی مذہب بھی سمجھ گئے ہوں گے، ان کے اماموں نے موت اور زندگی میں مخالفوں کے ساتھ سلوک بتلا دیا ہے۔

اب بھی بد یوانی قماش کے ملاؤں کے ورغلانے سے اتحاد کی اُمید لگائے رکھنے والے کیلئے کیا کہا جاسکتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول سنا دوں جو اسی قوم کے لئے نازل ہوا ہے:

:يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْابِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَايَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْامَا عَنِتُّمْ قَدْبَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَاتُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْبَيَّنَّالَكُمُ الْاٰيَاتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں، ان کی خوشی ہے تم جس قدر تکلیف میں رہو، پڑتی ہے دشمنی ان کی زبانوں سے اور جو کچھ مخفی ہے ان کے جی میں وہ اس سے بہت زیادہ ہے، ہم نے بتادیئے تم کو پتے اگر تم کو عقل ہے۔

:هَاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَايُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ وَاِذَالَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَاخَلَوْ عَضُّوْاعَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ،قُلْ مُوْتُوْابِغَيْظِكُمْ،اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ:

ترجمہ: سن لو! تم لوگ ان کے دوست ہو اور وہ تمہارے دوست نہیں، اور تم سب کتابوں کو مانتے ہو، اور

جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم پر انگلیاں غصّے سے، تو کہہ مرو تم اپنے غصّہ میں، اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہیں دلوں کی باتیں۔

:اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ،وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا، وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً،اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْط:

ترجمہ: اگر تم کو ملے کچھ بھلائی تو بُری لگتی ہے ان کو، اور اگر تم پر پہنچے کوئی بُرائی تو خوش ہوں اس سے، اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو کچھ نہ بگڑے گا تمہارا، ان کے فریب سے، بیشک جو کچھ وہ کرتے، سب اللہ کے بس میں ہے۔

اور آپ اپنے ملاؤں کو دیکھئے کہ وہ شیعوں کے نماز جنازہ کیلئے کیسے دوڑا ہوا جاتا ہے، خواہ اُسے نماز پڑھنے سے رُوک ہی دیا جائے، کوئی رسوائی نہیں محسوس کرتا حالانکہ یہ وہ جنازہ ہوتا ہے جسے خود اِس کے ورثاء نجس سمجھتے ہیں اور خود نہیں چھوتے، کرائے کے شہدوں سے نہلا کر لے آتے ہیں۔(سبائی سبز باغ:ص 195)

حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب کا فرمان

(استاد جامعہ فارقیہ کراچی)

فرمایا: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے وقت کی اہم ترین ضرورت: دفاع صحابہؓ پر مثبت انداز سے بغیر دل آزاری کے جو کام کیا وہ کسی اور کی قسمت میں نہیں آیا خاص کر متحدہ مجلس عمل کی تشکیل کے سانحہ اور نازک ترین موقع پر جبکہ بہت سی دینی جماعتوں کے اور عظیم ترین قابل قدر شخصیات کے پاؤں بھی ڈگمگانے لگے۔ الیکشن جیتنے کے شوق میں جادۂ حق سے اس قدر دُور جا پڑے کہ ایک غیر اسلامی فرقہ سے متعلق کل کا وہ تاریخی فتوی اور کفر و اسلام کے درمیان خطِ امتیاز کھینچنے والی وہ اہم دستاویز (جس پر کراچی سے لے کر پشاور تک کے اکابر و اصاغر علماء کے دستخط ہے اور جس کی سیاہی ابھی خشک نہیں ہونے پائی تھی) نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

ظاہر ہے علمائے کرام کے اس طرزِ عمل سے کفر و اسلام خلط ہوگیا اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ بنوری ٹاؤن جن کو پاکستان بھر کے علماء عام جلسوں میں جنتی کے لقب سے پکارتے تھے، ان کے قیادت میں چلنے والا وفد (جس نے فرقہ اثنا عشری کو کافر قرار دلوایا تھا) کی دھول ابھی ساکن نہیں ہوئی تھی کہ خود دستخط کرنے والے علماء: اثنا عشری قائدین: کے ساتھ بغل گیر ہوگئے۔

حد درجہ افسوسناک بات یہ تھی کہ فتوی کی اس دستاویز کو ایسے غائب کر دیا گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ کل کا فتوی درست تھا یا کہ آج کا اتحادی عمل درست ہے۔

متحدہ مجلس عمل کی تشکیل سے علماء کے فتوؤں کے وقار پر کس قدر زد پڑی تاریخ نے اس کو محفوظ کرلیا ہے، فتوؤں

کی اس بے وقعتی کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایسے نازک ترین حالات سے متاثر نہیں ہوئے ،شیوخ حدیث،مفسرین وعظواارشاد کے دعویداروں کے وعظ ونصیحت کی طرف نہ دیکھا اور اپنا اسلامی تشخص برقرار رکھا۔

حد یہ ہے کہ الیکشن جیتنے کے شوق میں اسلامی تاریخ کو مسخ کیا جانے لگا،کفار کے ساتھ معاہدات اور معاملات کی نوعیت گڈمڈ کرتے ہوئے دفاعی معاہدات کی مثالیں دی جانے لگیں ،اسلام کے دفاعی معاہدوں پر غیر مسلموں کے ساتھ انتخابی معاہدوں کو قیاس کرلیا گیا۔

کیا حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں یا اسلامی تاریخ میں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش کیا جا سکتا ہے کہ کفار کے ساتھ انتخابی معاہدہ ہوا ہے؟ اسلامی تاریخ کے دفاعی معاہدات ومعاملات کو اپنی مطلب برآری کیلئے انتخابی معاہدہ سمجھ لیا گیا۔

آج اس غلط اتحاد کا پھل آنے لگا ہے تو اتحاد میں شامل نسبتاً دیندار جماعتیں چیخ رہی ہیں کہ یہ کیا ہوگیا ہے۔ متحدہ مجلس عمل میں شامل تمام جماعتیں ایک دوسرے سے صرف بیزار نہیں بلکہ ایک دوسرے پر نفریں بھیج رہی ہیں۔

جو کچھ اتحاد کے نتیجہ میں سامنے آیا وہ تو آگیا ،جمہوریت مرتی ہے مولوی بیرون ملک دورے منسوخ کر کے جنازہ میں پہنچتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کے ایک عاشقِ صادق کو دردناک انداز سے ظالم شہید کرتے ہیں،کسی اتحادی مولوی کو جنازہ میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ہوتی۔اور اس مقبول بارگاہ الٰہی کے جنازہ سے ان لوگوں کی محرومی ایک غیبی فیصلہ معلوم ہوتا ہے۔

پریشانی یہ ہے کہ اتحاد کی جو برکات سامنے آئی وہ اس سے بدتر ہیں۔ایسے حالات میں اگر حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اپنے موقف پر قائم رہتا ہے تو میں ان کی شہادت پر یہ نہ کہوں تو کیا کہوں کہ....

''چھوٹی بڑی اسمبلیوں کے چھوٹے بڑے مولوی سب مرجاتے تو اتنا دکھ نہ ہوتا جتنا آج ہورہا ہے۔''

(اعظم طارق شہیدؒ نمبر:ص:412)

حضرت مولانا صوفی محمد اقبال قریشی صاحب کا فرمان

بُرے لوگوں سے دوستی کرنے کی ممانعت:

جناب رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل: یعنی ہر شخص اپنے دوست کے طریق پر ہوتا ہے، پس ہر شخص کو چاہئے کہ یہ دیکھ لے کہ کس شخص کو دوست بناتا ہے۔

اور دورانِ خطبہ بیہقی کے حوالہ سے یہ روایت بیان ہوئی کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ خلوت بہتر ہے بُرے ہم نشین سے، اور نیک ہم نشین بہتر ہے خلوت سے، کیونکہ بُری صحبت کا اثر ضرور انسان کے اَخلاق و اعمال پر پڑتا ہے۔ بقول شاعر.....

صحبت صالح ترا صالح کند ، صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی نیک صحبت تجھے نیک بنادے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔ کیونکہ خربوزہ خربوزہ کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ بے داغ اور عمدہ خربوزے کو سڑے ہوئے خربوزوں کی ٹوکری میں رکھا جائے تو وہ بھی سڑ جاتا ہے۔ اس لئے بالکل صحیح ہے:

تا توانی دور شو از یار بد ، یار بد بدتر بود از مار بد

مار بد تنہا ہمیں برجان زند ، یار بد بر جان و بر ایمان زند

جہاں تک ممکن ہو بُروں کی صحبت سے دُور رہو۔ بُرا دوست سانپ سے بھی بدتر ہے، زہریلا سانپ تو جان ہی کو

مارتا ہے مگر بُرا دوست ایمان اور جان دونوں کو ختم کر دیتا ہے۔

اسی بناء پر بقول حضرت شیخ سعدی مرحومؒ:

پسر نوح با بداں بہ نشست ، خاندان نبوتش گم شد

حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے نے بُروں کی صحبت اختیار کی اور خاندان نبوت سے منقطع ہو گیا، حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور طوفان میں غرق ہو گیا، قرآن حکیم میں حضرت نوح علیہ السلام کو اس بارے میں اطلاع دی گئی جبکہ انہوں نے (اپنے بیٹے) کنعان کے طوفان میں غرق ہو جانے کے بعد استدعا کی تھی:

:یٰنوح انّہ لیس من اھلک،انّہ عمل غیر صالح: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: اے نوح! یہ شخص تمہارے گھر والوں میں سے نہیں، یہ تباہ کار ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بروایت حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ جناب رسول اللہ ﷺ نے بُرے ہم نشین کی مثال یوں ارشاد فرمائی:

بُرے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے بھٹی اگر تجھے اپنی چنگاری سے نہ جلائے تو اس کی بدبو تیرے کپڑوں میں ضرور بس جائے گی، اور اچھے ہم نشین کی مثال ایسی ہے کہ مشک فروش کہ اگر تجھے مشک نہ دے لیکن اس کی خوشبو تیرے کپڑوں میں بس جائے گی۔

حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا: لوگ دراصل بُری صحبت کو کچھ سمجھتے ہی نہیں، عیسائیوں سے دوستی ہے، ہندوؤں سے دوستی ہے، آریوں سے دوستی ہے اور ان سے مذہبی چھیڑ چھاڑ بھی رکھتے ہیں اور علم کچھ ہے نہیں۔

(خطبات جمعہ: ج 1: ص 361)

بُری صحبت کا اثر:

بُری صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً بد دین کی صحبت کا اوّل اثر یہ ہوتا ہے کہ منکر پر تغیر نہیں ہوتا یعنی گناہ دیکھ کر خفگی نہیں ہوتی۔ اور یہ ناممکن ہے کہ بد دین کی صحبت کا اثر نہ ہو بلکہ ایک لمحہ ہی کے بد دین کی صحبت سالہا سال کے مجاہدہ کو غارت کر دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے اپنے مواعظ حسنہ میں ایک واقعہ بیان فرمایا کہ پولیس کے ایک اعلیٰ افسر جو رشوت نہیں لیتے تھے ان کی بیوی اور ایک سپاہی کی بیوی کسی شادی کی تقریب میں جمع ہوئیں۔ پولیس سپاہی کی بیوی تو زیورات میں لدی ہوئی تھی، لباس بھی نہایت اعلیٰ نفیس قسم کا تھا اس کے مقابلہ میں پولیس

آفیسر کی بیوی کا معمولی لباس اور برائے نام زیور تھا، باہم جب تعارف ہوا تو چند منٹوں کی صحبت اثر کر گئی اور پولیس آفیسر کی بیوی اپنے شوہر کو رشوت لینے پر مجبور کرنے پر تل گئی اور کہنے لگی کہ مقام افسوس.....میرے پاس ایک معمولی سپاہی کی بیوی کے برابر بھی زیور نہیں۔(خطبات جمعہ:ج1:ص362)

حضرت مولانا عبیداللہ انور حقانی صاحب کا فرمان

شیعہ سے نکاح کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا، ان کا جنازہ پڑھنا اور مسجد کے لئے ان سے چندہ لینا:

شیعہ اثنا عشریہ.....قطعا خارج از اسلام ہیں۔شیعوں کا کفر بر بنائے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں، علاوہ اس کے دوسرے وجوہ کفر بھی ہیں۔لہذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قطعاً ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام، ان کا چندہ مسجد میں لینا ناروا، ان کا جنازہ پڑھنا ان کو اپنے جنازے میں شریک کرنا جائز نہیں۔(دفاع صحابہ اور علماء دیوبند: ص 126)

حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمان غنیؓ کے گستاخ کا جنازہ پڑھانے سے انکار فرمایا:

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا، تاکہ اس پر جنازہ پڑھائے، تو حضور اکرم ﷺ نے جنازہ نہیں پڑھایا۔صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے کسی پر جنازہ نہ پڑھاتے کبھی نہیں دیکھا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان سے بغض رکھا۔(دفاع صحابہؓ اور علمائے دیوبند: ص 96)

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی کا فرمان

گستاخِ صحابہؓ کے ساتھ دوستی رکھنے والے کی عبرت ناک سزا:

ضلع جھنگ میں ایک شخص کو کلمہ کی تلقین کرتے تھے مگر وہ خرافات بکتا تھا، کسی نے پوچھا تم کلمہ کیوں نہیں پڑھتے؟ کہنے لگا میری ایک شیعہ کے ساتھ دوستی تھی۔ دو فرشتے گرز لیے کھڑے ہیں کلمہ نہیں پڑھنے دیتے۔

(قہرِ خداوندی بر گستاخانِ اصحابِ نبی ﷺ: ص 205)

گستاخِ صحابہؓ پر نماز جنازہ پڑھنے اور ان سے مناکحت کرنے کا حکم:

صحابیِ رسول ﷺ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے مجھے منتخب فرمایا ہے اور میرے لئے میرے صحابہ کو منتخب کیا ہے۔ پھر انہیں میرا معاون بنایا اور ان سے کئی ایک کو میرا خویش اور سسرال قرار دیا، پس آگاہ رہنا کہ زمانہ مابعد میں ایسے گروہ و افراد پر مشتمل ایک قوم نمودار ہوگی جو میرے اصحاب پر الزامات عائد کر کے ان کی تنقیص کریں گے۔ سو تم یاد رکھو! کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کھانے پینے میں بھی شرکت کرنے سے بچنا، نکاح و ازدواج کے معاملات بھی ان سے قائم نہ کرنا، نمازیں بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر نہ پڑھنا، حتیٰ کہ نماز جنازہ بھی ان کے مرنے والوں پر ادا نہ کرنا بلکہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت پڑی ہوئی ہے۔

(قہرِ خداوندی بر گستاخانِ اصحابِ نبی ﷺ: ص 224)

حضور اکرم ﷺ کا گستاخِ صحابہؓ کا جنازہ پڑھانے سے انکار کرنا:

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تو حضور اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور فرمایا: کہ یہ شخص حضرت عثمانؓ کا دشمن تھا، اس لئے خدا تعالیٰ جل شانہ بھی اس کا دشمن ہے۔

(قہرِ خداوندی بر گستاخانِ اصحابِ نبی ﷺ: ص 79)

جناب محمد حنیف صاحب کا فرمان

نیک صحبت کی اہمیت اور بُری صحبت کا اثر:

فرمایا کہ: آنحضرت کا ارشاد مبارک ہیں: انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لئے تم میں سے ہر شخص یہ دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

ایک اور جگہ آنحضرت ﷺ نے ہم عمر ساتھی کی صحبت سے پڑنے والے اثرات کو بڑے دل نشین انداز سے بیان فرمایا کہ:

: اچھے اور بُرے ساتھی کی مثال مُشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے۔ مُشک بیچنے والا یا تو تمہیں تحفے میں کچھ مُشک دے گا یا تم اس سے مُشک خرید لو گے، یا اور کچھ بھی نہ سہی تو عمدہ خوشبو تمہیں ضرور میسر آجائے گی، اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دیں گے یا کم از کم تمہیں بدبو سے دوچار ہونا پڑے گا۔

بُری صحبت سے دُور رکھنے کیلئے رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا: تم بُرے ساتھی سے بچو، کیونکہ تم اسی کے ساتھ پہچانے جاؤں گے۔

ایک مَثَل مشہور ہے کہ: اَلصَّاحِبُ سَاحِبٌ: ساتھی اپنے ساتھی کو اپنی طرف کھینچنے والا ہوتا ہے۔

اصحاب بصیرت و معرفت کہتے ہیں کہ: مجھ سے یہ مت پوچھو کہ میں کون ہوں؟ بلکہ مجھ سے یہ پوچھو کہ میں کس کے ساتھ رہتا ہوں؟ اس کے ذریعہ سے تم پہچان لو گے کہ میں کون ہو۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

عن المرء لا یسئل و اسئل عن قرینہ ، فکل قرین بالمقارن یقتدی

ترجمہ: کسی شخص سے خود اس کے بارے میں دریافت نہ کرو، بلکہ اس کے ساتھی کے بارے میں پوچھو۔ اس لئے کہ ہر ساتھی اپنے ساتھی کی پیروی کیا کرتا ہے۔ (مثالی ماں: ص163)

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی صاحبؒ کا فرمان

بُرے دوستی کے اثرات منتقل ہوتی ہے:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ صالح ہم نشین کستوری والے کی مانند ہے۔اس کے پاس بیٹھو گے تو کستوری خریدو گے جو کہ اچھی چیز ہے،اور اگر نہ بھی خریدو تو کم از کم اس کی خوشبو تو پاؤ گے۔اور بُرے ہم نشین کی مثال بھٹی والے کی ہے اس کے پاس بیٹھنے سے اوّل تو چنگاریوں سے کپڑے جلا بیٹھو گے ورنہ دھواں اور بدبو تو بہر حال تمہارے حصے میں آئے گی۔

ترمذی شریف اور مسند احمد کی روایت میں آتا ہے:لَاتُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا: صرف مومن کی رفاقت اختیار کرو،کسی غلط آدمی کے قریب نہ جاؤ۔

حدیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:لَایَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّاتَقِیّ:تمہارا کھانا صرف متقی آدمی کو کھانا چاہئے۔

حضور اکرم ﷺ نے بُری رفاقت سے بھی منع فرمایا ہے۔ایک حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ: آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوا کرتا ہے۔فرمایا:تم میں سے ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اس کی دوستی کس کے ساتھ ہے۔اگر بدعقیدہ اور مشرک کے ساتھ دوستی کرو گے تو تمہارا عقیدہ بھی خراب ہونے کا خطرہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ: انجام کے اعتبار سے آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کی محبت ہوگی۔(معالم العرفان فی دُرُوس القرآن:ج14:ص75:76)

اہل باطل کی مجالس سے بچنے کا حکم:

مومن کیلئے آنحضرت ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے ایسی جگہ بیٹھنا درست نہیں جہاں شراب کا دَور چل رہا ہے، اگر چہ یہ خود نہیں پیتا مگر شرابیوں کی مجلس میں بیٹھنے سے بھی منع فرما دیا۔ مقصد یہ کہ جہاں بُرائی کا کام ہو رہا ہو، اس کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ اس لئے اہل باطل کی مجالس میں بلاوجہ جانے کا حکم نہیں ہے۔ (معالم العرفان فی دُرُوس القرآن: ج 5: ص 605)

عبید بن عمیر اللیثیؒ کا فرمان

شیعہ سے اتحاد کرنے والوں کی مثال:

فرماتے ہیں کہ دجال نکلے گا تو لوگ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہوں گے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ دجال کافر ہے، بس ہم تو اس کے اتحادی اس لئے بنے ہیں کہ اس کے کھانے میں کھائیں اور اس کے درختوں باغات میں اپنے مویشی چرائیں۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ جل شانہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

(رواہ ابو عمر الدانی والفتن نعیم بن حماد: ج2: ص546)

حکیم عبدالرحمٰن الکاتبؒ کا فرمان

کفار کے ساتھ کھانا پینا:

سوال: مجوسی یا دوسرے مشرکین کے ساتھ کھانا پینا حرام ہے یا نہیں؟

جواب: اگر مسلمان ایک دو دفعہ اس میں مبتلاء ہو جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس پر مداومت مکروہ ہے۔ (جواھر الفقہ: ج5: ص353)

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور قاسمی صاحبؒ کا فرمان

کفار سے دوستی رکھنا:

کافروں کے ساتھ دلی دوستی ہرگز جائز نہیں ورنہ کفر لازم آئے گا۔اور ایک مسلمان کی نظر میں کوئی چیز اپنے مذہب سے زیادہ معظم ومحترم نہیں ہوسکتی۔جس مسلمان کے دل میں خشیتِ الٰہی اور غیرتِ ایمانی کا ذرّا شائبہ ہو،وہ کافر اور کافر قوم سے موالات اور دوستانہ راہ ورسم پیدا کرنے یا قائم کرنے کو ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کرے گا۔

(کفریہ الفاظ اور اُن کے احکامات:ص 24)

غیر مسلم سے دوستی کا حکم:

موالاۃ یعنی دوستانہ اعتماد اور برادرانہ مناصرت ومعاونت تو کسی مسلمان کو حق نہیں کہ یہ تعلق کسی غیر مسلم سے قائم کرے۔(کفریہ الفاظ اور اُن کے احکامات:ص 25)

مرتد سے میل جول کا حکم:

شرعاً مرتد کا جنازہ جائز نہیں اور نہ ہی اس سے میل جول رکھنا جائز ہے۔

(کفریہ الفاظ اور اُن کے احکامات:ص 30)

مرتد اور زندیق سے نکاح کا حکم:

مرتد وزندیق سے نکاح ہرگز ہرگز جائز نہیں، بلکہ اگر شادی کے بعد معلوم ہوا کہ وہ شخص مرتد یا زندیق تھا تو نکاح

منعقد ہی نہیں ہوا۔لہذا پہلے تو اسے اسلام کی دعوت دی جائے، اگر وہ صحیح معنوں میں اسلام قبول کر کے مسلمان ہو جائے تو صحیح ہے اور اس کا نکاح بھی دوبارہ کیا جائے ورنہ بغیر طلاق وغیرہ کے ان سے علیحدگی کرا دی جائے۔

(کفریہ الفاظ اور اُن کے احکامات: ص 31)

سہل بن قشتریؒ کا فرمان

بدعتی کے ساتھ تعلقات رکھنا:

جس شخص نے اپنا ایمان صحیح کرلیا اور اپنی توحید کو خالص بنالیا، وہ کسی بدعتی آدمی کے ساتھ مانوس نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اُس کی ہم نشینی اختیار کرسکتا ہے، نہ وہ اس کے ساتھ کھاپی سکتا ہے اور نہ اس کی رفاقت اختیار کرسکتا ہے، اُس کے دل میں تو بدعتی کے خلاف نفرت ہی ہوگی۔ اور جس شخص نے مداہنت اختیار کی یعنی بدعتی کے ساتھ ڈھیلا پڑ گیا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اُس سے یقین کی حلاوت چھین لے گا۔ اور جو شخص کسی بدعتی سے دنیا کی عزت یا سامان کے حصول کیلئے دوستی کرے گا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کو ذلیل کردے گا۔ جو شخص کسی بدعتی سے خوش طبعی کرے گا اِس کے دل سے خدا تعالیٰ ایمان کا نُور چھین لے گا۔ جس کو اس بات کا یقین نہ ہو، وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔ (معالم العرفان فی دُروس القرآن: ج 18: ص 216)

مفتی اعظم ابوالسعودؒ کا فرمان

کفار کے ساتھ موالات:

ارشاد باری تعالیٰ:ومن یتولھم منکم: کے تحت ابوالسعود نے لکھا ہے کہ اس میں ظاہری موالات پر بھی مسلمانوں کیلئے بڑی وعید شدید ہے۔(تفسیر کمالین:شرح اردو:ج 1:ص 361)

پیر نصیر الدین گیلانیؒ کا فرمان

شیعہ کے ساتھ اتحاد کرنا اور ان کی مجالس میں شرکت کرنا:

کوٹڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر نصیر الدین گیلانی نے اپنی کتاب: نام ونسب: میں شیعوں کے غیر اسلامی عقائدِ باطلہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شیعہ گروہ.....اہل سنت سے اتفاق واتحاد کرنے کے حق میں نہیں ہے پھر بھی ہمارے اکثر سنی علماء ان کی مجالس میں شرکت کو امام حسینؓ کے نام کی وجہ سے باعثِ رحمت سمجھتے ہیں۔

اُن علماء پر واضح ہو کہ شیعہ لوگ.....سنیوں کے بھائی نہیں بن سکتے۔اگر سنیوں کی طرح شیعہ بھی صاف دل ہوتے تو وہ بھی ان کی مجالس میں ضرور شرکت کرتے.....مگر آپ نے کبھی دیکھا کہ کوئی شیعہ.....سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کانفرنس یا سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کانفرنس یا سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کانفرنس میں شریک ہوا ہو....؟؟؟

اگر یہ ہمیں کافر جانتے ہیں تو پھر ہم انہیں مسلمان کیوں گردانیں....؟ایران کا یہودی نظام ایک ظاہری اسلامی ہیئت میں مسلمانوں کی منافقانہ طریقہ سے تذلیل کر رہا ہے اور مسلمانوں کی اکثریت اس کی ظاہری شکل کو دیکھ کر اور اس کے پُرفریب نعروں کو سن کر اس کو امت مسلمہ کا ایک حصہ سمجھتی ہے۔

یہ ٹولہ.....ہر وقت شیعہ سنی وحدت کا منافقانہ نعرہ لگا کر مسلمانوں کے خلاف انتہائی سرگرم اور فعال ہے اور اسلام کو دنیا میں نافذ نہیں ہونے دیتا۔دراصل ایران کے شیعہ حکمرانوں نے اپنی طرف سے ایک بناوٹی اسلام بنایا ہوا ہے اور وہ اس خود ساختہ جعلی اسلام کو اصلی اسلام منوانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔

دنیا کے بعض ملکوں میں شیعہ لوگ.....حکومت کی سربراہی میں سڑکوں پر غیر اسلامی حرکتیں کر کے اسلام کو کھلم کھلا بدنام کرتے ہیں۔یہ منافق.....آزادی کے ساتھ ہمارے اسلامی ملک میں اسلام کو نوچ رہے ہیں اور ہمارے علماء کو اس کی پرواہ نہیں.....ان کی مجرمانہ خاموشی اور مصلحت پرستانہ پالیسی شیعہ کو نئے حوصلے فراہم کرتی ہے۔

ہمارے علماء کرام جن کا یہ دینی فریضہ ہے کہ ہر برُائی کو روکیں.....وہ بھی اس موقع پر منافقت سے کام لیتے ہیں

اور مجرمانہ خاموشی اختیار کر کے ان اسلام دشمن کاروائیوں کی بالواسطہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔اس طرح وہ بھی ان بدعتوں میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔(ایران اور عالم اسلام: ص 42)

ابوبکر بن عبدالعزیز کا فرمان

روافض سے نکاح کرنا:

بہر حال رافضی اگر وہ سبّی (تبرا باز) ہے تو کافر ہے اس سے نکاح نہ کیا جائے۔ (حقیقی دستاویز: ص 272)

جناب علی الصادق کا فرمان

شیعہ آپ کے دوست نہیں ہو سکتے:

شیعہ مصنف کی کتاب:الغیبۃ: کے صفحہ نمبر 72 پر لکھا ہے کہ :مالک بن اعین جھینی:امام جعفر باقر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمارے امام القائم (مہدی منتظر) سے پہلے بلند ہونے والے ہر جھنڈے کا مالک طاغوت ہے۔

اور شیعہ مصنف:مجلسی: کی کتاب:بحار الانوار: ج:8: ص 53 میں ایک روایت ہے، امام صادق کہتے ہیں کہ: اے مفضل! امام القائم سے پہلے کی جانے والی ہر بیعت کفر و نفاق اور دھوکے پر مبنی ہے۔ بیعت کرنے والے شخص اور بیعت لینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

اس لئے شیعوں کی دہشت گرد تنظیم: حزب اللّٰہ:سوائے شیعہ اثنا عشری حکومت کے کسی بھی حکومت کو تسلیم نہیں کرتی اور نہ اس کی اطاعت و فرمان برداری ضروری سمجھتی ہے۔ اور اگر بظاہر اُن کی تابعداری کرنی پڑے تو وہ تقیہ: پر عمل کرتے ہوئے منافقانہ دھوکہ دہی سے کام لے گی۔

شیعہ کی کتاب:وسائل الشیعہ:جلد 1:صفحہ 470: میں ابوعبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو خط لکھا کہ:

اہل باطل کے ساتھ ظاہری طور پر خوشگوار تعلقات قائم رکھو، ان کے ظلم و ستم کو برداشت کرو، خبردار! انہیں گالی گلوچ مت کرنا۔ جب تم ان کے ساتھ مجلس قائم کرو تو اپنے باہمی تعلقات میں اپنے دین پر عمل کرو۔ ان کے ساتھ خوشی غمی کی تقریبات میں شرکت کرو اور جب باہمی گفتگو میں نوک جھوک ہو تو تم:تقیہ: پر عمل کرو جس کا تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم اسے اہل باطل کے ساتھ تعلقات میں استعمال کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے ان کی مجالس میں جانا اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنا اور گفتگو کرنا ضروری ہے۔

شیعہ مصنف:الحر العاملی: نے:وسائل الشیعہ: ج 1: ص 470 میں ایک خصوصی باب ذکر کیا ہے

جس کا عنوان ہے.....عوام کے ساتھ تعلقات میں: تقیہ: کرنا واجب ہے۔

ابوبصیر، ابوجعفر سے بیان کرتا ہے کہ عوام سے ظاہری اچھے تعلقات قائم رکھو، اور اندر سے ان کی مخالفت کرو، جبکہ بچوں جیسی حکومتیں قائم ہوں۔

اسی کتاب میں آگے لکھا ہے کہ: سلطان کی اطاعت :تقیہ: کرتے ہوئے واجب ہے، پھر اس نے متعدد شیعی روایات ذکر کی ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ سلاطین کے ساتھ تقیہ کرتے ہوئے معاملات نبھانا واجب ہے اور اپنے معاملات میں باطنی حالات کے برخلاف عمل کرنا ضروری ہے۔

شیعہ مذہب کا ایک اور عالم جو شہید اوّل کے نام سے معروف ہے وہ :التقیہ منہج اسلامی: نامی کتاب کے صفحہ نمبر 16 پر تقیہ کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے کہ: لوگوں کے ساتھ بظاہر رواداری کا سلوک کرنا اور جن اُمور کو وہ ناپسند کرتے ہیں انہیں ترک کر دینا تا کہ لوگوں کے فتنے سے بچا جا سکے۔

خلاصہ یہ کہ..... شیعوں کے نزدیک تمام اسلامی حکومتیں طاغوتی ہیں اور ان کا تختہ اُلٹنا واجب ہے تا کہ اُن ممالک میں ایرانی شیعہ نظام کے ماتحت شیعی نظامِ حکومت قائم کیا جا سکے۔(حزب اللہ کون ہے: ص 114)

صاحبِ معیار الحقائق
شرح کنز الدقائق کا فرمان

بدعتی کی امامت:

بدعتی کی امامت مکروہ ہے، بعض لوگوں کی بدعات کفر تک نہیں پہنچتی ان کی امامت مکروہ ہے اور بعض کی کفر تک پہنچ جاتی ہیں ان کی امامت باطل ہے۔(معارف الصحابۃ: ص 132)

علامہ فریابی صاحبؒ کا فرمان

گستاخِ صحابہؓ کا جنازہ پڑھنا:

جو شخص سیدنا صدیق اکبرؓ کو گالی دے تو وہ کافر ہے، اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

(توھینِ صحابہؓ کا شرعی حکم:ص107)

شیعہ کا نمازِ جنازہ پڑھنا:

خلال بیان کرتے ہیں کہ موسیٰ بن ہارون بن زیاد نے کہا، میں نے امام فریابیؒ سے سنا، ان سے ایک آدمی نے پوچھا کہ ایک آدمی سیدنا صدیق اکبرؓ کو گالی دیتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ امام فریابیؒ نے کہا: وہ کافر ہے۔ پھر سائل نے پوچھا: اس کی نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں پڑھ سکتے۔ اُس نے کہا: وہ لاالہ الاّاللّٰہ: پڑھتا ہے، کہا: تم کہتے ہو، وہ کلمہ پڑھتا ہے، میں کہتا ہوں، اپنے ہاتھ بھی اسے نہ لگائیں، لکڑی کے ساتھ اسے گڑھے میں پھینک دو، یہ زندیق ہے۔ (اثنا عشریہ عقائد و نظریات کا جائزہ اور گھناؤنی سازشیں:ص217)

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کا فرمان

کفار سے دوستی رکھنا:

فرمایا: آج کے دور میں تو خصوصی طور پر اس بات کی ضرورت ہے کہ ان (کفار) سے تعلقات نہ رکھے جائیں، کیونکہ نیکی کا حکم کرنا اور بُرائیوں سے روکنا اس دھوکہ اور فریب کاری کے دور میں ناممکن ہے، اور جبکہ ان کا ظلم اس انداز پر آ گیا ہے کہ ان سے باہم تعلق ہلاکت میں ڈال سکتا ہے، تو تمہارا اُس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو ان ظالموں اور سرکشوں سے زبردست محبت کرتا ہے، ان کی شراب نوشی اور حرام کاری کی محافل میں شریک ہوتا ہے اور ان کے تقاضائے دوستی کو پورا کرتا ہے اور ان کے طرزِ معاشرت میں گھل مل جاتا ہے، ان کا لباس پہن کر خوش ہوتا ہے اور ان کی ظاہری اور فانی رونق کو بہتر سمجھتا ہے اور ان کی معاشی خوشحالی پر رشک کرتا ہے۔ حالانکہ اگر حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ سب چیزیں ایک دانہ سے بھی حقیر اور مچھر کے پر سے بھی زیادہ بے وقار ہیں چہ جائیکہ انسان دل کی گہرائیوں سے انہیں چاہنے لگے، چاہنے والا اور جسے چاہا گیا ہے دونوں بے وقار ہیں۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تم یہ دیکھو کہ تمہارا دوست کون ہے۔

منقول ہے کہ اچھے ساتھی کی مثال عطار جیسی ہے اگر وہ عطر نہیں دے گا لیکن تم عطر کے خوشبو سے محروم نہیں رہو گے، اور ہر بُرے ساتھی کی مثال لوہار کی ہے اگر چہ وہ تجھے نہیں جلائے گا مگر اس کی دھونکنی کا دھواں تم تک ضرور پہنچے گا اور کپڑوں کو کثیف کر دے گا اور تنفس کو بھی گزند پہنچائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب: ص235)

مولانا محمد عاصم عمر صاحب کا فرمان

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں تمہاری قوم کے چالیس نیک لوگوں اور ساٹھ ہزار گنہگاروں کو ہلاک کرنے والا ہوں، حضرت یوشع علیہ السلام نے فرمایا: یا اللہ! گنہگاروں کی ہلاکت تو سمجھ میں آتی ہے لیکن نیک لوگ؟ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: جن پر میں غصہ ہوتا تھا، یہ (نیک لوگ) ان پر غصہ نہیں ہوتے تھے، اور ان (گنہگاروں) کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ میرے دشمنوں کے داخل ہونے کی جگہ داخل نہ ہو، اور نہ میرے دشمنوں کے کھانے کی جگہ کھانا کھائیں اور نہ میرے دشمنوں کی سواریوں پر سوار ہوں (اگر وہ ایسا کرتے ہیں) تو وہ میرے اسی طرح دشمن بن جائیں گے جیسے (دوسرے) میرے دشمن ہیں۔

حضرت مالک بن دینارؒ نے فرمایا: میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ جس کسی کا پڑوسی کوئی بُرا کام کرتا ہوں اور وہ اس کو نہ روکے تو وہ اس کا شریک سمجھا جائے گا۔ (ادیان کی جنگ دین اسلام یا دین جمہوریت: ص 177)

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے دشمنوں کے مجالس میں شرکت کی ممانعت:

حضرت عمروؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کو ولیمہ پر مدعو کیا، حضرت ابن مسعودؓ جب اس کے گھر گئے تو گانے کی آواز سنی، چنانچہ گھر میں داخل نہیں ہوئے۔ میزبان نے کہا: کیا ہوا؟ آپؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جو جیسے لوگوں کے ساتھ رہا وہ انہی میں شمار ہوگا، اور جو جیسے لوگوں کے عمل پر راضی ہوا وہ انہی میں شریک ہوگا۔ (امام مہدی کے دوست و دشمن: ص 36)

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا فرمان

گستاخانِ صحابہؓ سے بائیکاٹ کرنا:

اب شیعہ کی خباثتیں عالمی سطح پر ظاہر ہو رہی ہیں، اب تو اہل اسلام کو حضور اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کہ ''صحابہؓ کی شان میں تنقیص کرنے والوں سے اجتناب کیا جائے۔'' پر عمل کرنا چاہئے۔ مگر.....اس پر مجھے تعجب ہے کہ شیعہ لوگ تو بیت اللہ کو منہدم کرنے، حجر اسود کو چرانے، شیخینؓ کے اجسام مبارکہ کی بے حرمتی کرنے، اور شعائر اللہ کی توہین کرنے پر تُلے ہوئے ہیں، مگر.....ہمارے بعض نادان اور بے وقوف لوگ انہیں گلے لگا رہے ہیں (دفاع صحابہ اور علماء دیوبند: ص 192)

حضرت مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب کا فرمان

غیر مسلم کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا:

نفلی صدقہ غیر مسلم کو دیا جاسکتا ہے، مگر اس کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے والا نہ ہو، جیسا کہ شامی میں اس کی صراحت موجود ہے۔ جو مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہو، اس کو دینا جائز نہیں، جو کفر کی تبلیغ کرتا ہوں اس کو بھی نفلی صدقہ دینا جائز نہیں۔ البتہ جو صدقات فرض ہیں وہ کافروں کو دینا جائز نہیں، مثلاً..... زکوۃ، فطرانہ، عشر، قسم کا کفارہ اور نماز روزہ کا فدیہ۔ (معارف الفرقان: ج1: ص330)

علامہ بابرتی صاحبؒ کا فرمان

گستاخِ صحابہؓ کی گواہی قبول نہیں:

اُس شخص کی گواہی مقبول نہیں جو سلف صالحین کو اعلانیہ بُرا بھلا کہتا ہو، اور سلف صالحین سے مراد صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ ہیں۔(توھینِ صحابہؓ کا شرعی حکم:ص 106)

حضرت مولانا مسعود اظہر صاحب کا فرمان

کفار سے دوستی رکھنا:

جو شخص اہل حق میں سے ہو اور گمراہوں سے بھی دوستی رکھے یہ بھی نفاق ہے۔(فتح الجواد:ص 458)

کفار کے ساتھ دوستی کی ممانعت:

جو ان (کفار) سے دوستی رکھے گا وہ آخرت میں بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔

(فتح الجواد:ص 505)

محترمہ حافظہ مصباح ضیاء کا فرمان

شیعہ سے اتحاد کی نحوست نے شہید کے جنازہ سے علماء کو محروم کر دیا:

میں نہایت معذرت کے ساتھ عرض کروں گا! اے متحدہ مجلس عمل کے ممبران اسمبلی! کیا یہ جراءتوں کا عظیم بادشاہ، اعظم طارق شہیدؒ آپ کا ساتھی نہیں تھا؟ آپ نے نام نہاد اتحاد کی خاطر اتنے عظیم انسان کی قربانی کو معمولی جانا، اور آج تک اسمبلی میں ایک بھی احتجاجی تحریک پیش نہ کی اور کوئی احتجاج نہ کیا۔ صبح اس عظیم انسان کے جنازہ کو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے رکھا گیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اختلافات اپنی جگہ، اتحاد و یکجہتی کا درس دینے والے محراب و ممبر پر دین اسلام کے فروغ کو بیان کرنے والے، اپنے آپ کو مفتی محمود صاحبؒ کے جانشین کہنے والے علماء پارلیمنٹ لاجز میں موجود ہونے کے باوجود نماز جنازہ میں شریک نہ ہوئے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ گستاخانِ صحابہؓ کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس مقدس اور پاکیزہ جنازہ میں شرکت کرنے کی قوت چھین کر اُن کو اس عظیم اجر سے محروم کر دیا۔ (اعظم طارق شہیدؒ نمبر: ص 527)

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم:

وتب علینا انّک انت التّوّاب الرّحیم:

(ختم شد: جلد..... پنجم)

(صفحات.....392)